

کتاب العبد و دیوان المبتدء والخبر
من احوال العرب والعجم والتدبر و من عاصرهم من
ملوک لستری فی عالمہ این خطہ و ن کی کتاب التواریخ

اردو ترجمہ محمد رفیع خفقان قادیان شاعری و طباعت
تقریباً ترتیب از عرب

پروفیسر طارق اقبال کافندری
ماک افیس، کینیڈا، روڈ بازار چنی، ممبئی

تاریخ این قلمدان
مصنف: رئیس امور عین عمار عبدالرحمن بن خندان
ناشر: قلمی کسب دینی، روڈ بازار کراچی
طبع: چھپو کسب دینی، ریشمن جنوری ۲۰۰۲ء
پیشکش: سہن

افیس اکسپریس

وہ اس پر غور کی کہ یہ کتاب اردو میں چھپ جائے گی اس کے بعد یہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب موسیٰ کی علمی مصروفیتوں نے ان کی اپنی زندگی اور کام ہلکا پھل سے آگے نہ بڑھ سکا۔

نہیں ان کی علمی زندگی کی اشاعت میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ اس کے لئے آپ نے اپنی علمی حالت کی تہہ بہ تہہ نظر ڈال کر ہماری خدمت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ پھر نے جی کاوش اور تلاش کے بعد حکیم احمد حسین صاحب رحمہ اللہ آجانی مرحوم کا زیر حاصل کیا اور ارادہ کیا کہ اس کتاب کو شائع کیا جائے اس سلسلہ میں سب سے پہلا کام اردو ترجمہ کی نظر پڑی اس کی جو یہ اور اہلی عنوان کی تحریر کا کام تھا مگر گزارا میں کتاب موسیٰ شہر حسین صاحب قریبی المیم۔ اسے شہزادہ پروکاش کر پانی کے وٹہ میں نے پڑی محنت اور عالمانہ قابلیت کے ساتھ یہ خدمت انجام دی اور پائے حسن و خلد۔ یہ کام انجام دی۔

اس اشاعت میں اس ترجمہ کو جلد ہی میں تکمیل کر دیا گیا ہے۔

دعوتِ حق سے منور ہو کر

تاریخِ انبیاء و ائمہ

تاریخِ انبیاء و ائمہ

پیشہ احمد رسولی اور علامہ سے رسولی

دوسرا احمد خلافتِ مسیحیہ دورہ لی مروان

تیسرا احمد خلافتِ بنو عباس

چوتھا احمد خلافتِ بنو عباس

پانچواں احمد امیرِ اہلِ انصاف اور خلفائے مسر

چھٹا احمد غزنوی اور غوری سلطانین

ساتواں احمد شہنشاہی اور خوارزم شاہی سلطانین

ان میں ساتویں احمد یعنی شہنشاہی اور خوارزم شاہی سلطانین کا ترجمہ تکمیل شدہ مسکن اللہ آجانی مرحوم کا موجود ہے جبکہ حصہ تہہ کی تکمیل چاہیے ہوا؛ سو عبدالقدوس اہلی عربی کو ہی مکتی چون صرف مسکن کا بیعت اور وسیع مطالعہ، کہتے ہیں بلکہ تاریخِ اسلام کے بہت سے حصہ ہیں۔

ہم خیر ادا کرتے ہیں اس خدائے بے نیازی کا جو اپنے اولیٰ بند سے بے لایے سے ہوا کام سے حکمت ہے کہ اس نے ہم کو اپنی توفیق و مرحمت سے ہمیں اس کا عمل پایا کہ دنیا کی سب سے مشہور مصنف کتب تاریخ کو اعلیٰ و برتری ثابت اور طاعت کے بعد تمام مصنفی اور مؤلفی تو ہیں کہ سب سے اعلیٰ مرتبہ خدمت میں پیش کر سکیں۔

وَمَا لَوْ فِیْیَیْ لَا بِاللّٰہِ

بیش از

از علامه محمد باقر قزوینی

مجموعہ اہل کمال کے انجمن و مکتبہ تعلیم و ترویج اسلامیہ لاہور، لاہور

عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «الأنبياء والرسل من قبلي هم خير مني»

یہ ایک ایسا نیا فن ہے جسے ابھی تک کسی نے نہیں سیکھا ہے۔

تمہارے اور میرے باہر کی چیزیں ہیں۔ ان کے لیے ان کے لیے

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

نہایت پرستش کے ساتھ

در این صورت، اگرچه این روشها به نظر می‌رسد که می‌تواند به کاهش آلودگی‌ها منجر شود، اما باید به این نکته توجه داشت که این روشها باید به گونه‌ای طراحی و اجرا شوند که به سلامت انسان و محیط‌زیست آسیب نرساند.

۱۰۔ میری ہنسائی و ہنسا میری قوم میں سے مردان و زوال میں سب کی فطرتوں سے ہے۔ یہی اس کا طبع ہے۔ ہاتھ پر اس کے گلے

قانونیات مانتے، ہے جس۔ ہائی کی مستقیم قانونی ہے وہ دہان کے کھوکھال کی بجائی مانتے ہیں۔

[illegible]

کبھی کبھی اسے ایک عجیب و غریب صورت دیکھنا ہوتا ہے اور وہ اس کے بہت اچانک ہوتی قسم کے حادثہ۔

یہ تمام کے تمام کلمات پر اس نے غور کیا اور دیکھ کر اس کے دل میں ایک عجیب سا احساس پیدا ہوا۔

یہ سب کے سب ختم ہو گئے تھے۔ ان کے خاتمہ کی اطلاع سے تمام ممالک نے اپنی فوجیں واپس لے لی تھیں۔

فہرست کتب و رسائل

وَأَمَّا فِي الْمَوَاقِفِ وَالْمَشَاجِدِ يُذَكِّرُ فِيهَا الْمُنَافِقِينَ

کے لیے مسودہ تیار کیا گیا۔

ہر ایک کے لئے ایک مخصوص مقام ہے۔

کُنْ نِي حَتَّابِي فِي اَوْغِي اَمْرِي وَتَعْلَمُ اَنِّي تَنْتَهِسُ لِي رَقْدِي يَا اَمْرِي لِي فَانَا اَلْعَلَمُ وَتَعْلَمُ

[illegible]

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی کہ وہ میری طرف سے اس قدر برا ہے۔

ہیں۔ ان ظلموں سے بچنے کی سہارا دے سکتے ہیں جن کا نتیجہ جان اور ہادی کی نفس پر ظاہر ہوا ہے اور ان قوموں کے پیدا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں جن سے کسی قوم کی مابعدی حاصل ہوئی ہے۔

چونکہ ہمارے پاس کے ذریعہ ہمیں سنتِ محمدی (ﷺ) سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور یہ واقفیت ہمارے افکار و اعمال پر اثر انداز ہوتی ہے اس کے بعد اسے بزرگ و برتر نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں لوگوں کو توبہ کی وصیت کی طرف بار بار متوجہ کیا ہے اور بار بار تاکید فرمائی ہے کہ جتنی کی تکذیب کرنے والوں کی کیا حال ہے اس پر غور کر ڈالو اور حق کو قبول کرنے والوں کو کسی بھی سر بلند مال نصیب ہو میں ان کو بخشو۔

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے اور بہت سے فوائد کے ساتھ ساتھ ایک عظیم ذلتان کاوند میں یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ تاریخ اسلام سے ہمارے اردووں میں استواری اور تہذیب کے حصول میں ہندی پیدا ہوتی ہے ہم جب اپنی تاریخ کا کوئی ورق دیکھتے ہیں تو ہر جرم خدا تعالیٰ کے پیش ہمارے کانوں میں گونج اٹھتے ہیں۔

کبھی اسے نوجوان مسلم قدر بھی لیا تو نے

وہ کیا ضروری تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تاجدار

جتنے اسی قوم نے پالا ہے وہ غرض محبت میں

پہلے دلا تھا جس نے باؤں میں تاج سر دار

ہمسات و افتادہ نہیں ہے کہ تاریخ اسلام میں غلط افکار اور غلط افکار کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں وادائمہ کیوں اور کراہیوں کی بہت نمونہ بھی دکھائی دیتے ہیں لیکن ان سب کے باوجود جانشینانِ باطل کا اندازہ حقیقت ہے کہ یہ تمام خرابیاں ہماری زبانوں اور سنی فاضلوں سے بہت کم ہیں اور ان کے برعکس یہ صاف ظاہر ہے کہ کم نے انکار انسانی کو بہت سی فتنیں طاری کیں انسانیت کو کچھ گھڑی بڑے ظالم انسانوں کو دے چکے ہیں۔ غلام کی حالت میں کچھ غلاموں میں اور خصوصیت کے ساتھ اجتماعی و عوامی مسائل انسانی نے بدنام و بدنامی انسان کو پہنچا دیا ہے۔ وہ بے مثال ہے۔

میں سے پہلے تھا مجھ سے جہاں کا منظر

[illegible]

یہ بتا ہے کہ اسلام کے ذریعہ اصولی ہے سرکاری کی خارجہ و مہمانوں کو ہر دین کے لئے ہر ایک کے لئے اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے جو کہ اچھے معنوں میں ہے اس لئے کہ ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے ہر ایک کے لئے

فہرست

﴿ حصہ اول ﴾

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۶	ابتداء	۱۶	باب : ۱
۱۷	مکہ مکرمہ کے مقدس مقامات	۱۷	حضرت محمد ﷺ کی ولادت
۱۸	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۱۸	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۱۹	قریش میں اسلام	۱۹	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۰	اسلام کی تبلیغ	۲۰	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۱	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۱	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۲	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۲	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۳	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۳	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۴	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۴	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۵	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۵	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۶	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۶	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۷	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۷	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۸	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۸	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۲۹	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۲۹	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام
۳۰	مکہ مکرمہ کی جغرافیہ	۳۰	حضرت محمد ﷺ کی ولادت کا مقام

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
	مؤلفات (مجموعه بی)		تألیفات حضرت
۱۳	زکوة و انوار		بلاغت و فقه
	فقه و حدیث اسلام کا قبول اسلام	۵۱	تہذیب و اسلام
۶۵	خواہد الہام	۵۲	بیعت النساء
	خواہد ہوا		مدینہ منورہ: حالت مردم
۶۰	تم ۱۲ مشعرہ		تحریرت سے پہلے انصاری کا قبول اسلام
	مدینہ پر مشرب خون		حضرت محمد بن سواد اور اسد بن ذرہ
	وفاقی مذاہب	۵۳	بجائے عقیدت کی
	حضرت حمزہ کی سیف و شکر کا نکل		نصار و صہ و یونان
	مصر کا سید الشہداء	۵۴	بار و عقیب
۶۷	کریم بن ہار کا توفیق		عقیدہ: یہ کیا قریش میں ہو گیا
	حضرت عبداللہ بن قیس اور فرمان نبوی		پہلے آپ: ۶۶
۶۸	حضرت عبداللہ بن قیس کا کفر میں قیام	۵۵	تہذیب
	سورۃ عبداللہ بن قیس		حضرت کا علم
	امامت کی تہذیب		مسلموں کی ہجرت
۶۹	قبول تہذیب	۵۶	حضرت جو کچھ منافق قریش کا سمجھا
	سورہ و مقیمان		و شان نبوی کا علم
۷۰	پہلے آپ: ۶۷	۵۷	مانڈر
	خواہد ہوا		امامہ و شہادت کی فرائض و احکامات
	جنگ بدر کی زحمت		مدینہ کا سفر
	نہروں کی رہائی	۵۸	امامہ و شہادت کی فرائض و احکامات
۷۳	حضرت محمد و انس کا ہجرت سے پہلے		حضرت کی فرائض و احکامات
	حضرت محمد و انس کی ہجرت		مسلموں کی فرائض و احکامات
	حضرت محمد و انس کی ہجرت		قادر و مال
۷۴	حضرت محمد و انس کی ہجرت	۵۹	مسلموں کی فرائض و احکامات
	حضرت محمد و انس کی ہجرت		مدینہ کا سفر
	حضرت محمد و انس کی ہجرت		حضرت محمد کی فرائض و احکامات
۷۵	حضرت محمد و انس کی ہجرت	۶۳	حضرت محمد کی فرائض و احکامات

صفحه	عنوان	موضوع	توضیحات
۸۵	تیم بنیامین بنیامین	۴۵	شهر بنک چاه
۸۶	بنک احمد	۴۶	بنک احمد کی دینگورانی
۸۷	آقا بنک	۴۷	بنک احمد کی دینگورانی
۸۸	مهر بنک	۴۸	بنک احمد کی دینگورانی
۸۹	مهر بنک	۴۹	بنک احمد کی دینگورانی
۹۰	مهر بنک	۵۰	بنک احمد کی دینگورانی
۹۱	مهر بنک	۵۱	بنک احمد کی دینگورانی
۹۲	مهر بنک	۵۲	بنک احمد کی دینگورانی
۹۳	مهر بنک	۵۳	بنک احمد کی دینگورانی
۹۴	مهر بنک	۵۴	بنک احمد کی دینگورانی
۹۵	مهر بنک	۵۵	بنک احمد کی دینگورانی
۹۶	مهر بنک	۵۶	بنک احمد کی دینگورانی
۹۷	مهر بنک	۵۷	بنک احمد کی دینگورانی
۹۸	مهر بنک	۵۸	بنک احمد کی دینگورانی
۹۹	مهر بنک	۵۹	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۰	مهر بنک	۶۰	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۱	مهر بنک	۶۱	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۲	مهر بنک	۶۲	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۳	مهر بنک	۶۳	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۴	مهر بنک	۶۴	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۵	مهر بنک	۶۵	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۶	مهر بنک	۶۶	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۷	مهر بنک	۶۷	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۸	مهر بنک	۶۸	بنک احمد کی دینگورانی
۱۰۹	مهر بنک	۶۹	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۰	مهر بنک	۷۰	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۱	مهر بنک	۷۱	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۲	مهر بنک	۷۲	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۳	مهر بنک	۷۳	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۴	مهر بنک	۷۴	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۵	مهر بنک	۷۵	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۶	مهر بنک	۷۶	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۷	مهر بنک	۷۷	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۸	مهر بنک	۷۸	بنک احمد کی دینگورانی
۱۱۹	مهر بنک	۷۹	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۰	مهر بنک	۸۰	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۱	مهر بنک	۸۱	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۲	مهر بنک	۸۲	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۳	مهر بنک	۸۳	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۴	مهر بنک	۸۴	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۵	مهر بنک	۸۵	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۶	مهر بنک	۸۶	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۷	مهر بنک	۸۷	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۸	مهر بنک	۸۸	بنک احمد کی دینگورانی
۱۲۹	مهر بنک	۸۹	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۰	مهر بنک	۹۰	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۱	مهر بنک	۹۱	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۲	مهر بنک	۹۲	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۳	مهر بنک	۹۳	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۴	مهر بنک	۹۴	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۵	مهر بنک	۹۵	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۶	مهر بنک	۹۶	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۷	مهر بنک	۹۷	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۸	مهر بنک	۹۸	بنک احمد کی دینگورانی
۱۳۹	مهر بنک	۹۹	بنک احمد کی دینگورانی
۱۴۰	مهر بنک	۱۰۰	بنک احمد کی دینگورانی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۲	سائفریہ اور قریش میں خلافت کھارنہ کی وجہی مذہب کا کامرہ	۱۰۱	قریش کی خورشی قریش کے بہترین یہود کا خطاب نرس میں وہ ماسکی کا انجام
۱۰۳	سورہ ہزقریش کعب بن اسد حضرت ہزلیا بن عبد اللہ دیکھ کر خوش حضرت ہزلیا کی سالی	۱۰۰	سورہ اعراف ربیع کا واقعہ مسجد اشیاء کا پناہ
۱۰۴	سورہ بن حواء کا فیصلہ نور علی کا انجام	۹۹	پروہ نکاح حجاب کی شہادت
۱۰۵	حضرت سعد بن معاذ کی شہادت فہر رجب کے غریب کا قادی	۹۸	حکیم کا قریب کا قریب رہا کہ بہترین کی راہ
۱۰۶	غزوہ بنی النضار غزوہ بنی مطلق	۹۷	غزوہ بنی نضیر بنی نضیر کی ملاقات
۱۰۷	حضرت ہزلیہ بن زید کی شہادت واقعہ نکاح	۹۶	غزوہ بنی نضیر غزوہ بنی نضیر
۱۰۸	بنی نضیر بنی مطلق کا قادی	۹۵	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۰۹	بنی نضیر بنی نضیر کا قادی	۹۴	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۱۰	بنی نضیر کا قادی بنی نضیر کا قادی	۹۳	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۱۱	بنی نضیر کا قادی بنی نضیر کا قادی	۹۲	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۱۲	بنی نضیر کا قادی بنی نضیر کا قادی	۹۱	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۱۳	بنی نضیر کا قادی بنی نضیر کا قادی	۹۰	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر
۱۱۴	بنی نضیر کا قادی بنی نضیر کا قادی	۸۹	بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر بنی نضیر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۰	عالمین متعدد کی گستاخی عالم کا انجام نیک و بد دلی نبوت سیدہ کذاب فلاح : ۱۰	۱۵۳	سورہ اہل بیت اور حضرت علیؑ کے متعلق مختلف آراء سورہ اہل بیت اور حضرت علیؑ کے متعلق محمد بن علی کی روایت محمد بن ثناء کا قول اسلام ابن تیم جزی ابن حجر ان کا قول اسلام قرآن کی روشنی عمر بن حزم کا کہنا تھا کہ نبیؐ
۱۶۲	چند اصول اور روایات بہار اللوح حکومت	۱۵۵	ابن کادہ ماہان اور راز کے فتوے برق کا تصور ابن کادہ فتوے کی روشنی چند قسم کے فتوے علاء الدین ناصر کی فتاویٰ
۱۶۳	اسلامی کا شروع انگریزوں کا ہندو اسلامی کو تھیلو اسلامی کا فائدہ میں اسلام مسلمہ کا جدید ترجمہ بیان بات	۱۵۶	طمانت تخلیق واقعہ طاس حضرت ابو بکر کا ترجمہ انتقال حضرت ابو بکر کا ترجمہ امامت کا حکم روایا اکرم کا ترجمہ قرآن مجید
۱۶۵		۱۵۷	
۱۶۶		۱۵۸	
۱۶۸		۱۵۹	
۱۶۹			
۱۷۰			
۱۷۱			
۱۷۲			
۱۷۳			
۱۷۴			
۱۷۵			
۱۷۶			
۱۷۷			
۱۷۸			
۱۷۹			
۱۸۰			
۱۸۱			
۱۸۲			
۱۸۳			
۱۸۴			
۱۸۵			
۱۸۶			
۱۸۷			
۱۸۸			
۱۸۹			
۱۹۰			
۱۹۱			
۱۹۲			
۱۹۳			
۱۹۴			
۱۹۵			
۱۹۶			
۱۹۷			
۱۹۸			
۱۹۹			
۲۰۰			

صفحہ	تقریب	صفحہ	تقریب
۱۷۷	صاحب بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ	۱۷۷	تجلی و تفسیر
۱۷۸	عمر بن الخطاب	۱۷۸	اطلاق سنان
۱۷۹	ابن عمر	۱۷۹	تجلی و تفسیر
۱۸۰	ابن عمر	۱۸۰	اطلاق سنان
۱۸۱	ابن عمر	۱۸۱	تجلی و تفسیر
۱۸۲	ابن عمر	۱۸۲	اطلاق سنان
۱۸۳	ابن عمر	۱۸۳	تجلی و تفسیر
۱۸۴	ابن عمر	۱۸۴	اطلاق سنان
۱۸۵	ابن عمر	۱۸۵	تجلی و تفسیر
۱۸۶	ابن عمر	۱۸۶	اطلاق سنان
۱۸۷	ابن عمر	۱۸۷	تجلی و تفسیر
۱۸۸	ابن عمر	۱۸۸	اطلاق سنان
۱۸۹	ابن عمر	۱۸۹	تجلی و تفسیر
۱۹۰	ابن عمر	۱۹۰	اطلاق سنان
۱۹۱	ابن عمر	۱۹۱	تجلی و تفسیر
۱۹۲	ابن عمر	۱۹۲	اطلاق سنان
۱۹۳	ابن عمر	۱۹۳	تجلی و تفسیر
۱۹۴	ابن عمر	۱۹۴	اطلاق سنان
۱۹۵	ابن عمر	۱۹۵	تجلی و تفسیر
۱۹۶	ابن عمر	۱۹۶	اطلاق سنان
۱۹۷	ابن عمر	۱۹۷	تجلی و تفسیر
۱۹۸	ابن عمر	۱۹۸	اطلاق سنان
۱۹۹	ابن عمر	۱۹۹	تجلی و تفسیر
۲۰۰	ابن عمر	۲۰۰	اطلاق سنان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۰	سید محمد بن سجاد	۲۲۷	از صیغہ است کی شق نشانی
۲۳۱	اسلام کی عظمت	۲۲۸	حضرت محمدؐ کی صفت انبیاء
۲۳۲	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۲۹	حضرت محمدؐ کا خطبہ مجملہ
۲۳۳	نیک و بد	۲۳۰	عربوں کی قوم کے لئے پیام پروردگار کی
۲۳۴	فرافراہ و شک و غم	۲۳۱	ہلے محمدؐ بن عبد اللہؐ کا حکم
۲۳۵	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۲	بائیک و روق
۲۳۶	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۳	بائیک و روق
۲۳۷	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۴	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۳۸	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۵	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۳۹	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۶	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۰	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۷	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۱	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۸	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۲	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۳۹	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۳	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۰	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۴	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۱	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۵	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۲	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۶	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۳	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۷	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۴	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۸	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۵	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۴۹	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۶	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۵۰	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۷	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۵۱	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۸	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۵۲	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۴۹	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار
۲۵۳	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار	۲۵۰	اسلام کی عظمت پر دیگر روئے دربار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۶۱	پہلا مقدمہ	۳۶۱	سازمانی
۳۶۲	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۶۲	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۳	نکاح پر مبنی نکاحات	۳۶۳	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۴	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۶۴	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۵	آزاد باغیان زور و سرکشی سے ملوث	۳۶۵	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۶	کلیات کی روشنی میں	۳۶۶	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۷	حبيب بن مسلمہ کی فتوت	۳۶۷	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۸	طبرستان میں ہونے والی فتوت	۳۶۸	میرزا محمد بن قاسم
۳۶۹	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۶۹	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۰	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۰	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۱	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۱	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۲	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۲	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۳	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۳	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۴	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۴	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۵	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۵	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۶	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۶	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۷	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۷	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۸	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۸	میرزا محمد بن قاسم
۳۷۹	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۷۹	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۰	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۰	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۱	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۱	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۲	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۲	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۳	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۳	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۴	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۴	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۵	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۵	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۶	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۶	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۷	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۷	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۸	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۸	میرزا محمد بن قاسم
۳۸۹	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۸۹	میرزا محمد بن قاسم
۳۹۰	حضرت مخدوم کی محرومی	۳۹۰	میرزا محمد بن قاسم

[illegible]

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۱	امام ابوحنیفہؒ حضرت امام احمدؒ سے ڈانچا سلوک	۳۵۱	حضرت عثمان کا خطبہ
۳۹۲	حضرت امین عباسؒ کی شہادت	۳۵۲	تعمیراتی مجلس
۳۹۳	براعیوں کی زندگی	۳۵۳	امام امام
۳۹۴	فیاض : انوار	۳۵۴	نہال کی بیٹی
۳۹۵	حضرت عثمانؓ کی شہادت	۳۵۵	صحابہ کرام سے ملاقات
۳۹۶	شہادت	۳۵۶	حضرت عثمانؓ کا شام جانے کا انداز
۳۹۷	حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر	۳۵۷	مفسدین کی رویت و فساد
۳۹۸	قبیلہ بنی امیہ	۳۵۸	مفسدین کی رویت و فساد
۳۹۹	عمر بن خطابؓ سے خطاب	۳۵۹	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۰	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۰	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۱	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۱	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۲	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۲	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۳	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۳	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۴	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۴	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۵	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۵	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۶	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۶	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۷	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۷	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۸	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۸	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۰۹	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۶۹	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۰	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۰	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۱	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۱	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۲	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۲	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۳	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۳	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۴	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۴	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۵	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۵	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۶	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۶	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۷	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۷	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۸	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۸	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۱۹	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۷۹	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت
۴۲۰	عمر بن خطابؓ کی شہادت	۳۸۰	حضرت عثمانؓ کی بیٹی کی شہادت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۸۴	پیشہ خرابی کا وجہ	۳۷۴	حضرت عید بن عمر لاٹھوی
۳۸۵	ایک پیر سے مراد		ادنیٰ عالمی کی طرف
	حضرت رتیر کا خاکہ		ادنیٰ عالمی کا
۳۸۵	تکیم بن جیلہ کا خاکہ	۳۷۶	باب : ۱۰
	دراوڑی کا سرکاری دفتر اور اس		حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۸۶	حضرت صاحب علی بن علی		بیت طاہر
	عقلمند بن خلیفہ کی طرف		حضرت لکڑہار حضرت زبیرؓ کی طرف
	حضرت علیؓ اور اس کے سر پر کانٹا پیر سے		توہام کی گائیت کرنے سے
۳۸۷	تکیم بن جیلہ کا خاکہ	۳۷۷	حضرت عید بن عمر
	عقلمند کا خاکہ		الکڑہار کی
۳۸۸	حضرت علیؓ اور اس کے		ادنیٰ عالمی
	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۷۸	حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
۳۸۹	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۷۹	حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
۳۹۰	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۸۰	حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
۳۹۱	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۸۱	حضرت علیؓ اور اس کے
۳۹۲	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۸۲	حضرت علیؓ اور اس کے
۳۹۳	حضرت علیؓ اور اس کے		حضرت علیؓ اور اس کے
	حضرت علیؓ اور اس کے	۳۸۳	حضرت علیؓ اور اس کے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۳	گیس بن سدا کا نام	۳۹۳	احمد بن جبریل کی تحریر لکھی
۳۹۵	میرزا حادیہ کی شہادت مٹلی	۳۹۵	حضرت زہرا کو طہر کی
۳۹۶	تیسرا بن سدا کی حوالہ دی		والی حورہ نے تیس سو رو
۳۹۷	تیسرا بن سدا کی کوڑا کر دیا		قریبی میں سے مہارت
۳۹۸	محمد بن علی بن سدا کی شہادت پر تقریر	۳۹۸	کاظمین علی کا اچھا ملک تھے
۳۹۹	امیر حادیہ کو رو کر دیا		بیک مٹلی
۴۰۰	جبریل کی شہادت	۴۰۰	حضرت علی اور حضرت زہرا کی شہادت
۴۰۱	حضرت علی کے خلاف پناہ لینا شروع		حضرت امیر کی شہادت
۴۰۲	جبریل کی شہادت		حضرت علی کی شہادت پر تیس سو رو کی حوالہ
۴۰۳	امیر حادیہ کا قصہ مٹلی اور پناہ لینا	۴۰۳	تیس سو رو میں پناہ لینا
۴۰۴	بیک مٹلی		تیس سو رو میں
۴۰۵	حضرت علی بن علی کی شہادت	۴۰۵	امیر حادیہ کی شہادت
۴۰۶	والیات بیک		حضرت علی بن علی کی شہادت
۴۰۷	حضرت علی کی شہادت پر تقریر		امیر حادیہ کی شہادت
۴۰۸	امیر حادیہ کی شہادت پر تقریر		امیر حادیہ کی شہادت
۴۰۹	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۰	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۱	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۲	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۳	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۴	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۵	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۶	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۷	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۸	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۱۹	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت
۴۲۰	امیر حادیہ کی شہادت		امیر حادیہ کی شہادت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۳۸	خوارج کی درجگی	۴۱۷	حضرت میرالدین عمر کی شہادت
	نرسائی خرائی		حضرت حمادیہ و سرگی جاٹاری
	خوارج کا پھیرا سے خراج	۴۱۸	حضرت علی رضائی شہادت
۴۳۹	حضرت علی کا شام پڑھنا کی ذمہ داری		حضرت میرالدین صاحب کی شہادت
	خوارج کو کوٹتے تھا		بلوچ امیر کا معرکہ
	شہر میں منسلک تھے	۴۱۹	لوہیہ میں اماس کی حکمت علی
	حضرت میرالدین جواب کی شہادت		حضرت علی کا جنگ پڑھنا رکھنے و پھیرا
	خوارج سے قیام پات		لوہیہ میں شہادت
۴۴۰	صفہ نمران	۴۲۰	شہر کی سپاہ جنگ سے مدد
۴۴۱	خوارج کی قسمت		تختہ کی عجم
	حضرت علی کی کوٹا کر جماعت		عجم کے لشکر میں کٹر چیل کا شکیاف
	امیر پھر امیر الدین کا لفظ	۴۲۱	نعمت کا خطاب
۴۴۲	بشر کی دعا		تختہ کا حصہ
	عجمیوں کو کراکھ دلا دلا	۴۲۲	مطالعہ و خط
	مصر میں کرنے کا حکم		حضرت علی کی مراثیت
۴۴۳	مصر میں امیر الدین کی راجگی	۴۲۳	خوارج کو طلبہ کی
	جنگ کا آغاز		خوارج کو احمد کی دعوت
	کنازہ محمد بن ابی نصر کا انجام	۴۲۴	خوارج کی دعوت
	ماکھ میں کعبہ کی دعا کی اور دیکھی		حضرت علی کا حضرت عمرو بن اماس کو بیٹا
۴۴۴	ابن مغزیلی کی ذمہ داری		امین کا اجتماع
۴۴۵	ابن مغزیلی کا انجام	۴۲۵	نعمت کی لشکر
	زیادہ کا دعوت کی دعوت پر غور		فیصلہ کا بیان
	حضرت علی سے حضرت ابن عباس کی چھوٹی	۴۲۶	حضرت عمر بن اماس
	حضرت علی کی شہادت		علمین کی حج خانہ
۴۴۶	بن تیمیہ اور صاحب بن عفر		سب شہر کا تہ
۴۴۷	حضرت علی پر حملہ	۴۲۷	باب : ۴۲
	حضرت علی کی وصیت		خوارج اور جنگ نمران
	حضرت امام حسن کی وفات کا مسئلہ		خوارج کا گستاخانہ
	حضرت علی کی شہادت		خوارج کی شہادت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	امام حسنؑ کی بیعت خلافت سراقی فوج کی بغاوت کی	۳۳۸	ابن ابی کمال امیر معاویہ کا صلہ
۳۳۷	خلافت سیدہ صہبہؓ ہمدانی امیر معاویہ کی بیعت خلافت	۳۳۹	برک بن عبد اللہ کا انجام عمر بن ابی کمال
۳۳۸	امام حسنؑ کا خطبہ امام حسنؑ کی مدینہ منورہ کی		سہیل نہ کہ حضرت علیؑ
۳۳۹	قیس بن مسعر کی شرط بیعت سہ عام بنیامینہ		محمد طاہر ازین و اولاد
۳۴۰	امیر معاویہ کی خلافت	۳۴۰	خلافت حسنؑ بن علیؑ

باب : ۱

حضرت محمد ﷺ

زمانہ قبل از اسلام۔ اگرچہ قریش کو مکہ میں ایک گونہ مکہ سے حاصل ہو گئی، مگر اطراف و جزایں ملک کو تمام تراف میں اور کچھ تہذیب بھی متحرک و متحرک ہوئے اور بعض ان میں سے باوہر لکھنؤ و خاندان بدوش ہو گئے اور بعض اسباب شہرت اور ان کے فرائض میں مصروف ہوئے کبھی یہ قادیان و دوسرے عراق و شام کے میدانوں میں لڑنے لگے نظر آتے تھے اور ہر اپنے ہمدرد کی حفاظت کی غرض سے اپنی قوم کو بھی کر کے لڑنے عراق و شام سے ہر سالہ و کثافت دیتے تھے۔ ان لڑائیوں اور لڑائی میں کبھی یہ مطلب ہو کر راج گزاری ہو مجبور ہو جاتے تھے لیکن جب کبھی پھر کوئی موقع ہاتھ آ جاتا تھا تو خراج کر لائی اور اطاعت فرمائی۔ یہ معروف ہو کر حافظ کر بیٹھے تھے لہذا غرض سے کیجئے یہ خود پانی پیتے تھے اور نہ پیتے، اچھے تھے ہمیشہ شہان عراق و شام کو کہ تیس سال فساد و اضطراب و مہم جوئی رہا تھا، ان کی امور میں قائل مضبوط کدہ جو مجبوراً کل امرائے طرف سے رجوع کرتے تھے اس زمانہ سے کہ شیخ متاثر ہوئے ان کو اپنا گمراہ متحرک نہ تھا۔

در حقیقت عرب میں کبھی خاصا حکومت نہ تھی بلکہ اول خدا و ثمان نادر کی طرف سے مجبور میں اور دہم کی جانب۔ ہر شہر میں الہا جیدہ اور متروک و باز پر جو جبراً کل المراء متحرک کر رہے تھے۔ قائل مضبوط کل عرب (بلا اشتہار کسی قوم کے) بہت پرست لکھنؤ قاطع المراء کے ذکر سے روز دہائی کرنے والے نوکے لکھنؤ کے لینے والے ستاروں اور پتھروں کے پڑنے والے تھے۔ گویا کچھ حساب اور مردہ جو تو روں کو کھاتے تھے۔ خدا اور فلک مانی میں اتناں کو زخمی کرتے ان کا خون با کرتے تھے۔ اونٹ کا گوشت جو خدا اور ان میں سے تھا اور دی عزت ان کی ان میں تھی کہ وہ طوب آمل نہ نہ ناول جیدہ جو متحرک کے پاس خود ہو کر جاتے تھے خود ہی با توں پر جانا اور ایک مدت تک اس زمانہ کا جاری رکھنا ان کے بائیں ہاتھ کا قلیل تھا انکی وفادار و ہزنی و ناوہ عمری روز دہائی، جس میں تمام قدر بازی ان کا ہر دلوں پر کھیل تھا۔

ہر کار و بار سے شہرت تھی، شہر و نوک و درویشی و فتنی پنے کا از حد شوق تو تھی جب اللہ علی شانہ نے اس جانداران پر رحم کے ظہور و غلبہ کا حکم صادر فرمایا اور ان کے احوال میں کو اچھے دنوں سے بدلنا پالا اور ان میں عیان بہت پرستی و الحاد کے توحید و اسلام پیمانے کا قصہ کیا تو اس مطلب القلوب لعلنا جو بد نے ان کو فتنہ و اصلاح کی طرف مائل کر دیا ان کے ہمدرد اعمال کو ہمدارات سے ذلت کو عزت سے شہر کو فتنہ سے گمراہی کو ہدایت سے نا فرما کی کو اطاعت سے لگی کو خوش حالی سے غمناکی کو سکوت سے سرداری سے قطع ہم دہاوت کو صلہ ہم دہمت سے جلیا دیا۔ بخا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی امر

عبداللطیف اور اکثر سواستہ وفد جو کہ سیف اللہ ذی یزین کو سر رکھا دے آئے سیف اللہ ذی یزین نے عرب میں نیا کئے غایب ہونے کی جبری اور مجبورہ و طلب کو بالخصوص یہ خوش خبری سنائی کہ جلیل القدر نبی مجتہد دی لاد اٹھنے ہو گیا یہ واقعہ سنیں کہ اکثر دہ مارچ کو یہ شہر پیدا ہوا کہ وہ معظم الشان نیکو ان میں سے ہونا چنانچہ بعض بعض خیرہ و عرب اہل عرب کے متعلق اور علانہ کے پاس سے اور ریافت کیا مثلاً اسے بنی اہل و صلوات اہل سفیان بنی عرب کے ساتھ شام کی طرف گئے تھے انہوں نے یہ خیال کر کے کہ وہ نبی شاہد میں ہی ہوئی ہوگی وہاں سے وہ ریافت کیا تھا یا ان کے یہ خیال تو را کہ جب فیضان نبوت حوید الاناف میں ہو لیکن ان کے خلاف امید جواب دی گئی۔ انہی ایام میں رجم شیطین بھی ہوا اور وہ زمانہ کہ گئے کہ اظہر نبوت سے گھر کی خلعت وہ وہی ہے۔

۱۸۷۱ء میں عرب میں خدا سب (۱) (مترجم) اسلام سے پہلے عرب جاہلیت کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مختلف مذہب اور مصلحت رکھتے تھے بعض ان میں سے بت پرست بعض خدا پرست بعض لاد مذہب اور بعض صفائی بعض یہودی بعض عیسائی تھے۔ بت پرستی عرب کے قدیم باشندوں میں پائی جاتی تھی۔ عابد شہرہ کے جڑ ہم دونی مطلق قول اور یہودی کی پرستی کر۔ آخر لیکن ان کے تفصیلی حالات بعد زمانہ کے ہیں۔ ہم کہیں لے گئے جاتی رہے عرب مارچ اور عرب پرست پرست کے بت پرستوں نے تھے نیک مانک اور اہل ان اور غیر محسوس طاقتوں سے نسبت رکھتے تھے۔ یہ ان کو کونوٹ خیال کرتے تھے اور دوسری قسم کے وہ تھے جو انی انگوٹھ سے اپنے گھوڑا سوں سے شہرت حاصل کرتی تھی یہ گروہ باجوہ بت پرستی کے ان کو مجبور مطلق نہ جانتا تھا بلکہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ وہی اختیار است ان کو کل حاصل ہیں اور عینی کی نسبت ان کا یہ خیال تھا کہ انہی انعام جن کی وہ پرست کر رہے تھے انہی سے ان کے گھوڑوں کو معاف راویا گئے وہ تمام جن کی شمار عرب جاہلیت پر مشتمل کر رہا تھا ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) نسلی یہ بہت بڑا بت تھا اور خانہ کعبہ میں رکھا ہوا تھا (۲) یہ بت جو کلب کا معبود تھا (۳) سوانح قیدہ جو غنی کا یہ بت تھا (۴) یثوت یہ بت قیدہ سوار کا تھا (۵) یثوت کی پرستش جو ان کرتے تھے (۶) غریبوں کے قیدہ و معبود کا معبود تھا (۷) عزلی قیدہ جو علفان کا بت تھا (۸) لانت (۹) سات ان دونوں جن کی پرستش تمام عرب کرتے تھے (۱۰) وہ بڑے ان کو روتوں کا معبود تھا (۱۱) انہی کے گروہ سے پر تھا (۱۲) گندہ کو مردودہ تھا ان دونوں جن پر قربانیاں کی جاتی تھیں (۱۳) اسباب ان پر اونٹوں کی قربانیاں کی جاتی تھیں (۱۴) کعبہ کے اندر حضرت ابراہیم کی تصویر تھی اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھے تھے جو جہاز قلم نکالتے تھے اور ایک بیڑ کا پچان کے فریب کھڑا تھا اور حضرت اسماعیل کی صورت خانہ کعبہ کی آگ ہی تھی (۱۵) حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کی بھی تصویریں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی صورت تھیں اور وہ بیوں اور یثوت اور سر ایام جاہلیت کے معبود لوگوں میں سے تھے جن کی تصویریں پتروں پر نقش کر کے بطور یادگار کعبہ کے اندر رکھ دیا تھا ہر ایک صحت کے بعد ان کو رتہ بہ رتہ ہٹ دے کر ان کی پرستش کرنے لگے۔

۱۸۷۱ء میں عرب میں خدا سب (۱) (مترجم) اسلام سے پہلے عرب جاہلیت کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مختلف مذہب اور مصلحت رکھتے تھے بعض ان میں سے بت پرست بعض خدا پرست بعض لاد مذہب اور بعض صفائی بعض یہودی بعض عیسائی تھے۔ بت پرستی عرب کے قدیم باشندوں میں پائی جاتی تھی۔ عابد شہرہ کے جڑ ہم دونی مطلق قول اور یہودی کی پرستی کر۔ آخر لیکن ان کے تفصیلی حالات بعد زمانہ کے ہیں۔ ہم کہیں لے گئے جاتی رہے عرب مارچ اور عرب پرست پرست کے بت پرستوں نے تھے نیک مانک اور اہل ان اور غیر محسوس طاقتوں سے نسبت رکھتے تھے۔ یہ ان کو کونوٹ خیال کرتے تھے اور دوسری قسم کے وہ تھے جو انی انگوٹھ سے اپنے گھوڑا سوں سے شہرت حاصل کرتی تھی یہ گروہ باجوہ بت پرستی کے ان کو مجبور مطلق نہ جانتا تھا بلکہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ وہی اختیار است ان کو کل حاصل ہیں اور عینی کی نسبت ان کا یہ خیال تھا کہ انہی انعام جن کی وہ پرست کر رہے تھے انہی سے ان کے گھوڑوں کو معاف راویا گئے وہ تمام جن کی شمار عرب جاہلیت پر مشتمل کر رہا تھا ان کی تفصیل یہ ہے۔

دیکھو۔ جس وقت اسی واقعہ کی اطلاع میری دست آلی ہو، وہاں کو بھی تو وہ اس خوف کے سہارا کوئی حد نہ پاتا اور چلے نہ آئے آپ کو کوئی آواز نہ لے یا اس کی اور القہر کی حد سے مطلع کیا۔ نہ ہی کہ حد کے سہارا کوئی حد نہ پاتا۔ لہذا یہاں کی وہاں کے مرنے کے واقعات کو بھی میں۔ قدرت مطلقہ کے اسرار میں کوئی۔ انشاء اللہ غفرانہ نے ان کو دیکھ کر ان کی عزت فرمائی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کی ابتدا فی زندگی بعد از اس سبب ہے کہ اس سرچشمہ کی کوئی حد نہ پاتا اور چلے نہ آئے آپ کو کوئی آواز نہ لے یا اس کی اور القہر کی حد سے مطلع کیا۔ نہ ہی کہ حد کے سہارا کوئی حد نہ پاتا۔ لہذا یہاں کی وہاں کے مرنے کے واقعات کو بھی میں۔ قدرت مطلقہ کے اسرار میں کوئی۔ انشاء اللہ غفرانہ نے ان کو دیکھ کر ان کی عزت فرمائی ہیں۔

شیخ ابو سعید آپ نے ہمارے لئے جو تاریخیں جو ہیں حال میں قدم رکھ کر تو یہ مطالب کے سہارا کوئی حد نہ پاتا اور چلے نہ آئے آپ کو کوئی آواز نہ لے یا اس کی اور القہر کی حد سے مطلع کیا۔ نہ ہی کہ حد کے سہارا کوئی حد نہ پاتا۔ لہذا یہاں کی وہاں کے مرنے کے واقعات کو بھی میں۔ قدرت مطلقہ کے اسرار میں کوئی۔ انشاء اللہ غفرانہ نے ان کو دیکھ کر ان کی عزت فرمائی ہیں۔

نہایت سے نہایت سے حضرت محمد ﷺ کے آپ کے پاس آئے اور آپ کی تسبیح کی بی حدیت کر کے وہ ساری باتیں کہ جو جوئی ہیں بعد از ان کی دیکھ کر ان کی عزت فرمائی ہیں۔ قدرت مطلقہ کے اسرار میں کوئی۔ انشاء اللہ غفرانہ نے ان کو دیکھ کر ان کی عزت فرمائی ہیں۔

آپ نے ولین کا لقب پایا تھا۔

بعثت۔ دلی کے نازل ہونے سے پہلے آنحضرت ﷺ نے روایہ صالحہ دیکھ کر شروع کیا تاہم فوراً اس کی کتابوں کے عالم
 ان میں میں کچھ دشمنانِ نبوت کے جہے بڑھ کر گئے آنحضرت ﷺ عنایت کے خیال سے تمہارا وطن کو زیادہ
 بے خبر فرمانے لگے۔ اکثر غاصبوں میں قریب کے جہات اور وہیں چار چار انہیں متواتر عہدہ لگی میں معروض رہتے۔
 یہاں تک کہ آپ کی ولایت نے چالیس سالوں اور دس بیٹے میں تین سو پندرہ سال آپ پر دلی نازل ہوئی۔ کبھی بھی حضرت
 کی آمد کی خبر نہ ملتی تھی۔ ۱۲۴ھ آپ کی تمام کام ہو چکا تھا، کبھی آپ پر القادسیہ اور کبھی بخت چار اور دلی بجز چھینے
 کر بیٹ جاتے تھے۔ اور دلی سلسلہ میں کیا آواز کی طرف نازل ہوتی تھی کسی اور صورت میں آپ کو سخت تکلیف ہوتی
 تھی بعد ازاں کہہ بیٹ شریف میں آیا ہے (وہو علف حسی) "یعنی دورہ ہو جو زیادہ وقت ہے" القریضہ جو دلی ابتدا آپ پر
 غارترا میں نازل ہوئی (وہو علف حسی) "یعنی دورہ ہو جو زیادہ وقت ہے" القریضہ جو دلی ابتدا آپ پر
 و علیہ الامسان عالم عظیم کہ یعنی "آپ اپنے دورہ کار کے دم سے بڑھتے ہیں بے انسان ہونے کے تصور سے بڑھتا
 آپ بڑھتے ہیں آپ کا دورہ کار جو عزت و قدر ہے اس کے لئے یہ علم سکھا اور انسان کو وہ وطن میں سے جس سے وہ
 آتا تھا۔"

معراج۔ نبی خدا بنے آپ کی باتوں کی قدرتی کی اور آپ پر ایمان لائے ان کے بعد آنحضرت ﷺ پر

۱۔ حضرت شریف میں انہیں بے خبر ہو گئے، آنحضرت ﷺ سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ہر قسم کی بے خبری ہو گئی تھی۔ آپ نے ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 است رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۲۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 سے اچھے خوف و بے خبری میں ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 کہا کہ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 آپ نے فرمایا (وہو علف حسی) "یعنی دورہ ہو جو زیادہ وقت ہے" القریضہ جو دلی ابتدا آپ پر
 ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 خدا تعالیٰ نے آپ کو ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 قہری اور بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 آپ کو ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۳۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۴۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۵۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۶۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۷۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۸۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۹۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی
 ۱۰۔ ہر قسم کی بے خبری سے "امیت ہے" ابتدا آپ پر ہر قسم کی بے خبری اور وہ بے خبری تھی

وہ بعض ایسا جناح النمل سے
الرحمۃ وقلوبہم کما
وہابی صغیرا
وہ فلفلفی عفوہ و انسکی

وہر انسبل ولا نذر بجر اول
نعمل بک عفوہ الی عفوہ ولا
نظہا کل الط فلفلفی عفوہ
سجده: ۱

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
سعی و وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

ولا نغفر اولادکم حبہم لاق
وہب و ایہ کو ان فلفلفی کان
حقا کسرا

۱۱۔ ان کے لئے ہوا تھکتے ہیں کہ اسے پروردگار چھوٹے
بھی نہیں نے کسی میں محبت سے پاتا ہے ان خبر کو
بھی ان پر قربا

۱۲۔ ان کو ان کا حق دیا کرو اور جو بول دیکھی اور مسافر وہ
دیکھی اور قبول فرمائی و کرہ

۱۳۔ اوتا و کھڑا۔ ان میں وہ نہ کر دیکھ اور اسے ہاتھ
نہ لھول اسے کہ کامل ماست میں کر و کتاب کر دیکھ
ہا۔

۱۴۔ غایت لئے۔ ان کو ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
نہ اسے اسے۔ یہ وہ جو وہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۱۵۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۱۶۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۱۷۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۱۸۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۱۹۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

۲۰۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہا۔ ان کو ان کے قریب تک نہ دیکھ اور ان کو دیکھ اور ان کو دیکھ
ہے۔

شریک قادیانی سب از مطالب تہ امراء تھے مگر ایک بکرا خیرہ چلا جاتی رہا۔ بھائی سے بھائی چھوٹ گیا باپ بیٹے سے
 دیکھنے کا دارا دارا ۱۳۵۰ھ اور اکا صاحب بندہ کو یہ مسئلہ نو کی کھنٹ کھنٹ ہونے لگی۔

عہد نامہ کا اختلاف آخر اعلیٰ قریش میں سے چند آدمی اس عہد نامے کو نہ لے کر آیا اور جو کچھ بطلان میں سے لکھ لے کر (جو) خلیل بن عامر بن لوی کے ہاتھ میں مل رہا تھا اسے ہشام بن مروان، حضرت جعفر بن ابی طالب نے انھیں عہد نامہ کی کاپی پیش کی اور ان سے اس پر زہیر بن ابی امیہ سے شمار اور حسن ملاقات ہوئی (اس کی بنا پر مصلحت سے عہد نامہ اپنے بھائیوں کے کہنے سے مسلمان ہو گئی تھیں) ہشام نے: میرے کھنڈیچہ (عہد نامہ) کے بارے میں شک ہو گیا، زہیر نے ہشام کی رائے سے اتفاق کر لیا اس کے بعد وہ تمام مصلحت میں بھی بنی ہشام بن مروان کے پاس گیا اور جو ہاشم و بنو مطلب کی تجویز کا وہ تھا کہ اس کو بھی مصلحت سے عہد نامہ کر لیا اس کے بعد وہ بکھڑا ہوا، ہشام اور زہیر نے اسے سو دے کر یہاں بھیجا اس کو کہیں نے بھی ہشام کی رائے سے اتفاق کیا اور مصلحت سے اس نے انہیں معاملات کے دوران ان سے گفتگو کی، ان لوگوں کو یہ خبر دی کہ اس عہد نامہ کا ہاشم و بنو مطلب نے لکھا ہے، قریش نے یہ سن کر تعجب سے اسے انہوں نے کچھ نہ کھینچ کر دیکھا تو عہد نامہ کی کاپیوں سے ہاشم و بنو مطلب نے لکھا ہے کہ ان چار آدمیوں نے جو پہلے علی عہد خلیل پر رقم کھائی تھی عہد نامہ کے ضائع ہو جانے سے ان لوگوں نے بھی عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

ہجرت حبشہ ثانی: اس واقعہ کے بعد حضرت ابو بکرؓ ہجرت کے قصد سے گھر سے نکلے لیکن ابن ابی العزیزؓ ان کو روکے اور اسے
اس واقعہ کے بعد رہنا چاہیے جس کو یہ غلط فہمی کہ کئی قریشی مسلمان ہو گئے ہیں اس اطلاع پر عثمان بن عفانؓ اور ان کی بیوی
الحدیثہؓ اور ان کی بیوی عبداللہ بن جبرؓ ابن ابی العزیزؓ میں خوف مصدب مکی غیبر اور ان کے بھائی
عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعودؓ طلحہؓ زیدؓ عبداللہ بن جراحؓ اور ان کی بیوی عبداللہ بن جراحؓ اور ان کی بیوی عبداللہ بن جراحؓ
عثمان بن عفانؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ حبشہ میں سفر کیا جس میں انھیں مکی غیبر اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ
محرمہ (جو غار میں لوگ تھے) عبداللہ بن جراحؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ
ابن ابی العزیزؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ اور ان کے لڑکے سائبؓ
ہو گئے یہاں تک کہ ہجرت بنایاؤقت آپا اس کے بعد بعض بزرگ ان میں سے تھے جن میں جان بخت ہو چکے تھے لیکن جب
مکہ میں آئے تو انہوں نے مسلمانوں کو اسی حالت میں پایا جس صورت پر ان کو چھوڑ گئے تھے یعنی اہل قریشیوں کو اجزاء و
تقیف دیتے تھے اور غریب مسلمان ہر وقت سے کام لیتے تھے۔

حضرت خدیجہؓ اور ابوطالبؓ کی وفات: ہجرت کے تین سال پہلے، تم لکھنؤ میں نہ بچہ بنت خلیلہ کا دواں ہو گیا ان سے چھتیس یا چوبیس روز کے بعد حضرت ابوطالبؓ نے وفات پائی۔ ان دونوں کے انتقال کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو سخت صدمہ ہوا۔ و شجرت حضرت ابوطالبؓ کی وجہ سے آپ کو کوئی ایذا اُس نہ پہنچا سکتا تھا۔ یہ کام میں دو آپؐ کی وفات کرتے ہوئے لکھنؤ میں آپ ﷺ کی کائنات سے راکتے تھے۔ اسی طرح ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے بھی آپؐ کو بے حد غم

ان میں سے بارہ نقیب (حکام) منتخب فرمائے۔ جن میں لو آدنی قبیلہ خزانج کے اور تین اوس کے تھے۔ حضور ﷺ نے ان بارہ آدمیوں سے انتخاب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ اپنی قوم کی تعلیم و تعلیم کے ذریعہ ہو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کے حواری نے کیا تھا اور تم سب لوگوں کا ذمہ دار ہو۔ جن کو آنحضرت ﷺ نے نقیب مقرر فرمایا ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

نوح خزانج کے تھے مکی میں سے یہ تین بزرگ۔ اسد بن ذر اور ذر و فح بن مالک و عبادہ بن اصامت شریک عقیقہ اولیٰ میں تھے ان کے علاوہ سید بن المرتضیٰ اپنی زیر بن مالک بن امری القیس ابن مالک بن خلدہ ابن کعب ابن الخزرجی عبد اللہ بن رواد ابن امری القیس بن امروہ بن عمرو بن مسعود بن مسلمان بن نبیہ بن عدلی بن ظلم بن کعبہ بن سلمہ۔ ابو جابر ابن عبد اللہ ابن عمرو بن عرام۔ سعد بن عبادہ بن ولیم بن عمارش۔ منذر ابن عمرو بن جحش بن لؤذان بن یزید بن خلدہ بن الخزرج بن مسعود بن کعب بن الخزرج اور تین قبیلہ اوس کے اسید بن حذیر بن مالک بن تنک بن راسم بن امری القیس بن یزید بن سعد الاشجلی۔ سعد بن شمس بن حارث بن مالک بن اوس بن قحط بن احمہ بن یزید بن اسید بن یزید بن مالک بن عمرو بن حوف بن مالک بن اوس (امی اللہ تعالیٰ رحمہ) تھے تین اعلیٰ فہم بجائے وقار بن اقرعہ کے ابو اسیم بن ابھیان کو شہر کرتے ہیں۔ اللہ اعلم

مظہر ثانیہ کا قریشی قبیلہ جب یہ بیعت تمام ہو گئی اور یہ لوگ آنحضرت ﷺ سے رخصت ہو کر اپنی اپنی قیام گاہوں کو واپس ہوئے اس وقت قبل قریش کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی بعض نے اس وعدہ کی تصدیق کی اور بعض نے اس کو جھٹلایا مگر جیسے ہی اہل قریش کا ایک گروہ انصار کی قیام گاہوں پر آیا اور ان کو اطلاع لائے اور بیعت کرتے پر سخت ست کرنے لگے۔ انصار نے بھی ان کو نہر کی پتھر کی جواب دیا۔ جب قریش وہاں سے اٹھ کر آئے اور آپس میں دہرہ ملا ٹوٹ کر کی تکلیف دی پر تیسرے کھائیں۔ جب اللہ بن ابی سلوہ نے کہا "انہو لی بات ہے کہ ہمارے قوم ایک طرح اتفاقاً نکلتے کرتی" مقام سکن سے لوگوں کے متفرق ہونے کے بعد اہل قریش کو اس بیعت کی خبر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اہل قریش کے چند لوگ انصار کو گرفتار کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن انہوں نے کس کو نہ پٹا۔ حد بن عبادہ کو انعام باد سے گرفتار کر کے لائے اور طرح طرح کی اجاڑیں دینے لگے تا کہ حذیر ابن مسعود و حرث بن اسید نے سعد بن عبادہ کو ان کے جوہر و قسم کے ہاتھوں سے چھڑا دیا۔ یہ دونوں مدینہ مکہ۔ حد بن عبادہ کے چچ و مکی میں رہتے تھے۔

معارف و اخبار - حضرت ابو بکر صدیقؓ مکان سے نکل کر ایبہ فارسی چنپہ کی چیز رہے۔

[illegible][illegible]

۱۔ افسانہ قلمی زبان کا ہے، اس کی زبان سادہ اور سلیس ہونی چاہیے۔
 ۲۔ افسانہ میں کرداروں کی گفتگو اور فکریات کا بیان ہونا چاہیے۔
 ۳۔ افسانہ میں کرداروں کی گفتگو اور فکریات کا بیان ہونا چاہیے۔
 ۴۔ افسانہ میں کرداروں کی گفتگو اور فکریات کا بیان ہونا چاہیے۔
 ۵۔ افسانہ میں کرداروں کی گفتگو اور فکریات کا بیان ہونا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ نے اس کو ایمان دیا اور اس کے کہنے سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مسجدِ چاروں آفتخرفت ﷺ اس کو ایمان نامہ لکھ کر دے دیا۔ سراقہ تو اس مقام سے واپس ہوا لیکن جو آنحضرت ﷺ کے تعاقب میں اس کو لے جانے کے لیے روانہ ہوئے وہ بھی اس کو پکڑا اور عبداللہ بن ارجسؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھرا دے گا نے اسلحہ سے نکل کر ساحل کی طرف رخ صاف غلبہ سلطان سے ہوا تو اربع میں پہنچا۔ پھر وہاں۔ حراس کے اسلحہ کو طے کرنا ہوا تو وہ شہید ہوا پھر قادیہ سے نکل کر عرب میں آئے جہاں سے عمال مدینہ سے قاضی داخل ہوا۔

اہل مدینہ کا استقبال آنحضرت ﷺ صوفی بار و بیاض الاول بروز جمعہ غروب آفتاب کے قریب مدینہ میں رونق افروز ہوئے تھے اہل مدینہ بکثرت آؤں کی خبریں کر اہل مدینہ کا استقبال آئے ہوئے تھے لیکن آفتاب کے غروب ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو رہے تھے۔ اسی دن آنحضرت ﷺ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ایک کھجور کے شاخ کی طرف سے تفریہ ملے ہوئے تھے اسی طرف دھڑکتے آئے آنحضرت ﷺ مدینہ میں آئے اور باقی صوفیوں وغیرہ کے مکان پر یا رہائش گاہیں کثرت میں الہام کے یہاں رونق افروز ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ حضرت ابن ابی العزیزؓ کے قریب بنی اسحاقی بھٹ کے خیال میں غارِ تنزیہ کے مکان پر جمع ہوئے۔

حضرت علیؓ کی ہجرت حضرت علیؓ (کرم اللہ وجہہ) نے آنحضرت ﷺ کی روانگی کے بعد آنحضرت ﷺ کی منسوب ہدایت لوگوں کی امتیں ان اصحاب کو پہنچا کر خود سپرد ضرورت ہوئے۔ چوں کہ رات اور آدھا دن قریب و بزرگ سفر کرتے تھے۔ دو چہرہ کوئی ٹھکانہ مقام میں رو پوٹن ہو جاتے تھے۔ وہ روز و رات چند دن بعد آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

مسجد قبا کی تاسیس میرے حضرات تک آنحضرت ﷺ کا ہی مقصد ہے اس اثناء میں اہل قبا کی مسجد جاری کرانی جس پر
 کی نماز آپ ﷺ نے جو سال میں کوفہ میں ادا فرمائی۔ یہ یہ پہلا موقع تھا جس کو آپ ﷺ نے طہنہ اولیٰ میں ادا فرمایا۔
 جو سال میں کوفہ نے آپ ﷺ کو خیرا چاہا انہوں میں اس بات کی بحث ہونے لگی تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میرے
 ہاتھ کو نہ دو چوں وہ میرے لئے وہاں میں خیر جاری کرنا ہے تاکہ وہ نہاںب اللہ مامور ہے۔"

تو رسول ﷺ چاہا آپ ﷺ کو پر سوار ہو کر چلے اور غبار (دھول) آپ کے آگے پیچھے دانتھا ہاتھ چلے ہر شخص کے دل میں یہی کہار ہا تھا کہ کاش کہ تہ ہمارے قبیلہ میں ہمارے ہی مکان پر چڑھ جائے۔ ہر شخص امید کی آنکھوں سے تہ کو دیکھ رہا تھا اور تہ آہستہ آہستہ چل رہا تھا تا آنکہ تہ غویا تہ کے غلہ میں پہنچا اور ان لوگوں نے تہ کی تہا ہر جگہ پر ہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (وعدوھا فلھا مامورہ) اے ان کو چھوڑ دو بے شک یہ خواب اللہ مامور ہے۔ پھر آپ ﷺ کا غویا تہ کے غلہ میں گزر رہا ان لوگوں نے بھی تہ کی تہا ہر جگہ تہ کا تہ ہو گیا اور ان کے منہ میں ہر جگہ تہ ہو گیا

یہ جہاں واقع کرتے ہیں کہ غصہ، جھگڑی کے نتیجہ میں ہم کو اس کا کہہ دے، جس کی وجہ سے دنیا بھر میں اس سال کی بھی یہی ہے۔

مہذبہ بونی کی شہیرہ حضرت سیدہ فاطمہ سے فرمے: حضرت! جواب آپ ﷺ کا جواب اپنے گھر اٹھا لے۔ چاہیے۔ حضرت ﷺ بھی انہیں کے مکان پر مقیم ہوئے اس زمین کو۔ لیکن عربہ بنو زین نے آپ کو ہرگز چاہا نہیں۔ آپ ﷺ نے قبول نہ فرمایا اور اس کو یہ قیمت فروخ فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے شرمسار ہو کر فرمایا: اور حضور کے دروغوں اور کھنڈروں کے فائدہ کرنے کا قسم دیا اور یہ قسم ٹھیک سیدہ بننے کی مصروف ہوئے۔ اقتصاد مدہ جزیع (یعنی اللہ صبر) بھی بنانے میں شریک ہوئے مسجد کی دیواروں میں پتھروں نے ٹکڑوں کا ٹکڑا بنایا۔ صلیبی سے مٹائی گئیں اور صیبت مجسمہ کی لٹرائی ہو۔ جس سے پامانی

مترجم : اس خط میں کی انچیز کے پیش نظر ہم اس سہ ماہ کو کسی کو آپ سے ملنے کا ارادہ نہ کر رہے ہیں۔
 دوسری ششماہیہ قومی سرکار ہاں تمام حالت اعلیٰ ہے۔

[illegible]

[illegible]

بعد ازاں کے قریب ایک نیک کے نیچے پانی کے پتھر کی طرف دو شخص اونٹ پر سوار آئے جو نے نظر آئے تو دونوں جب وہ پانی کے قریب آئے مگر اپنے اونٹوں کو ایک طرف میں پانی پلاتے گئے۔ پھر ایک منہ پر دو اونٹ سوار سے ملے۔ دونوں کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس اثنا میں دو اونٹوں کا کھسکا ہوا تھا جس کی کوئی اگلائی تھی۔ ان میں سے ایک نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا کہ کہیں یا پسوں اہل قریش کا قافلہ شام سے واپس ہو گا ان کے لئے کچھ کھانا خریدو تو دیکھا جاوے دوسری نے جواب دیا ضرور اہمیں خریدیں گے کچھ کھانا۔ ان کے بعد وہ بھری کے پاس آئیں اور اس سے اس خبر کی تصدیق کی ان دنوں غور توں کی باتیں وہ دونوں شکر سوار بھی سنتے ہی اپنے اپنے اونٹوں پر سوار ہو کر سفر کرتے ہوئے چلے گئے اس قریب سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں شکر سوار وہی ہیں جو ہجرت کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

مشرکین مکہ کی آمد۔ ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد اہل یمن ان غصرت پہنچنے کی نقل و حرکت کی جستجو میں آیا اور بعد ہی سے کہہ ڈالے (محل احسن) "یہ تھے" کیا تو نے بھی نہ جانتے، دیکھا ہے" یہی نے کہا پھر اگلا صاحب دہر لکھا افسوس کہ اس وقت اس وقت اس نیک کی طرف سے آئے یہ دونوں کو بخاک کر پانی پلائی اور چلے گئے۔ اہل یمن ان پہنچنے میں اس مقام پر آیا جہاں پر انہوں نے اونٹوں کو بٹھایا تھا اور ایک نیکی اٹھا کر توڑ کر کھینچ لیا اللہ سے شرب والے تھے اس کے بعد ان کے اونٹوں کے نشان قوم سے ان کے جانے کا سراغ لیا اور نہایت تیزی سے لوٹ کر قافلہ کو روانہ حاصل لے پلا اس میں اہل مکہ بھی آئے ان سے اس نے خوش ہو کر کہا "چلو واپس چلو مارا قافلہ صحیح و سالم آگیا" اور اہل مکہ نے کہا "واللہ جب تک ہم اب ہر ایک پہنچ جائیں اور یمن دن تک وہاں خبر نہ کر پائی کر حرم سے نہ آؤں گے ہرگز ہرگز۔ یہی نہ ہوں گے۔" ان میں بھی شریعت نے کہا کہ تم لوگ اپنے قافلہ کو پھلانے کو؟ نے تھے چنانچہ وہ کھنڈ و باب واپس چلنا چاہتے ہی یہاں اب ایک ساعت ڈھیر ہو گا۔

ایک چیل کا جنگ پر اصرار۔ اہل یمن نے اس کا جواب قریش روٹی سے دیا جس سے انھیں مع کشیدہ برد اور ان کے طیف کے ٹوٹ کھڑا ہوا۔ بعد ہی پہلے ہی سے اہل مکہ کے ساتھ نہیں گئے تھے اس وجہ سے وہ تھک رہے تھے کوئی نہ ہی قریش تھا اور نہ کوئی عہد ہی قریش تھا۔ قریش سے پہلے آ غصرت پہنچنے سے ہر پہنچ کر ایک چھوٹے سے کوئی پرانی فریاد۔ یہاں بنی الحضر میں مردہ و بچہ کے نے عرض کیا "کہ اللہ جل شانہ نے انکی مدد کی ہے پھر پھر کیا۔ یہ اگر کوئی قافلہ ہے تو ہرگز اس قوم کو نہ چھوڑے ہم آپ کے لئے کھجور کے بیجوں اور کھجوروں سے ایک مکان بنائے دیتے ہیں اور ایک خوش کھجور پانی بھرے بیچے ہیں تاکہ دوران جنگ پانی کھینچنے اور لانے سے بے فکر رہیں۔" آپ نے یہ چھوٹا ہندوستانی مالیت اسباب لے کر تھوڑی دیر میں ایک خوش کھجور پانی سے بھر لیا اور کھجوروں کو بھی نہ کر کے چارے کو بھی پر بند کر لیا قریش کا مردہ آقا اور وہ کے قریب خیمہ انہوں نے میر بن و سب بھی کو مسلمانوں کو دیکھنے اور ان کو تار کرنے کے لئے بھیجا میر بن و سب لشکر اسلام کے ارگرد و بگرد و اچھا کیا اور شکر کیا کہ سے بیان کیا کہ اسباب محمد رسول اللہ پہنچے تھیں سوس یا کچھ کم ہیں ہیں ان کے جب وہ شخص زہرہ بنت ابی سہل اور ان میں ہیں۔ حکیم بن جہاز ام دھبہ بن ریچہ۔ فرمے انوں کو قتل اللہ اور دھبہ بچو کر قریش

میں نے کبھی دیکھا کہ جن کا موازنہ میرے مسلمانوں کے نہیں کی جاسکتا اور انھوں نے قیامِ مقدس اور عروجِ غریبہ کی
 اور اس کے ساتھ ہی مردِ دوام کی مثال کی ہے۔ میں اس کے نزدیک اور نہ تو اس کا حامی ہوں نہ اس کے مخالف ہوں۔
 یہ تشبیہ اتنی سادہ ہے کہ سب سمجھ سکتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص جسے ہم نے یہاں لکھا ہے جسے یہ مسلمانوں کی خداوندی پابندی
 کی ایک مثال قرار دے کر اس کے لئے یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

میں پہنچا اور پچھلے مہینے میں اس انقلاب کے پائیدار نظام میں مقیم ہو گیا اور اس سے آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کا حال دریافت کر کے انہیں یہ اطلاع دی کہ اس طرح کے بارگاہ میں وہ انھوں کو جو اپنی کاشت کاری کے کاموں میں مصروف تھے قتل کر کے دبا دیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے مسلمانانہ یہ حکم دیا کہ جو مسلمان کا چلن مٹا کر دے اور آپ نے مدینہ میں اہل یابیہ میں عبدالمہدی کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے کہہ دیا کہ اہل یابیہ کا یہ شرکین اور مشرکین کے لشکر اسامہ سے پہنچنے سے پہلے ہی اس مقام سے روانہ ہو گئے تھے اور رات کی کچھ وقت اپنے زادراہ سے سوئیں (ستو) کو پہنچ گئے۔ مسلمانوں نے اس کو بہت جان کر لے لیا اور اعتبار سے اس کو غزوہ کا نام دیا اور سوئیں دیکھا گیا۔

غزوہ بدر۔ غزوہ سوئیں سے دس دن بعد آ کر ذی الحجہ کے باقی دو دن آپ نے مدینہ میں بسر کئے۔ ۱۰ محرم ۳ھ میں پھر قطیفان پر ہجرت کیا۔ اس مرتبہ یہ جنگ مکان میں قطیفان کو اپنا نائب مقرر فرما کر گئے تھے۔ ماہِ محرم تک نجد میں ٹھہرے رہے۔ یہاں مشرکین میں سے کوئی شخص بدر مقابلہ نہ آیا تب آپ باجسبہ مدینہ واپس آ گئے۔ پھر اواخر ماہِ ربیع الاول میں بحال قریش مدینہ سے روانہ ہوئے اور ان کو کھوکھلا کر قائم مقام کیا۔ ۱۲ محرم ۳ھ میں (بھارت) تک پہنچ گئے تھے۔ چھادی انسانی قتل دینا، قہم ہے۔ لیکن کھار قہم میں سے کوئی شخص متاثر نہ ہوا۔ اس وجہ سے اس مرتبہ بھی بلا جھگڑا جنگ ہو گئی اور جنگی قہم برف لائے۔

کعب بن اشرف کی فتنہ انگیزی۔ کعب بن اشرف نے ایک یہودی تھا اس کی ماں یہود بنو نضیر سے تھی۔ اس وقت آپ مدینہ میں تشریف لائے تھے۔ ان وقت سے اس کو ایک ذاتی خصومت تھی۔ لیکن والدہ کے بعد یہ آنحضرت ﷺ سے تصور کر کے اور زیادہ پہنچ گیا۔ پناہ پذیر بنی ہارث (عبداللہ بن رواحہ) رضی اللہ عنہما) کعب کو مدینہ سے رقبہ بدر کو فتنہ پھری لے کر آئے اور اس نے بھی حاتو بنے ساتھ یہ کہہ لیا (وہ ایک اسحق ہذا) ہوا اور اشرف العرب و ملوک الناس و بنی کلاب محمد اصحاب ہولاء فطعن الادیب حیر من طہر ہا) یعنی (خلفہ ہجو پر کیوں یہ عجیب بات ہے) قہم تو عرب کے شرکار اور حوام کے بادشاہ تھے اور انہیں کھوکھلا کر قائم مقام کر دیا ہے تو کچھ زہم کی سے سوئے بھڑکے تب اس کو اس واقعہ کا یقین ہو گیا تو کہ چلا آیا اور مطلب میں اپنی والدہ سے کہنے لگا (اس کی زبردستی میں عائشہ بنت مسعود میں اپنی انہیں میں اس تھی) اور لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی مخالفت پر ابھارنے لگا اور ان کے ساتھ اہل مشرکین جو پروردگار تھا۔ چند دنوں

۱۔ والدہ کے پیش میں ہوا اس واقعہ میں سے فتنہ مخرج بن نوفل بخاری تھے اور بنو بنی ہارث تھے۔
 ۲۔ کعب بن اشرف کو فتنہ پھری لے کر آئے اور اس نے بھی حاتو بنے ساتھ یہ کہہ لیا (وہ ایک اسحق ہذا) ہوا اور اشرف العرب و ملوک الناس و بنی کلاب محمد اصحاب ہولاء فطعن الادیب حیر من طہر ہا) یعنی (خلفہ ہجو پر کیوں یہ عجیب بات ہے) قہم تو عرب کے شرکار اور حوام کے بادشاہ تھے اور انہیں کھوکھلا کر قائم مقام کر دیا ہے تو کچھ زہم کی سے سوئے بھڑکے تب اس کو اس واقعہ کا یقین ہو گیا تو کہ چلا آیا اور مطلب میں اپنی والدہ سے کہنے لگا (اس کی زبردستی میں عائشہ بنت مسعود میں اپنی انہیں میں اس تھی) اور لوگوں کو آنحضرت ﷺ کی مخالفت پر ابھارنے لگا اور ان کے ساتھ اہل مشرکین جو پروردگار تھا۔ چند دنوں
 ۳۔ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ جائیں بلکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر رہیں۔

ل. خیمت سے جو فحش نکالا گیا تھا اس کی تعداد بھی ہزار تھی۔

ابن لی مقیق کی ریشرچ و انیال۔ کعب بن اشرف پیوری کے بارے جاننے کے بعد سلام بن ابی حنیفہ پیوری نے سر اٹھایا یہ خبر کار ہے۔ اہل حقان کی کیت اور رافغی یا کٹر بلک ہیڈ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب کو طرر طرر کے مار کر کتات سے اذہ نہیں دیا تھا لی وہ طرر کت و سب گناہا مارا تھا آپ کے مقابلہ یو کو ان کو اہل جارتہ اور مردود بنی کرانا رہتا تھا۔ ہندک اوس و خورنہ دے کے سر برہ اور دو تالہ تھے ہند ایک دوسرے پر آنحضرت ﷺ کی خدمت واد اوس فریق کے نو ہیں تھے یہ دلیل ممکن تھا کوئی بھی کیمک ایسا نہ تھا اسلام اور آنحضرت ﷺ کی کت خاص سے حقن اس کو ایک قبلہ کرے اور دوسرا اس کے جواب میں نہ کرے۔ بنو لوی کعب بن اشرف پیوری کو قتل نہ کئے تھے۔ لیکن بنو زرج اس جیسا کوئی کام انجام نہیں دے سکے تھے۔ حالانکہ اسی قسم کی جتو و طرر میں تھے۔ جب ان لوگوں ابی حنیفہ پیوری کو جڑا اتیاں اور شراروں کی اطلاع دی تو بنو زرج آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی۔ کہہ تہہ ابن لی مقیق بھی کعب بن اشرف کی طرر اسلام اور مسلمانوں کا خلاف اور آنحضرت ﷺ کا جانل دشمن تھا اس لئے آپ نے ان کو پوت نہ دے دیا۔

امین الیٰ حقین کا خاتمہ۔ چنانچہ قبلہ فریخ خاندانِ معلوہ آغواہی روانہ ہوئے تہلہ بن کے عبداللہ بن عکب و مسعود بن علی و ابی ثار و جرت بن زید بن علی (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ ان سب کے سربراہ عبداللہ بن عکب مختار ہوئے۔ روایت کی کہ وقتاً خضر بن عکب نے ان لوگوں کے کرکوں اور جوقوں کے قتل کیا۔ نئے وطن فرمایا۔ نصف جمادی الثانی ۳۰۳ھ بمطابق ۹۱۵ء میں چوٹک ویت نام کے گریٹر بیچے اور امین الیٰ حقین کے مکان کے قریب توہ کیا۔ رات کو جب وہ اپنے مکان کے دروازے بند کر کے دور باہر آئے تو ابی ثار بن علی حقین کے بیٹے عیادہ و انہما کو ایک شمشیر پر سے مارے ہوئے گھبراہٹ سے اور ان کو درگرمکان سے باہر دیکھ کر مٹا کر شہر لے گئے لیکن جب ان کی خبر دہندہ موت کے زعفران کی فصل پر کھڑے ہو کر دین الیٰ حقین کے بارے جانے کا اعلان کر دیا۔ تب یہ لوگ اس کے بارے جانے کا یقین کر کے وہاں پہنچے اور حضرت عکب کی خدمت میں اس کے قتل کی اطلاع کی اور امین الیٰ حقین کے مکان سے نکلے وقت ان لوگوں میں سے ایک شخص کی بیٹی میں چوٹ آئی تھی آپ سے یہی حکایت کی کہ آپ نے اس پر ہاتھ پیر دیا وہاں چھوٹا۔

نہیں نہ ہوئے۔

آغا جنگ: ان کے بعد ذوالشعبہ ہوئی۔ مسلمانوں نے نبی کو مل کر مقابلہ کیا اس میں حضرت حمزہؓ حضرت طلحہؓ حضرت شہیدؓ حضرت ابو جہلہؓ حضرت عمارؓ (رضی اللہ عنہم) بڑی بڑی جنگات میں جلا ہوئے۔ ان کے علاوہ انصاریؓ کی ایک جماعت جو چروا کر شہید ہوئی لڑائی کا آؤ نہ نہایت دشوار و سخت ہو چکا پہلے تو قریش کے ہاؤں میدان جنگ سے اکڑ گئے مسلمانوں کے حملے سے مدد پہنچا کر یہاں کے لکھن اس کے بعد ہونے لگا ان اسلام پھر قریش میں چھوڑ کر آئے جو مسلمانوں نے پلٹ کر تیرا تیرا کر ان کو پیچھے سے رو کر قتل کر دیا۔ مسلمانوں کی مجلس درم - ہم نہ تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت: دشمنان نے رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے۔ لیکن حضرت مصعب بن عمیرؓ علم بردار نے نہ آپ کے پاس نہ تھے کہ ان کا مقابلہ کیا جیسا تک کہ شہید ہو گئے آنحضرت ﷺ سے چھو باروں کی بہت آئی۔ وہیں جانب کے چھ گاؤں شہید ہو گیا یہاں کیا جاتا ہے کہ یہ سب ایسا ایک قبیلہ بنی وقاصؓ و مدینہ کی قبیلہ تھی نے پچاس تھیں تھیں اس امر کی اپنی پہچانی ہوئے تھے۔

حضرت حنظلہؓ کی شہادت: یونانیوں پر حملہ آئے چھ ہی روز کروا کر آیا جاشد اس میں اسود بنی نے ایک کڑے سے تل کر رہا کہ کروا کر دیا جس نے حضرت حنظلہؓ شہید ہو گئے۔ یہ ہی وقت تھی تھی (یعنی ان پر فصل جماعت (رضی تھا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو لاکھ کے قتل دیا ہے)

رسول اکرم ﷺ پر کفار کی غور و خوض: مشرکین نے آپ ﷺ پر جبراً شروع کیا تو آپ ﷺ اپنے گزیرے میں گرنے لگے حضرت علیؓ نے بھی گرنے لگا تو ہاتھ پڑ لیا اور حضرت خوررجیؓ نے اس کے گریں ہاتھ ڈال کر اٹھا پیرہ مبارک کے زخم کو مالک بن ابی سفیانؓ نے دیا (اولاد ام سعیدؓ نے دیا) نے انوں سے ساف کیا مگر (لوہے کا خور) کے دو حصے پیرہ یک اترا آئے تھے جن کو حضرت ابو جہلہؓ نے اچھا کر دیا (رضی اللہ عنہ) نے کفار مشرکین لڑتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے کئی صحابی اس مقام پر شہید ہو گئے۔ آخری صحابی عمار بن یزید بن اسلمؓ تھے جو آنحضرت ﷺ کے پہاڑی کی لڑائی سے مشرکین کے مقابلہ پر آئے اور شہید ہوئے۔ ان کے بعد حضرت طلحہؓ نے مشرکین کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ مشرکین آپ کے پاس سے دور ہو گئے اور جان آپ کو چھپاتے ہوئے گرتے تھے حیر پر تیرا نی پڑتے پڑتے جے مگر حرکت تک نہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ شہید ہوئے فادہ بن اسمانؓ کی آنکھ پر ایک ٹپڑ آ کر لڑائی سے ان کا کھل کر گر خوار ہوا مگر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ نظر خالی کی قدرت سے اچھی ہو گئی۔

شہادت رسول ﷺ کی افواہ: حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے اس جماعت تک پہنچے جو تمہارے گزیرے ہوئے تھے حضرت ابن مسعودؓ نے ان سے کہا "تم لوگ کیا بیچتے ہو؟" ان لوگوں نے کہا کہ "آنحضرت ﷺ کو شہید ہو گئے اب کیا کریں؟" حضرت ابن مسعودؓ نے کہا "پھر تو جو کام آنحضرت ﷺ سے حالت حیات میں کرتے تھے اب کر دو اور ای

برقع کا واقعہ مذکور ہے جس پہ آری بلوں غفلت وقادہ (خوبیوں قیل خیر برادر خواہد) کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے اور قابض کیا کہ عبادی تو بہ مشرف پر اسلحہ ہو چکی ہے۔ ہم اور وہی قوم قرآن پڑھنے اور احکام شریفہ سننے کے شائق ہیں۔ لہذا آپ اپنے چند ملک دورے ساتھ کر لیکن جو ہمیں مذہبی فتنے ملے گئے۔ آپ مصلحتاً نے ان کے کہنے سے اپنے اس سبب سے روک دیا۔ وہی واقعہ فرمائیے (۱) سرحد بن ابی مرہ غزوئی (۲) حجاز میں الحیرہ لیں (۳) مدینہ میں حنفیہ کے حاکم میں ثابت بن ابی اسحاق (۴) جو جب بن خلفہ کے غیب میں ہو کر (۵) ازبک میں الحیرہ میں یا سہ بن حاکم (۶) مدینہ میں طاعت حنیف (مؤخر لدینی اھلجم) اور سرحد میں ابی مرہ کو افسر مقرر فرمایا۔ جب یہ لوگ پہنچے تو غفلت کا کام لیا۔ ان سے نہ ساتھ نہ ہوئی کی جو قرآن سے تو تفسیر لیا۔ سرحد اپنے حجاز میں لگے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور وہاں سے لڑائی برآ کر۔ دو مشرکین نے بل و غفلت دعا کرنے کہا کہ تم کو ایمان دیتے ہیں عبادہ غفوروہ جو کہ تم سے لڑ رہا تھا۔ ہم تم کو زنا سے تھے اور ہم پر لیکن یہ بنے تھے کہ اہل مکہ کا مذہب تو یہاں ہے تو تم ان کے مذہب میں بھی گم ہو گئے یا نہیں؟ لیکن سرحد نے انہماک و مصم (میں کا مذہب) نہ شریعت کے لیے چاہتا تھا تو اس میں ابی مرہ ایمان نہ لیا نہ اسے اور لڑکر شہید ہو گئے۔

شعبہ کرامت مجاہدین : ان لوگوں کے عقیدہ یہ ہے کہ بعد از مائیکو پہلے دس تیرہ ہجری میں باہم کا سر جوٹ کر سلطانیت سے انہیں شیعہ بنائے جانے لایا، چاہے اس سے ظاہر غلو اور قسرت وصول ہوگی۔ یہ بات یاد رکھنی ہے کہ سنیہ نے جبکہ احمد علی خاں دہلی قس کے ماحم سے کا دوسریں شراب نوشی سے اس کی تھکد انہما نے اس کے دوزخ گناہ کو سر کر دیا جس کی کیا خاطر بدیل کا قصد حاصل ہو اور وہ جہنم سے اتنی بڑی کد اور دوزخ بدول (بھڑک) بھیجے ایماں کے حسب سے کفار بدیل ماحم کا سر بد کاٹ کے رات کو پانی کا دھوا اور اس کی لاش پر لے لے کر اتارے جاتی تھیں ہر ایمان کو تارنا کر کے تھکے کے بچے جس وقت مر ظہر ان میں پہنچے ہو اللہ ہی ظاہر ہے کہ ان کو کھینچی لے لے کر دہلی کا کر سکتے تھے کفار نے دہلی سے لے کر تھکے کے سامنے شہر سے گزریے جہاں تک کہ یہ جویب بھی قید ہو گئے۔ شعبہ اوزہ بانی دہلی کے ایک قریش نے ان کو قید کر لے کر یہ دھوسہ شیعہ کیا۔ (دعوی اللہ عظیم)

[illegible][illegible]

منہر کی کواں کی اطلاع تھی۔ مہراؤں اپنے نے یہ نہ مہر بھی کرا۔ حضرت علیؑ کو کل واقعات اور خیران کے نقل سے مطلع کیا۔ آپؑ نے فرمایا: ”قبیلے اپنے دو شخصوں کو نقل کیا ہے جس کا غرض یہاں ضرور ہے۔“

[illegible][illegible]

یہ خوشخبر کی جلد واپسی آنحضرت ﷺ نے سمجھا کر دل بہشت کی گئی کہ اس کی جائزہ دینا ان میں سے بعض مخالفین ان اعلیٰ برادرانِ اہلِ حق کے خاندان پر ہوا ہے لیبر میں جائزہ لے اور بعض شاہ کی طرف سے لڑتے کر کے چھے چھوٹے آپ ﷺ نے ان مخالفین کے لیے اسبابِ کھارن میں فریضہ میں باقی تھیں تھیں کہ وہ اور ان کے مخالفین سے یہ لڑتے ہوئے وہ کوئی حق حقیقی و عینی سرست نہ رہا ہے جو کھارن میں اولین میں نہ لڑتے تھے تھے خود و مگر خود کے یہودیوں میں سے ایک سے نہیں نہ جانتا ہے وہ وہ یہ کہ وہ جب سہلانی ہو گئے ان کے خلاف اسبابِ اور ان کے دوسروں میں سے یہ توجہ طلب ہو گیا۔ علم انکسے ہیں کہ سورہ شترانق خود وہ میں نہ لڑا ہوئی ہے۔ وہ انہی علم

[illegible]

کفار مکہ کی واپسی۔ اس کے بعد اہل مکہ نے قریش و منافقین پر ایک سخت ہتھیار نازل کیا جس سے ان کے ٹیسے اٹھ گئے۔
 باخبر ہاں اہل مکہ تھے۔ ضرر کی اسباب ان کے محضرت علیؑ کے کفار کی رائے سے منظر ہوا کرتا تھا۔ ان ایمان و قریش
 نفس و حکمت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ انہیں سے متفق ہو کر، جس قریش کی کئی کئی ایمان دی۔ آنحضرت علیؑ
 بھی حج اپنے اصحاب کے ساتھ یہ لوگ آئے۔

بنو قریظہ کا محاصرہ: بنو قریظہ نے اپنے انہی کے بعد پھر اپنی اہل ایمان جو بنو قریظہ پر حجاز کے لئے انہماک کیا۔
 آنحضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کے ساتھ یہ لوگ آئے۔ بنو قریظہ کے کئی کئی ایمان دی۔ آنحضرت علیؑ
 آپ نے اپنے اصحاب کے لئے بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے

سراور بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے

انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے

انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے
 انہوں نے یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے اسلام لایا۔ انہوں نے اپنی کوریٹور یہ پورا کر دیا۔ بنو قریظہ کے لئے

جائیں گے۔ جو قرطہ نے ان میں سے ایک بات بھی تسلیم نہ کی۔

حضرت ابوالباہیہ بن عبدالمطلب کی الغزیر اس کے بعد ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے ابوالباہیہ بن عبدالمطلب سے بن عمرو بن نوف کو مشورہ کی غرض سے اس وجہ سے طلب کیا کہ جو قرطہ ان کے ساتھ رہیں تھے۔ ابوالباہیہ بن عبدالمطلب کو دیکھنے تک اس جو قرطہ جن میں ان کے لڑکے اور عورتیں بھی شامل تھیں جمع ہو گئے اور دو دو کر کہنے لگے کہ کیا تمہاری بھی بیٹی رہا ہے کہ ہم محمد ﷺ کے حکم سے قلندر بنڈیا چھوڑ دیں اور حصار سے نکل آئیں۔ ابوالباہیہ ہاں کہہ کر آنحضرت ﷺ کے پاس نہ گئے بلکہ نہ بے لوث آئے اور اس واقعہ پر مایوس ہو کر اس کے انکار میں مسجد کے ستون سے خود کو بندھوا دیا کہ اللہ جل شانہ اس کو اس خطایہ معاف فرمائے۔ ابوالباہیہ نے دل میں یہ بھی ہمد کر لیا تھا کہ اس سرزمین پر میں واپس نہ ہوں گا جہاں پر میں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بددیا کی ہے۔

حضرت ابوالباہیہ کی معافی آنحضرت ﷺ نے یہ واقعہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اگر ابوالباہیہ میرے پاس آجائیں تو اللہ تعالیٰ سے ان کا قصور معاف کرنا لیکن اب میں جب تک اللہ تعالیٰ ان کی خطا سے درگزر نہ کرے اس کو کھول نہیں سکتا چودہ تک پہنچا لیا یہ مسجد کے ستون کے سرخ پر سے رہے صرف غار کے ابواب میں کھینچے تھے مگر وہیں روز اللہ جل شانہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے دست مبارک سے ابوالباہیہ کو ستون سے کھولا اس کے بعد جو قرطہ ہجیر کو کہ حکم رسول اللہ ﷺ سے ملے نکل آئے اسی شب جو قرطہ میں سے ہڈی کے چار ہائی مسلمان ہو گئے۔ عمرو بن سعد قرنی ہمارا گیا یہ جو قرطہ کے ساتھ ہمد شکنی میں شریک تھیں ہوا تھا الغزیر جو قرطہ کے حصار سے نکلے کے بعد بنو ادیس نے آنحضرت ﷺ سے استدعا کی کہ جیسا کہ جو قرطہ کی تصریح ہے جو نصیر نے ساتھ ساتھ لیا یا ہے اسی طرح ہمارے کہنے سے جو قرطہ کے ساتھ بھی برآذ کیا جائے۔

سعد بن معاذ کا فیصلہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو گے کہ اس امر کا فیصلہ وہ شخص کرے جو تم میں سے ہو؟ جو اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ (ﷺ) جب آپ نے فرمایا وہ شخص سعد بن معاذ ہیں وہی اس امر کا فیصلہ کریں گے (سعد بن معاذ) غزوہ بدر کی میں دشمنی ہونے سے عداوت و پیار پر ہی کے خیال سے مسجد نبوی کے قریب ایک بیچہ میں ٹھہرائے گئے تھے (سعد بن معاذ) ایک جا رہے تھے کہ ان کے گھوڑے گئے جس وقت یہ مجلس کے قریب آئے تو آنحضرت ﷺ نے جو ادیس سے فرمایا (فوقوا الی سیدکم) یعنی "اپنے سردار کی تعلیم کے لئے اٹھو" بنو ادیس نے ان کو عزت سے لا کر بٹھایا اور کہا کہ "آنحضرت ﷺ نے تمہارے سوالی اور ساتھیوں کی نسبت کا فیصلہ تمہارے ہمد کر دیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ نے جواب دیا "کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے ہمد جتنا ہی ملے گا چاہئے" پھر ادیس نے کہا ضرور ہمد و شکر۔ اس پر سعد بن معاذ نے کہا میں ان کی بات حکم دیتا ہوں کہ "جو قرطہ کے کل سردار مل گئے جائیں ان کے اور عورتیں کو طرہ اور لٹام بنائے جائیں اور مالی و اسباب مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے" آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر سعد بن معاذ سے فرمایا (لقد حکمت فیہم بحکم اللہ) یعنی "بے شک تم نے اللہ کے حکم

۱۰۶

تو یہ کہہ کر اسے اپنے کمر پر موزوں کے جب سے استقبال کو آئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جان کو اپنا اور اللہ کی شرف سے زیادت، مال و پانی

[illegible]

2. *gates*

”ہاں، ہاں، مجھے بھی یاد ہے۔ ہاں، ہاں، فراموشی آئے تو کتنی کھلیاں کھانے کو بنے، چری

جس فیروز کوئی نہ دیکھتا تھا۔

کے ایک بحر میں گرا اور پانی کی قدرت سے اس قدر بڑی تھلا کر تمام انگڑے صرف کوفائی ہو گیا۔ خود بھی سمجھتے ہیں کہ یہ عمل برآمدین کا حربہ ہے کیا تھا۔

بیعت رضوان: آنحضرت ﷺ اور کفار قریش میں: مدایم شروع ہوا۔ حضرت عثمان بن عفانؓ ان دونوں میں ناصر بری پایا۔ عداوت کا کام سرانجام دے رہے تھے۔ اتفاقاً مکہ سے واپسی میں ان کو کچھ تاخیر ہوئی اور یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مشرکین نے ان کو قید کر ڈالا۔ آنحضرت ﷺ یہ سن کر بہت برہم ہوئے اسی وقت مسلمانوں کو طلب کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر مرنے اور لڑائی سے نہ بھاگنے کی بیعت لی اور ماننے والوں کا ہمدان بھی دیا۔ یہاں پر ۱۱۱ھ فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی جانب سے ہے۔

مصالحت کی گفت و شنید: نامہ پیام کے بعد سب سے پہلے حبشہ میں عمرو قریش کی جانب سے آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیعت قرار پائی کہ کسی حال میں قریش کے وہ چلے جائیں۔ مہاجرین مکہ میں آئے اور آپ کے مقابلے میں ہتھیار دوا لے کر آئے۔ قریش ہوں تمہارا سے زیادہ غمگین۔ یہ سب کچھ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے میرے لوگو! تمہاری بات سن کر میں نے ہمت نہ ہاری۔“ اور جو شخص مسلمانوں میں سے ان میں مل جائے تو وہ مسلمانوں کو واپس نہ کیا جائے گا۔ یہ شرط مسلمانوں کو شاق گزری بعض نے اس میں بحث بھی کی لیکن آنحضرت ﷺ نے اہم اہل بیت کے کہ یہ سب کچھ سن کر اور ظہور اسلام کی باعث ہوئی اور اللہ جل شانہ اس میں مسلمانوں کے لئے بہبودی و بہتری کی صورت پیدا کرے گا۔

صحیح مسلم حدیث: علی بن ابی طالبؓ نے میخذاً بعد عامہ لکھا اور اس کے عنوان میں یہ عبارت تحریر کی: ((هذا ما لخاصی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)) ”یہ وہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ تو ان فرمائی ہے۔“ میں نے یہ عبارت دیکھ کر کہا اگر ہم محمد ﷺ کو رسول اللہ سمجھتے تو ان سے کیوں لڑتے؟ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنی طالبہ کو اس کے نحو (کثرت دینے) کا خم دیا۔ علیؓ نے جواب دیا: ”نہ تارکنا آپ نے خود اس مہم کو لے کر لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کو دیا۔ تاہم میں نے وہاں سے آنحضرت ﷺ کی اس کتاب سے یہ چیز نہ پھاڑی کہ اس کو وہاں سے آپ کی وصیت میں کچھ فرق آ گیا اس وجہ سے کہ یہ کتاب باطل اشکال خدوہ و نقوشت و برہنہ است و اتفاقاً ہوئی تھی۔ میں یہ کتاب بھی آپ ﷺ کے لئے تجلہ ہجرات کے ہے اور دور ہجرہ میں ہے و اللہ اعلم

ابو جہل بن امیہ کی آمد: مہم نامہ تحریر کئے جانے کے دوران وہ جو علیؓ سے پہلے آئے تھے یہ اس واقعہ سے پہلے ایمان لا چکے تھے۔ لیکن اب ان کے کوہ کھینچنے کی خاطر (هذا) ول صانف افسی علیہم) ”یہ وہ پہلا شخص ہے جس پر ہمارے تمہارے ارمان فیض ہوا ہے۔“ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر ابو جہلؓ کو سبیل کے سر درگاہ دیا اور یہ تسکین دہی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی نجات کی صورت نکالے گا مگر عام مسلمانوں کو یہ امر شاق لگا رہا۔ کہ بعد قریش کے نہیں چاہیں آ رہی کہ

سے پہلے اپان بن سعید بن العاص سے ملاقات ہوئی۔ حنن بن عقیل نے آنحضرت ﷺ کا پیغام بتایا۔ وہ حضرت عثمان کو اطلاع دیا اور دوسرے قریش کے پس لے کر انہوں نے ان سے بھی آنحضرت ﷺ کا حکم کیا کہ باپ سے حضرت عثمان بن عفان سے بیعت کرنا چاہیے تو قریش نے کہا "تو تمہارا گھر تو جانتا ہو تو حوائف کر لو" عثمان بن عفان نے جواب دیا کہ میں یہ فعل پر گزند کراں گا۔ جب کہ آنحضرت ﷺ کو اس سے نہ کر لیں۔ قریش میں نہ کرنا دوش ہو۔ حصار ان کو دیکھ گیا

شب و ت عثمان کی افواہ: آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفان کو اہل مکہ نے قتل کر دیا۔ اہل اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے بعد وہ بنی اہل بکر نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو بپ پیر قریشی تو آپ نے فرمایا کہ وہ بپ تک میں اس قسم سے خراب ہوا کہ لوگوں کا ہرگز حرکت و کھینچنا لوگوں کو بھیت کے لئے چاہئے اس بدعت سے ماضی میں مجھ سے سب سے بعد بنی قیس اور بنو سہل نے ان کے انکس کیا سب سے پہلے اس بنو اسد بن سہل نے

نے اپنی بیعت کیا۔ **صلی اللہ علیہ وسلم** پر قریش نے تھکن میں فروزہ اور ذوالخمر بنی ہونی کو آنحضرت ﷺ کے پاس بلانے کی غرض سے بھیجا اور چاہا کہ آپ کو قتل کر دے۔ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا کہ میں اس سے نہیں ہرگز ہوں۔ اس زمانہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نبی بنے۔ **صلی اللہ علیہ وسلم** نے اس کو اسے دیکھ کر فرمایا کہ بپ قریشی صبح کی طرف مائل ہے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے اس شخص کو بھیجا ہے۔ تشریف جیل آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور شرانگہ مار لے کر کہہ دیا کہ تمہارا بپ لگا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت ﷺ نے علی بن ابی طالب سے فرمایا **اللھم**۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کہیں نے کہا کہ میں نے یہ کہنا سنا کہ اللہ تمہارا رب ہے۔ آپ نے اسے اس شاعر نے بیان کیا کہ

یعنی (یہ ہے جس پر اللہ کے رسول ہوئے) کہ صبح کی (کھیل) میں اس پر بھی امتراض کر دیا اگر تمہیں کہ رسول اللہ بنائے تو تم سے پہلے لائے اور اپنے باپ کا نام لکھو **صلی اللہ علیہ وسلم** نے فرمایا یہ نہیں۔

وزید ما یسبح علیہ محمد بن عبد اللہ وہ یسبحہ مر عبدا و اسلم علیا عسی وضع الحرب عن
انفس غصو سنین باعن لیسر الناس ذککف معضہم عن بعضہ علی ان من النبی محمد ابن لیسر
بغیر ان ولہ ودد علیہ و من عا قریشا من مع محمد لم یزدو علیہ و ان سدا عہد سکوفہ
وامہ لا اسلام و لا اطلاق و اداس حب ان یسل لی عقد محمد و عہدہ دخی قیدہ و من احب
ان یسل لی عقد قریش و عہدہ دخل قیدہ و ملک تر مع عا عاکہ حد الا مد حل علیا
سکتہ و ان ذاکان عام قائل خر عاکہ ... فذخلہا بہ حاکم فادمت ہا ذلات

عہدک صلاح المرکب النجوف فی القرب لا ند علیا بغیرہ

یعنی یہ وہ ہے جس پر اللہ کے رسول بھی مبدل ہوئے ہیں۔ کہیں سے کہیں کی لہروں میں مالک بن زبائی و قوف کرنے پر انشاق کر گیا۔ اس دس سالہ مدت میں کوئی کچھ نہ ہوا۔ اس سے کہیں کوئی قریشی محمد ﷺ کے پاس اپنے اہل کی اپوزیت کے بغیر آئے گا تو اسے آپ ﷺ کو نہ مانے گا اور اگر کوئی سلطان اہل قریش کے پاس آئے گا تو قریشی نہیں ہو سکیں گے۔ ہمارے درمیان کرائی کا قدر موقوف ہے۔ کہانہ کواد سوتی جائے گا اور نہ خیانت نہ ہوئے گی۔ ہر شخص ہمارے جس کے ساتھ چاہے جاے گا۔ خدائے علی اللہ

ہے۔ عانی نہ کھنڈ کا اور نہ کھنڈ کا تو اس کی قوم کی سرور کی دے دوس کا۔ غرض سرہ بانو یہ یہ پیام سن کر باذان نے نہ پہنچے اور اس سے سزا و تہذیب و بیان کی۔ باذان نے کہا یہ کلام غیر معمولی آدھیوں کا کلام نہیں ہے۔ یہ باتیں نبیوں کی کی جیسا شہر کی پٹھانوں کوئی فانیچہ و بخت ہوں کہ کیا ہوگا۔

باذان کا قبولِ اسلام۔ باذان اس گھر و خیل میں تھا کہ شہر و یہ کا اڈا پہنچا جس میں کچھ ہوا تھا میں نے سرکاری کوئی کردیا اور قتل کرنے کا سبب یہ ہے کہ وہ اہل نادری کے علم رتا تھا شرکا ملک و درویشاں کو فانیچہ قتل کرانا اور ان کے مال و اسباب کو لٹ لینا تھا۔ جس وقت میرا یہ فرمان تھا کہ طے توں باجہری و طاعت قبول کر لے جیسا کہ اس سے پہلے فرشتا بانا داس کا طبع تھا اور اس شخص کی مانت جس نے گروہ کی کا کمری نے تھا کہ ختم پا تھا۔ یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ اس سے ۲۰ صدہ و عمر کافی کچھ چھین چھاڑت کر جاتا۔ یہ ان کو جس وقت شہر دیا کہ یہ فرمان ملا اس نے اسی وقت آنحضرت ﷺ کی رسالت کی حمد و تحسین کی اور آپ ﷺ پر ایمان لے آیا۔ اس کے سمجھنا ہوتے تھے۔ باذان نے بھی سمجھنا ہو گئے۔ انویہ نے باذان سے بعد واپس نہ پتہ ہو گئی کہا تھا کہ میں نے بڑے بڑے امراء و سلاطین سے باتیں کیں اور ان کے ساتھ میں نے کھانا کھنڈا لیکن اس شخص سے زیادہ ہر عیب و محاسن کو نہ پایا۔ باذان نے دریافت کیا کہ ان کے ساتھ جانے والے کا فرائض دست بھی دیتا ہے۔ انویہ نے کہا نہیں۔ ورنہ کی کا بیان ہے کہ مرقس، دوشاد و بیڈ کو اس امر کی دعوت دینی تھی جس سے وہ سزا و تہذیب ہو۔

غیر ہوئے تھے۔ جب یہ لوگ فرما: اے سوید سے واپس ہونے کو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا دھبہ سے باہر ہسپتال کیلئے جعفر بن ابی طالبؑ کی شہادت سے آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ بعد اللہ بن جعفر کو (یہ اسی وقت لڑکے تھے) لکھا کہ اپنی سوارائی چھوڑ کر لیا۔ جو فی عیت و فرہ نام سے آنسو نکلتے: اے ان کی معفرت کی دعائی اور فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ بازو مرست فرمائے جس سے وہ جنت میں اڑتے ہیں: وہی روز سے جعفر بن ابی طالبؑ و ابیہما عین کے لقب سے موسوم ہوئے۔ انی اعتبار سے محض ان کو بطور بھی کہتے ہیں۔

... (امیر نے ان کو غصہ کیا) اس سے بعد جعفر نے روایت اسلام بنیاد شریعہ اسلام نے ان کو پکارا، ان طرف سے کچھ لیا یہاں تک کہ چاہی شہید نہ گئے۔ (نہضت ان کو بھی بھلی دیا) کہ بعد اللہ بن جعفر سے جو اسلام لایا کہ کہ آنحضرت ﷺ نے خود کوئی اور حکام کو دے دیا تھا۔ تاہم وہی سے غیر ہو گیا اور عہد اللہ کی طرف سے کیا کہ وہ قہری پہنچا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ بھی ظالموں سے ہوئے اور غیر ہوئے۔ سب سے سب کے سب جنت میں اٹھائے گئے۔ یہ سب ہی قہر تھے زہری پر جسٹس ہیں لیکن بعد ان کا قہر ان کو دوسروں سے سخت سے گھٹ کر رہے کی وجہ سے ہوئے۔ یہ کہ نہیں نے روایت اسلام لینے کے وقت کی قدر میں ہونے کا تھا۔ پھر فرمایا کہ ان سے بعد روایت اسلام کو سیف کی سیف اللہ ظالم بن الوہب نے لیا اور لڑائی کیا مگر وہ ہونے نہ لڑا کہ متبلا۔ اسی دن سے ظالم بن ابیہما عین سیف اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اللہ اعلم

باب : ۸
فتح مند ۸

خود فرما دے اور ہو کر کی بے ادبیت: اس سے واضح سمجھ کر رہنے ہیں کہ جس وقت مقام میں ہیں مگر غصہ سے سلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں مصافحت ہوئی، یہ بات نہ تھی یہ قیامی وقت خود فرما دیا گیا، اس کا اثر حضرت علیؓ کے رویہ میں واقع ہو گئے تھے اور قریش کے تمام صحابہ میں جو اس وقت کوئی شائبہ اور شک نہ تھا، یہ بات سنا کر وہ سب تھوڑے تھوڑے سے ہلکے ہو گئے تھے۔ اب وہ بے گناہ تھے، خود فرما دیا، اس سے اس کی ذہنی اور قلبی آسودگی ہوئی، انگریزی کی تجارت کا سامنا کرنے خود کے حال میں آئے تھے۔ خود فرما دینے سے اس کا دل، اس کا جوت لپکھتا، انہیں کہنے سے اس کے غصہ میں صدمہ پڑا۔ خود فرما دینے کے بعد آدمی کو اور ذرا دل خود فرما دینے سے اس کا دل، اس کا جوت لپکھتا، انہیں کہنے سے اس کے غصہ میں صدمہ پڑا۔ خود فرما دینے کے بعد آدمی کو اور ذرا دل خود فرما دینے سے اس کا دل، اس کا جوت لپکھتا، انہیں کہنے سے اس کے غصہ میں صدمہ پڑا۔

مطلوبہ حسیہ کی تکمیل: تمام اہل بیہوشی میں اتنی بھاری حق سہولتیں ہیں کہ انہیں دوسرے سے جدا کرنے کے لئے اس وقت کوئی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں پر صرف ایک ہی چیز ہے۔ یہاں پر ایک ہی چیز ہے کہ انہیں دوسرے سے جدا کرنے کے لئے اس وقت کوئی فکر نہیں ہونی چاہئے۔

[illegible]

ابو سفیان کی سلسلہ جہید کی تجدید کی کوشش۔ اس واقعہ کے بعد یمن میں کاروانہ محمد بنی سہل چلے گئے اور انہوں نے اپنے علاقے میں جہاد کی دعوت دی۔ ان کے پیروں نے ان کے پیروں کو اپنا سربراہ بنایا۔ ان کے پیروں نے ان کے پیروں کو اپنا سربراہ بنایا۔ ان کے پیروں نے ان کے پیروں کو اپنا سربراہ بنایا۔

فرمایا: ابوحنیفان کہ نہ مدت صلح نہ خانے اور عہد کو مضبوط کرنے اور ہاے لیکن بے نیکل و ہراسہ و افسوس جائے گا اور یہی واقعہ ککا باعث ہوگا کہ قریش نے کئے ہوئے عثمان بنیوں کے چوتھے اور عثمان اور بدین بنیوں اور قارہ سے مقام عثمان بنیوں ملاقات ہوئی ابوحنیفان نے کہا بدین بنیوں تو کہاں سے آئے ہیں؟ بدین نے جواب دیا اسی روئے سے بدین بنیوں کہ آئے جو دیکھا اور ابوحنیفان رفتہ رفتہ بدین بنیوں کے کہانی لڑائی ام المومنین ام حبیبہ کے پاس گیا۔ ام حبیبہ نے خوشی کو نہایت لیا اور یہ نہایت آنحضرت ﷺ کو بگھانا ہے اس پر مشرک نہیں چلے سکتا۔ ابوحنیفان نے جملہ کہنے اسے لڑائی تو میرے جد و جہد میں جملہ ہوئی۔ ام حبیبہ نے جواب دیا نہیں: بلکہ میں فوراً اسلام سے منور ہو گئی اس کے بعد ابوحنیفان اٹھ کر مسجد بنی آویزاں اور آنحضرت ﷺ سے کچھ باتیں کیں۔ لیکن آپ ﷺ نے حسب رنجہ جواب نہ دیا۔ تو اس سے حضرت ابو بکر کے پاس گیا اور اس سے گزارش کرنے دیکھا انہوں نے انکار کیا۔ جب حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گیا حضرت عمر بن الخطاب نے اس کو منور سے دیکھتے ہی فرمایا: اللہ اور مجھ کو یہ مسلوب ہو گیا ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کا کیا قصہ ہے تو میں تم سے آئے ہیں لیکن۔

انہو علیوں کی بات کو سن کر چچا حضرت علیؑ نے اپنی جانب کے پاس چلا آ رہے تھے، لیکن اپنی طالبی کے پاس اس وقت ابن کی دینی طاقت زہرا اور صفینا جیسے جوئے تھے۔ جو صفین نے اپنی دینی طاقت حضرت علیؑ کی اپنی طالبی سے بھی دھڑکی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: "میں اسی خیل میں آنکھڑی کھینچتا ہوں" سے "یہ کھینچو نہیں کر سکتا جس میں وہاں نے کچھ قصہ کر لیا ہے۔" ابو صفیان پر سن کر حضرت طاہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا: "اے بنت عمر (رضی اللہ عنہا) کیا تم اپنے اس لڑکے (صفین) کو یہ حکم نہیں دے سکتی جو کہ یہ (رضی اللہ عنہ) سے جا کر میری آنکھ سفاشی کرے؟" حضرت طاہرہ نے جواب دیا: "وہی شخص "حضرت علیؑ سے دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ میری آنکھ سفاشی کر سکتا ہے؟"

ابو یوسف کی بے شرم و سراسیمہ لہجہ۔ یوسفیان اس جواب سے مایوسی کی حالت میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا اور دل میں یہ سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ اس نے اس حضرت علیؑ سے فرمایا: "اے یوسفیان میں تم کو ایک نہایت عمدہ تدبیر ملے گی۔" یوسفیان نے اس پر خوش ہو گیا اور ان کی طرف دیکھنے لگا حضرت علیؑ نے فرمایا تم جو کائنات کے سردار ہو تم کو کسی کے تدبیر کرانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ تم خود ہی سید سے مسجد میں چلے جاؤ اور پورا روز بلند یہ کہہ کر کہ میں عدت مسیح کا دن ہے اور محمد نامہ کے اقرار کو مضبوط کر لے آیا ہوں۔" اسے شہر واپس چلے جاؤ۔ یوسفیان نے کہا کہ کیا یہ بات میرے فتنے کی ہے؟ علیؑ نے فرمایا: "میرا ایمان یہی ہے لیکن وقت تو یہ ہے کہ اس کے سوا اور کوئی تدبیر بھی نہیں ہے۔ تم جو ۶۷ھ میں علیؑ سے تیار کیا تھا ان فتنے اور کسی حد تک نقصان ہے۔" یوسفیان اس کلام کے نتیجے میں اتنا اٹھ کر کہہ دیا اور بلند آواز سے یہ کہہ کر کہ "میں عدت مسیح کا دن سمجھتا ہوں اور اس روز محمد و اقرار کو مضبوط کیے جاتا ہوں۔" کہہ کر چل کر اہل اہل مکہ نے یہ واقعہ سنا کہ ابو یوسفیان نے کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؑ نے تمہارے ساتھ مسخرہ دین کر دیا۔

حضرت حاطبؓ کا خفیہ خط: ان صحابہؓ کی روانگی کے بعد آنحضرت ﷺ نے کوئی طرف چلنے کا حکم دیا صحابہؓ

(وضوح) اہل تشیع کے سامان مشرقت و ملت عرب و ملت کفر نے گئے اس اثنا میں صاحب ابن ابی جریج نے ایک خط میں ان حالات کو لکھ کر ایک حدیث طریقیہ کو تائید کے ساتھ اہل مکہ کی طرف روانہ کیا۔ آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی اس امر کی اطلاع ہو گئی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو دیکھا اور مقدمہ (دشمن اہل تشیع) کو اس صورت کو ڈھونڈنے سے اور ٹکڑا کر رکھنے کے لئے روانہ کیا ان لوگوں نے اس کو روکا۔ خانہ میں پہنچ کر فریاد کر لیا کہ وہاں صاحب ابن ابی جریج کا پتہ نہ تھا تب آنکھیں میں کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نہایت بے چین و غم ہیں کہ کھائیں نہ سہیں۔

مذہب کے گروہوں کی گرفتاری غلطی نے اس عورت سے کہا کہ بیخبر، کچھ کہو تو اس شخص کو دے دو خدا بہت عجب کریں گے
 عورت اس بات کی میں اتنی ناراض ہوئی کہ اپنے جہاز سے نکال کر خطا دے دیا۔ یہ لوگ اس عورت کو سزا دے کے
 انہیں حضرت علیؑ کے پاس بکڑ لانے آپ نے عاتق بن ابی بلتعہ سے فرمایا یا عاتق! اس عاتق نے عرض کیا کہ رسول
 اللہ ﷺ! انہ میں مسلمان ہوں مجھے اسلام میں کچھ عجب و شہ نہیں ہے لیکن میرے شیطان قریش میں جس میں نے بچاؤ کیا
 کہ وہ میرے خوب میں نہ رہے وہاں، خیال کی وضاحت کریں۔ حضرت فرمایا ان عاتق نے عرض کیا کہ انہ کے رسول علیؑ
 بھیجا چلا، مجھے بتا کر میں اس شخص کو نہ دے گا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کیا عرض میں معصوم نہیں کہ اس کی ہادی
 نشان میں انہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا یا عاتق! اس معصوم ذلیلہ فد عورت لکھ کے "وہی" چرچا کر دوں گے تو پھر نہ سزا
 بخش دے گی۔

رسول اللہ ﷺ کی مکہ کو روانگی دس رمضان ۱۲ کو کواں چرمار کی بصیرت سے رسول اللہ ﷺ مدینہ سے حصہ لے کر مکہ روانہ ہوئے۔ ایک نہاد میں آپ خزار عرب و عظیم کے امرا ایک خواہ مخواہ سے اور غفار کے ہاد ہوا دار اکم کے چار سوار و باقی قریش و مدینہ تھیم را، مہاجرین اللہ نے کی قیافہ و کتاب (رضی اللہ عنہ) جسے مدینہ میں حضور میں بھیجیں مین عقبہ لٹھا دی آپ کے قاتل مقام ہوئے۔ جس وقت آپ ذی اظہار اور اٹھن کہتے ہیں کہ بخدا میں پہنچے غزوات میں عقبہ طلب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے کہنے سے حضرت عیاضؓ نے اپنے اسباب مدینہ پہنچ دیا اور خود آپ کے ہمراہ تھے جہاں انکار اسلام کے ہمراہ کی وائیں ہوئے۔ علیؓ العاصبؓ میں اہم خیال بنی الغرث و علیہ اللہ میں علیؓ امیہ سے ملاقات ہوئی یہ فوج بھی ہجرت کے لئے ہوئے تو یہ تھے لیکن اس وقت تک یہ فوج مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے حاضر بنی کی اجازت چاہی اجازت نہ دی۔ ام المومنینؓ سمجھنے لگے کہ ان کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے کچھ تشویر فرمائی تب ان کو حاضر بنی کی اجازت ہوئی ان لوگوں نے حاضر ہوتے ہی اسناد قبول آراہ اور مسلمانوں کے ہمراہ کہہ کر روانہ ہوئے۔ عشاء کے وقت حاضر بنی میں مظہر اسلام ان کو اپنے اپنے ایک ایک ایک جماعت طہر و کبر کے ہر ایک سے آگے روشن کرنے کے لئے فرمایا اور حضرت عمر بنی العاصب و پچرول پر رکھا۔

حضرت عمرؓ اور ابو سفیانؓ: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے بول میں وقفہ یہ خیال پیدا کر کریش نے اس پر آپؐ حضرت علیؓ سے کلمت کی اور آپؐ کے مسخبر و اخبار یہ سنے تو قریش کی خبر یہ نہیں سنے یہ خیال رفتہ رفتہ

مکے صواب پہلے نے غلبہ پڑھا:

(۱) لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ صلیق وحده لا یغیر عہدہ و یغیر الا عہدہ الا ان کل
مغرورہ اوردہ اوصال یعنی فی العاصیۃ فہو تحت النہی ہاتھیں الامد الی الکفۃ و سقایۃ الحاج
الان لکل السخطا مثل القعد بالنسبۃ و العتہ الی العیۃ معلقۃ مانہ فی الاول منها ابوعوف
سقط نھا اولادھا بن عتہ عربی ان اللہ قد انقض عہدکم معہ فی الجفلیۃ و تعظیما بالامان انما
من ادم و الذم حلل من عرب فان اللہ تعالیٰ یا مہیا النہی انما عطفکم من ذکر و انہی و جعلکم
شعورا و قد قتل لہم ذیو ان اکر مکہ عندئذ انفاکم ان اللہ علیم حسیر ما عتہ عربی ما تروہ
الہی صاعدا بکم فابو جبرۃ مع کونہ و امن خ کریم قال علی قول کسافۃ: "ہو عرب لا حویہ لا
مغرب علیکم: (یوم الفطر) (۱۱۴۴ھ)

"حق نہ نہارت اللہ ہی ہے نہ تجھ سے نہ شریک سے بری ہے۔ اللہ نے یہاں وہ پورا کیا اپنے بند سے نہ وہ دیا
اور تجھ کا کبر و تکبر سے وہی۔ کان کھول کر سناتا نہ ہر دم و فرما یا بل جہاں کی جاہلیت سے نہ وہی کچھ جانتا تھا میرے
یا وہی کے بیٹے (میں) نے ان سب کو مکمل دیا وہاں کہہ ہی نہ دیت اور سلام پائے کا جوہر و مسیوہ ستر پائی
سے یاد رکھو کہ تھوڑے عرصے میں سے وہی کوڑوں سے، پاؤں سے اور ذول کی دیت نکلتا ہے۔ یعنی ہاؤنٹ
میں میں جا لیس ہوا، خیال میں اے اہل قریش اللہ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور آپ دار پر غرور کا ترک
دیا تھا۔ لوگ آدم کی اولاد ہیں وہ آدم ہی سے یہ سب سے اللہ نے قربانی کرنا ہم نے تمہیں مراد و عادت سے
بچا کر، ان تمہارے مانتا ان، قبیلے کا وہ سب کا ایک دوسرے کو پہچانی اور پھر جب سے زیادہ حق ہے وہی
اللہ نے تم پر کیا۔ یہ: اباء و شریف۔ ہے اور اللہ بہت ہی بڑا خدا ہے۔

اس اہل قریش کے ہاں یہ سب باتوں میں کہ خیال ہے جسے یہاں سے ناحق کہہ کر دیں گے کہ اپنے بڑے چچائی کا خیال ہے
کیونکہ آپ پھر بھی بھائی ہیں اور پھر بھی بھائی کے بیٹے ہیں۔ فرمایا ابھارتو میں اسی جہاں ہوں جہاں سے اپنے بھائیوں سے
کہا تھا کہ ان تم پر کوئی ملامت نہیں با و ہم سب زاد ہو۔

بیعت طلحہ سے فرمایا: اگر آپ کو وہ پر جائے اور لوگوں سے مہمانی کا حاجت نہ اور رسول کی بیعت لینے کے مردوں
کی بیعت۔ ہے فراموش؟ کہ آپ نے حضرت عمر بن الخطاب کو ہر قول سے بیعت لینے پر مامور کیا اور خود بنفس قیس ان سے لے
اختیار کرتے رہے۔

عنوا ان بن اسیر اور ابن اثیر پر کوا مان صفوان بن امیہ کے بعد جان کے خوف سے یمن کی طرف بھاگا۔ غیر بن
وہب اس کی قوم سے، نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صفوان کی زبان کی درخواست کی آپ نے اس کو مان
دی اور اس امر سے اظہار کے لئے ابن وہب سے مرمت فرمایا کہ کہ میں دانے کے وقت آپ کے سر ہوا کہ پر تو۔ غیر ان
وہب صفوان کو یمن کے قریب سے واپس لائے اس نے آنحضرت ﷺ سے دعا کی کہ صلیب طلب کی آپ نے چاندیوں کی
صہات عطا فرمائی۔ ابن اثیر شاعر بھی کربان کی طرف بھاگ گیا تھا لیکن پھر کچھ سوچ بچ کر واپس آیا اور میر دین الی وہب
خزوی شہر ام ابی مین کی فتح کے وقت تک چلا گیا اور وہیں خالت کفر کر گیا۔

شروع جنگ سے پہلے راجپوت (جہانگیر) چھوڑ کر بھاگ گیا اس وجہ سے ان میں سے کوئی مارا نہیں گیا۔ مالک بن عرفہ غری نے اپنی قوم کی ایک جماعت کو لے کر طاغابہ میں جا کر دم لیا جو ان کے کچھ لوگ اس کی طرف بھاگے سواران اسلام نے ان کا تعاقب کیا اور یہ بنی الصمدہ ہی، درویشی رسید کن و فیض بن بایان بن ظلیہ بن ویرا بن عرفہ ساک بن عرف بن امراء نصیر کے ساتھ سے مارا گیا۔

بنو جو ان بن کا تعاقب آنحضرت ﷺ نے ان کو ہذا بن سے لڑنے کے لئے اپنا مارا اشعری عمر ابو موسیٰ کو روک لیا جو اوٹاس کے ایک مجور کے بارگ میں پناہ لیں تھے۔ جب وہ اس سلسلہ میں اور یہ بنی الصمدہ کے قہر سے شہید ہو گئے تو ابو موسیٰ نے راجپوت اسلحہ سے کڑھایت شہادت سے مل کر کیا اور اپنے چچا کے قاتل کو مار ڈالا۔ شریکان باغ سے نکل کر بھاگے جو نصیر بنی صمدیہ۔ جو راجپوت میں قتل کیا اور گرم ہو گیا جو ان بن سے جتنے لوگ اس سحر کر میں آئے تھے سب کے سب مارے گئے مسلمانوں میں سے چار آدمی (۱) امکی بن ام اسکی (برادر و خلیفہ امیر) (۲) جزیہ بن زمرہ بن الاسود (۳) سرباز بن انور بن عمار (۴) ابو جہار اشعری (رضی اللہ عنہم) شہید ہوئے۔

طاغابہ کا محاصرہ واقعہ سنن سے دونوں ہو کر آپؐ نے قیدیوں کو در احوال نصرت کو ہر دہش میں جمع کرنے کے لئے فرمایا اور ان کی حفاظت کے لئے اسلحہ میں مہر و غلامی کو مقید کر کے لائے کہ ان کا قصد کیا گئی آپؐ کے کچھ سے پہلے نقیب نے طاغابہ میں دھن ہو کر دو دروازہ کھولا اور اہل طاغابہ اٹھنا اور دو عالیہ سنن۔ سہ طاغابہ آ کر ہوئے سنن مالک بن عرفہ غری لما آنحضرت ﷺ نے اپنی فکرو سے اسلام لانے کے لئے لڑا جب اس نے انکار کیا تو وہ آپؐ کے حکم سے مہدم کر دیا گیا پھر یہ سب واقعہ اہل کے ساتھ بھی پیش آیا جو نقیب میں کسی شخص کا تھا۔

طاغابہ کے سردار دھن میں سے عربی بن مسعود بن یکان بن ملو چنگھ میں واقعہ سے پیشتر نقیب جنگ کی تعلیمات فرط سے قریب لگے ہوئے تھے اس لیے نہ دیکھ سکتے تھے کہ آپؐ نے خود ان طاغابہ میں ہمارا کے وقت میں کو کچھ نہ دیکھا گئے۔ اگرچہ ان کا اس قسم کی خبر پہنچی لیکن انہوں نے آپؐ کی خبر ماضی تو ایسے نازک و خطرناک وقت میں ماضی سے زیادہ بہتر سمجھا۔ مجاہدین کی مراجعت آنحضرت ﷺ نے تقریباً پچاس روز تک طاغابہ کا محاصرہ کیا وہی اٹھا جو سردار اہل فکرو حیر و ہجر برساتے تھے اور اسلامی لشکر آپؐ کے حکم سے تحقیق کے ذریعہ سے ان کے مہم جو کا قتل پر پھر یہ برساتے تھے ایک عرب چند مجاہد نے ایک شہر کو کھوڑ کر طاغابہ کے شہر پر دیکھ جانے کا قصد کیا۔ اہل طاغابہ نے ان پر حید چھڑا کر مانتا شہر کر دیئے کسی سے روزنامہ ہر کھٹکان کے ساتھ واپس آئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ہاتھ کوٹا دیا اسے اس پر بھی جہاد نکست نہ اور اہل طاغابہ نے باغات کی بربادی پر کچھ خیال نہ کیا تو آپؐ نے ساجہ کرام سے سلاح و مشرور کر کے حصار چھڑا کر بھر دیا طرف نش کیا جہاں یہ قیدیان جو ان بن و احوال قیمت جمع تھا۔

طاغابہ کے نو احمی قبائل کی اطاعت ان ایام میں راجپوت کا طاغابہ کا آپؐ نے محاصرہ کیا جو نے جھے طاغابہ کے گندوٹوں کے ساتھ دھن و کفر خود اور بعضی دواؤں کے ذریعہ خستہ انداز میں کھڑے ہو کر ایمان لائے۔ انہو کا محاصرہ میں

مذمت دار انداز سے کرتے تھے جو یہ غریب تھے اور یہ ذرا دولت پالیاں زیادہ سے قہر و کھٹو کر لیا ہمارا یہ ذرا دولت پالیاں دار انداز میں مسلمانوں کے ساتھ نہ لے رہے تھے

یہ آیت کا مفہوم یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریب ہوں، ان اہل بیعت کی نصرت میں آئی تھی کہ وہ لوگوں کا خدا یا اور اس نے ان کے سامنے اپنے اور ان کی خدائوں کا عیون کی سب سے بڑھ کر ہے، فرمایا کہ تم لوگ اپنے مشرک و عیال و انہی پر چاہے ہو یا دل و اسباب کو، یہ بتاؤ ان کے وہم نے عرض کیا کہ ہر ایک اپنے اپنے عیال کو دیکھتا ہے، میں جانتے ہوں کہ آپ ﷺ نے مراد فرمایا جو کہ سچ اور جو مطالبہ و وعدہ جو وہ سب چاہا وہ آپ لیکن وہ منہ پر مہاجرین و انصار کا ہے اس کی بابت تم لوگ بعد از ظہر نماز کے ہو کر یہ کہنا کہ ”ہر ایک مسلمانوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ ﷺ سے مسلمانوں کے ذریعہ اپنے عیال کی حفاظت کرتے ہیں۔“ میں اس وقت وہ حد تک ہی ترس رہے ہوں کہ انہیں اس بار بھی یہ بات یاد رہے کہ

[illegible]

موسول اکرم کی پریشانی بمشیرہ انیسویں صدی میں آ حضرت علیؑ کی رضائی بیٹی و شامی تھیں یہ قبیلہ
 ۱۰۰۰ سال تک مسیحی بن کر رہے تھے جس کی کوئی تھیں جس وقت یہ حضرت علیؑ کے دور میں ان کی زبانوں
 نے کبھی کہا، رضائی بنے ہوں۔ آپ علیؑ نے فرمایا کہ: یہاں تمہارے اہل بیت کے ہوتے ہیں
 انہوں میں کات لیا تھا۔ آپ علیؑ نے فرمایا: اگر تم میرے پاس رہنا پسند کرتی ہو تو میرا نام کو اجنبی عزت "احمر" سے
 انہوں نے قبول کر لیا تو میں نے کہا: اگر تمہارے اہل بیت کے ہوتے ہیں تو میں تمہارے اہل بیت کے ہوں۔

ہاں نصیحت کی تقسیم اب باقی رہا بلکہ وہ باب ترک میں ہے آپ شیخؒ نے مسجد انوس میں ہی مرتب تقسیم کیا کہ نہ زیادہ صلاۃ ادا کر لیں کہ نہ کم کر لیں کیونکہ یہ تقسیم کوپ قصہ دیکھی اور وہ وقت آتی پانچ بج کر آٹھ بج رہا تھا کہ آئے تھے۔ بعض کو ان میں سے سو حصے اور بعض کو دس حصے پہنچا کر انہیں ان لوگوں کے درمیان میں پہنچا کر ان کو مولانا کا طلب کیجئے یہاں تک کہ سب پر مشابہت تک نہ ہو کہ یہ جو قریب قریب چار سو افراد ملے ان کے اچھے بھلے ان کا خرچہ کا طالب بنی تھیں حرامیہ

نہ ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی میں جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ نہ ہوا۔

مسلمانوں کا ایسا روبرو رہنا جہادِ مذہبیوں کی حالت بننے، بول انداختنے نے جس وقت لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی، مال و اسباب کے فراہم کرنے کو فرمایا تو یہ چیز دنیا کے پاس تھی اس نے ان کو باطنی لایا۔ اگر خود و مشاب سے، مال و اسباب معصیت ممکن، ممکن، ممکن نے دیا یا جان کی چاہا کہ ایک ہزار روپے دوسرے اور سو روپے میں اسباب سے اور کھڑے رہے تھے، انھیں روبرو نہ تھا، جس کے پاس کیا نہ تھا، آنحضرت ﷺ کے پاس آئے خود و دنیا کے لئے عرض کی۔ آپ کے پاس میں وقت کوئی سو جوت تھے، آپ نے جواب دیا: دیکھا ہے، روئے ہے، نہ لوٹنے، انکا مال میں یا جن میں جہنم میں ملے انہوں نے ان سے روئے کا سبب دریافت کیا۔ ان لوگوں نے کہا: تو ہمارے پاس سو روپے سے اور دوسروں میں اس قدر استطاعت ہے کہ وہ فرار کر کے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں جلیں، ہم لوگ سواری کی نگہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے تھے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: یا محمد بن عبدالمطلب! یہ سن کر کھرا آؤ اور انہوں نے اس وقت مجھ کے لئے اوتار فرما کر دیئے۔

مسائل فقہ کے اعتراضات: آتے ہیں کہ تو ماثروں میں آپ کا اقامہ ہو یا منافقین کی بنیائی آج کل میں ثابت ہے کہ

• مولف پر توجہ: جس کے پاس کوئی بھی ایسا متن، روایت، کتاب، یا اس کے بارے میں اور کچھ بھی ہو، اسے براہِ راست یا بعد میں ارسال فرمادیں۔
 • ذمہ داری: اگر کسی نے اس متن کو اپنے کسی اور متن میں نقل کیا ہے، تو اسے اس کے ساتھ ساتھ ارسال فرمادیں۔
 • یہ بات یاد رکھیں: اگرچہ یہ متن ایک ایسا ہی ہے، مگر اس کے بارے میں کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔

نویسندگان کی صلاحیت، فن، ذہنی تیز فکریں، تجربہ، زبان، فنون، طرز فکر، معاشرے سے تعلق، پر آپنا اثر دیکھ سکتے ہیں۔

وَبِالْآنِكِ اِنْ عَصَيْتِ فَاِذَا عَصَاكَ اللهُ فَاَعْلَمِمْ نَفْسِي بِمَا تَحْكُمُ بِهِ ۖ يُدْعَى اِلَيْهِ فَاَنْتُمْ تَعْبُدُوهُ ۚ
فِي طَرَفٍ مِّنْ نَّحْوِهَا فَمَا يَكُنْ لَهُ مِثْلُ مَا يَخْلُقُ ۚ فَاِذَا فُتِنْتُمْ بِهِ مُدْبِرِيْنَ ۚ
مِثْلُ مَا يَكُنْ لَّخَلْقِهِ ۚ هَلْ تَنْصَرِفُونَ ۚ اِنَّ خَلْقَ السَّمَكِمْ فَاِذَا هِيَ بِحَاوِيٍّ ۚ اِنَّ مَالِكِ لَبِئْسَ مَا تَكْتُمُ
لَهُ الْفُلُكُ ۚ اِنَّ هَؤُلَاءِ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ اِنَّ مَالِكِ لَبِئْسَ مَا تَكْتُمُ لَكَ ۚ اِنَّ هَؤُلَاءِ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ

[illegible]

۱۰. شیخ صاحب نے کہا: "ایسا مافیہ ذل ہے کہ مسکرت ہو جائے، اور ان کو توڑے اور ہرگز نہ چھوئے۔" (۱۰)

[illegible]

میں کے بعد ان باتوں نے مراعات سے نکال دیا اور بیخوابی فرما رہا تھا کہ کیا آپ حضرت علیؓ نے اللہ کو
مغول سلطنت فرمایا آپ کی ذات سے بے قیاس و بے کول، لہذا آقا کا اس کی آپ کی عظمت کرنے اور جب وہ
رضیے ہوئے نکلا تو اس کو صلہ حق فرمائی تھی۔

ملوکِ حیرتی اطاعت: جو ابھی کے بعد رمضان میں حیر کے بادشاہ کا محاصرہ کیا، عبد کمال دھیم بن عبد کمال،
قرآن کی سزا سے آگاہ نہ ہوئے کہ پھر انھیں بھی کفر کی ذمہ داری تھی، وہ ان کے ساتھ آئے اور ان کے ساتھ آئے۔

یہ کہانی ہماری شہرہ آفاق فلم ہے جسے نہ صرف انگریزوں نے بلکہ ہندوستان میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے پسند کیا ہے۔ اس فلم کی کہانی جو کہ ایک عوامی فلم ہے، اس کی کہانی میں ایک عوامی فلم کی کہانی ہے۔

مجلسی : ف : اس سے مضبوط : ہے

مجموعه آثار و تالیفات:

[illegible]

لەمەش ئىبارەتتە ئىشلىتىلغان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جنگ، ہم نے اس کے ہر منظر، ہر لڑائی، ہر دھڑکنے والی سیٹی، ہر لڑنے والے جوان کو قاتل قرار دیا۔ ہم نے قہر میں ہر شخص کو قاتل قرار دیا۔ ہر شخص کو قاتل قرار دیا۔

3. **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَمَ**

رَبِّكَ كَيْفَ بَعَثَ فِيهِمُ الرَّسُولَ قُلْ إِنِّي لَمْ أَدْرِ مَا يُبْعَثُ

[illegible]

من انصاره لالورد! عرعر نهدي

مستطیل المثلث و: جنم المثلث

[illegible]

کئی طرف سے۔ کہ ایک سرور اربادی نے خدمتِ اقدس میں شاہِ مہر کو تر کر کمر بستہ کرتی سے بیڑا ہوا اور اسلام کا اخبار کیا۔ آپ نے اس کے نام ایک خط لکھا اور معاف بنائیں جو ان کے قاصد مالک بن مرہ نے امر اور عداوت جمع کر کے اور کانپن میں کھائے بیچیا۔ اس کے بعد عبداللہ ابن ابی طلحہ مروارہ فقیہ ذی نفعہ میں مر گیا اور حضرت عقیقہ نے عجائبی سے اٹھ کر اپنی بی بی صحابہ کوئی کہ وہاں جب میں گلیاں غزوہ جھوک اٹھا کر آیا۔

پھر اکابر اہلِ کربلا اور بنو قریار و سب و قریب انہیں اپنی میں ہم اکاؤنڈ (جس میں عیسیٰ و آری تھے) آ کر اٹھوا دیں مروارہ میں تھکے۔ اور اسے اپنی خدمت میں مروارہ کو اپنے ہر۔ کہ یہ سب میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا آپ نے ان کو صلہ مرثیت فرمایا۔ وہ لوگ شش ہر ہوئے اور اس ہوئے۔ پھر بنو ہار کا وادہ (جس میں قینا زوی تھے) اور اس آؤنڈ وادہ (جس میں حاکم بن حصین تھے) ان کے یہ روزادوئے بنی قین تھے اور۔ طے تھیں میں تمام کا وہ پے پے و مکرے سے اور۔

بیت حاتم کی اسیری۔ ہاں بنو حاتم سے وفد کے آئے۔ جسے تھیں غزوہ جھوک و حضرت عقیقہ نے خود حضرت بنو امیانی طلب کیا دسویں طرف ایک سرور کا مروارہ متردد کر کے بھیجا تھا۔ حضرت علی ابن ابی طالب نے یاد۔ طے نے قریب پہنچ کر ان پر شہس فرمایا۔ وہ حاتم کی لڑائی فوج کر گیا اور ان سے بہت عداوت ہو گئی اور بنو ہار کا وادہ (جس میں قینا زوی تھے) نے چھڑا تھا وہی اس شخص سے پہلے تھا۔ اس اس کی رو گئی کی نہیں کر شرم میں یہ عداوت کی طرف ہو گئی تھی۔ وہاں اس کے ہم خیال وادہ (جس میں تھے) نے شہس تھے پھر جب حاتم کی لڑائی موقوف ہو گئی اور حسد رسول الخیر (دروازہ مسجد کے سامنے جہاں پر غزوہ جھوک ہوئی) اور پے قید کے جاتے تھے اس میں قید کی تھی۔

بیت حاتم کی رہائی۔ حضرت عقیقہ نے علی علیہ السلام کی طرف سے مروارہ کے واپس وقت غزوہ جھوک کی لڑائی کے روز گزرا۔ بنو ہار پر تھیں قیاد و ہار گیا۔ بنو ہار پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ حیات کرے گا۔ آنحضرت عقیقہ نے دریافت کیا تیرا سر پرست کون تھا؟ انہی نے جواب دیا کہ بنو حاتم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا وہی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کا ہے لڑائی کے بہنوں اور قیام کے سال و جواب دو روز حاکم بنو ہار تھے۔ تیسرے روز جب کہ وہ بنی امیانی کے پورے ہونے سے بعد واپس آئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں خود بہت عداوت کروں اور تجھے چاہتا ہے چھوڑتا ہوں لیکن تو نے اسے بے گناہ نہ رہی تھی تو میری کوئی قصص؟ نے تو میں اس کے مروارہ کیجئے کہیں کا کو آ رہی کے ساتھ جہاں کے پانچ تھی جائے۔ اتفاق سے اس وقت کے دوسرے روز چند لوگ ان کی قوم کے بنو قریار کے قافلے کے ہمراہ اوشام جا رہے تھے۔ آپ عقیقہ۔ ہم اس کو ان کے ہمراہ روانہ کر دیا۔

حضرت ابن حاتم کا قبولِ اسلام جس وقت ہوا۔ اسے اور عیسیٰ سے ملاقات ہوئی محمد زوی امیہ کے بعد وہ عداوت سے دونوں خاموش رہے۔ اس کے بعد عیسیٰ نے اپنی بہن سے اپنی بہن کو چھوڑ کر تیری کیا رہا ہے۔ اس شخص امیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی مرغانہ و بی بی میں لڑا دیں۔ اس کی بہن نے کہہ کر انھیں ملے سے قاضی سے نہایت شین اور اعلیٰ

بہران کا وفد: اسی سال میں بہران ایمان لائے۔ ان کے وفد حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ حاضر خدمت القدس ہوئے۔ وفد اس کا اس طرح ہے کہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے خالد بن الولید کو مین کی طرف بغرض دولت اسلام روانہ کیا تھا۔ یہ چوبیس تک وہاں ٹھہرے ہوئے لوگوں کو اسلام کی دولت دیتے رہے لیکن مین نے قبول نہ کیا۔ تب آنحضرت ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کو روانہ کیا اور فرمایا کہ خالد بن الولید کو واپس کر دیا۔ حضرت علی نے مقامات مین میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کیا پہلے ان کو اذان میں شہادت سے خطاب و خطاب سے باریا اس کے بعد آنحضرت ﷺ کا قریب واقعہ شہن پڑھ کر سنا۔ یہ انفعال الہی کل بہران نے اسی ان اسلام قبول کیا آپ نے بعد علی شہن پڑھ کر عالم میں سید محمدؑ کو روانہ کیا اور تمیں بدر اسلام علیؑ ہم ان فرمایا اس کے بعد اہل مین جو حق و جہت مسلمان ہونے لگے اور ان کے قبول کے بعد بھی کثرت آئے گئے۔

وقد طوب سکند: اسی سال فروری میں سکندریہ کے ہمراہ مراد کا وفد طوب سکند سے ملے وہاں آیا اور اسلام قبول کر کے بعد مین عیادت کے یہاں بغرض تعلیم قرآن و فرائض اسلام بھیجا۔ وہاں ہی نے وقت آپ سے قدم میں سکندریہ کے دربار و زید و مین کا عالم متروک رہا اور سفر خالد بن ولید بن سعید بن العاصی کو ان کے ہمراہ صدقات وصول کرنے بھیج چنانچہ خالد آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت تک اسی کام میں مامور رہے۔ اسی کے بعد محمد بن صفیر کرب زیدی نے قمی بن کثیر کو روانہ کیا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے کے لئے کہہ دیا کہ قمی نے انکار کیا تو محمد بن صفیر کرب زید کا وفد دیکر حاضر ہوا اسلام انرا اپنی قوم میں راہیں کیا لیکن آنحضرت ﷺ کے دسمال کے بعد مرہ ہو گیا۔

عبدقمی کا وفد: اسی سال میں محمد بن کثیر کا وفد آیا جس میں چارہاں محمد بن عمرو اور تھا۔ اسی وفد کے کئی چھوٹے وفد نے عیادت کے بعد واپس آئے لیکن وہاں سے بعد قیادہ ہندو دین اور مسیحی کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کے مندر بن نعمان بن ائمہ و مصروف بہ عروہ کے سامعہ عروہ کو گئے۔ مگر جلد وہاں مراد ہندو راج اسلام پر طاقت قدم دے رہے تھے۔ اختلاف سے باوجود اپنی قوم کے ہندو کے اور (وہ کام) کی پابندی اور فرائض (دوبارہ) جن کا ذکر شرعی میں ہے اسے اتر کر کرنے رہے یہاں تک کہ ان کا اختلاف عیادت کی روایت سے پہلے ہو گیا۔

علاء بن الحضرمی کی امارت: بحرین پر تقریر کی۔ فتح مدینہ سے حضرت آنحضرت ﷺ نے علاء بن الحضرمی کو سندھ و مین ساداتی البدی کی طرف سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ سندھ و انہما کے فتح پر اسلام کے تھے اور نہایت خوشی سے اپنی اسلامی زندگی گزار رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات کے بعد قتل و دہشت الہی بحرین ان کا انتقال ہوا۔ علاء بن الحضرمی آنحضرت ﷺ کی طرف سے بحرین کے امیر مقرر کئے گئے تھے اور ان سے پاس رہتے تھے۔

بنو حنیظہ کا وفد: اسی سال میں بنو حنیظہ کا وفد آیا جس میں سیدہ بن حبیب کذاب اور جلال بن صفور اور طلح بن علی بن قیس اور سلمان بن جھلہ ان کا سردار تھا۔ ان لوگوں نے مدینہ میں پہنچ کر اسلام قبول کیا۔ پھر مدینہ سے ہوئے اہل مین کعب سے قرآن پڑھتے رہے۔ رجال و ملحق وغیرہ اکثر خدمت و قدس میں آتے تھے اور سیر کر پڑے ہوئے قیام پر باجائز

تو یہاں پہنچا جہاں خدا عزوجل نے اس کو پہنچا دیا۔

لیکن فریضہ قوم بھٹکوں ۱۱؎ یہ کچھ سید کی طرف سے اللہ کے رسول کریم ﷺ کے نام سے اللہ کا حکم تھا۔ دیکھئے کہ
 رات میں آپ کا قریب ۱۱؎ آدمی زمین میں سے اُٹھ کر آئے اور وہ بھی اللہ کے رسول کے لئے۔ مگر قریشی زیادتی کرتے ہیں کہ
 انھیں نہ پہنچائیں گے۔ اس کا حسب ذیل جواب دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَعْصِيَةِ الْكَذَّابِ صَاحِبِ عَمِي مِنْ
 تَبَعِ الْهَدَى اِمْرًا مَدَّ يَدَايِيَ الْاِيْمَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ اَمِنْ يَوْمِئِذٍ اَمِنْ يَوْمِئِذٍ اَمِنْ يَوْمِئِذٍ اَمِنْ يَوْمِئِذٍ اَمِنْ يَوْمِئِذٍ اَمِنْ
 "تم تمھارے رسول کریم ﷺ کو اللہ کے رسول کے طور پر گواہی دے دو۔ تمہارے نام سے اللہ کے نام سے دعا ہے کہ تمہاری قوم کو اللہ کا حکم
 پہنچا دے۔ اللہ کی ہے اُٹھاپے ہندوں کو تمہارے لئے جسے وہ اپنے گناہوں سے بھاری کر دے اور تمہاری قوم پر بھاری کر دے۔"

طبری نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کی تیسرے الوداع سے ۱۱؎ ایسی کے بعد کا ہے۔ یہاں کو ہم بیان
 کرتے ہیں۔

میرج فان انتہیں فلہن رزقہن و کسوتہن بالمعروف و استعصوا بالاساء غیر فانہیں عذکم
عواو لا یملکن لا نفسہن شینا و انکم انما الدینونین بحامۃ اللہ و استعصمتم فر وجہی
بکلمات اللہ فاعفلوا ایہا الباسی و اسمعوا لولی فی بیعتہ فوالی و ترکت فیکم ءان
استعصمتہ بقلی تجلو ایہا کتاب اللہ و سہب ایہا الباسی سمعوا لولی و اعلموا ان کالی
مسلم اخ للمسلم و ان المسلمین اخو فہم یحل لا سر من علی اتہد الا ما احسنہ انہ من
طیب نفس فلن یظلموا اعصمکم لای یطعن قارا اللہم نعم لقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہم فہم

کے مکان میں آ گئے، یہ لکل کر غمگینوں کو بھلیا بھلیا شہداء اور پر نماز پڑھنے والوں کے لئے دعا جو مغفرت کی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا "یہ ملک ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دنیا اور اسی جج کا جاس کے پاس ہے (یعنی آخرت کا) اختیار، وہ اس بندہ نے اس کو اختیار کیا جو اس کے پاس ہے۔" حضرت ابو بکرؓ اس جملہ میں حاضر تھے وہ اس فقرہ کو سمجھ کر رو اٹھے اور عرض کیا "یا حضرت ﷺ ہم تب کا جی جانوں اور دنیاوں سے فدیہ دیتے ہیں" آپ نے فرمایا خاموش رہنا۔ اسی کے بعد آپ نے اپنے مبارک دامنِ فہم کو زمین کیا۔ ان کے حق میں دامنِ فہم فرماتے جاتے رہے اور ان گھول رہے آنسو بہا رہے تھے۔

حضرت غفر فی اللہ: اسی سلسلہ کا کام میں اپنے یہ بھی فرمایا

[illegible]

اس کے بعد وہ گوس نے انیس کی بابت دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میرے انیس پگڑی میں کٹنا دیا گیا۔“ حضرت پگڑی کا طلعہ نمایاں ہوا۔ پھر نماز کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا: ”مجھ کو صحت (تخت) پر میری قبر کے ساتھ رکھ کر ایک ساعت کے لئے باہر چلے جا، تاکہ اگر نماز پڑھیں۔ اس کے بعد کرو، کے کردہ نماز پڑھنے“ میرے خاندان کے کردہ نماز پڑھیں ان کے بعد ان کی حور غنیمت۔“ قبر میں اتارنے کی۔ بت فرمایا: ”میرے خاندان والے مجھے قبر میں رکھیں۔“

واقعہ قرطاس یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس ولایت اور کائنات ان میں تم کو دو چنانچہ کر دوں گا کہ اس کے بعد گمراہ
 نہ رہو۔ پھر انہی نے علم و ہدایت اور ایمان میں نہ گمراہ ہو کر کثرت تکبر سے اپنی ذلت سے بچا۔ اور پہلے وہ حضرات کا ہدف بنی اللہ سبحانہ سے ارشاد
 فرمایا کہ تم میری جگہ پر رہو۔ میرے پاس ولایت اور کائنات ہے۔ تاکہ میں تمہارے ساتھ رہوں۔ جس سے تم لوگ میرے بعد
 گمراہ نہ ہو۔ کئی نے ولایت کے ساتھ نہ لانے میں شک کیا کہ حضرت نے کیا نذر سے لے کر آج تک کئی نے یہ نذر نہ لیا ہے۔ اس سے ہر
 بے شک اس وقت آپ ﷺ کی زبان پر ہوا۔ جس میں ہر شخص کو جہاد کے لئے فرائض اور بعض نے کہہ کر قسم لی۔ انہی نے اپنے حق اور شہادت
 سے بھی گھبرا کر کہا کہ کائنات ہمارے ہے۔ پھر جب حضرت ﷺ سے اس کا سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ہاتھ سے چلے جانا۔
 حضور کے پاس اور خشک کانٹے بنے۔ ولایت سے مسلمانوں کے حقوق میں ایک قسم کے فرقوں کے لئے لکھا ہے کہ حضرت نے
 بے جا کیا۔ حالانکہ حضرت کی ولایت ضرور کچھ کچھ مسلمانوں کے انتفاع کے لئے حضرت نے فرمائی ہے۔ وہ فرمائی گئی ہے کہ حضرت نے
 نہ نہیں کچھ اور ولایت کیا ہے کہ وہ اس کے لئے لوگوں اپنے لئے اور آپ ﷺ کی ولایت کی حالت میں کئی تھے۔ تاکہ یہ ظالمانوں کے حضرت نے فرمائی گئی
 کہ قرآن مجید میں ہے کہ اگر تم نے اس سے جو ضرورتی امور اور اہل دین میں وہ سب قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

سب کو علی بن ابی طالب (ع) اور اہل بیت (ع) کے علاوہ (الاحزاب والقرآن) میں "لَوْ اَنَّ اُمَّمَ لَمَّا كُنْ اُمَّمٌ" اور
 اندھیری رات کے گزرنے کے بعد قضا کیا تو وہ دین کے خلاف کوئی بات پیدا نہ کر سکی۔ میں نے وہی چھ سالہ آدمی سے یہ
 قرآن میں ہے: "بِسْمِ اَبِی بَلَدٍ" نے اپنا سلسلہ ظلم ختم کیا۔ تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ "میں دیکھنے پر کہ آپ ﷺ
 نے انہی حدیث سے نہایت قوی سے حج کی جیسا کہ ہم جانتے تھے۔"

وفات سراپہ: ابوہریرہؓ یہ کہہ کر اپنے اہل کے پاس رخ پھرنے لگے اور آنحضرت ﷺ اپنے مکان پر تشریف لائے اور
 حضرت عہد کو دس روزہ کر لیا۔ اسی اثناء میں عبدالرحمن بن ابی بکر ایک قسواک ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 نکلے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف رخ سے دیکھا۔ حضرت عائشہؓ نے رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ صراحت
 سے کہتے ہیں: "یہ بڑا سوساڑ ہے اپنے بھائی کے ہاتھ سے صراحت سے کہتے ہیں: "یہ بڑا سوساڑ ہے اپنے بھائی کے ہاتھ سے
 ہو گیا تو آنحضرت ﷺ کوئی آپ نے وہ صراحت سے کہی۔ پھر اس کو پھونک کر اپنے سردار کو ٹوٹا دیا۔ حضرت رضی اللہ
 عنہا کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر پڑا پھینک دیا۔ وہ مرنا کر آپ کو چہرہ دیکھ کر کہتا تھا: "یہاں تک کہ میرے قریب اس واقعہ کی
 رہے آپ ﷺ نے انتقال فرما لیا۔ حضرت عہد کے فرمائی ہیں کہ: آنحضرت ﷺ کا انتقال ہوا۔ میرے قریب اس واقعہ کی
 میں ہوا ہے۔ میرے قریب کے وقت یہ کہ کیا وہ انہی رشتہ داروں کی گزرتی تھیں اور ان کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 نہ لے کر گئے۔"

حضرت عمرؓ کی داغ بیل: آنحضرت ﷺ کا حال یہ ہے کہ نبی اکرمؐ میں ایک عظیم بیڑی لپیٹ گئی تھی۔ جو شخص
 اس وقت کو دیکھتا تھا وہ ان کی شان سے... ویاہت تھا کہ ان کے بیٹے جو ان کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 اور جو تھے وہ نہ دیکھتے تھے۔ یہ بیڑی تھی کہ جو شخص اس سے ملتا تھا وہ اس کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 پاس رہا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ اور ان کے بیٹے ان کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 نہ لے کر گئے۔ یہ بیڑی تھی کہ جو شخص اس سے ملتا تھا وہ اس کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 میں المصطفیٰ و رسول اللہ ﷺ مات و انہ لم یست و انہ ذهب الی ربہ کما ذهب موسیٰ و نوح علیہ السلام
 نبی و رسول و رحیم... "کچھ تفریق کا خیال ہے کہ رسول اللہ کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 طرح اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے تھے اور وہ ان کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 میں یہ ہے کہ ہمارے تھے لیکن کسی کی مثال نہ تھی کہ کوئی شخص اس سے ملتا تھا وہ اس کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 ہوتا تھا۔

حضرت ابو بکرؓ کا استقلال: اس عرصہ میں یہ واقعہ ہوا کہ انہی کے ہاتھ میں لے کر گھر سے باہر
 عائشہؓ کی مدد سے سردار کے لئے کرنا اور لکھا۔ کہا میرے پاس آپ ﷺ پر قربان ہوں اب شک آپ نے امت کا
 دیا تھا۔ میں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے کھا اور اب یہ گزرا کہ آپ کو موت نہ آئے گی۔ چنانچہ لکھا و ان

فرمود: اے بھائی! یہ سب کچھ تو آپ نے ہی کی ہے۔ میں نے تو آپ سے کہا تھا۔ باہر میں صرف کھینچے ہیں۔ تو آپ سے کہہ دیں کہ میں نے یہ سب کچھ ہی کیا ہے۔ میں نے تو آپ سے کہا تھا۔ باہر میں صرف کھینچے ہیں۔ تو آپ سے کہہ دیں کہ میں نے یہ سب کچھ ہی کیا ہے۔ میں نے تو آپ سے کہا تھا۔ باہر میں صرف کھینچے ہیں۔ تو آپ سے کہہ دیں کہ میں نے یہ سب کچھ ہی کیا ہے۔

حضرت خدیجہؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

حضرت سیدہ زینبؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

حضرت ام سلمہؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

حضرت زینب بنت جحشؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

حضرت ابو بکرؓ: یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔ یہاں ایسا ہے کہ وہ عمر بنی آپ کی دوست میں آئیں۔ جن میں سے انھوں نے انھوں سے دوستی کی۔

مستقل کے تہوں میں رہے تھے۔ تعلیم کے وقت لڑتے ہیں تو کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے کو کاتب و قاری بلکہ اس نے (آزادی حاصل کرنا) کرنا تھا۔ یہ کھڑے بیٹھے تشریف لائے اور یہ جھڑپا کرنا یا کسی کو لڑنے سے بھڑکانا بات نہ تھی۔ جو بیٹے غریب کی کدو دیا کرتے تھے ان میں سے کوئی ایک لڑکا تھا جسے ایک ماں نے تم بچے کے عقد کرنا جو بیٹے نے اس کو سنبھال کر لیا آپ نے اسی وقت اور قہر اور کڑے لہجے میں کہا کہ اس کو اپنی ذریت میں لے لو۔ یہ بچہ سرفراز، مغرور، مستقل کے بارے میں نہیں۔

حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

حضرت نوحؑ حضرت شیثؑ کے نواسہ تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

حضرت خضرؑ حضرت موسیٰؑ کے نواسہ تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

حضرت یونسؑ حضرت ابراہیمؑ کے نواسہ تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

حضرت اسماء بنت نعیمؑ اور حضرت عمرؓ کے نواسہ تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

حضرت اسماء بنت نعیمؑ اور حضرت عمرؓ کے نواسہ تھے۔ آپ نے ابراہیمؑ سے عہد کیا کہ میں آپ کا وارث ہوں گا۔ یہ عہد نامہ میں ہے بنی اسرائیل۔ یہ کہہ کر ابراہیمؑ نے قہر میں کہا کہ میں نے آپ کی طرف سے ان کا کرم چار سو تیار کر دیا۔ یہ عہد نامہ بنی اسرائیل میں ہے کہ اس وقت میں تھیں ان کا انتقال از خلافت محمدؐ پر ہوا۔

میں سب نے اس قدر رنج و غم کیا کہ سب یہ کہہ لیا کہ اگر ہم میں سے ہر ایک تم میں سے ایک کو انصاف کی طرف سے جواب دہ کر دیتا ہے تو وہ انصاف کا رستہ چاروں میں سے ایک کو چاروں سے بچنے کا شکر ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی بات کہہ دے کہ ہر ایک کو جواب دہ کر دے تو اس سے ہر ایک کو جواب دہ کر دینا ہی نہیں ہوتا۔

حضرت الخلیفہ فیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ کو دیکھا ہے جو کہ اس وقت تک کہ وہ اپنے شیخ سے ملے گا وہ اپنے شیخ کی صحبت میں رہے گا۔

فرمانِ اخلاص: اس قدر رکھے جائے کہ سب بچوں کو رات کو کھڑے کرنے کے لئے اور دھواں آگاہی میں آواز دے دینے کے لئے
ہوئے تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گولہ مارا، وہ گولی تھیں اور یہ کہتے جاتے تھے اسے گولہ مارنا کاف ہے، تو تم لوگ وہ
! اور اسے سب سے پہلے حضرت علیؑ کی جگہ پر لگایا۔ سب سے پہلے ان لوگوں میں سے جو انہیں نے
پہنچا، صالح کو شہید کر دیا۔

میں نے اس معاملہ میں اپنے حب الوطنی کے جذبہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر مشرک سے ہے اور ان کی قوم کا رت و خفا ہے۔
کی زیادہ مستحق ہے اور یہ لوگ نہ صرف اپنے خاندان اور سابق نسل کے اسلام ہیں۔ لیکن اس اسلام کے جو راتے دوائی تعلیمی کارخانوں
کے لئے قیام کی عطا ہے نہ صرف ان کے اس کا سوا دھرم دنیا میں نہیں چاہئے۔ وہ اس بات پر ہم تہا جرنی سے مجھ سے تہا
پا ہے میں۔

عقاب میں اپنے دو اے شیر قمر نے اللہ باری جل جلالہ کا یہ قوت سے سارے کائنات میں درجہ برہم کر دینے
 شیر قمر میں نہیں میں نے جہاں سے اپنی تیرے ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ مجھے وہ بات آجوا معلوم ہوئی کہ شامات و شرف کے لئے
 کسی قوم نے نذرانہ گور ہوا اس کی حق ہے کیا ہے شکر حاکم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا یستعین قریب)) یعنی امام
 کے لئے ہے۔ ہوں میں۔

انہی حکام کے شمار ہوتے تھے۔ ہمارے قریب تو رہا جرمین نے اس حدیث کی تفسیر میں کہ جس سے حجاب پر اس حدیث کا خیال بدل گیا، اور خود دستور بدل چکا۔ اسی طرح اس حدیث کے کلمے میں جو اعتقاد بن گیا ہے کہ سب کے سب کاپیوں کو ساقی کی حالت میں ہونے۔ حضرت ابو بکر نے حضرت عمر و ازہیدہ کی طرف سے دعائے شکر کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں ہرگز دست نہ لاولا وہ جب تک ابو بکر موجود ہیں۔ حضرت ابو جہشہ نے اس واقعے سے اتفاق کیا۔

[illegible]

من گفت اور غلط روایتیں : اس واقعہ کے دوران لوگوں نے خوب خوب قیے اختراع کئے ہیں کوئی کہتا ہے کہ
(مجاذ بہتہ) حضرت نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا کمر بٹا دیا اور اس وجہ سے کہ وہاں وہ لوگ جمع ہوتے تھے
ہیسرا نے بیعت سے تحلف (توقف) کیا تھا اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کی مجلس سے نہ کر بیعت کرنے
کو کھڑا مانے تھے اور حضرت فاطمہؓ کے ایک لڑائی میں سے اس کا طائل ہو گیا (الحسن عیسو دلتک) ؛ لیکن میرے
مذہب میں ان روایات کی ان کے ساتھ کوئی اصلیت نہیں ہے کہ بہت کے ہر سے کسی بھی لوگوں نے بزرگان امت کی یہ بہر
سے تو میں کہتا ہوں : ﴿واللہ یبہدی من یشاء انی صراط مستقیم﴾

باب: ۱۱

حضرت ابو بکر صدیقؓ

۱۱ تا ۱۳

اہل اہل مشکلات: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رسال کے بعد مدینہ میں جہاں کہ پہلے جانایا گیا۔ سوائے مدینہ
نہاں آئے تھے جہاں جرینہ و انصار رضی اللہ عنہم نے ہاتھ ملایا تھا حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ بشرط صحت و امانت کسی نے بیعت
میں خلعت نہ کیا۔ بلکہ اللہ سے شہرہ ہونے کی وجہ زیادہ جھیر چلا دیں کی گئی انہیں اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

جیسا کہ اس کی روایت آئی: حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں سب سے پہلا کام یہ کیا۔ وہ لشکرِ عامہ کو روانہ کرنا تھا۔ اگرچہ
اس وقت غزیا کل عرب مرد ہو چکا تھا۔ اس کا کیا کئے؟ قبالِ اسلام سے بھر گئے تھے، پتے قلیل بہت کم تھے جن میں شاذ مرد
ہوئے تھے۔ ہر طرف خفاقی تھی، کیا چھاتی تھی، بولنے سے بڑوں کے جوتے تل رہے تھے، نہ ان کی سبب گھٹا نہیں ان کی چلی آ
دی تھیں۔ مسلمان غریب ایک شب باریک کس اپنی لکت میں صحت و کثرت اعداء سے بھرنا اور بچان کا رہے تھے۔ لیکن
بایں ہمدردی سے اشتغال سے ابو بکرؓ نے لوگوں کی سادگی کے ساتھ روایتی کا حکم دیا۔ اس سادگی سے کہ شہرہ کوئی، ہم امر
نہ آجئے۔ حضرت عمرؓ کو ابو بکرؓ کے پاس واپس کیا۔ انھوں نے عمرؓ کی زبانی غلیظ مسلمانوں سے یہ کہا جیسا کہ اسکی حالت
میں لشکر کی روایتی مناسب نہیں سمجھتا ہو گا یہ امر آج بھی سنا سب وقت پر موقوف رکھ جائے اور نہ روایتی لشکر ضروری سمجھی
جائے تو اس سادگی سے زیادہ کسی سہ اور آسودہ کار کو ہمارا مقرر کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کسی وقت اللہ و کایہ پیام ابو بکرؓ کے
گوئی کو ان کی حقارت ابو بکرؓ کے لئے ہوئے بھرینہ گئے اور کہنے لگے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نہیں
سکتا۔ اگر مجھے اس امر کا خوف ہوتا کہ مجھے دین میں کوئی دوندہ آ کر چھڑا دے گا تو میں نے ہاتھ کاٹ دیا تھا
اس امر کو رو نہ کرنا کہ جس کے بعد میں دانستہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کرے جس کو مقرر کر جائیں
اس کو قتل کرے۔ میں جب تک اس امر کو نہ روئے کہ میں ہرگز ایک لمحہ قرآن نہ پاؤں گا۔

حضرت ابو بکرؓ کی حضرت اسامہؓ کو بلاوے: یہ کہہ کر حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اٹھے اور اسامہؓ سے

کے مل کر کے سے چنے ہوئے تھے۔ یہ انتہا سرور کا تھا کہ انشت پر علی وزیر و علیہ علیہ بن مسعود کو مقررب کیا تھا اور یوں لوگ یہ
 میں رہے۔ ان کو مسجد نبوی کے سامنے ایک چار رکھا تھا جس وقت صبح و عین کے اسی وقت پر حضرت
 ابو بکرؓ نے اسی واقعہ سے متعلق یہ تھے ہی مسلمانوں یہ کہ ان کی ملک پہنچ دیا۔ مرثیہ کو کھاتے ہوئے اسلامی لشکر کی شب
 ملک ان کے عقاب میں کیونکہ اس کے بعد مرثیہ میں دوسرے سترہ تھے باغی اوف بجائے زمین پر وہاں تھے طرح طرح
 کی تہمت و تہمت کرتے ہوئے ہوئے۔ جس سے اسلامی لشکر کے اوسٹ بھڑک کر بھاگے۔ مسلمانوں نے انھوں کو ہر چند
 پھر ناپاکین انھوں نے یہ بھی بھیج کر رہا۔

دعا کا یہ پتہ۔ اصر مرثیہ میں یہ لکھ کر کہ مسلمانوں کو کھاتے ہوئے۔ بل وئی جس کو نہ یہ پر حملہ کے لئے کہا تھا۔ اور
 اب بکتر و قتالہ کے قصہ سے متعلق ہو کر لکھ۔ یہ پتہ پر عثمان بن عفرون کو اور میرہ بن عبدہ بن عفرون اور ساق پر سہ پتہ عفرون
 کو تہمت کرنے کی خبر تھی کہ ان وقت پر نہ مرثیہ میں یہ لکھا ہے۔ اور یہ پتہ نے پانی بھی کرانہ علی شان نے مسلمانوں کو
 فتح نصیب کی مرثیہ میں یہ واقعہ بھی لکھا ہے۔ جی سہمت خیال مارا کیا۔ ظہر کے وقت حضرت عفرون چند مسلمانوں کے
 ساتھ ماں نصرت کے کر۔ یہ وہاں ہونے اور حضرت ابو بکر مرثیہ میں لکھا ہے کہ وہ قبہ میں دفن تھے۔ یہ بھی لکھا ہے۔ اس اثنا
 میں یہ یزید بن ولس نے سولہ پر عثمان پر ہونے حملہ کر کے ہالی نصرت لوٹ لیا اور جس قدر مسلمان مارے۔ انہیں شہید کر
 لے۔ ابو بکرؓ و عقاب سے۔ انہی آئے اور اس واقعہ کو سنا تو انہوں نے فوج بھجوائی کہ جس قدر مرثیہ میں دشمنین نے
 مسلمانوں کو مارا۔ یہ سارے ہی آدھوں کو کھان میں۔ یہ سارے ہی کا اور جب تک دشمنان نہات ہیں کا دل دلے دیں گے۔
 ا سائن سے نہ بھگوان کا فرض کہ حضرت ابو بکرؓ اور اس کے قہر میں اس طرح ہوا کہ کھاتے سے یہ وقت آگئے
 اور اس۔ جی دانی نصرت لئے ہوئے آچکے۔

بھس اور بیان کی سرکوبی۔ ابو بکرؓ نے ہی واقعہ اس قدر کہ یہ میں اپنے بجائے ضرور کے لشکر اسلام کو مرتب کیا اور چند
 آدھوں کے کر وی شب و ہی شدہ کی طرف پیش قدمی فرمائی۔ ابو بکرؓ کو بھس اور بیان (کنانہ) طہر بن سعد اور
 ان کے مرثیہ میں سے حدیث یہ لکھی۔ فریقین نے کشت خون کا بازو گرم کر دیا۔ عقاب اور مرثیہ میں شکست کھا کر ہٹ گئے۔
 مسلمانوں نے ان کو شہید و نیزہ پر رکھا اور ایک شیر جماعت ان میں سے ماری گئی۔ اس واقعہ کے بعد ابو بکرؓ میں حضرت
 ابو بکرؓ نے چند روز قیام کر کے خود بخود کون مقامات سے بالکل بے غل کر کے مسلمانوں کے قبضہ میں دے دیا اور خود وہ یہ
 راجی قائم رکھے۔

یمن کے مرثیہ میں۔ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف ہجرت کی اس وقت پر حجاب بنی اسید اور طاہف اور اس کے
 مطلق پر یمن میں اپنا احاطہ اور حجر نہ انہوں پر حکمران بنی اور نجوان مع اس کے مطلق پر عمر و بن حزم نہ انہوں نے اور
 یہ یمن میں عرب صدقات پر اور یمن میں دیر کران ملک پر نہ کہ میں سعید بن العاص اور عدنان پر عمر بن شہرہ الی اور
 منہ پر غیر وہ ویشی اور جو پر یمن میں اسے اب مارب پر ابو موسیٰ شمری اور اشعر میں ملک پر طاہر بن الی اور حضرت پر

زیادہ میں لپیٹ بیٹھی وہ کاشی میں تو رہی اس قدر خوشی اور کھہر ہوا ہمارے بنی ابی امیر (رضی اللہ عنہم) عامل تھے اور حجاز میں جنگل کھل چکے تھے۔ لیکن ہر ایک جنگل سے دوسرے جنگل میں دورہ کرنے کے لئے قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ چونکہ ہمارے بنی ابی امیر پر غزوہٴ ثووک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راضی ہونا تھا اگرچہ ہم لوگوں میں اس مسئلہ کی سفارش سے وہاں جنگلی جنگل جو جنگلی اور تپنے والے ان کو مکہ و نابل سے دور رہنے سے روکتا تھا اس کی حالت و احوال کی وجہ سے ہمارے بنی ابی امیر کہتے تھے کہ یہاں کے اور زیادہ میں لپیٹ جان کی قافیہ ستاری میں کام لیا ہے۔

قیس بن عبد یغوث کا سنا ہوا پر قبضہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں مالِ یمن میں سودھسی کا وجہ سے مرتد ہو گئے تھے، یمن کی اصلاح آپ نے پہلے مہر و پیام سے فرمائی، آخر اسلام ہی زمانہ میں اسوہ را کیا اور یمن میں پھر اسلام کا کھانا دیا اور وہ کیا تھا۔ یمن کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی خبر ملی، یمن کو پہنچ کر دو ہو گئی، پھر عربوں کی طرف پھر نہ تہ نہ گئے۔ حالہ یہ تھی کہ منکر میں تھا، پہلے ہی یمن کے نہ، نہ نہ نہ کے بعد ایشین نجران ہ صنبا کے مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو برا بنایا کر رہا تھا۔ مہر و پیام میں مہر کرب قیس بن عبد یغوث میں خلوت و انحراف کے مرتد ہو جانے سے یمن کی جو باطل بگڑتی۔ قیس بن عبد یغوث نے اپنے انحراف و فساد پر دشمن کو دیکھنے سے اس غرض سے اس صفت کو لیا کہ نہ کسی کو دشمن کی کہ ان کے بعد صنبا پر اس کا قبضہ عملی حاصل ہو جائے گا۔ لیکن حلیٰ کلمہ کلام مہر سید ابن خرقہ نے آفاقیہ سے نکل کر سمجھا کہ مہر و پیام کا منکر ہے۔ یمن کا منکر ہے کہ انما و غیرہ پر منکر کے سنا ہوا پر قبضہ حاصل کر لینا چاہیے۔ لیکن یہی تیری مرد کو تیار ہونا ہے۔ غیرہ کو فغان کی تیاری کا حال معلوم ہوا تو اس نے قیس سے نہ نہ نہ چاہی۔ قیس نے انصارِ حبش سے اس کو دشمن کیا اور وہ کہہ سے قتل کرنے کی غرض سے اس کی وجہ کی۔ وہ نہ نہ نہ سے وہ یہ کہ اس کو مایہ حاصل ہو گئی اور غیرہ و دشمن، خوف بان بھاگ گئے۔ قیس نے ان کا تعاقب کیا۔ لیکن یہ قبلِ خولان میں پہنچا ماسوں کے پاس چھ گڑیاں تھیں، قیس نے کوئے مہر و پیام پر قبضہ کر لیا اور قبالہ بھی یمنی کا منکر ہے۔ اس نے اس سے آ کر لے گیا۔

قیس بن عبد یغوث کی شکست و فرار: فیروز و قس نے اس واقعہ سے محرت اور مصدق کو مطلع کیا۔ جناب
سوسن نے فیروز کو بدستور راجت منعا پر قائم رکھا کہ ظاہر میں باغیہاں و عکاشہ میں فیروز کی نکال کا صحیح وقت ظہیم و شب
ذو الیجان شہر کو اس کی آمد کو نکلے اور اسلامی لشکر غلغلیہ کے پیچھے کا دھڑا کیا۔ فیروز کے پاس جب عکاشہ و غلغلیہ کے
جانے سے ایک مہینہ گزر گیا۔ تو اس وقت وہ قیس کے مقابلہ پہ نکلا۔ قیس نے یہ سن کر پہلے یہ انتظام کیا کہ فیروز کے
مقابلہ میں اختلاف سے دو گروہ کر کے ایک گروہ کی طرف بھجوا دیا کہ یہ گروہ راہ میں گردیے جانیں اور دوسرے گروہ کو غلغلیہ کی
طرف اس فرض سے روانہ کر دیا کہ یہاں وہ امر ایسی آوارہ و پریشان ہو کر جس طرف چاہیں چلے جائیں۔ اس کے بعد قس
کا لشکر باہر نکل سڑک کو گئے کہ فیروز سے لڑنے کے لئے چاہے فیروز کے لئے قس بن ریبہ دھڑا کے لئے لڑکوں کو جوہن لیا اور
ان کے ساتھ جو قیس کے آدمی تھے ان کو بھی قتل کر دے فیروز سے؟ لڑے اور اس کے سر اور اس کے سر قیس سے لڑے۔ یہ لڑائی منعا کے
ایرا ایک محلہ میں لڑائی ہوئی۔ فریقین میں شہانہ روز لڑائی قائم رہنے کے بعد قس کو شکست ہوئی۔ دو عکاشہ کو اس مقام پر چلا

الحامی نے ان کے قبائل پر حملہ کر دیا، ایک گروہ تک داعشیں کا بھی مرتد ہو کر اطالب (یا واسطی) میں جمع ہوا۔ طاہر بن ابی ہاشم سے بھی بعض دشمنوں کے یہ سن کر ان کی سرکوبی کو روانہ ہوئے۔ فریقین سے تمام اطالب میں لڑائی ہوئی۔ میدان جنگ طاہر کے ہاتھ رہا۔ تک داعشیں کو شکست ہوئی۔ بے شمار ان کے آدمی مارے گئے۔ طاہر نے اپنی ہلاکت سے حسرت اور کڑواہٹ کا اظہار ان کے حکم سے انتظار میں لنگھنے والے ہوئے منظر سے کیا۔

اہل نجران سے معاہدہ کی تجدید: اہل نجران نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو سن کر چالیس ہزار سواروں سے خروج کیا اور اپنے (مجمع ہے) وفد کی پہلی (چوٹی) کو حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بفرخ تجدید معاہدہ کیا۔ حضرت امیرؓ نے ایک چھوٹے عہد نامہ لکھ کر ان کو دے دیا اور یہ بھی طاہر کو دیا کہ عرب میں دو دین نہیں رہتے گے۔

حضرت جرید بن عبد اللہ کی یمن کو روانگی: ان واقعات کے بعد جرید بن عبد اللہ واقعتاً ویران یمن میں آئے۔ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے خروج کے زمانہ میں روانہ کیا تھا۔ پھر ابوبکرؓ نے جرید کو اس غرض سے یمن کی طرف بھیجا کہ جو تک اسلام پر طاعت قدم ہیں۔ ان کو لے کر مدینہ سے لڑیں اور خیمہ کو زبردستی جمعیت اسلام کی تجدید اور حفاظت کی خاطر نجران میں ٹھہرے رہیں۔ جرید یہ حکم پانے ہی پھر یمن واپس آئے۔ خیمہ کے چار آدمیوں نے مقابلہ کیا۔ ان کو قتل و قہر کے نجران کی طرف چلے گئے۔ کلین بن ابی الحامی واپس لائے۔ انھوں نے حکم حضرت ابوبکرؓ سے اس کو اپنے بھائی کی سرکردگی میں مخالفین کے مقابلہ میں لائے۔ جب یمن کی اجری مدت کی حالت مدہجہ ہو گئی اور کسی طرح اس کی بکری ہوئی، یمنیت بھیجی، ٹھہرنا آئی۔ جب معاہدہ بنی ابی ہاشم حضرت ابوبکرؓ کے حکم سے یمن کی بھارت فرار کرنے کے لئے یمن کی طرف بڑھے۔ مکہ و مدینہ میں شائبہ و حذرتؓ نے ملے ہوئے حاکم بن سعید و عبد الرحمن بن ابی ہاشم کو جمعیت یمن کے ہر ایک کو کہتے ہوئے جہاں عبد اللہ و عکاشہ بن ثور کے پاس پہنچے۔ ان کو بھی اپنے لشکر میں شامل کر کے نجران میں داخل ہوئے۔ فرار ہونے میں نہ مل سکے۔ ان لوگوں سے ملاقات کی مدت ان کے عہد کے حالات سے ان کو پتہ چلا۔

نجران کی مجبوری: نجران میں پہنچنے کے دوسرے دن عمرو بن معدی کرب و قیس بن کنشہ نے ایک گروہ مدینہ کاٹ کر مقابلہ کیا۔ لڑائی کا آغاز نہایت خطرناک تھا چاروں طرف سے مدینہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ لیکن اللہ جل شانہ کی حمایت سے مدینہ کو مسلمانوں نے میدان سے مار کر ہٹا دیا۔ بے شمار مدینہ اس واقعہ میں کام آئے۔ عمرو بن معدی کرب و قیس بن کنشہ کو قتل کر کے مدینہ کو بڑھنے کے پاس بھیج دیے گئے۔ عمرو بن معدی کرب و قیس بن کنشہ نے مدینہ سے توبہ کر دی اور دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ مدینہ سے ان دونوں آدمیوں کو پھر یمن کی طرف واپس کر دیا۔

مرتدین کے گروہ کی سرکوبی: معاہدہ بنی ابی ہاشم نجران کی ہم سے دریغ ہو کر صفا و امانی جنگ کرتا تھا۔ مرتد و اہل سرکوبی اور سرگرداں مدینہ کی کوشش میں مصروف رہے۔ جن لوگوں نے توبہ کی ان کو پھر اسلام میں داخل کر دیا اور جنہوں نے واپس لیا

عیسٰی اور عیسیٰ کی روایتیں ان کے مآذونین و مخالفین ہی کے لئے تیار کیا اور ان کو تقسیم کیا کہ پہلے صلحہ پہنچ جائے
 مگر ان کے بعد ایک بنی غریزہ یہ تھی کہ ایک اور ایک لواء علی بن ابی طالب کی جھنڈی کو۔ کہ مسلمانوں کی طرف روایت کی
 نظم یا پھر ان کے بعد انہیں دونوں کی طرف شریعت بنی دینے کو نہ پالا، فرمایا کہ یہاں سے فراغت حاصل کر کے جہاد
 میں لڑو۔ یہاں تک کہ حضرت حجت بن علی اور ایک لواء مخالفین عید بن ابی مرزبان۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 کے بعد ان کے پاس پہنچے اور یہ پہلے آئے تھے۔ ان کو ابوذر محمد بنی۔ نہ مکارانہ شریعت کی طرف پر مینے توڑا اور ایک لواء
 محمد بن الحنفیہ کو دے کر مہدین انھیں لڑنے کے لئے فرمایا کہ ایک لواء عید بن یحییٰ اور ایک عرفہ بن جابر کو دے کر
 سائبہ بن ابی وقیل و باجی و مؤثر اللہ کو کربلا پر لڑنے کا حکم دیا۔ ایک لواء علی بن ابی جہر کو دے کر بنی سلمہ اور ان کے
 عیسائیوں بنی ہاشم کی طرف پر تقسیم کیا اور ایک لواء عید بن حتران کے لئے بنی حتران کو بھیجی طرف مینا اور ایک لواء علی
 بن ابی جہر کے لئے بنی حتران کی طرف پر مینے کا حکم دیا۔

ایمیر لشکر کو خلیفہ اولیٰ کو فرمان الطریق ہر ایک شہر پر ایسا تیب اس پر مقرر کرے ایک ہی جواب دہ ہر ایک امیر کو ایک ایک فرمان لکھ کر دے جس سے ہر ایک

١- بسم الله الرحمن الرحيم هذا عهد مني بكم عطفه نرسول الله صلى الله عليه وسلم
لنصارى حرمين معه فبسم الله لعن من رجع عن الاسلام وعهد الي ان يبقى لله ما شئت على
غير ذلك صرا و جوده امر بالجهاد في امر الله ومهادنة من تواليه و رجع عن الاسلام
نرى انتمى الشيطان بعد ان يهدى ادهم اولادهم هو دعاية الاسلام فان مجاوبه امسك عنهم ان
اسم مجوس على شدة حتى يزوروا ثم يهجم منهم ونفى لهم في حذرهم وبغضهم انفى
لهم لا يطرهم ولا يرحم المسلمين عن قتال عدوهم فمن اجاب الى امر الله عز وجل والقوله
ابن ذلك معه واتمان عليه بالمعروف وما يقتل من كفر بالله حتى لا يوروا ساءه من
عبد الله فاذا اجابوا بنصرة لم يكن عليه ميل و كان الله حبيباً بعد فبسم الله من لم
يجب الى داعية الله قتالاً لئول حيث كان و حيث يلزم اذ لا يقبل الله من احد شيئاً معه

[illegible][illegible][illegible]

فریقین میں سخت نزاع ہوئی۔ سچاں کے ہمراہیوں میں سے بڑی تعداد گرفتار کر لئے گئے۔ پھر فریقین کے درمیان شرطیں وضع ہوئی کہ اس میں خیر و خیر کیا ہوگا کو چھوڑ دے اور سچاں اس کے شر میں کسی قسم کا تصرف نہ کرے۔

سچاں اور مسلمانوں کے آپ کا عقیدہ و اتحاد اس وقت کے بعد مالک بن نوید بن مالک اس سے علیحدہ ہو کر اپنی قوم میں چلے آئے۔ چنانچہ سچاں کے ہمراہی اپنی فزونی کی وجہ سے ان کو دھوکا لگا کر ان کے ساتھ ہوا ان کی اہل و عیال سے علیحدہ کر کے غنیف کی طرف بڑھے۔ مسیہ نے یہ خیال کر کے کہ وہ سچاں سے تھکام ہو گا اور اس سے لڑائی میں مصروف ہو جائے گا تو شہر بن اقبال نے سر میں خیر و خیر پیدا کر کے گا اور شہر میں بن حسنہ اور اسلامی لشکر بھی شب و روز غارتگری کرتا رہا۔ وہ وہاں میں گئے سچاں کے پاس جتنی تواناں تھیں بھیجے اور اس سے پہلے بھیجے کہ پہلے عرب کے کل بلا و نصف جو رہے تھے اور نصف فریقین کے لیکن چونکہ فریقین نے بدعہدی کی ہے لہذا نصف میں سے تم کو دے دیا۔ جان کیا جاتا ہے کہ جان خود اس کے پاس آئی اور اس سے اس کی خواہش گوار ہوئی۔ ہر کیف مسیہ اس سے نئے و کھنڈے سے نکل کر اس کی خدمت میں آئے۔ جو ملاقات کے لئے جایا گیا اور حضر کیا گیا تھا۔ کاظمین خیر سے باہر نکلا۔ اے گئے گئے۔ مسیہ و سچاں میں جو ترقی ہو رہی تھی۔ جب مسیہ نے اپنے سرسخت فطرت پر سے تو سچاں نے اس کی نیت کا قراؤ کر لیا اور خود کو ان کی زبردستی میں دے دیا۔ تین روز تک اس کے پاس خیر میں خیر رہا۔ اپنے روز جس وقت وہاں سے لوٹ کر اپنی قوم میں آئی۔ تو اس کی قوم نے اس کے لئے ہر نکاح کرنے پر اس کو کفایت دلاست کر۔ نہ تھی۔ مجبور ہو کر سچاں سے ملے۔ اس کے پاس ہر کوئی آئی اور اس سے ہر کا نقصان کیا۔ مسیہ نے کہا جا چہ ہمراہیوں سے کہہ دے کہ مسیہ رسول اللہ نے دو نماز پڑھنی نماز فجر و عشاء کی صاف۔ مویں جن کو وہ چھوٹے تھے تم پر فرض کیا تھا۔

سچاں کا فرار اس کے علاوہ مسیہ نے سچاں پر سختی نصیب پیدا کی۔ لے کر اور اس کے لئے جہیز دیا وہاں میں ہوئی اور بڑے عداوت و عداوت کی نصف پیداوار لینے کے لئے چھوٹی۔ اقصائی سے اٹھا اور اس میں خاندان بن الوہید کی سرکردگی میں اسلامی لشکر سے سامنا ہو گیا۔ جس سے اس کی جہت متغیر ہو گئی اور وہ خود بخود غلبے کے جہیز میں جا کر تسلیم کرتا تھا یہاں تک کہ معاہدے کے عام کو دے (تھوڑی سی) میں اس کو معافی بخشا۔ اس کے قبیلے کے کوئی بھی لاکر نہیں آیا۔ اسی زمانہ میں سچاں ایمان لائے اور باقی لوگ زائد اسلام میں اچھی طرح بہرہ لے۔

حضرت خالد بن الولید کی بطاح کی جانب روانگی: جس وقت سچاں جہیز کو دیا ہوئی اور بنی تمیم نے پھر اسلام قبول کر لیا۔ اس وقت تک مالک بن نوید وہی عشق و شغ میں رہا۔ بطاح میں قبیلہ تمیم بنی قحطہ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ لیکن مالک بن نوید، چونکہ خود اس سے مترو تھا۔ اس نے بنی قحطہ کا مال و اسباب محفوظ مقام پر رکھا اور ان کو لڑائی کرنے سے منع کر کے اپنے مکان پر لوٹ آیا۔ خالد بن الولید یہ سن کر قحطہ مالک بن نوید کے پاس جاتا اس میں جمع ہو رہے ہیں لشکر اسلام نے کران کی سرکردگی کو بڑھے اگرچہ ہمسائے ابتدا مالک بن الوہید کی خلافت کی اور یہاں کہ جب تک غلبہ کا کوئی قہر نہ آئے گا۔ ہم آگے نہ بڑھیں گے لیکن پھر یہ سچاں کہہ کر باہر آئے۔ لوگ کام ہوئے تو ہم یہ ان سے نہ بچانے کا احترام مانگا کہ حضرت خالد سے ہمدرد ہو گئے۔ بنی قحطہ بن الوہید نے بطاح پہنچنے پر ایک سر پر ہوا دیا کیا اور اس کو یہ ہدایت کر دی کہ

لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں، جو شخص اس سے انکار کرے اس کو قتل کر لائیں تاکہ قتل کیا جائے۔

مالک بن نویرہ: چنانچہ مالک بن نویرہ کو حج چند قرنی غلبہ میں یروج کے گرفتار کر لائے۔ لوگوں نے حضرت خالد بن الولید کے پاس پہنچ کر فہادت میں اختلاف کیا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ مالک بن نویرہ اور اس کے ہمراہیوں نے اذان دی اور ناز پر مئی حملہ ان کے ایک ایوان پر ہوا۔ اور بعضوں نے کہا کہ ان لوگوں نے نہ تو اذان دی اور نہ ناز پر مئی۔ خالد بن الولید اہل سرہ کی اس خلف فہادت سے کوئی نتیجہ نکال سیکر مجبور ہو کر ان لوگوں کو زیر نگرانی ضرورین الاذور قید کر دیا۔ رات میں ان کے منادی نے اذان مراکم کی ادا دی یہ کار و کمانہ میں قتال کے لئے استعجال ہوتا تھا۔ جس اس خدا کے سختی ضرر نے چونکہ کھائی تھی۔ سب کو قتل کر دیا۔ خالد بن الولید شروع قتل کی آواز سن کر رخ کرنے کی غرض سے باہر نکلے لیکن اس سے پیشتر ضرر ان کے قتل سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔ ایوانہ وہ خالد میں اس بات پر قدرے جھکا ہوا کہ ایوانہ داخل ہو کر حضرت ابو بکر رحمہ فی کے پاس پہنچے۔ پھر جب خالد بن الولید حسب طلب حضرت ابو بکر رحمہ فی پہنچے تو حضرت عمر ابن الخطاب نے مالک بن نویرہ کے مقدمہ میں حضرت ابو بکر رحمہ فی سے خالد بن الولید سے قصاص لینے اور ان کے معزول کرنے کا مقابلہ کیا۔ لیکن حضرت ابو بکر رحمہ فی نے صفات اللہ کا مل فرمایا کہ میں اس لڑکے کو قتل نہیں کرتا چاہتا جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے مالا پر رکھ دیا۔ اس کے بعد مالک اور اس کے ہمراہیوں کا خون بہا بیت المال سے دے دیا اور خالد کو ان کے متعلقات ہادی کی طرف اوجھڑا۔

مسئلہ کذاب: جس وقت حضرت ابو بکر رحمہ فی نے کیا وہ فکر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لئے روانہ کئے تھے۔ اس وقت کرم میں اپنی بھلی کو سیفہ کذاب سے لڑنے کے لئے ہمارے کی طرف بھیجا تھا پھر ان کے بعد خرصیل کو انہیں کی اذہ کی غرض سے روانہ کیا۔ کرم میں اپنی بھلی نے بھگت کر کے خرصیل کے آنے سے پہلے لائی میجر دی۔ جس میں خود کرم کو شکست ہوئی اس شکست سے جب حضرت ابو بکر رحمہ فی کو مطلع کیا گیا تو انہوں نے کرم کو لکھ دیا کہ خود تم استادی جائے ہی نہیں لیکن شاگردوں میں عیب نکالتے ہو پھر خرصیل کے آنے سے تم نے شک کیوں کر دیا پھر جو کچھ وہاں ہوا وہاں سے کارخانہ نہ کرو۔ مذہبہ عربی کے پاس جاؤ اور ان کی قاتل میں میرا مال عمان سے فرو۔ جب ان کی جنگ سے فراغت حاصل ہو تو تم حج سے پہلے فکر کے مہاجرین الی امیہ کے پاس یمن اور حضرموت میں چلے جاؤ۔ خرصیل کو لکھ کہ تم خالد بن الولید کے اہل کی طرف چلے جاؤ۔ جس جہ وہاں لڑائی سے کامیابی کے ساتھ فارغ ہو جاؤ تو قصاص کی طرف چلے جانا اور مردین العاصم کے ہمراہ ہو کر ان لوگوں سے راجہ ان میں سے مرد ہو گئے ہیں۔ اس وقت میں جب خالد بن الولید بطارحے کا رخ کر رہے تھے اور حضرت ابو بکر رحمہ فی کی مٹی پر ان کے پاس حاضر ہوئے۔ لیکن حضرت خالد بن الولید سے پہلی واقعات سن کر راضی ہو گئے۔ جب انہوں نے خالد بن الولید کو سیفہ کی طرف روانہ کیا اور کافی تعداد آدمیوں کی ان کے ہمراہ کر دی۔ مہاجرین جو پہلے مذہبہ اور مذہبہ انصار پر تھے اب ان میں تیس ویراہ میں عذاب تھے۔

مسئلہ کذاب کی قوت میں اضافہ: خالد بن الولید روحانی کا حکم پاتے ہی مذہبہ سے نکل کر لشکر کے ہتھیار میں بھاری

«جس کو کہیں» اسے فی حقیقت حدیث میں پہلے ہاڈ میں تہمدی حفاظت کرال گا۔ یہ سن کر بنی حنیفہ تو حدیث پہلے گئے اور انہیں بنی
 الطلیل و ایک ساعت تک لاچار رہا۔ یہاں تک کہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے اس کو لگ کر کہ یہ مسلمانوں نے نیابت خفی سے پاؤں
 جو اگر لڑائی شروع کر دی ایت اسلام ثابت ہی قیس کے ہاتھ میں جانتی ہے۔ اگر شہید ہو گئے تو حضرت اے علی بن الخطاب نے کیا
 بھراؤ؟ حدیث پھر مراموں اور حنیفہ نے پھر برادر اور اس کی مالک نے نہ کرے کہ وہ ایک ایک ایک اہل بیت کی نیابت سے مراد ہیں
 تو کھلت ہوئی۔

مسئلہ کنو اس کا قضا

مسلمانوں نے ان کو ادا کرتے کرتے حد تک پہنچا دیا تھا اس مسئلہ میں قضا خود ہی درجہ حد تک
 کے دروازے پر لڑائی ہوئی وہی انجام کار اسلام و لکڑ حد تک پہنچا دیا اور وہاں توڑ کر اندر کھس گیا۔ لوگوں نے مسئلہ
 سے کہا کہ «وہ حیرانہ و کہیں» ہے جو حیرانہ خاتم سے کرتا تھا۔ مسئلہ نے جواب دیا کہ ہر شخص اپنے اہل و عیال کے لئے
 لوگ۔ یہ موقع ان باتوں کے ریاضت کرنے کا نہیں ہے۔ مسئلہ نے یہ کہہ کر جب اپنی نیابت کی صورت میں دیکھی تو زور دار
 خود بھی کر چھوڑا۔ یہ پھر زور دار اور ایک گروہ کو ساتھ لے کر لڑا اور باہر نکلا۔ بارگاہ سے جوئی باہر پاؤں نے ایک ایک تہجد و ایک
 مسئلہ اپنی بیگ سے حرکت نہ کرے اور حضرت زید بن الخطاب نے دہائی میں حضور کو لگ کر ادا کیا۔ اسی واقعہ سے مراد ہیں کہ
 اسے تہہ ہوئی وہ اس بھی جانتے رہے۔ حیرانہ اور جنگ آور و حنیفہ مارے گئے۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد حضرت خالد
 بن الولید کا زور پہنچا ساتھ لئے دسے حدوں کے متعلق کسی کی طرف سے زور نہ۔ حضرت خالد بن الولید نے حکم کی لاش
 اچھ کر دی۔ زیادت کیا کہ یہ وہی (مسئلہ) ہے؟ مجاہد نے کہا «وہ مسئلہ اس سے اچھا تھا۔ پھر حضرت خالد بن الولید نے حکم کی لاش
 روٹ کر دیکھ کر انہیں کو دیکھا کہ کہا کہ تیرے سردار بھی تھے اور میں تھم حکومت کرتے تھے۔ مجاہد نے کہا «مسئلہ یہاں ہے اور یہ
 اگلی بیگ سے نہیں ان لوگوں کے قتل پر زور نہ ہے۔ ان سے زیادہ زور دار اور جنگی قتلہ خاصہ میں سوچا گیا۔ ان کے ذمہ
 کرنے کے لئے ایک دست چاہئے۔ تم مجھ کو چھوڑو اور مجھ سے اور میری قوم سے معاملت کر لو تو میں ان کا تم سے صلح کر چکے ہو
 اور کروں گا۔

اہلِ بیت سے مصالحت

خالد بن الولید چونکہ کسی قدر مالی غیبت میں کرا چکے تھے اور منکر یوں کو کرکھوں دینے کا حکم
 مل چکے تھے۔ اسی وجہ سے مجاہد سے کہاں تھے قید سے رہائے دیا۔ مولیٰ بنی قوم میں جاہل ان کو صلح کر لینے پر آمادہ کرکے
 سے خصال ان کے نفوس کی بابت میں کروں گا۔ مجاہد خالد کے پاس آئے اور کہاں ملنے کے پاس گیا اور جو قوی کو صلح کر کے
 ہوا کی فیصلہ پر کھڑا کر کے خالد کے پاس واپس آیا اور کہا کہ وہ لوگ محض باغی ہاتھوں پر مصالحت نہ کر رہے تھے۔ خالد نے
 ہی صرف نظر کر لیا اور کہا کہ اس کی فیصلہ اچھا رہوں سے چکنی تقریبیں اور لکڑ اسلام کی یہ کیفیت تھی کہ انھار میں میں سو
 آؤ اور اسی نہ رہا۔ میں اور اسی تھم و تاہم میں سے شہید ہو چکے تھے۔ یہ باقی تھے ان میں دشمنوں کی تھم اور تھی۔ اس
 کے پیش نظر حضرت خالد نے مجاہد سے نصف مال و اسباب و غیر ضروریات و ہبات و قیدیوں کی ہزار ہا صلح
 کی تجویز پیش کی۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ تو صلح (جو خائفی) مال و اسباب پر صلح کر لی۔ صلح نامہ لکھنے

کے بعد کھوکھلا کر دیا تو سوائے عورتوں اور بچوں کے اور کوئی انکار نہ آیا۔ خالد نے مجاہد سے کہا کہ قرآن مجید سے میرے ساتھ رکنا کی اور
 قرب سے صلہ نہ رکھو۔ مجاہد نے عرض کیا کہ میری قوم میں کسی جسم کی استغاثت باقی نہ رہ جائی، مگر میں یہ جیل نہ کرتا
 مجھے اب معاف فرما دیجئے۔ ان کی رسوائی کے خیال سے یہ سب بھی کیا۔ خالد میں الولید نے کہ کدو شش ہونے لگا اور اس
 سبب نامہ کو بحال قائم رکھا۔

سید بن عمیر کا انتقام۔ یحییٰ بن عمر بن عمر نے کہا کہ "میں اس مسلح کو قتل نہ کریں گے اور کھوکھلوں کو کھوکھلوں کے اور انہی
 قرآن کو لای کر دلا دوں گا کہ ان کے خندہ و رسد کافی ہے موسم سرما بھی آگیا۔" مجاہد نے اس سے انکشاف کیا اور کہا کہ اگر میں حلیہ
 فریبہ نہ کرتا تو خالد بھی اس شرط پر صلہ نہ کرتے مگر اس نے کہا کہ پانی۔ یہ صلہ نہ دے گا۔ مجاہد کے کہنے پر سرت آئی
 اس کی قوم سے نکلا اور خالد۔ انہوں نے صلہ کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور جس خیال پر وہ اس سے خوشتر ہے اس
 سے برادری خارج کر دی۔ تمہیں عمیر کے ان بھائی خالد بن غائب سے ایک نعلین عسکر ہو گئی اور اس نے ان کے ساتھ دیکھا بازی
 کا قصد کیا۔ مگر سر۔ مگر ہاتھوں نے خالد کا اس وقت شہر ترک کر دیا۔ یہ صلہ کر دیا جس کی پاداش میں خالد نے اس کو قید کر دیا
 لیکن یہ قید سے نکل گیا۔ لیکن پھر انہوں نے اس کو قید کر کے ڈرا۔

امام محمد بن اسماعیل کا وفد۔ حضرت ابو بکر صدیق نے طبرستان و قزاقانک خدائے حضرت خالد سے پاس بھیجا۔ جس کا مقصد یہ تھا
 کہ اگر اللہ جل شانہ مرتدین پر تم کو فتح دے گا تو جو خطبہ جو پڑھو گے وہ سب کے سب قتل کئے جائیں۔ اب
 جو جلا کے اور تمہیں قید کر لی جائیں۔ لیکن اس خطبے کے پچھلے سے پہلے حضرت خالد "صلو کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے اس خط
 پر عمل درآمد نہ کیا گیا۔ لہذا ان میں سے ایک کو روکا اور پچھلے خط کے ساتھ دیکھ کر جواب دیا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کے پاس روانہ
 کر رہا ہوں۔ حضرت خالد نے اپنے خط میں سید کے بارے جانے اور اس خطبہ پر پڑھنے پڑھنے کے لئے بھیج کر دئے اور ان لوگوں کے
 اسلام لانے کا مفصل حال لکھا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اہل اعدائے کفر سے انکار و نفرت کی اور ان لوگوں سے
 صلہ کے لئے جوئے نفرت کو روکنا فرمایا ان لوگوں نے خود کو انہیں پڑھنا پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا
 "واللہ یہ کام خدا نہیں ہے پاک ہے وہ اللہ جس کو وہ دیکھ کر اسے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور جس کو وہ راہ راست پر لائے اس کو
 کوئی کمر نہیں کر سکتا جاؤ اپنی قوم میں رہو اور اسلام پر ثابت قدم رہو۔ جس سے اپنے اور اس کا رسول ﷺ راضی ہو۔"

امام محمد بن اسماعیل کا وفد۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ اس خطبہ کی روایت میں سے ایک روایت کی طرف رخ کیا۔ چنانچہ
 عبداللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں نے اس خطبہ کی روایت کی اور اس خطبہ پر پڑھنے پڑھ کر سنایا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا
 میں سادہ کی روایت کرتا ہوں کہ وہ سال کے بعد اس خطبہ پر پڑھنا چاہتا تھا۔ یہ وہ روایت ہے جس کی روایت میں
 حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت اللہ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور پھر اس خطبہ پر پڑھنا چاہتا تھا۔ یہ وہ روایت ہے جس کی روایت میں
 لائے تھے۔ یہی جب وہاں تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق کے اہل کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ میں نے اس خطبہ پر پڑھنا چاہتا تھا۔ یہ وہ روایت ہے جس کی روایت میں
 نبی ہوئے تو نہ مرنے۔ چنانچہ میں اہل کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ میں نے اس خطبہ پر پڑھنا چاہتا تھا۔ یہ وہ روایت ہے جس کی روایت میں

جہاں تک میں اور میری بہن کا تعلق ہے۔

حقائق کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اس وقت کے حالات کیا تھے اور وہ کس طرح کی حالت میں تھے۔ یہ سب باتیں اس کے بعد ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں نے اپنے والدین کے ساتھ رہا۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ والدین نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔

[illegible]

عُثمان کی فتح: حوجہ نے بغیر پانچ لاکھ لشکر جمع کی اور کلاں میں رہ گئی۔ سے شہر میں لاکر مقابلہ کی غرض سے تھرا لیا۔ مقدمہ
اکٹس میں لکرتے تھے اور ہند پر مدعیہ اور مصر پر عراقی اور دوسرا سلطان جو تونز: اسلام پر اہانت قدم تھے۔ منہ جملہ عہد کے قلب
میں تھے اور ہندیا اور ان کے امرای ایک شہر تھوڑی دھن مختلف بحث مقابلہ میں لڑے تھے اور ان کے پیچھے ان کی عورتیں اور
لڑکے تھے۔ غار، فخر سے بعد زانی شروع ہوئی فریقین نے تی و زک لڑا شروع کی لڑائی کا: خانہ تہا بہت خطرناک خطرناک تھا۔
مسلمانوں کا لشکر نصیب میں اور مرتدین کی بظاہر بلندی پر تھی۔ کچھ باہمی بد مسلمان تھیں کچھ پسر، کچھ کچھ بڑے بڑے جانتے جانتے
تھے۔ ہندیا نے یہ دیکھ کر اپنی فوج کو گناہ گرانے پر ابھاریا اور خود ایک ہاتھ میں پرچہ اور دوسرے میں تیرا سے لئے ہوئے
کھڑے کرکے کچھ کچھ کے مسلمانوں کی طرف بھاڑا۔ اسی لشکر میں ابو نفا اور جموی جسے گھبرا کر پیسہ ہوا چاہتے تھے اور قریب
تھا کہ عقیہ نصیب ہو جائے لیکن اتنا کافی تھیں۔ آ ایک کہ وہ جس کے حریف تھے ابن ابی شہد اور یحییٰ بن عبد الوہب کے شوال تھے (خمس
کا سردار بن ہار بن صہار تھا) ان کی مدد کو گئے۔ اسلامی لشکر کا دل اس غیر متوجہ تھا وہ اسے جلا گیا اور انہوں نے بیٹہ لکیر تہہ کر
لیوں قوت سے حملہ کر دیا۔ دشمنان دین شکست کھا کر منہ کے تل کرتے پڑے بھاگے۔ واپس بڑا کر قریب ابی شہد:۔
وہ سب کے قید ہو کر قتل ہو گئے اور ان کے ہاں سے ہوسکا ہے کہ مال غنیمت کی قسم کے بعد جو شمس (پانچواں حصہ) حضرت ابوبکر
نے دینے کے پاس دینے بیجا کیا تھا اس میں: تھ سو فیصدی تھے لڑائی کے ختم ہونے کے بعد مدعیہ تو عثمان میں ظہیر سے رہے اور
کچھ شہرہ کی طرف روانہ ہوئے۔

اہلِ مہر و کی اطاعت: مہر و میں کچھ لوگ عثمان اور ازرو و بعد انھیں و علیؓ سید قبا کیس کے ہیں جا کر شریک ہو گئے وہ پہلے لوگ
 نہ گروہ ہوا کہ حکومت و ہر با ست کے لئے ایک دوسرے سے لڑے۔ پھر حکمران نے مہر و میں علیؓ کو دلوں کو دلوں کو اسلام کی
 دعوت دی۔ ایک نے ان سے اسلام قبول کر لیا اور دوسرے نے (جس کا سر ازاد ہو گیا تھا) اسلام قبول کرنے سے انکار کر
 دیا۔ پھر مہر و نے گروہ اول کے ساتھ ہو کر نمل کیا اور دوسرے فریق کو شکست دے کر ان کے سر واد کو بار زاد بہت سے مال و
 اسباب پر قبضہ کر لیا۔ مسلمانوں کو اس واقعہ سے بہت مدد پہنچی اس کے بعد اسی اطراف و جواب کے محل رہنے والے پھر
 نو وند و سانی و ز و ایر و دلمان و امنیہ جہ و انہر و الخ و فرات و ذات فہم و فر و بالا طاق مسلمان لا گئے۔ پھر مہر و نے اسی واقعہ کا
 ایک اضافی حوالہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیج دیا اور خود مسجود پادشہ حضرت ابو بکر صدیقؓ پر ایمان لایا۔ مہر و نے اہل اسہر کی
 طرف روئے ہوئے۔

باب: ۱۲

فتوحات عراق و شام

۱۲ھ تا ۱۳ھ

پہلی غزوة کی اطاعت: حرم ۱۱ھ (۶۳۳ء) میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خالد بن الولیدؓ کو یمن کی قوم سے فارغ ہونے کے بعد عراق میں ایلیہ کی جانب سے داخلہ دے کر لکھ (ایلیہ) بنے غزوة بن پرچام لٹان بھرہ کے قریب واقع ہے) لیز یہ بھی لکھا کہ اہل غازیہ اور ان لوگوں کی جانب سے جواب دہ۔ جو ان کے لشکر میں ایک مذہب و ملت کے آچار ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن الولیدؓ کی وجہ سے فارغ ہو کر یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور یہاں سے ان کے قسم سے عراق کی طرف روانہ ہو کر باغیہ و جوسا پہنچے۔ ان کے حکمرانان جاپان و مسوہانے حاضر ہو کر دیکھ دیا کہ بعد ازاں کہ ان حضرت خالد بن الولیدؓ اس قدر قوی و صولی کر کے جبرہ بیٹے۔ اپنے میرا پاس نہیں تھیں۔ لائی کے ہوا تھ۔ کے شرفاء و فخریہ اسلام کی آ۔ کی خبریں کر خالد بن الولیدؓ کے پاس آئے۔ حضرت قتادہ نے ان لوگوں سے کہا ہم اہل باغیہ۔ لکھ کر غرض سے آئے ہیں تم لوگ اسلام قبول کر لو۔ مطیع اسلام ہو کر جزیہ دے دو تم تمہاری جان اور مال کے لئے ذرا اور عافیت ہوں گے یا ہرگز یہ ان ایک میں آ۔ غزوة جبرہ نے اسلام کی اطاعت قبول کر کے کوفے بڑا اور دم بڑے (خارج) پہنچ کر لی۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد کو اہل عراق میں ایلیہ کی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا اور باغیہ میں ختم ہو گیا تھا کہ وہ اہل عراق سے داخل نہ کر سکا۔ لکھ کر غرض سے لڑائی شروع کر کے عراق میں خلافت کا کرل چا۔ لکھ کر غرض سے پہلے لڑائی پیچھڑائی تھی۔ پس جس وقت حضرت خالد بن الولیدؓ عراق پہنچے اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے حکم سے غزوة میں حاد و خطر و حور (باستعداد) کو سلطان ایلیہ میں حضرت خالدؓ کے لشکر سے آ کر لیں گے۔

نورین بی بی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے یہ خبر لائی کہ ان کے لئے ہے۔

یہ پہلا مذہب ہے کہ اہل باغیہ سے لیا

سے بھاگے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ مقام نہاد میں قاری اور مفسر میں ہر طرح کے فکریوں سے ملاقات ہوئی۔ قاریوں نے اپنی لوگوں کو ہم دلاسہ دے کر وہاں کوئی پرآباد نہ کیا اور اپنے ہر وہ نے کر فکری اسلام سے متعلق کرنے کی غرض سے ضمیر آ کر ضمیر حضرت خاندانِ نبویہ پر کفر فکری اسلام کو تسلیم کرنے کو ان کے مقابلے پر آئے۔ قریب تین سو سالہ دینی شریعت کی وراثت جسے مظلوم بنی النعمانی بن القباہ نے قاریوں کو ہر عام میں افواہ جان کرا دیا، وہی نے قاریوں کو ایک ہی مسئلہ میں ادا کیا۔ ہمیں کی وجہ سے پھر فکری فاسق کو شکست ہوئی۔ اس سفر کے میں ان لوگوں کے علاوہ جو دوسرے گزشتہ مہر میں لاپس گئے۔ تقریباً تین سو سالہ قاریوں کے فکری اور سے گئے۔ جو باقی رہے ان سے جڑے کر رہی حفاظت میں لے لیا۔ مسلمانوں کو اسی دور سے بے حد مال و اسباب ملا اور ان کے سچو میں کے لوگوں اور موقوفہ کر کے کو طری کلام بنایا۔ قاریوں کی لڑائی کے بعد مسلمانوں نے قاریوں سے کوئی برائی لائی تھی لڑائی اس لڑائی کا نام بھی یعنی مہر ہے۔

جنتِ علیہ۔ اسی حکمت کے بعد اور شیر نے ہار گئے بہت بڑے شہزادہ اور مڑ کر وادہ کی ہار اس کے پیچھے ایک بیٹ نے فکری کے ساتھ بہن باجہ یہ کوئی بیٹا۔ اندر لے اپنی ہر اسی قاری کے علاوہ اور شیر کے ضم کے جو جب حیرہ و کسل کے دور میں ان سے عرب خاندان اور جنتوں کے ایک گروہ کثیر کو اپنے فکری میں شامل کر کے دینی میں ایک آرائی کی۔ حضرت خاندانِ نبویہ کے دور کو بعد از کے اس کے متعلق ہر مہر لڑائی سے پہلے حضرت خاندانِ نبویہ نے ایک حصہ کو مین گاہیں چھوڑ دیا تھا اور باقی فکری کو دھرم میں تقسیم کر کے مقابلے ہوئے تھے۔ اسلامی فکری حضرت خاندانِ نبویہ کے علاوہ سے لڑا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ چھپے ہوئے تھے۔ مہر وقت فکری قاریوں کو مین گاہ سے آتے تھے۔ دل مین گاہ نے مین گاہ سے نکل کر فکری دین پر پیچھے سے اور سامنے سے لڑنے والے اسلامی فکری نے آگے سے اور حضرت خاندان نے ایک کوئی کا کچھ کاٹ کر دانی باز سے مل کر دیا۔ فکری قاری اس اچانک حملہ سے گھبراہٹا یا ایک گروہ شیران کا ہار گئی اور اندر لڑتے لڑتے بیان کی شدت سے سر گیا۔ باقی فکریوں نے حضرت خاندان سے ان کے دینی حفاظت میں لے لیا۔

جنتِ علیہ۔ چونکہ اسی لڑائی میں وہ دینی نبی و اکمل کا چار بن بھڑا چل کا مین عبد اللہ مسلمانوں نے گرفتار کر لئے تھے۔ اس وجہ سے نبی و اکمل کے فکری میں ہر مہر جو مسلمانوں کے خلاف مقام ایس میں چلے گئے۔ عبد اللہ کو اپنے سردار بنایا۔ اور شیر نے شکست کے بعد مین گاہ کو حیر کے خاندان کے ساتھ مقام ایس میں چلے کر وہ دینے اور ان کے ہر وہ ہر کرنے کو کھانا اور کھانے کہ جب تک باہر مڑے باہر نہ چلے لے اس وقت کوئی نہ بھڑی جاتے۔ لیکن چار دینی و اکمل نے نہ فکریوں کے پاس، رو شیر فکریہ مین گاہ کو ہار شیر کے پاس مشورے کی غرض سے دیا تھا۔ لیکن اور شیر نے حضرت نے نہ کو شکست کے ساتھ ایس کی طرف نکلے تھے۔ یار اس کا مین باہر فکریاں حرب میں چل کر حیر ملاقات و مسجد و عرب انصار کے پاس ایس میں آ گیا۔ جب ان لوگوں کے اجتماع کی خبر حضرت خاندان میں پہنچی تو وہ بھی ان کی طرف اسلامی فکری کے روانہ ہوئے۔ ان کو باہر مڑے باہر نہ چلے لے انہوں نے ایس میں چلے کر کھانے کی انتظار کے دوران جنتِ کریمہ و نور و مدینہ لپٹا۔ جنت میں بڑھ کر لڑنے والوں کو طلب کی۔ فریقین نے فوج سے لے لے مین گاہ پر فوجیاں۔

میر کر کے انہار کی فضیلت تک پہنچ گیا۔ اس مقام پر مسلمانوں اور کفار کے درمیان ایک سخت خطرناک لڑائی ہوئی۔ اہل اباد نے ہر چند اسلامی لشکر کو ہار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھتے گئے۔ یہاں وہ کرشمہ زدہ حضرت خالہ کے پاس مسلح کاغیام بھیجا۔ حضرت خالہ نے شہزادہ سے اس شرما پر مسلح کر لی کہ "شہزادہ! اسباب و تہیہ جنگ صرف میں روز کا کھانا اور اپنے مخصوص لوگوں کا کھانا لے کر شہر چھوڑ دے۔" شہزادہ جو جب مسلح انہار چھوڑ کر بہن جاؤ یہ کے پاس چلا گیا اور حضرت خالہ مظفر و منصور انہار میں داخل ہوئے۔

مسرح کہ عین التمر۔ اس کا کہنا ہے کہ بعد حضرت خاندان نے دربار کا نئے جبر کو ادا کیا تا کہ مقررہ کر کے عین التمر پر حملہ کیا۔ عین التمر میں ہمدان بن ہیرام جو بھی نہیں کا ایک گروہ عظیم اور عقیدہ بنی انی عقیدہ عرب کے کثیر التعداد آدمیوں کو لئے ہوئے موجود تھا۔ ان کے علاوہ اس کے گروہوں میں ایک بہت بڑا گروہ غمر و قحطاب آیا، جو خیرہ قبائل عرب کے مسلمانوں کے مقابلہ پر آئے ہوئے تھے۔ عقیدہ بنی ہیرام۔ جو گیا کہ گم ہوا، خاندان کے لئے وہ کیا کہ ہمہ اور وہ دونوں عرب ہیں اور عرب کی بڑا بڑا عرب خوب سمجھتا ہے۔ ابن ہیرام نے کہا "تم یہ بہت گنج کہتے ہو بے شک لوہے کو لوہے سے نرم کر نہ چاہئے"۔ ابن ہیرام نے یہ جواب دیا کہ عقیدہ بنی ہیرام کے مقابلہ پر بھیجا۔ خاندان نے کہا تھا عقیدہ پر حملہ کر کے گرفتار کر لیا۔ عقیدہ کو لشکر بطور جنگ دیکھ کر ہراسے لڑائی کے میدان سے بھاگ نکلا۔ مسلمانوں نے ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قید کر لیا ابن ہیرام پر اس واقعہ سے ایسی حیرت طاری ہوئی کہ وہ ہمدان جنگ کا کیا ذکر ہے عقیدہ پر ذکر بھاگ گیا اور عقیدہ کے شکست خوردہ مسلمانوں نے عقیدہ میں پہنچ کر دوداؤں پر کر لیا۔ حضرت خاندان نے چاروں طرف سے عقیدہ کا محاصرہ کر کے لشکر کو قیام کا حکم دے دیا۔ محصورین نے چاروں طرف سے ہمدان نصیب ہر سالہ خاندان نے اس کی درخواست کی۔ لیکن حضرت خاندان نے صلح اس دینے سے انکار کیا اور بڑا موقع قائم سے باہر نکال کر عقیدہ کو اس کے لشکرچوں کے قتل کر ڈالا۔ جو کچھ اہل و اسباب عقیدہ میں تھا اس پر قبضہ کر لیا اور چالیس نو عمر لڑکوں کو جو اسی قلعہ کے کلبہ میں انجمن کیلئے اور کھانا کھاتے تھے گرفتار کر کے باہم تقسیم کر لیا۔ جن میں میر بن ابی محمد نصیر ابو موسیٰ و عمر بن مویٰ عثمان وغیرہ شامل تھے۔ اس واقعہ میں مسلمانوں میں سے عجمی رہنما ابی معاویہ بن جحش میں سے اور بنی ہمدان سے انصار بنی و ابی الحسن بنی ہمدان تھے۔ اس نے ادا کا کہنا ہے کہ بعد جس وفد پر مشاء دے کر ایک قاصد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس روانہ کیا گیا۔

دوست الجنبہ لی: شیخ محمد باقر کے بعد حضرت خاندان کے پاس بیاض بن غنم کا خط آیا جو حضرت ابنوں اور مشرکین عرب، بھراؤ ملک و زمانہ، و خروج انبیاء، سے دوستہ الجنبہ لی میں لڑ رہے تھے۔ عیاض نے نصرانیوں اور مشرکین عرب سے تنگ ہو کر حضرت خاندان سے اعانت کی درخواست کی تھی۔ حضرت خاندان کا ٹھکانا اگرچہ شب و روز لڑائی کرتے تھے تنگ کیا تھا۔ لیکن اس کی روگوں میں اسلامی خون کا جوش ایسا ہی موج دھماکا لڑائی ہے پہلے تھا۔ حضرت خاندان نے جواب دے ہی لشکر کو تیار کیا کا حکم دیا اور خود مسلح ہو کر نکل کھڑے ہوئے۔ دوستہ الجنبہ لی میں دو بجے تھے ایک اکیبہ بن عبداللہ دوسرا جردی بنی ربیعہ یہ دونوں مسلمانوں کے مقابلہ کرتے تھے۔ اکیبہ دے حضرت خاندان کی آغوش کی غریب کر ایچ ہوا ہوں سے مسلح کرنے کو کہا جب

نے ان کے اسماء کی بابت لکھ دیا تھا لیکن اس حرکت کے بعد بھی بدیل کے مہاجرین کے ساتھ قتل ہو گئے تھے۔ انہیں حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خون بہا دیا اور ان کی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی۔ حضرت عمرؓ اور دوقی حضرت خالدؓ سے چند تروہوں کا سبب اور مالک بن نویر کے قتل سے کہیدہ ظاہر ہے اور حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جو شخص اپنی حرکت کے ساتھ رہے گا اس کا کئی خیر ہوگا۔"

محمی کی مجلس اس واقعہ کے بعد بدیل کو جواب بنو اسد کے پاس بڑھ چکا تھا لیکن خالدؓ "تعلایح" اور ایسی "تہکم" مختلف استعمال سے رہ رہتے تھے کھلمی پر مسد کرنے کو روانہ کر کے خود ایک جداگانہ راستہ سے روانہ ہوئے اور ایک وقت پر وہ مقررہ جہت پر پہنچنے کی بجائے بدایہ نروئی۔ یہیں بنو عجمی تھے جس (جو مصافحے شرعی کی جانب ہے) اہل انبار کی ملک کے لئے ان کو غمراہ ہوا تھا ان کے مہاجر بھی مہاجر نکال دیا ایک بڑا تروہ تھا۔ حضرت خالدؓ نے اپنے مہاجرین کو یہیں پر زمین طرف سے حملہ کرنا حکم دیا۔ ان واقعہ میں دشمنان نہ اپنے آپ کو مسلمان بھی نہ تھے۔ ان کے عورتوں اور بچوں کے سب کے سب مارے گئے۔ ایک شخص "ان میں سے تہجد" مہاجر تھے اور ان کو اس مسلمانوں نے قتل کر لیا۔

قتاب بن اسید کا احتجاج خالدؓ بن ولید کی بیعت سے لارغ ہو کر نہایت بغیرانی و نفرت سے قتل اس کے کردہ ہے کہ اس واقعہ ان کو معلوم ہوا تھا کہ بنو اسد سے مرے جا چکے تھے ان کو بدیل نے جاکر پکارتی تھی۔ چاروں طرف ان کو گھیر کر ایک قید کو قتل کر دیا۔ ان کے بعد حضرت خالدؓ مصافحہ کی طرف بڑھے لیکن ان کے پیچھے سے پیچھے بدیل بن عقبہ اور اس کے ہمراہی منتظر حقوق ہو کر بھاگ گئے تھے۔ ان کی کئی تہجد نہیں آئی۔

جنگ قمر (محمی) : پھر مصافحہ سے مصافحہ و فرائض کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ دونوں مقامات شام و عراق و جزیرہ کی سرحد پر واقع ہیں۔ یہ مقام قادیسی و عرب جزیرہ کی امداد کو رکھ کر لشکر اور قباک قتل و غرور و یاد کی ایک بہت بڑی برکت ہو چکا تھی۔ حضرت خالدؓ نے قریش پہنچ کر مسلسل جنگ میں مصروف رہنے کا وجہ سے دشمنان کے روزے تھا کر رہے۔ رات کو لشکر نے قریش کے قریب پہنچ کر حضرت خالدؓ کے پاس گیا بھیجا کہ "یا قوم خوات کو لو کر کے آؤ یا ہم کو مجبور کرنے کی اجازت دے دو" حضرت خالدؓ نے جواب دیا کہ "تم قریش کو مجبور کرنے آؤ" اس پر رومی لشکر نے بینہ بھیجا کہ "تم ہمارے ساتھ آؤ" اور بہت جلد حضرت خالدؓ نے ان کا یہ مطالبہ رد کر دیا۔ رومی لشکر چارہ تاج و فرات کی سطح کی طرف سے مجبور کر کے حضرت خالدؓ کے مطالبہ پر آباؤ رافا کی طرف سے تیرا لائی کا آغاز لشکر کا تھا۔ رومی ان سے ہمیں قریب فیصلہ کی لڑائی لڑ رہے تھے۔ اسلامی لشکر اگرچہ شب و روز لڑتے رہتے تھے لیکن کیا تھا لیکن انہیں کبھی کی آواز پر ان کی رگوں میں اس طرح خون خوش نہ رہا۔ یہ سچہ دور و آزار تھا جیسا کہ لڑائی کرنے سے پہلے دور و کرنا تھا اور وہ لوگ ہیشما سے بھجھتے بھجھتے کر گیا اور گئے تھے کہ یہ بڑے دلاور تھے آزار ان کے سامنے جانے کی ہمت نہ کرتے تھے۔ ہجم لڑائی کے بعد میدان جنگ سے لشکر و ہم بھاگ کر آہل اہل انہا نے بھاگتے ہی اور لوگ بھی بھاگ گئے اس صحرانہ اور قباک کے دوران فریق ثانی کے ایک ایک آدمی مارے گئے۔

نہایت عداوت اور حسد کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خالدؓ کی بغرضی حج روائی آفری، وہ زبیرؓ تک حضرت خالدؓ فراموش نہیں ہے۔ لیکن اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے راتیں مکہ حضرت خالدؓ نے اسلامی لشکر کو حیرہ کی طرف واپس ہونے کا حکم دیا اور سق کے ساتھ شجرہ بنی النضر اور ان کے خود فراموشی سے چند آدمیوں کو لے کر گھاٹ کو پہلے گئے لیکن حج کر کے اس جگہ سے واپس آئے کہ حیرہ اسلامی لشکر کے ساتھ داخل ہو گئے کسی کو سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو پہلے سے معلوم تھا ان کے جانے آنے کا حال یہ معلوم ہوا۔ لیکن جب حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کو یہ حال معلوم ہوا تو انہوں نے حضرت خالدؓ سے ناراض ہو کر عراقی سے شام کی طرف بھیج دیا حج سے واپسی کے بعد خالدؓ نے سوتیلہ اور قطیف، حفرہ، مکین و بادور، بارہ شجرہ بنی النضر کے، نل و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ اسی ہیروز حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ بھی حج کے لئے گئے اور اپنے بھائی سے جس خزانہ میں عداوت کا مقرر کر کے گئے۔

حضرت خالدؓ بن سعیدؓ کی شام کو روائی اوائل ۳۱۰ھ (مطابق ۳۳۰ء) میں شام سے واپس ہونے پر حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے خالدؓ بن سعیدؓ بنی العاصی کو ایک لشکر روانہ کیا۔ کاسرہ، مقرر کر کے شام کی طرف روانہ کیا۔ لیکن بعض تہمتیں بھی کہ موصوفہ حضرت خالدؓ کی حرابی کی طرف روائی کے وقت ساتھ ہی شام کی طرف روانہ کیا تھا لیکن خالدؓ بن سعیدؓ کی شام کی طرف روائی تہمتیں حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے اپنے بھائی سے نہیں لے سکتے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد خالدؓ بن سعیدؓ چند روز تک حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کی بیعت سے بیٹھا رہا لیکن کر رہے تھے اور علیؓ و عثمانؓ بن عفانؓ و رؤساء کے بنی عبد مناف کے پاس گئے تھے۔ اگرچہ علیؓ نے ان کو بیعت سے ہٹا دیا لیکن کرنے سے منع فرمایا تھا اس کے بعد خالدؓ بن سعیدؓ نے حضرت صدیقؓ کو کفر سے بیعت کر لی اور بنی ان کے بیعت کر لینے کی اطلاع شیخین کو دی تو پھر حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ نے خالدؓ بن سعیدؓ کو دوبارہ واپس مقرر کر کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ قاصد تا حکم نہ ملے گا میں نہیں رہوں۔ مسلمان عرب کو جہاد پر آمادہ و تیار کر دینا میری سیوا ہے۔ ان کے نزدیک بنی ان سے سخت چڑھ چکا ہے خالدؓ بن سعیدؓ کی تحریک سے عرب کا ایک گروہ کثیر جمع ہو گیا۔

عمرؓ بن الخطابؓ قبضہ روم نے یہ خبریں سن کر شام میں عرب و الفجار براہ راست و کلب و دھان و قحط و ہذا کو مسلمانوں کے خلاف ابھار کر ان کی پرستار کو دیا۔ خالدؓ بن سعیدؓ نے حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کی اس سے پہلے کیا اور وہ حسب حکم ان کے عرب الفجار کی طرف ہوا۔ جس وقت خالدؓ بن سعیدؓ ان کے لشکر گاہ کے قریب پہنچے وہ لوگ کھیر کو متفرق ہو گئے۔ خالدؓ بن سعیدؓ ان کے مورچوں پر قبضہ کر کے لشکر ابو بکرؓ صدیقؓ آئے ہا۔ پھر بنی روم ماہان کافی ایک لشکر کو نے کران کے مقابلہ پر آیا۔ خالدؓ بن سعیدؓ نے نہایت سخت لڑائی کی۔ بعد پھر بنی ماہان کو شکست دے کر اس کے لشکر کے باغیہ کو قتل کر ڈالا۔ ایک خط میں اس معرکہ کا نامی حال لکھ کر حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کے پاس روانہ کیا اور اہل ان و روافد است کی۔ انسانی سے پہلے اور وہ کفار و مشرک حیرہ کے بنی سے اور عرب شہان اپنی اہل مع ان لوگوں کے جو ان کے ساتھ تھے وہ شجر و دھان و دیگرین سے آئے تھے ایک ساتھ یہ پہنچے ابو بکرؓ صدیقؓ نے ان لوگوں کو خالدؓ بن سعیدؓ کی طرف بھیج دیا۔ نیز اس وقت شام کی ہم کا اجرام کرنے لگے۔ کسی امر اہل حد کثرت پر قبضہ کر کے خالدؓ بن سعیدؓ کی مدد کے لئے بھیج دیا اسی اشیاء نے اس لشکر کا کام بیش از حد رکھا گیا۔

حضرت عمرؓ بن الخطابؓ کی اروائی چنانچہ عمرؓ بن الخطابؓ کو شام کی ہم کے پیش رو جانے سے صدقات و عہدہ ہم دونی خدو سے قبول کر کے جہاد روم میں خالدؓ بن سعیدؓ کے ساتھ شریک ہونے کو کھلے اور غلطی کی طرف سے حملہ کرنے کا حکم دیا جس کو آنحضرت ﷺ نے عمان کی طرف روانہ کیا تھا اور ان سے آپ نے یہ دہرہ فرمایا تھا کہ عمان سے اسی پر قبضہ دوا ہے

خالہ شام کو کھاتے ہوئے سرخ الصغر میں جا پہنچے۔ خالہ کے ساتھ اس واقعہ میں ذوالفقارؒ بکرم دہلیہ بن عقبہ بھی تھے۔ جس وقت یہ لوگ دمشق کے قریب حرج الصغر میں داخل ہو گئے۔ یہاں نے چاروں طرف سے ان کا راستہ بند کر کے سر کر دیا۔ اتفاقاً عیدین خالہ سامنے لائے، اور انہیں سے اس کا مقابلہ ہو گیا اس نے ان کو شدید زد کیا۔ ان کے باپ خالہ نے یہ خبر سن کر کچھ اپنے چچا عمر ایسوں کے شام سے بھاگ کر ذی المراد (قریب مدینہ) گیا، کہہ دیا۔ ان کے چلے آنے کے بعد عمرؒ بیدار اسی فکر میں تھے کہ شام کے قریب رو سیوں کے مقابلہ پر صرف آ رہا ہے۔ اس کا چچا، عیدین خالہ بن حسنہ عراقی سے حضرت ابو بکر محمدؓ بنی کے پاس حضرت خالہ بن ابیہ سے سفیر ہو کر آئے ہوئے تھے۔ ابو بکر محمدؓ بنی نے چچا اور عیدین کو جمع کر کر جمع کیا۔ عیدین بن حسنہ کے ہمراہ رو سیوں کی طرف روانہ کر دیا، مگر جمع کیا، مگر عیدین بن عقبہؒ کو روانہ کیا۔

حضرت شریح بن ابیہ اور حضرت معاویہؓ کی روانگی۔ شریح بن ابیہ حضرت خالہ بن ابیہ سے اٹھا ہوا بیٹا تھے۔ اور ان کے ہمراہ وہ بھی تھے۔ جبکہ وہ بھی کو لینے ہوئے، ان دنوں کی طرف روانہ ہوئے، اسی کے بعد وہ بکرم محمدؓ بنی نے ایک چھوٹا سا لشکر منظم کر کے معاویہ بن ابی سفیانؓ کی سرکردگی میں یہاں اپنی سفیناؤں کی مدد کو روانہ کیا۔ معاویہ بن ابیہؓ کے بیٹے ابیہؓ کو لے کر یہاں اپنی سفیناؤں کی بربط چلے۔ جب خالہ بن ابیہؓ کے مدد کو یہاں پہنچا، تو ان کو مدد سے بھی آنے کی اجازت دی گئی۔

معاویہ بن ابیہؓ کی سرک موک میں اجتماع۔ جب یہ امر الفکر اپنا اپنا لشکر لے کر شام پہنچے اور برق کران کی آمد سے اطلاع ہوئی تو اس نے پہلے اپنے سردار ابن الفکر کو جمع کر کے عربوں سے لڑنے کے لئے منع کیا اور یہاں سے خالہؓ کی طرف ہوجا چکے ہوں۔ ان کو مدد کرنے کی بجائے۔ لیکن اس کے اور کہیں لشکر نے اس سے انکار کیا اور عربوں سے لڑنے پر آمادہ کیا۔ عربوں کی برقت نے مجبور ہو کر اپنے امراء لشکر کو اس کی سپہ سالاروں کے مقابلہ پر اس طرف تقسیم کیا کہ حقیقتہً عراقی (اپنے بھتیجے ہوئی) کو فوج بڑاؤ فوج کے ساتھ عمر بنیہؓ کے مقابلہ پر یہاں طرف اور اور انہیں کو یہاں شریح بن ابیہؓ سے چھٹی ہونے پر اور کے ساتھ اور ان کی طرف اور تقاضا میں سلمہؓ کی کو ساتھ بڑاؤ فوج لے کر ابو عبیدہ بن الجراح کے مقابلہ پر جا بیٹھنے کی طرف روانہ کیا اور اسلام میں یہ تاری اور کلاسیک فوج میں کہ حصار کا مشورہ نہ لے گئے۔ جب نے باحق رائے سے قرقر پالیا کہ چونکہ اس وقت ابیہؓ اور لشکر سے بیحد، خیر، امتیاز کہ یہ مسلمانوں کو سرحد سے زوال میں ڈال رہا ہے۔ یہاں اہل اسلامی لشکر کو بھیجا ہو کہ لڑنا چاہئے، اس کا شمس حضرت ابو بکر محمدؓ بنی کا اسی ہشون کا ہے، پھر کیا قیاس کے سب پر موک میں جمع ہو گئے۔

حضرت خالہ بن ابیہؓ کی شام کو روانگی۔ مسلمانوں کی تعداد اس وقت انہیں جڑواں تھی، جس نے بھی اپنے متفرق لشکر کو بر سوک میں لے کر لے کر کھم، یاد اور مکان کے، اندر کر کے کا وہ دیکھا اور دوسروں کے لشکر کا افسر بھی شہید نہ رہا، اور اس نے متحدہ مدد پیش پر توجہ، بیحد پر یہاں سیرہ پر اور انہیں ساتھ میں قبضہ ان میں تسلط رہی تھا۔ مسلمانوں اور دوسروں کے درمیان میں عراقی دشمنوں کا بھی تھے۔ جس سے دونوں لشکر مسلمانوں پر مسلط نہ رہا تھا اور یہی مسلمان آجے پوچھ سکتے تھے۔ مسلمانوں نے یہاں قیام سے گھر گھر حضرت ابو بکر محمدؓ بنی کو لکھا اور ان سے امداد طلب کی۔ حضرت ابو بکر محمدؓ بنی نے خالہ بن ابیہؓ کو لشکر شام

ہوئے۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔

جس کا قبول اسلام اور باب یہ رہا۔ سرخ نے کہا ہے کہ اشاء جنگ میں مدینہ سے آئے تھے۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔

میں نے یہی سیکھ لیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔

بھروسے کی فتح، بعض نے کہا ہے کہ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔

(مترجم) جنگِ احزاب میں اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔ یہاں سے اس نے اپنے گھر کو اس طریق پر تقسیم کیا تھا اس کی ایک طرف بہت زیادہ ٹیکہ ڈال دیا۔

مڑائی شروع ہو گئی۔ ہر کسی نے حضرت خالہ اور ان کے دونوں سوتیلی بہنوں پر حملہ آور ہو رہا تھا اور یہ تینوں بزرگ اپنی ممانعت کرتے اور اپنے گھون کے وار سے بچاتے ہوئے رنہ رنہ کر رہے تھے۔ خالہ کو ان کی طرف سے ہتھے پہنچنے والے کے قریب پہنچ گئے۔ حضرت خالہ نے جڑہ ایک بھر پور وار سے دوہواؤں کو کھڑا کر دیا اور تھکانے والے ہتھے سے اپنے مقابل کو مار کر بائیں ہاتھ سے دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلنے لگی حضرت خالہ اور ان کے ہمراہیوں نے برآواز بلند کیجی کہ جس کی ممانعت کل میں ان کو کی گئی تھی اور ان کے باقی فریقوں نے کامیابی کے جوش سرخ میں گواہی کیجی کہ حملہ کر دیا۔ اہل بیت سر دھڑوں سے اسی فوری فیمے سے کھج کر اپنی طرف کے فریق میں سر دھڑوں کی درخواست کی ان لوگوں نے صلح کر لی۔ چنانچہ بھلائی اپنی اپنی سمت سے شہر میں داخل ہوئے اس امر کہ میں نے نہ صرف خالہ بن ولید ایسے سردار تھے۔ جو بڑے سچے داخل ہوئے تھے اور باقی دوسرے امراء اسلام بھلائی داخل ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت خالہ بن ولید کو فتح بھی قدر بہرہ بخش حاصل ہوئی۔

جنگِ خیبر

پیغمبر نے لکھا ہے کہ جب حضرت محمدؐ فاروق کو اس فتح کی خبر پہنچی تو انہوں نے لشکر عراق کو عراق کی جانب روانہ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ابو سعید وہابی جراح نے لشکر عراق پر باختم ہتھیار کیا اور تھکانے والے فریق کی طرف روانہ کیا اور دمشق میں پہنچے وہابی غیاث کا میر شہر کے قریب قتل کی طرف بلائے۔ پہلے بنی امیہ بنی نے وہابی بھی کوڑہ مر کی طرف اور اولاہا ہر قریبی کو تدارک دینے کی جانب روانہ کیا۔ ان لوگوں نے صلح و امان کے ساتھ ان مقامات پر قبضہ کر لیا جہاں اس کے عام مشورہ کئے گئے۔

فتح کی خبر تک حضرت ابو سعید نے حضرت خالہ بن ولیدؓ کو خدمتِ انجوش پر تھک کر پہنچا دیا۔ ان کو یہ خبر پہنچ کر انہوں نے ہاتھوں کو ساروں پر مضرب بن لایا اور ان کو دعا دے کر حاضر بن گئے اور فرما دیا کہ خالہ میرے ہمراہ رہو۔ وہابیوں نے آدمی رات کے بعد اسلامی لشکر پر حملہ کیا۔ شہر میں بنی امیہ متامل ہوئے۔ لڑائی کا شور داخل میں کوڑہ مر و امان لشکر اسلام بھی اچھا لڑنا لڑھکیں لے ہوئے میدان میں آ گئے۔ آتی دوڑ تک خود تر شہر و دروازے لڑائی ہوئی رہی۔ وہابیوں کا آدمی سردار سطل بن عرق اور کئی آدمی گراہی یہ حال دیکھ کر اسی سردار کے ہمراہ ہوئے۔ یہ لشکر بال غیرت مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

پیرسان و طبرہ کی اطاعت ایسا کے بعد اسلامی لشکر پیرسان کی طرف جا ہزار ہا مسلمانوں کے بعد لڑائی شروع کر دی۔ لیکن حسب یہ امن کے کافی کامیابی کی امید میں پیرسان پر اپنی اپنی جانیں فدا کر چکے تھے اور پیرسان نے مجبور ہو کر صلح کر لی اور اہل طبرہ سے بھی امن کا اعلان کر دیا۔ اہل طبرہ نے صلح ہو گئی اس طرح پیرسان بھی پیرسان طریقہ پر فتح ہو گیا اور مسلمانوں نے ان کے شہروں اور قصبوں میں انظام کی فرض سے اپنا لشکر متروک کر دیا اور اسی فتح یابی سے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو حاصل ہوئی۔ حضرت محمدؐ فاروقی کو مطلع کیا۔

۱۔ یہاں بنی امیہ بنی نے اپنے اپنے حکمت میں دشمن میں اس کے ممالک خالی سے فوج و قہل اور ہر سمت کو فتح کیا اور اہل بیت کے لشکر نے ان کو ہار کر کر باغیہ ان کے لشکر کے ہتھے پہنچا۔ حضرت ابو سعید ہاشمیؓ تھے۔ انہوں نے قرآن پڑھ کر کہا ہے۔ (ایسی فتح)۔

17. 22. 1971

[illegible][illegible]

مجاہدین کی مراجمعت کر، اور ان کی نہایت مراد آتی۔ کہنے رہے۔ یہاں غرضی نہیں ہونے اور یہاں غرضی نہیں ہونا۔

یہ کتابیں ان حضروں نے مترجم و مفسر کی کوششوں سے قرآن مجید کی جامع و مفصل تفسیر کی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے تفسیر کے بارے میں بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ ان کے تفسیر کے بارے میں بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ ان کے تفسیر کے بارے میں بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔

[illegible][illegible]

وہیں سے کہنے لگے کہ میں نے اپنے لیے ایک چھوٹا سا کونڈا بنایا ہے۔ یہ سن کر وہ بڑبڑاہے اور کہا کہ اس کو توڑ دینا۔

یہاں واقعہ یہ ہے کہ اسی دوران میں ہی شہر دہلی پر انہوں نے قبضہ کیا۔ اس وقت کی تقریریں حضرت سعد سے بیان فرمائی۔ یہ سیرت الہیہ میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم نے لشکر کا جائزہ لینے اور لشکر کی صف بندی کا حکم دیا۔

لشکر اسلام کی ترتیب: حضرت سعد نے لشکر اسلام کا جائزہ لیا تو قانون اسلام کی تعداد میں ہزار تک پہنچی تھی انہوں نے ہر دوں وی آدمیوں پر ایک ایک کمانہ زبورہ انھیں کو مقرر کیا۔ سرداری کا جھنڈا ان کو عطا کیا۔ یہ سب امتیازات اسلام صحابی تھے ہر اول اساتذہ کرام، پھر پیادوں، سواروں پر جدا جدا سردار مقرر کیے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حصہ	نام	تفصیل
مقدمہ یعنی ہر اول	زہراء بن عبد اللہ بن کفار	ایک حالت میں یہ بکری کے بادشاہ تھے اور اپنی قوم کی طرف سے وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف پر اساتذہ ہو گئے۔
بمیں (لشکر کا دایاں حصہ)	عبد اللہ بن العاصم	ایک دفعہ فوجوں نے اہل ریت کی لڑائی میں انہوں نے بہت کام کیا تھا۔
ساق (لشکر کا پیچھا حصہ)	عاصم بن عمرو اشجی	یہ تھا شہر بن مرہ کے بھائی ہیں اور صحابی ہیں۔
طالچ (پہرہ)	سواد بن اسلم	اس جنگ میں پہلے ایک سرے کے سردار بنائے گئے تھے پھر علی بن ابی طالب بنائے۔
فرد (بے کمانہ فوج)	سلمان بن ربیعہ باغلی	یہ فوج شام میں بھی شریک ہوئے تھا۔
پہل	جمال بن مالک الاسدی	انتقال ہوا۔
شہسوار	عبد اللہ بن ابی اسلم	
قاضی و کرائی	عبد الرحمن بن ربیعہ باغلی	اہل شہر کو جمع کرنا اور تقسیم کرنا کی ان کے سپرد تھا۔
دایہ و چپنی و سدا غیرہ کے	سلمان فارسی	مشہر صحابی ہیں جو فارس کے رہنے والے تھے۔
مزم	جلال جری	
کاتب (بیکٹرل)	زید بن ابی سفیان	

فاروق اعظم کا دوسرا فرمان: سعد نے لشکر کی ترتیب سے فراغت حاصل کرنے کے بعد صفی کے لئے دوائے

پڑے گا۔ لیکن اگر کسی سے بھی انکار کرے تو قسم سے جنگ کریں گے۔" یہ ہو کر پھر یمن کی ہر فردیت ہو گیا لیکن جبکہ اس کے ترجمان کے ذریعہ سے کہا "میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی قوم تو ہے زیادہ عقلی غیر محذب و جشی تعدا میں کہ" یہ انہیں یس زیادہ نہیں ہے۔ جس میں یاد ہوگا کہ جب تم لوگ شرارت دیکھ کر یا آمادہ دوتے تھے تو ہم تمہارے اطراف و جواب کے قصبات و دیہات کے ذہینہ آدمیوں کو تم پر مامور کر دیتے تھے وہ تمہاری سرکوبی کر دیتے تھے۔ تم لوگ قاریس کی طبع نہ کرو۔ اچھا اگر تم کو کچھ ضرورت ہو تو بیان کر، ہم تم کو کھانے کو دیں گے، پینے کو پکڑتے دیں گے، دھم پر ایسے شخص کو عہد ان بنادیں گے جو تمہارے ساتھ نری و احسان سے پیش آئے گا۔" نعمان بن قیس کا جواب نہ دینے پائے تھے کہ یمن میں زور و بول اٹھے "یہ زور و بول اور شراف و جہتیں شراف و جہتیں ایسی لڑو، توں کا جواب نہیں، بے حیالانہ ہوتی ہے۔" اس کا جواب دینا یوں یہ ناک اس کی حد بندی کرتے کہ نہیں گئے۔ تم نے عرب اور اہل عرب کی حالت بیان کی ہے یہی حال اس نے بھی بد جوابا اثر کر دیا۔ میں نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ یہ لڑو پہ اپنا شخص، احسان کیا اور ان کی ہدایت کے لئے یہی مسیٰ اللہ علیہ وسلم بھیجے میں نے انہیں اور باہر سے کی ہدایت کی اور انھیں، یمن میں کوئی اور ملک روئے زمین پر نکلے پنے کا وعدہ کیا ہے۔ جس میں میں نے دانت و خوار کی قبول ہے تو جزیہ و ریاضت و کر و کر و یہ توفیق ہے جو خدا نے اور تمہارے درمیان قلعی فیصلہ کرنے والی ہے یا پھر اسلام قبول کر کے خیر کو پہن لو۔"

نیک قال: یہ زور و کلمہ اس فقرے سے بڑھ کر اٹھا تو نہیں سرخ ہو گئے پیرے کا رنگ خیر ہو گیا۔ قحڑی وریک غضب تک مسکوت کی حالت میں بیٹھا یا پھر اپنے ہونٹوں کو چبا کر بولا "ایہ کی خبر ہے۔ اگر مجھ سے دشمن کسی نے سفیروں کو قتل کیا ہوتا تو میں اس وقت تم لوگوں کو دبا لیتا۔" پھر بڑا دگر نے اپنے خادم سے ایک نوکری منی منگو کر کہا "اس نوکری کے سردار کے سر پر رکھ کر راس سے باہر نکال دو۔" پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر بولا "انہا کو چنے سردار کے پاس لے جاؤ اور اس سے یہ کہہ دو کہ ہمارے ملک سے یہ ملا ہے۔ میں بہت جلد تم کو تمہاری سرکوبی کو بھیجتا ہوں جو تم سب کو قادیہ کی شہاد کی میں دیکھ کر وہ گاہک کے بعد، اور تمہارے ملک کا ماہر سے زیادہ پال کرے گا۔" وہ ہم یہ سن کر کھٹکھٹے ہوئے اور منی کی نوکری اپنے کندھے پر اٹھا کر بولے "میں اس سردار کو دبا کر دے گا۔" پھر اپنے ہر انہوں سے مخاطب ہو کر کہا "پلو خود کمری فارسی نے اپنی زبانیں ہم کو دے دی تھیں، ان کے ساتھ منی کی نوکری لئے ہوئے سید سے حضرت مہر کے پاس پہنچے گا، جو بیان کر کے کہتا "مہارنگ اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے ملک کی منی ہم کو مرحمت فرمائی ہے۔"

یہ ہو کر وہ حاضرین و زائر اس کو عرب کے سفیروں کی گفتگو اور منی کی نوکری کو کھٹکھٹے ہوئے اور منی کی نوکری نے انہی کے ملک کی منی ہم کو مرحمت فرمائی ہے۔ یہ وہاں ہوتا تھا بہت شاقی مگر اس گل سے وہ جو کلمہ غرور کے دور میں ڈب گئے۔ یہ تم ان کی باتوں اور بلند پایاں سے جو ان میں کیا پانڈروں نے تو انہی کے ہر کے بعد ہر شخص کو تو کر کہا "میں نے عرب میں ان لوگوں سے زیادہ کسی کو حق نہیں دیکھا۔ ان کو یہ کیسی

نام و اہمیاں مہر میں کیسی ہوا۔ انہی نے انہی کے ملک میں لکھنے کے لیے یہ ہو کر مہر کی منی کو کھٹکھٹے ہوئے اور منی کی نوکری نے انہی کے ملک کی منی ہم کو مرحمت فرمائی ہے۔ یہ وہاں ہوتا تھا بہت شاقی مگر اس گل سے وہ جو کلمہ غرور کے دور میں ڈب گئے۔ یہ تم ان کی باتوں اور بلند پایاں سے جو ان میں کیا پانڈروں نے تو انہی کے ہر کے بعد ہر شخص کو تو کر کہا "میں نے عرب میں ان لوگوں سے زیادہ کسی کو حق نہیں دیکھا۔ ان کو یہ کیسی

آجائے۔

دستبرداری سے غصہ ہے لیکن ڈر نہ ہو ہے پاس اس وقت (حاضرین کی طرف اشارہ کر کے) اس قدر جنگ آور سو جو ہیں۔
 عرب، تو ان پر کیا نافرمان ہے یہ سب فضا وقتہ، جیسا کہ تجھے ٹھیکر کے سامنے تیرا اور یہ تجھے جان پر نہ دے دیں گے۔
رسول کی خبر دیکھو اور دیکھو۔ قسم اس قدر ہے۔ نہ براہِ فتنہ ہو گیا جلاؤ کو یا کہ اس پر غریب عرب کی گردن مارنے کا قسم دیا
 بعد ازاں کوہ سے چڑھ کر آئے۔ اور وہاں اس کے فوجیوں نے رہنما کو لوٹنا ان کی محرومیوں کو بے عزت کرنا اور شراب پی
 کر ہر مسک کر تفریح کیا۔ جب اس کی اطلاع دستبرداری کو پہنچی تو اس نے لشکرِ عرب کی مجلس کو سرائے صومدہ دی۔
 اپنے ہم نشینوں سے کاغذ لے کر کہہ "قسم ہے اپنے اور وہاں کی اس عرب نے جو کہا تھا کہ حج تھا اور بے شک جو وہاں ہم پر
 آئے گا ہماری برائی یوں سے آئے گا"۔ قسم نے پھر میں بھیج کر اہل حیرہ کو حج کیا سمجھا یا بجھا یا مسلمانوں کے خلاف
 اور وہ ان پتیلے نے کہا "کیا خوب قسم خور مسلمانوں کی ممانعت نہیں کر سکتے اور ان کو نہ دانت نہ کرنے پر ممانعت کرنے
 ہوتا۔" تب یہ سخت ہوا ہے کہ یہ ممانعت ہو گیا۔

سواہل کی مجلس۔ حضرت سیدنے سواہل کی طرف ایک سر پہ روانہ کیا۔ دستبرداری اس سے باخبر ہو کر ان کی ممانعت کے لئے
 سواہل کا ایک دستہ روانہ کیا جا سواہل نے حضرت سید تک یہ خبر پہنچائی۔ حضرت سید نے عاصم بن عمرو کی سرکردگی میں چند
 سواہل کو وہاں سر پہ کی ملک کے لئے بھیج دیا۔ اتفاق سے عاصم میں پچھلے چھوڑنے کے وقت انہماک کر کے بھیج دیئے۔ سواہل ان فاس
 عاصم کو سمجھتے ہی بڑگ کھڑے ہوئے۔ لڑ کر سر پہ اور عاصم مانا نیست لے آئے اپنے لشکر کا وہاں چلا آئے اس کے بعد
 حضرت سید نے عاصم کو مدد دی کہ۔ اور علیہ اس کی فاس کے رنگ و رنگ حالت دیکھنے کو بھیجا۔ تقریباً تین میل پہنچے
 لشکر نے باہر کے ہونے کے اہل فاس کا سواہل دکھائی دیا۔

حضرت طلحہؓ کا کارنامہ۔ عروین مدی کی کرب تواس مقام سے واپس لے گئے۔ لیکن طلحہ رضی اللہ عنہ لباس پہننے کر کے
 لشکر فاس میں داخل ہوئے۔ جب رات کا زید دھندہ ڈھکیا اور پورے فوجیوں پر غفلت کی نیند ڈال دی ہوئی۔ تب طلحہ آہستہ
 آہستہ گھوڑوں کی طرف گئے نکلیا ہونے کو فاس پا کر نیچے کی رسیاں کاٹ دیں اور ایک گھوڑے پر سوار ہو کر دوسروں کو باکھے
 ہوئے لشکر کا رستہ نکل گئے۔ عینوں کے گرنے اور گھوڑوں کے دوڑنے سے جو شور مچا اٹھا تو لوگ جاگ اٹھے۔ چند
 سواہل نے ان کا تعاقب کیا جب عرب پہنچے تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھار کا کھنڈا اڑا دیا کہ وہ اس مقام پر غنڈا
 ہو گیا۔ جب دوسرا فاس کے دھاتو طلحہؓ نے اس کو بھی ایک ہی وار سے قتل کر دیا۔ جس سے آگے بڑھ کر وہ نہ چاہا اور طلحہؓ پر
 چڑھ چکا لیکن طلحہؓ وار سے قتل ہوئے۔ بہت فیر سے کی بھونک مچنے لگی اور خدا رنجی زمین کی طرف جھکا دیا۔ فوراً لوگ اڑا کر اور
 اس مقام سے نیا کہ اس امر حق سے جدا ہو کر طلحہؓ ہانچا کہ چھوڑا اور عرب پہنچ کر طلحہؓ کی کمر میں ہاتھ ڈالی کہ کھینچ چاہتا تھا کہ
 طلحہؓ نے اس کا ہاتھ اس زور سے پکڑ لیا کہ وہ لٹا ہوا اٹھ کر کے ساتھ چلے گیا۔ سواہل کا رستہ یہ واقعات دیکھ کر تائب و تائب
 نہیں چلے آئے۔ طلحہؓ گھوڑوں اور اپنے حریف کو قتل کرنے والی شکر میں داخل ہوئے اور سید کے حضرت سید رضی اللہ

میں شانہ نے ہم میں اپنا ہی حلی اللہ علیہ وسلم بھیجا اس نے ہم کو دین حق کی طرف بلایا۔ جسے ہم نے قبول کر لیا انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے جو شخص اس دین کو قبول کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ ہم کو مسلمان کر دے گا اور جو نہ دے دے وہ اس سرگشتی اور بے دینی کا بدلے گا اس لئے اللہ تعالیٰ ہم کو طلب و فتح دے گا۔

رستم: تم لوگ اب بھی اقلیت ہو ہماری اس عظیم امانت فوج کے مقابلہ پر کیا آسکو گے؟

زہرہ: یہ خیال غلط ہے ہم اپنے دین حق کی راست سے تم پر یقیناً غالب ہو جائیں گے اور جب تک ہم میں سے ایک شخص بھی زندہ ہے تمہارے مقابلے سے نہ صاف ہو گا۔

رستم: وہ کون سا دین ہے جس کو تم حق کہتے ہو؟

زہرہ: شہادتیں (شہادۃ) لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ کو زبان سے کہنا اور اس سے اس پر اصرار و تکرار یہی دین ہے۔

رستم: یہ تو مسلمانوں کا دین ہے؟

زہرہ: شرک اور بت پرستی کا عالم سے راد کرنا تو کون کو عقل کی غبارت سے بچا کر اللہ کی طرف رخ نہ مٹھو مرنے کی حیثیت سے ہم تم سب برابر ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ بشرطیکہ ہمارا اور تمہارا دین ایک ہو تو نہ بھائی ہونے سے بچاؤ تمہارے بانی دشمن ہیں۔

رستم: اگر ہم تمہاری دعوت قبول کر لیں اور تمہارے دین میں داخل ہو جائیں تو کیا تم بغیر جنگ و جدال لوٹ جاؤ گے؟

زہرہ: (خوشی کے لہجہ میں) اللہ ہم پر رحم کرے واپس چلے جائیں گے!

حضرت ربیع بن ریحی بن عفرات رستم بن کر اپنے نیسے میں آیا اور سرداران لشکر کو طلب کر کے زہرہ سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ذکر کیا۔ سرداران لشکر رستم کی تقریر میں کر اور اس کا رد خان سلطانوں کی طرف دیکھ کر برا فردوس ہو گئے۔ فرشی دو جہیں بھی ہو کر اٹھ کر چلے گئے بلکہ دو جہیں پر ہم ہو گئی اس کے بعد رستم نے حضرت سعد کے پاس گیا بھیجا "تم ہمارے یہاں کسی سفیر کو بھیج دو جس سے ہم مصالحت کی گفتگو کریں" چنانچہ سعد نے رستم کے پاس دینی جن ماسر کو روانہ کیا اہل غداروں نے ان کو قتل کر دیا اور فرشی پھوٹا۔ فرشی پر رومی کا لہوئی کو پھیرا کر کچھوں کو کھانا جن کے خلاف ذرا بات کی اور جھگڑا سوتوں کے لئے۔ پیر اور خوب دواہرا کرنا چاہتے تو وہ پیش حسب مراتب تھا تو دینی کو داخل ہونے کی اجازت دینی۔ دینی پر دینی چلی ہوئی نہام میں بندہ تلوار گلے میں لٹکائے ہوئے ٹھوڑے پر سوار اور ایک ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے فرشی کو ٹھوڑے کی ٹاپوں سے دھرتے ہوئے قالین کے فرشی تک پہنچے ٹھوڑے سے اتر کر ایک قالین میں نیزہ سے سوار فرشی کے کچھ کھانوں میں پھنسا دیا اور پیر سے ایک نوک سے فرشی کو پال کر تے ہوئے چلے۔

رستم اور ربیع بن ریحی کی گفتگو: اہل غداروں کی ان بات کو خجارت سے خاموشی کی حالت میں دیکھتے رہے جب رستم کے

قریب پانچ سو سال سے پہلے سے تھیں روزگار دینے کے لئے کہا، پہلی نے ترش دیا، گو کہ "گو کہ میں باطیب قبر دے پس آجاتو
میں ایسا کرتا تم نے مجھے ہوا ہے" کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور اس جگہ پر اس نے ترش دینے کو تسلیم کرنے کی اجازت
دے دی۔ چنانچہ اپنی کونہ اور غائب سے فاش کو غائب کرتے چلے گئے، ستم کے شے تک پہنچے اور ستم کے براہ راست
پہنچنے کا منصوبہ کیا، لیکن ماضی میں نے دو گنا دیا، "پس" میں تمہارے دینے سے آیا ہوں جہاں میں میرے چاہا ہوں پہنچے
اور نہ میں چلا یا ہوں، مگر تمہارے پاس نے کی کوئی غرض نہ تھی، تمہارے سب میں اس کی خدمت نہ تھی ہے کہ ایک شخص
ہو، گو کہ غیبت اور باقی انسان نہ۔ یہ کہہ کر یہ نہیں بھی کہہ سکتے، یہاں ستم نے نہ صرف کوئی اور کیا کرنا نہیں اس
کے اسی شخص کی حرکت پر غرض نہ ہو، لیکن خود بھی کہہ سوج کر غیبت سے اس کے اور غائب چلے گئے کو غیبت سے چھان کر زمین پر چھ
گئے اور ستم سے غائب ہو کر کہ "مگر تمہارے اس بظلمت ستمی غیبت نہیں پہنچے، لیکن اس کی طرف اشارہ کر کے اشارہ غیبتی
کا پتہ پڑا، یہ فرق تھا۔" لے گا ہی ہے، ستم نے تمہارے دینے سے اور پست کیا، ستم کو یہ سب یہ پتہ آئے گا۔
رہی، خدمت کلی جہاں نے ہم کو دیا، میں نے غرض سے یہ بیان کیا کہ ہم اس پر سمجھنے والے بندہ کو دنیا کی غیبت و دست اور
سب سے کی ہم کو دینے کی طرف توجہ کریں اور باطل و بدی، ان ستم سے بچا کر دل اسلام کی جو نسبت، ہمیں ہم اس کے دینے کو غیبت
سے سب سے چھوڑ گئے ہیں، اس کو ہمیں اس کو غیبت کر کے کہ ہم اس پر اور اس کے سب سے غیبت نہ ہو گئے، لیکن یہ ہمیں اسلام
سے انکار کر کے گمان سے ہم اس سے غیبت کرتے رہیں گے، جب غیبت ہم جنت میں نہ لے گی، یہ کیا غیبت منصف ہو جو نہیں۔
وہ ستم، کیا تم کو یہ سمجھا دے گئے ہوں کہ کام کو چھوڑ دینے سے چھوڑ کر ستم سے بچا کر ہم تمہارے خیانت پر نہ ہو رہے۔
رہی "ابن ابیہ دین باریا"۔

وہ ستم نہیں اتنی سمجھا دے کہ ہم اپنے دین سب اور نہ ستم سے اس معاملہ میں غلط اور کتاب کو نہیں لے۔

رہی، یہ نہیں ہو سکتا، ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو تین دن سے دیا، یہ اہمیت نہ دیا کریں
ان تین دن میں خود کرتے یا تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں
ہم اس کو قتل کر لیں گے، جو ہم پر غیبت نہ ہوں گے، اور یہ بھی کہ جو ہم کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں
تمہارے پناہ کی غیبت کر کے، لیکن ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں
سے غیبت نہ کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں تو ان کو قتل کر لیں، اگر نہ کر سکیں
وہ ستم کی تمہارے رسول کے سرور ہو۔

رہی، ہمیں نہیں سب۔ مسلمان اپنے جہنم کی بھی پس ہم میں سے ہر شخص جو امر میں حق نہ ہو رہے۔ ہم میں اہل اولیٰ کا کوئی
ایثار نہیں، اولیٰ اہل اولیٰ کے اجازت سے ملے گئے، "وہ ستم اور اس کے عریان فرج رہی کی اس ستم سے الگ" کے
وہ ایسے ستم کی حالت میں قتل کر لیں، لیکن ہمیں دے بعد اس ستم نے، لیکن کی کو قتل کر لیں، اس کی قیام بہت ہو چکا ہے
کا کابل، لیکن اہل اولیٰ کے قتل کر لیں، لیکن اس کی قیام بہت ہو چکا ہے، لیکن اس کی قیام بہت ہو چکا ہے، لیکن اس کی قیام بہت ہو چکا ہے

تجربہ کیا ہے۔ بخیر، موسم نے بھی کام کیا، اعلیٰ نیا، اس کا پھل دیکھ کر غصہ نہ ہوا، اس کو پھل بہت چھوڑا ہے، اعلیٰ میں کیا کام دیتا ہے؟ "کافر" نے بے پرواہی سے جواب دیا، پھل اس کا چھوڑا ضرور ہے لیکن سپردِ حادِ دشمن کے بیٹے ہمارے تیرے تاج ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ "کافر" کی آنکھ پھٹی ہوئی ہے، یہاں ہی آج شہر کو لوٹا ہے، کوئی جوتی ہے۔"

حضرت ربیع بن عمر کی وابستگی: تھوڑی دیر تک دینی اور دنیوی قسم میں ان قسم کی لوگ سبھک ہوتی رہی۔ پھر دینی میں رہے۔ چنگیزی سے اٹھ کر لڑنے کو پہنچے۔ دوسرے اپنے کھڑے۔ لکھ پاس آئے۔ وہ سواروں کو کہہ کر اپنے لشکر کو دھن دھن بھی گئے۔ دوسرے دینی نے رہیں جو نے بے بہرہ ایک مجلس نامہ میں اور کچھ مصلحت اور اخراج بن فوج کو منع کر کے کیا: ”تم لوگوں نے دیکھا کہ کس نے بے رخی سے وہ اپنی نڈھال میں اتار کر باہر اٹھا لیکن میں نے یہ نہ کیا: ”وہ بہت بد تہذیب و فحش غیرت پرست یا نہ تھے پھر شرک جیسی امن کا جھوس پیچھے نہ تھا تمام قانون اور حربہ کرنا تھا۔“ دوسرے نے جواب دیا: ”اے صاحب! میں نے ایک چال کیا کہ وہ سب نے چاہا کہ کوڑے کی داس اس میں باوجود نہ تھی۔“ میرا جواب تھا: ”یہ لڑیں گے گواہ کی ہمارے ساتھ اور تم نہیں جیتے۔ میں صرف وہ انکل و چھل ہے اس کے برے مت اس کے برے مت صرف ایسے بائیس کی بد نظر غمزی ہے۔ وہ تم کو آٹا توں کی یہ باتیں پسند نہ آئیں۔“ پھر لکھ کر ”تم لوگ صورت و شکل کی طرف دیکھتے نہ آتے۔ یہ تمہاری شکل یہ اس کی رائے اور آنگھو، لکھو اس نے نہ لے چہ تو کہہ دے تم لوگوں میں غمزدہ وہ دینی اور دنیوی کے باتیں کرتا تھا۔“

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی سہارا برت دوسرے دن زخم نے پھر زبلی ہو اچھا۔ حضرت سعدؓ نے جو نے ان کے حذیفہؓ کی اس کور وائے کیا، چہ نہ زبلیہ بن لکھنا بھی اس طرح سے زخم کے پاس پہنچا۔ جس طرح زبلی کے شے لکھنا یہ اپنے ٹھوڑے سے ڈالتا۔ فرشتہ دھتے ہوئے دستہ کے زخم پہنچے اور ان کے لئے تھوڑا سا کام کیا جیسا کہ علیؓ نے کیا تھا۔ زخم نے دریافت کیا "کما جب ہے کہ آج تم مجھے کچھ بھلے دانت صابن بھیجئے؟" حذیفہؓ نے جواب دیا "ہمارا اندر کرم و نرم آدھوں کو کچھ کرم دل کرتا ہے کئی ایسی ہی دہنی تھی آج دہنی ہے۔" پھر نرم نے جو چھاپا، کم کو صحت بخشے، یوں کی دے سکے، وہ "خدا ہے کہ" "آج سے تمہیں وہی کی" کرم پر میں ترنا موش ہو گیا۔ حذیفہؓ نے اپنے ٹھوڑے کی باگ رکھائی اور سلی ٹانگہ دیا، وہی پائیے

رحم کرکھیند کی تیزی رہ ماضی کو وہی نے تعبیر میں اٹال دیہ قصہ زلی اڑیک اسی خود و گھر میں رہا کہ "عرب سے لڑنے کی بات کیا کر چاہتے؟" نہ تو کرو کا حکم چلنے کرتے تھے اور یہ ٹوک لئی بھی لڑے یہ لڑنے والوں نہ تھے نہیں گئے۔" جب اس کے دل و دماغ نے کچھ فیصلہ نہ کیا تو اپنے اور دشمن لشکر سے مقابلہ نہ کر گیا "یہ لڑائی نہایت خطرناک ہے ان غشی سے یہ نقص جلاں دینے پر تیار ہے بہتر یہ کہ ان کا دین کوئی لڑایا جاتے یا اجزیو دینا منظور نہ جانے۔" ماضی میں بولنے کو یہ جواب! ان شخصوں کا دین و نہ کا دل ہے کہ ہم کوئی لڑیں؟ جب ان کی یہ مشاں ہے کہ ہم ان کو ترجیح دیتے "جس کو ہم ہر ترین لشکر و لشکر میں جواب ملے گا۔" یہ وہی کیل جن حکم میر ان کا حاکم رہا جانے کا یہ کہ وہ ہے کہ جب وہی کی دعوت کے ان سے تیرے اس کے بغیر آتے ہیں۔

[illegible]

حضرت سعد کی خلافت : حاتم کمر توپ نہیں مہر دے، جو کہ حضرت ابن نے جس قبیلہ کی ترویج فرمائی، حضرت سعد بن ابی وقاص کی اس قبیلہ میں سے ہیں۔ ان سے پہلے سے چڑھاؤ اور تارالوں کو میسر نہ آتے تھے۔ جب کہ قرینہ چاہے کہ قوس میں اس کے کاٹنے سے پہلے یا دعا خوان اور نیک باریے پڑھنے کے بعد اسے چھو کر لوگوں نے خلافت اعلیٰ کی سزا پیش کیا اور حضرت سعد نے اسے قبول کر لیا۔ حضرت ابن نے کہا کہ اس نے بعد

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

[illegible]

المادة ١٠٠ : في حالة انتهاء مدة العقد من غير تجديد أو تمديد من قبل أحد الطرفين ، فإن العقد ينتهي تلقائيا ، دون الحاجة إلى إشعار مسبق ، ولا يترتب عليه أي مسؤولية من أي من الطرفين .

۱۰۔ افسانہ: افسانہ ایک مختصر کہانی ہے جس میں ایک ہی واقعہ یا ایک ہی شخصیت پر مبنی ہوتا ہے۔ افسانہ ایک مختصر کہانی ہے جس میں ایک ہی واقعہ یا ایک ہی شخصیت پر مبنی ہوتا ہے۔ افسانہ ایک مختصر کہانی ہے جس میں ایک ہی واقعہ یا ایک ہی شخصیت پر مبنی ہوتا ہے۔

[illegible]

چلک دیا اور اس کے بعد چند پرچہ کراچ کرنا ۱۱۔ خود زور دیا کاتہ حرب جو کچھ تھا لے لیا۔

واقعات جنگ۔ رستم نے زنی کا عنوان بدلا ہوا کچ کر جنگ سلاطین شروع کر دی۔ دشمن ہاتھیوں کو مسلہ نون کی طرف بڑھایا۔ پہلے نے فوج سے مراد آگئی تھی کہ ان کا مقابلہ کیا۔ سہ نے فی اسد کو حید کی کلک کا حکم دیا۔ ٹھیکہ میں خوبید اور جمالہ میں مالک نے ہاتھیوں کے بڑھتے ہوئے جسے کے پیاب کو روک دیا۔ پھر طبیعت کی طرف ایک نامی سپہ سالار فاضل کھڑا کرنا ہوا۔ پھر طبیعت نے کچ کر ایک وار سے اسے صاف کر دیا۔ اصف میں فوج نے خواستہ کوڑتے و کچ کر کندہ سے خطاب ہو کر کہا "اے غمزدہ کندہ، ہمارا ساری اور مردانگی کا سہو دینی اسد کے سر پر باندھا جائے گا؟ کاتہ فاضل ان کا اندر سے مایوس ہو کر دیکھ رہے ہیں؟ دیکھو اس وقت عرب کی ہر قوم اپنے سر پر چھ سے حرکت کر چکی ہے۔ لیکن انھوں نے کہ تم نے اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں بھی نہیں کی اصف یہ کہہ کر آگے بڑھے ان سے بڑھنے کے ساتھ ہی کندہ نے بھی حرکت کی اور اس کے اٹھ کھڑے ہو کر حید و خفا اسد کو گھیرے ہوئے ٹر بڑھا پیچھے ہٹا دیا۔ رستم نے اشارے سے کل لشکر کو کچھ توڑے سے تھک کرنے کا حکم دیا۔ جس میں ذوالحاجہ و ام لکھنوی بھی تھا اس کے بعد سہ نے چوٹی کھینچ لی جس آواز کے سننے سے کل افواج کا ہوا اسلامہ نے بھی کھینچتے ہوئے قدم آگے بڑھا۔ خفا اسد نے ہم جگہ سے ہٹے اور جنگ و جدائی کی کچھ مل رہی تھی۔ فریقین کی فوجیں ایک دوسرے میں غلط ملط ہو گئی تھیں۔

صحر کے یوم الرماہ۔ جنگی ہاتھیوں نے مسلہ نون کے سپرد و سپرد پر فاضل اسلامی سواروں سے کھڑے ان کا کالے چاروں کو کچ کر جنگ کر بھاگنے کا حکم میں حرو نے سہ کے حکم سے حراۃ اڑوں کو ہاتھیوں اور ان کے سواروں پر تیر اندازی کا حکم دیا۔ خود و سہ نے غزوے کر ہاتھیوں پر تھک گیا ان کی دیکھا دیکھی اور نوکوں نے بھی ہاتھیوں کے حوضوں پر حملہ کیا۔ حراۃ اڑوں نے اپنے حیر برائے کہا ان کے سواروں کو جواب دہنے کا موقع نہ ملا۔ اکثر ان میں سے سہ کے غلی اڑوں سے ٹکر پڑے جو باقی رہے ان کو جبراً پیچھے ہٹا دیا۔ حراۃ اڑوں میں باقی اڑوں۔ بلا خراۃ نے اپنے سپاہیوں میں ان کی روشنی کو چھپا لیا۔ فریقین نے اپنی اپنی ہڈی کھاروں کو نیام میں کر کے میدان جنگ سے اپنے اپنے لشکر گاہ کی طرف مراجعت کی اس لڑائی کا نام یوم الرماہ ہے۔ حکم میں اڑتھبہ کے دونوں لڑائی ہوئی تھی۔

منا کو جھنڈا خیر حضرت سہ نے شہداء کو دفن کرایا۔ فوجوں کے سپرد کردیا۔ وہ ان کی حراۃ اڑوں میں صرف ہو گئیں اور حضرت سہ نے ترتیب لشکر کی طرف توجہ کی اس اثنا میں زور سے ایک گرجا پڑا۔ اڑوں کو گھوڑوں کی چھیناٹ سے یہاں کو گئے اڑتھبہ کی دیر کے بعد جب گرجا دیکھی تو لشکر حراۃ کا نشان دکھائی دیا۔ چھیناٹ میں لڑا ہوا حراۃ اور حراۃ اعظم نے ہمدردی و عشق اس کی داپس کا حکم دیا۔ اس لشکر پر ابو عبیدہ نے ہاشم بن عقبہ کو سپرد کر کے روانہ کیا تھا۔ مقدمہ لکھنوی سے ہٹا کر حراۃ اڑوں کے ہمراہ ایک بڑا فوج تھا انہوں نے میں میں آ دیں کی ایک ایک کڑی قائم کیا تھی اور ہر

طرائف کا تکبیر بلا ہوا کہ رہا تھوڑی دیر سے پڑ جانے کا حکم یا اور اس کے بروہی میں سواران کا درمل متعین کیا۔

مجاہدین کی پیکار: فوراً ہی حملہ میں سواران اسلام کے گھوڑے ہلک کر بے قابو ہو گئے لیکن ان متحرک سپاہ پرانوں نے سواران اسلام کو غیر مجرب نہ پایا جس طرح پہلے نقل جاتے تھے ذل کا دل چھتہ تھا۔ بعد سے تھکا دہا دم کے پاس کھلا ہوا کھلی سفید کو چھتاہ سے مقابلہ نہ مارا اور ہمال و شریحیل کو نقل و حرب کے ہلک کرنے پر مسترد کیا۔ تھکا دہا دم نے نقل و سفید کو ایک ہی وار سے ہلاک کر دیا۔ باقی ہمیشہ قریب اس کے مارنے پر جہاں و شریحیل متعین تھے اور انہی کو دیکر ہلکا۔ اس کو بھارت ہوا کی کر اور باجی کی اس کے پیچھے ہٹا کر کھڑے ہوئے۔ دم کے دم میں وہ سپاہیوں بالکل ٹھٹھ سے لشکر فارسی کی متعین دوم برہم تھیں۔ اسلامی سپاہیوں جو کہ کر سلا کرنے کے اور ان کو ہوا آور آئی کا موقع مل گیا۔ مرادیں صدیوں نے وہ لا کے مارا ہے تو کیا مارا جو دم دینے۔ عرب کی حصول میں بے خوف و فکر کھس جاتے اور غرہا نہ آئیے لگاتے کھڑے ہوتے کاتے والی آتے سارا ہلاک کر دے ان تمام میں خوف و فکر کے۔ تھاکہ فریقین کے لئے برابر رہا۔ اسلامی لشکر نے میدان جنگ میں انہما سے سے نماز ادا کی لئے کھڑے نہ ہوئی تھی باقیہ کو کھڑے قریب میں چھپ کر تھوڑی دیر کے لئے فریقین ایک دوسرے سے گویا بے نیب طبعہ ہوا کرتے قریب میں مصروف ہوئے۔

معز کے لیلۃ البربر: فریقین میں سے ایک نے میدان جنگ میں پہنچے اور مغرب کے بعد سے تمام رات بھر تھے رہے اس نوائی تمام لیلۃ البربر سے بعد سے لڑائی کے دن سے پہلے طبعہ اور مردوں میں صدیوں کرب کو کھانا (تجلی مکر) کی بنا وقت پہ متعین کیا تھا کہ اس سے ایرانی لشکر سے کہہ لیکن طبعہ اور مردوں میں صدیوں کرب پہنچنے پہ ملاہ کے لشکر پر غالب ہوئے کھانا میں پہنچ کر مشورہ کیا طبعہ فارسی کے لشکر کے پیچھے سے کھیر کہہ کر آئے نہایت خون کا ہزار گرم مارا اور مردوں میں صدیوں کرب بھی لشکر پر غلبہ کر کے لڑنے سے آئے اور نہایت تیزی سے نوائی شروع کر دی سب سے پہلے شمس نے امیر ملک (مرد) کی جگہ باز لڑائی چھیڑ دی وہ طبعہ اور ان کی قوم بھی ان کے بعد ہی اس طرح بھر خلیج بھر خلیج بھر خلیج نے سب کے بعد ہر قبیلے کے جس کے وقت (اللہ اعلم بحکمہ و مصوہم) "اب اللہ ان کی مغفرت کر اور ان کی برکات کر" پہنچے جاتے تھے۔ بعد سے قہم و کھانا تیسری بھر پر حملہ کیا۔ یہ لیکن لشکر فارسی کی طرف سے پہلی ہی تعبیر پر جم اندازی شروع ہو گئی جس پہ سے قتال اپنی قوم کے کھڑے نہ ہو کر ہلاک ہو گئی اور فغان بھی اڑنے کے تمام مدت قیامت خیز ہوا۔ ہر ہمارا دے

۱۔ مردوں میں صدیوں کرب پہنچے وہ بھی ان کے دھوکے سے جہاز تھے وہ لکھنؤ آتے تھے بھی اور ہوا دار کہ ہے سبھی انکا بھی ایک ہی ہوا دار کے اور سبھی اور ان کے ان پہنچا ہوا ہے ان کے کھڑے کی دم پہنچا ہوا ہے ان کے کھڑے کی دم پہنچا ہوا ہے ان کے کھڑے کی دم پہنچا ہوا ہے۔ ۲۔ فرہاد اور کھارہ کا یہ بھرتہ کی دینے پر ہار جاسے وہ بھرتہ کی دینے پر ہار جاسے وہ بھرتہ کی دینے پر ہار جاسے۔ ۳۔ امیر ملک نے ان کے سب سے پہلے نہایت کراچی ہوا ہے وہ سلا اور اس کے واسطے پہنچا ہوا ہے ان کے کھڑے کی دم پہنچا ہوا ہے۔ ۴۔ قہم و کھانا تیسری بھر پر حملہ کیا۔ یہ لیکن لشکر فارسی کی طرف سے پہلی ہی تعبیر پر جم اندازی شروع ہو گئی جس پہ سے قتال اپنی قوم کے کھڑے نہ ہو کر ہلاک ہو گئی اور فغان بھی اڑنے کے تمام مدت قیامت خیز ہوا۔ ہر ہمارا دے

یہ سب باتیں سن کر وہ بے بسی ہو کر رہ گیا۔ اس نے کہا: "میں نے تو تم کو بتایا تھا کہ تم کو یہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔" اس نے کہا: "میں نے تو تم کو بتایا تھا کہ تم کو یہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔" اس نے کہا: "میں نے تو تم کو بتایا تھا کہ تم کو یہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔"

[illegible][illegible]

جالیوں کے کٹنے سے زمین اگڑے ہے اور پتوں کا نشان، قبضہ داری کوٹنے کی جس کے محض میں نمود۔ تھیں ہزار دہلا۔
پاٹ اور وہ جو حقیقت اور انہوں میں چرہ، فی مائیت کا قضا۔ ایک نے مائیت سے ملا وہ اس صہرت میں ٹنگے داس کے دس بڑا۔
سے عجیب نام اب اور امدادی فکرت نے صبح بڑا۔ نے جام بے نیلہ تہ نوش کیا اس صہرت کے قبل۔ سلطان بڑا سلطان جنگ ساجی میں
شہید یہ بھگت تھے شہداء جنک کے فوجی تھے۔ کے بعد مال نہ تہ اور آت مرپ اس قدر میں ہے کہ جس سے تہ شہر اور نہ
اس کے اور اس قدر بچ ہے۔ مسد۔ نے رحم کا سلطان جانی میں خود کو بیا اور بھلا۔ اور شہر میں تو قہا قب کے لئے روانہ کیا۔
ان نے پہلے بڑا رہی ہیں وہ ایک سترے کے لنگر نہ رہا کے انہوں شہر وہ نئے چھپے نکلے تھے۔ بادل نہ تہ مرازہ میں مندر میں

مخالف علی سرہانہ کو انہیں کر دیے اور چیں ٹھہرے۔ پھر کا خیال ہے کہ یہ دہان کا واقعہ نہادہ کیے بعد ہوا ہے۔
 والی خرات کی گرفتاری۔ فاروق اعظم نے جس وقت طغی بن عارضہ کی حجرہ کی طرف روانہ کیا تھا وہی زمانہ ہے کہ یہ
 قناتہ علیہ دی کو خراسانی کی جانب بھیجے تھا۔ غلبہ نے فاروق اعظم سے دعا طلب کی۔ اور لکھتے ہیں کہ عارضہ
 یہ دہان کے بعد جانے کا حکم ملا۔ چنانچہ شرح بنی عامر قناتہ بن عامر کو خراسانی کی طرف روانہ کر دیا۔
 میں اسے انہوں سے ملنے پہنچا دیا اور وہی سے لڑا۔ جس کے بعد ان کے سر دھڑا کر جان والی فاروق اعظم نے ان اطراف پر قبضہ
 بن فرمایا۔ کو حاکم مقرر کر کے۔ اور ان کی سرانجامی ملک عرب اور عداوت کے دو میان سرحدی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا۔ غلام
 بن الحنفیہ کی کھسکا کر خراسانی کے کوہستان میں فرمایا۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 کر پائی۔ جزا کی بدولت سے مقابلے پر آیا کر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 پھر دیے۔ ایک ایک اور بھی بیان کرتی ہے۔ اور خراسانی کی طرف سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 کیا ہے۔ یعنی کہتے ہیں۔ اور غلامی کے بعد یہاں آیا ہے اور یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 طرف روانہ کیا تھا اور یہ ایک مہینہ تک وہیں ٹھہرے رہے۔

ایک دوسرے واقعہ۔ اب اہل ابلہ نے مسلمانوں کی طاقت پر کمر باندھ کر اہل ابلہ کے بعد دو کشتیوں پر کشتیوں کا سبب قناتہ نے
 پانچ سو سواروں سے مشہور کیا اور ان کی قیادت میں اپنے قتل گاہ میں پہنچا۔ اہل ابلہ نے اہل ابلہ کو اس طرح کر دیا
 کہ وہ کابل سے سرحد خراسانی سے۔ کوئی کوئی اسباب اور شہر خراسانی کے کوہستان میں پھیل کر گئے۔ اہل ابلہ نے اسلامی لشکر میں اہل ابلہ
 ہوا اس زمانہ کو اسباب پانچ سو سواروں کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 خراسانی و خراسانی سے پہنچا۔

سرہانہ کی گرفتاری۔ سرہانہ کی ایک جنگ لڑی گئی جس میں پہلے جہان سرہانہ نے ان لوگوں کی مدد کی۔ ان کے لئے ایک

ان لوگوں کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 مسلمانوں کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 پہلے ان کی کام کرنے کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جو لوگوں کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 وہاں پر قیادت میں قناتہ نے ایک لشکر بھیجا جس میں وہی کے حکامات کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 بھی کشتیوں میں۔ اور یہی مسجد بنائی۔ اور یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 چنانچہ ان کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 حکامات میں سے۔ اور یہی مسجد بنائی۔ اور یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 وہاں میں تین کروڑ سے زائد مسلمان تھے۔ اور یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 ان لوگوں کے بعد یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 یہی مسجد بنائی۔ اور یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی
 سے یہاں سے خبر پائی۔ جس کے بعد وہیں دو۔ جس وقت چنانچہ جمال خراسانی کی طرف سے خبر پائی۔

میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہہ کر غیور ہو جائے کہ میں نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ میں نے اس کا حق نہیں کھینچا، تو اس کا عقلمند ہونا اور اس کی بات کو ماننا اور اس کی بات کو ماننے سے روکنا، یہ تو ایک عجیب و غریب بات ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہہ کر غیور ہو جائے کہ میں نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ میں نے اس کا حق نہیں کھینچا، تو اس کا عقلمند ہونا اور اس کی بات کو ماننا اور اس کی بات کو ماننے سے روکنا، یہ تو ایک عجیب و غریب بات ہے۔

مرحوب کا معرکہ: زور قی کے بعد تہہ پردازانِ قادری سے اتفاق پانچ دنہ صلواتوں کے جنگ کرنے کے خلاف، مغیرہ دین شہر نے مدتِ مرحوب میں اس سے تاج لیا، انشاء اللہ جنگِ زلزلی بہت جلد دور شدہ گئے، ہماری قی اور قریب یقین ہی توڑ کر کر رہے تھے۔ عساکرِ اراکین کو دھوکوں کے دو چوں کے پرچہ لگائے اور اچھے لشکریوں سے آلیں۔ یہ واقعے نے نتائج کو، کچھ کر اچھے پائوں یا خلیفہ کے اور کچھ کر کے امانتِ اسلامی کی حد تک پہنچی۔ یہاں جنگ کے جواگ کوڑے جو نے کاسینی کے بعد ملے۔ اسے شاد سے نہایت دور، اعلیٰ کی خدمت میں روانہ کیا۔ یہاں وقتِ انجمن نے جب کہ بھڑاں کے منکراتات کی طرف سے رہیں کیا جو کہ قصائے انبی و اہل بیت میں انتہا پر کر سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ میں جب کہ ہماری کیا مادیات سے بڑی تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس طرح میں تہہ ابراہیمہ غمور مجھے کئے تھے اور انہوں نے چند دن حکومت کی۔ اس کے بعد فاروقی مہتمم نے مغیرہ دین صاحب کو ستر لیا، اور ہر ایک پر حکومت کرتے رہے۔ پھر جب کہ کون نے ان پر الزامات لگائے تو معزول کئے گئے جو نے ان کے اہل و عیال کو مامور ہوئے۔ انہیں کہتے ہیں کہ جب کہ بعد ازاں میرا دربار میں کہ وہ مغیرہ غمور کئے گئے تھے۔

تھے۔ شہر کا حاصر کر لیا بعد چند روزوں کے بعد وہ شہر کی طرف ان شرانگہ پر حملہ کر لی کہ یہاں کی رعایا جزیہ دیا کریں اور مسلمان ان کے جان و مال اور گرجوں سے معزف نہ ہوں۔ ایسی ہیڈ نے ان حملہ واپس کو جانزداد کہ اور حکام لکھنؤ پہ بعض کہنے ہیں کہ گرجوں اور شاہی عمارت کی تعمیر پر صلح ہوئی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ یہاں کی طلبہ جمود کر اٹھا کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ ان کی طرح ہو گیا۔ اس وقت مصر کی مصالحت کر کے طلبہ واپس آئے۔

اطلا کیسہ کی فتح ابو حبیہ طلبہ کو فتح کر کے اٹھا کر کی طرف بڑھے۔ اٹھا کر کی لیسر کے شہر کی حالت تھی۔ اکثر لوگات بغرض ہندو مذہب اور ابو لیسر یہاں قیام کر اٹھا۔ یہاں پر خلف متاہات سے یہاں کی ہماک ہماک کر آئے تھے اور اس کو اپنا دامن و بلا سمجھ کر منعم تھے۔ مسلمانوں کی آمد کی خبر سن کر اٹھا کیے کے ہر طرف آراء ہوئے ابو حبیہ نے پہلے ہی اطلاع ان کے خوسلے پہن کر دی۔ یہاں تو ہمیں شکست اٹھا کر شہر میں منکھیں اور ابو حبیہ نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ چند روز کے بعد یہاں کے نے سمجھ کر اٹھا کیسہ کی فتح کر لی جو یہاں کی جزیہ دہ سے ملے گا وہ اٹھا کیسہ کیسہ کر کے اور طرف چلا گیا۔ اس کے بعد یہاں کے نے پھر بد عہدی کی جس پر غصہ اور عیب میں مسئلہ نے پھر لڑا کہ ان کو زبردیا اور ان کی درخواست پر حسب شرانگہ اس پر مصالحت کر لی تھی۔ چونکہ یہاں کے کو بار بار تفتیش ہو رہی تھی اور ان کی سرکوبی کا دوسرا نظام کرنا ایک غیر معمولی واقعہ تھا اس لیے ابو حبیہ نے دوبار خلافت کو اس سے مطلع کیا۔ عاروقی نے کھینے پر شہر کی مخالفت کے لئے فوجیں مامور کر کے ان کے اطاعت اور تنخواہیں مقرر کر دیں اور لوگات معینہ پر ان کو لی جاتی تھیں۔

مصر کے معرہ مصر میں اس کے بعد رومیوں نے ایک سرود طلب کے قریب مصر مصر میں مسلمانوں کے خلاف جمع ہوا ابو حبیہ نے یہ سن کر فکرمند ہو کر کھینچ لیا اور سر یہاں ان کو کہنے کے قریب کو منتظر کیا۔ عوام الناس کا کوئی تعاون نہیں یہاں تک کہ بہت سے نہ تھے انہیں بھی یہ اپنے جنگ میں مارے گئے اہل صلب کی طرف سے ان کی درخواست کی۔ ابو حبیہ نے حضور کر لی اور مبارکہ لکھ کر دے دیا۔

یہاں کی امرامہ کی اطاعت ان واقعات سے صرا کر اسلامی کی بھادری زلاوری استطال اور حزمہ کالوں کے رومیوں پر نہ ہو گیا۔ جس طرف کوئی امر قہری کی طرح لے کر گئے یا تھا یہاں امرامہ خود اس طرح کر لیتے تھے ابو حبیہ نے چاروں طرف سے فوجیں بھیج دیں۔ رفتہ رفتہ صرا کر اسلامی نے قسریں اور اٹھا کیے کے کل شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر طلبہ کو دودھ لے کر کے توڑنے کا قصد کیا۔ متعدد کھینچ پر عیاض بنی فلم تھے۔ ملائیس عدال وصال کے شرانگہ صلح پر اہل قوس سے صلح کر لی۔ علی غرہ اور اس کے قریب قریب تھے شہر بہت آسانی سے اس طرح منقطع ہو گئے کہ کہیں پر خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرا۔ حج کو مسلمان بن رہے ہائی نے مصالحت سے حج کیا۔ عیاض نے اہل دوزخ کیاب سے اہل شیخ کے شرانگہ پر مصالحت کر لی۔ مگر یہ ایک شرانگہ اضافہ کر دی کہ "وقت ضرورت فوجی خدمت بھی انجام دینی ہوگی"۔

بغراس پر قبضہ ابو حبیہ حسب ہدایت عاروقی اعظم بن جی شہروں کو فتح کرتے تھے ان پر اپنی طرف سے ایک عامل انشور کر کے اس کی مخالفت کو ایک فکرمند ڈالتے جاتے اور اس کے سرحدی مقامات پر حفاظت کی غرض سے فوجی گارڈ بھیجنے کرتے

تھے۔ رفتہ رفتہ تمام میں جس قدر دشمنی خیزاں تھی وہاں پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا بعد ازاں ابو عبیدہؓ نے غلبہ کی طرف مراجعت کی اور آپؐ کو یہاں سے روانہ کر دیا۔ یہاں سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں سے مدینہ کی طرف مراجعت کی اور آپؐ کو یہاں سے روانہ کر دیا۔ یہاں سے مدینہ کی طرف مراجعت کی اور آپؐ کو یہاں سے روانہ کر دیا۔

قیساریہ کی فتح انہیں واقعات کے گناہ میں بڑھتی ہے لیکن فیضان نے اپنے بھائی معاویہ بن ابی سفیان کو شکم کا روق انصاف قیسا، یہ کیا طریقہ ہے؟ روزانہ کیا اس وقت سفیر بن جرجازہ میں تھا، الطریق دوم سے خروے تھے۔ معاویہ نے قیسا کو اپنے محاصرہ میں لے کر لڑائی شروع کر دی، چند روزوں میں قیساویہ نے مقابلہ کیا، غرکار یہ کہ ان کے اسی ہزار کی معرکہ جنگ میں کام چکے تھے۔ میدان جنگ جھوڑ کر رکھا گئے اور معاویہ نے قیساویہ پر اپنی کاسیالی کی مہم کا زور دیا۔

جنگ اجنادین۔ ہم مرنے والے آدمی سے اوجھڑو کا یہ شروع ہو کر جس وقت ہمیں آئے۔ عمرو و عثمان نے جہان کے ممالک پر حملہ کر کے نہیں فتح کر لیا، اہل ارض نے خود کو مصالحت کر لیا۔ یہ جوں کو اس سے سخت برائی پیدا ہوئی۔ انہوں نے عمرو و عثمان کی اطراف سے ایک کثیر لشکر اٹھوا کر جمع کر کے اجنادین میں قیام کیا۔ بطریقہ روم سے اوطول و ناعی مشہور بطریقہ مصر تھ۔ عمرو و عثمان نے یہ خبر پا کر روانہ ہوئے اور عمرو و عثمان کو چھوڑا اور خود نہایت استقلال و عاقبت قدری سے رومیوں کی طرف بڑھے۔ اوطول و عثمان نے اپنی فوج کے دو حصے علیحدہ کر کے ایک کو دمشق اور دوسرے کو بیت المقدس میں ٹھہرایا تھا اور باقی فوج لے کر آئے اور اجنادین میں بچ کر آئے۔ وہاں سے فوج عمر بن الخطاب بن حکیم فہمی اور مسرور بن اعلیٰ کو بیت المقدس پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اور ابوجہل الحاکمی کو ملے۔ ایک سے جنگ کرنے کو بھیجا اور خود اوطول کے مقابلہ کو اجنادین کی طرف بڑھے۔ اجنادین میں بہت سخت لڑائی ہوئی۔ دونوں طرف جنگ بڑھ کر کی طرف جی توڑ کر لڑے۔ آخر میں اوطول و عثمان کو بیت المقدس کی طرف بھاگنا پڑا۔ مساکر اسٹائی نے جو بیت المقدس کا خاصہ رکھے ہوئے تھے راستہ دے دیں چنانچہ اوطول و عثمان بیت المقدس چلا گئے اور عمرو و عثمان میں جہاد رہا۔ اس سے پیشتر ہم اس واقعہ کو ان لوگوں کی روایت کے مطابق جنگ یرسوف سے پہلے لکھا تھا ہے جس میں۔ یہ واقعہ اجنادین میں ہو کر لڑا گیا ہے اور یہاں پر ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: واقعہ کو ہم نے تحریر کیا ہے جو جنگ اجنادین کو واقعہ یرسوف کے بعد بیان کرتے ہیں۔

سچ بہت اہم قدر ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ جس جس کو چاہے دے۔ بعد عمر نے مزہ کو فحش کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ عمرؓ خلافتِ صدر بنی تا آخر میں مکتوف ہو۔ یہ کہتے اس کے بعد عمرؓ نے سیڑ پر کاٹا پانے کے ساتھ قبضہ کر لیا یہاں پر کچھ نازک و صبیحہ السلامؓ کی قبر کے قریب۔ خلافتِ علیؓ کے زمانے میں اس کی گرد آہٹا ہے کہ ایک شخص نے اس کی

جزیرہ کی فتح اسی واقعہ کے لئے تھا کہ وہ محمد کے لئے عیاض بن عتبہ کو امیر لشکر مقرر کر کے جزیرہ کی طرف روانہ کیا۔ اسی لشکر میں محمد کے لڑکے عمر و محمد بن جعفر بھی تھے۔ پہنچے اسی علاقہ میں جزیرہ منورج ہوا۔ اس کے بعد عمرو نے عیاض کے ساتھ انہما کو فتح کیا۔ اہل عمان نے جزیرہ دے کر صلح کر لی۔ ابو موسیٰ نے انھیں منورج کیا۔ اسی زمانہ میں محمد نے عمان کی اہل الوصل کو ارمینہ پر بھیج دیا۔ ارمینہ والوں نے بھی جزیرہ دے کر صلح کر لی۔ اس کے بعد مسیحی حکمراں نے قیساریہ منورج ہوا۔ اس روایت کے لحاظ سے جزیرہ منورج عیاض بن عتبہ کا ہے اور یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو عبیدہ نے عیاض بن عتبہ کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ چنانچہ ابو عبیدہ کے انتقال کے بعد وہ اس عتبہ نے بھی عیاض بن عتبہ کے جانشین مقرر کر دیا۔

عیاض بن غنم کی فتوحات : اس کے بعد شعبان ۱۷ھ میں پانچ ہزار کی جمیعت سے عیاض بن غنم جزیرہ کے سر کرنے پر تیار ہوئے۔ جزیرہ بن مسروق نے (بروان کے برابر) ابدہ پہنچ کر چار دن کے عرصے کے بعد جزیرہ لے کر صدر امت کو لا۔ رقبہ کے اطراف و جوار آب کے کانوں والوں پر خزان مقررہ کے حوالہ کی طرف بڑھے اگلے میں عیاض بھی آچلے اور ایک فوج ہمسردگی سنواری بن معلول اور حبیب بن ادیس اس کے محاصرے پر مجبور کر رہا کی طرف چلے گئے۔ اہل انبار نے شہر سے نکل کر مقابلہ کیا تو زنی بن ربیعہ برحوی کے ساتھ میدان جنگ سے ہٹا کر قلعہ بند ہو گئے۔ مصلحتوں نے چاروں طرف سے گھیر کر کڑائی شروع کر دی۔ آخر کار اہل انبار نے اہل نصیب کی خاموشی بلایے۔ کہ ہم صلوات بخیر زمان کی طرف واپس آئے۔ اس وقت صفوان اور حبیب نے اہل حران سے صلح کر لی تھی اور حران کے گروہوں ان کے کل قطعات اور زمینت پر قبضہ کر لیا تھا اس کے بعد سیاحہ مروان بن الحجاج آمد مدینہ واقعہ فصیحین وارد دینی مجلس کا ایک قلعہ روانہ ہوا جس میں خطرات اور منجانب اور میں صلح دامان ملوث ہوا۔ عیاض بن غنم فتح مدینہ کا بیعت انہماک کرتے ہوئے رقبہ والی ہوئے۔ مجلس میں شیخ خزیمہ میں انتقال کر گئے۔

اس میں اس کی سچائی، رونق، عظمیٰ نے ریاض کی جگہ پر جمیر بن احمد انصاری کو مایوس کر دیا۔ انہوں نے وہ اس میں کوئی فتح کیا۔ بعض کا یہ بیان ہے کہ ریاض نے اسے ان کو اس میں کے سر کرنے کے کو بھیجا تھا اور ایک قتل پر ہے کہ ریاض کی وفات کے بعد حضرت مر نے ابو سبکی اشعری اور اس میں کے فتح پر مایوس کیا تھا۔ بعض مؤرخوں کا یہ بھی خیال ہے کہ فتح جریر میں خالد بن ولید ریاض کے ہمراہ تھے اور اس کے مقام میں نے اسے گلے تلے کسی حمل سے ہاتھ کر لیں جس میں شراب بھی تھی لیکن بعض مؤرخوں کا یہ خیال ہے کہ وہ یہ اسے بعد خالد کی مراد کے ماتحت نہیں ہے۔

مطلبہ کی فتح: فرضِ محاضر نے سینہٴ بے مقصورہ ہونے کے بعد حبیب بن ماسرہ کو مغلیہ پر خونِ شکاری کرنے کا حکم دیا۔ حبیب نے مطلبہ فتح کیا، سردوں پر ایک چھائی کا ٹکڑا کر کے ایک شخص کو افسر بنا دیا۔ جس وقت موضعِ خیمہ نے حبیب سے کہہ کر ملک

[illegible][illegible]

وَأَمَّا سَعْدُ فَإِنَّ لَاحِظِي عَنْكَ مَا عَظِيمٌ وَحُبُّ مَا مَرَّسِي أَجِبَ الْإِسْلَامَ إِلَيْهِ نَفْسِي يَدُوكَ وَ

١٠٠

[illegible]

فہمے میں اس لہجے پر کہ "میرے بچے آؤ۔"

ہمب مغیرہ اور یوں ہی وسیع روزگار کے روبرو وقت میں حاضر ہوئے۔ فاروقی انکم کمیشن کی جدوجہد پسے ہوئے
 "تکواہوں" نے عمارت میں اختتام پزیر کیا۔ یاد دہانی کی ضرورت ہے کہ فاروقی انکمیشن نے کسی نہیں کو "سورہ" سے "فخر" نہ
 سچ کر کے "تقدیر" پر "وقار" رکھنے کے لیے کیا۔ "پچھلے روز" کے "تشریف" کا حتمی جواب "تاؤدیں خود گئی سوچا"۔

کوئی بی بی یا لڑکی کی تعمیر۔ جسے وہ عورتوں کی تعلیم و ترقی کے لیے کھانا، دوا، اور دیگر چیزیں دے گا۔

آنکھ زخمی ہوئی کھسکاتے غلے مجھے ۔۔۔ مرنے کا روق اعظم سے ایسا اور گارے کی عمارتیں بنانے کی اجازت طلب کی اور روق اعظم نے اجازت دی لیکن بشرط کا کافی کہ کوئی شخص نہیں خروں۔۔۔ سے زیادہ نہ جائے اور مکانات زیادہ مرتفع نہ ہوں۔۔۔ (اور مود الحسنہ فخر حکم منلولہ) ”رول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو پکڑے رہو؛ ولس تھا ہمارا ساتھ نہ بھڑکے گی۔“ کوڑے کو بڑا نہ اور بڑاتے پر ایسا ہیادین مالک اور بصرہ کی خبر پر ہوا اگر اب عالم ابن الفدہ مامور تھے۔ کوڑے کھدو اور جو کے ایک جانب ملو نہ تھا جس کی حکومت قلعہ کے چھوڑا کہ وہ میں بھی۔ دوسری طرف مابین ان تھا جس پر ضرار بن الخطاب عاقل تھے۔ شمر بن جاب فریب تھا۔ عمر بن مالک یہاں۔ کو گزرتے چوٹی طرف موصل تھا جس کی اعلیٰ پر سہ ماہ بن عتیم مامور تھے۔

خوزستان کی فتح: فارس کا نالی سردار ہر جزاں جنگ دہرہ سے بھاگ کر خوزستان چلا آیا تھا (جو ہوا زکاوار حکومت تھا) شہر مکان اور اہل کے اور گروہیو۔ پیر کا بنی ہو کر میان دشت میلان نہ۔ بصرہ مامور۔ اور شمر بن جاب نے اجازت کی ہے قلعہ کو برا لیا تھا۔ چونکہ خوزستان کی سرحد بصرہ سے ملی ہوئی تھی بغیر اس کے فتح کے ہونے ضرور۔ میں پورے عرصہ سے اس کا تم نہیں رہا تھا اس وجہ سے قلعہ بن خروان نے سحر سے اندازہ کیا۔ چنانچہ قلعہ بن خروان اور عتیم بن مودعہ کی کمک پر بصرہ اور ہوا کے حدود پر پہنچا رہے تھے۔ قلعہ بن خروان نے (بصرہ و بن عتیم سے) ملنے بن القین اور خروان سرحد کو بصرہ کی دوسری سرحد میان کی طرف بھیج دی۔ مٹی اور روط نے عمر بن مالک کو یہ خوزستان مامور ہے تھے مٹی اور قوی جوش و غیرت والا زباں دار عاقل اور کاہن بن مالک بن علی سردار ان بن عمر بن مالک اس تحریک سے متاثر ہو کر تلے آئے اور وہ دھوکہ کھائے کہ جس وقت قرقوگ ستار اور شمر بن جاب پہنچے گئے۔ گئے نہ بھی شمر کے اندر سے حملہ آور ہو جائیں گے۔

ہر جزاں سے جینے پر مصباحی: جس دن اور جس وقت حملہ کرنے کا بہانہ مودعہ بن عتیم اور شمر بن جاب نے دیا اور اسی وقت ایک طرف سے مٹی اور حملہ سے مل گیا دوسری طرف سے شمر ہوا۔ مٹی مہار ہوا چھوڑے درخیم اور ان کو کھڑے ہوا۔ تھے۔ دونوں پہ سالاروں نے دونوں طرف سے ہر جزاں پر حملہ کیا لڑائی شہر دیکھا ہو گئی شمر کے ہاتھ سے غالب اور قیاب حسب قہر اور حملہ آور ہوئے ستار اور شمر بن جاب پہنچے۔ قلعہ بن خروان اس چانک واقعہ سے بھر گیا۔ اس کی فوج کی ترتیب ہوا اور اسی مجبور ہو کر عیدان جنگ سے جان بچا کر بھاگا اور آخر سلامی نے قیاب کیا ہوا اور اس ایرانی اس دار۔ بھریشک ہارے گئے۔ دیکھنے دیکھنے پر پہنچ کر سلامی بھر گیا اور ہر جزاں۔ فوج ایران کے چلے سے عبور کر کے کھڑے ہوئے لیکن اس نے اپنے کو مسلمانوں کے مقابلہ میں کمزور پا کر دوسرے شیوں صلح کا یہاں نہیں کیا۔ مسلمانوں نے ستار اور شمر بن جاب اور انوار کے بن عقاب سے عطا دی جن پر شاہ حبش نے ان کو قبضہ ہو گیا تھا پانی انوار پر جزیہ کے کر صلح کر لی۔

ہر جزاں کی جد علی: افواج اسلامیہ کا ایک ایک دستہ شمر بن جاب اور ستار اور شمر بن جاب اور قیاب کو ان کی سرحد پر لکھی۔ جد جہت سے غالب نہیں کیا اور ہر جزاں میں سرحد قائم کرنے میں اختلاف ہوا۔ مٹی اور حملہ سے غالب اور کاہن کی سے اتفاق کیا ہر جزاں بھر گیا۔ جد علی پر کمر بستہ ہو کر گمراہی کو فتح کر کے مخالفت و جنگ پر اٹھ کھڑا اور ان کا بیٹا خروان نے جو قس بن زبیر سعدی کو اس کے مقابلہ پر روانہ کیا مقام سواقی اور ان میں معرکہ ہوا۔ ہر جزاں کو شکست ہوئی بھاگ

یہ مزار ان کا قبول اسلام فاروق اعظم اسی محل پر حیران ہو کر ہوئے "تو بصوت چہانیا"۔ ہر طرف ان کی جگہ پر لٹنے پڑا تھا کہ ان کی اولی اہمے "ایہ راہو منکر ہے یک کج ہے آپ نے فرمایا جب تک یہ مزار نہ کھرو کہ کسی قسم کا خوف نہ کرو اور جب تک باقی نہ رہا ہوئے کسی خطرے میں نہ آئے جاؤ گے"۔ انسانی اسی تقریر کو سن کر حاضرین جو سنے گئے اہل انہی نے قول کو ٹانہ پر کیا۔ فاروق اعظم نے ہر مزار سے کہا "تو نے مجھے صحرایا ملکر میں تجھے دھوکا دلانا صاحب ہے کہ مصداق ہو گیا"۔ ہر مزار پر مسکرتہ وجہ اب دیا "تو جو پیچھے سے اور آواز دیا تھا"۔ یہ کہہ کر ہر مزار نے کھڑے ہوئے تھے۔ فاروق اعظم بہت فحش ہوئے نہ کہ میں قیامت کی ناپاک مکان دیا اور ساتھ ہی دو ہزار سالہ مکتوب کو بھی مقرر کر دیا۔ ہم جاسوسی میں انٹر اس سے شعور پہنچے تھے۔

حضرت عمرؓ کی اصل - خادرات سے جواب طلبی اس کے بعد فاروق اعظم نے اہل سفارت کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: "یہ تم لوگ مایوسی کے سانچہ اور پیرہن کا ٹکڑی بن گئے ہو اس وجہ سے یہ وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پیدا کرتے ہیں۔ اہل سفارت نے عرض کی: "ہم لوگ بیشمار اپنے عہد و بیان کا خیال رکھتے ہیں اور وہ سننے کا اظہار کرتے ہیں۔" فاروق اعظم اس کا جواب فرمادینے لگے: "تم کو کھانسی میں تھپس نے عرض کیا: "میرا فوٹو نہیں آپ نے ہم کو بلا دیا اور یہ سننے کو بلائے بغیر کسی معاہدہ کر دیا ہے۔" لیکن جب تک اس کا بلاؤ (جذبات) نہ ہو رہے اس کا اس وقت تک اہل ذہن پر ہرگز ہونا ہی نہیں کہے۔ یہ تو ہی جوش ہے ہمارا وہی بیات تک فرو نہیں ہو سکتا۔" فاروق اعظم کھانسی کی قہر میں تھپس ہو گئے اور بلاؤ (جذبات) سے قہر کے ہر جھٹکے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

اہلِ سوسنی اِطاعت: ہم اوپر نگاہ آئے ہیں کہ انہیں ہر معطرب علیٰ رویتِ خدا کر اسانی بھرتے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تو اب جس طرح کا بھی تیغ تھکوا، سوسنی کے قریب، یا ان کا ساتھ، اس کی شہادت، اس وقت محمدؐ، برادرِ ہرج، ان سے ملتا تھا۔ یہاں ہونے کے سوا اور کس دھند ملنے کی آلودہشت بندہ کر دی۔ چھوڑ کر اہلِ سوسنی نے صلہ کر لی نہ۔

ایک غلام کی داستان ان واقعات سے اتفاق میں ملتا ہے جن میں طرفین اسلامی نو بہن کے لئے گزراؤ کی طرف بڑھتے ہوئے ہیں۔ ایک روز ایک غلام کو دیکھا گیا۔ اس نے کہا کہ میں ایک غلام ہوں۔ میں نے اپنے مالدار کے لئے ایک سال کا کام کیا ہے۔ میں نے اپنے مالدار کے لئے ایک سال کا کام کیا ہے۔ میں نے اپنے مالدار کے لئے ایک سال کا کام کیا ہے۔

حضرت عقیل شام کو روٹا کھلی: اب اس طاعون میں کشت۔ یہ لوگوں کا احتمال نہ کیا اور سرزمین شام میں بڑے بڑے مالی حوصلہ اور بلند ذیل زادگان غرض لے کر گئے اور ایک گونہ ان جانے بے نظارہ کرم ہو گیا۔ اس وقت ڈروٹس پنجم رومی اندھ۔۔۔ نہ امر، شکر کا متقاضی۔ کہ مترانہ کو قلعہ کرنے کا حکم دیا اور بھلائی اور باب مل و عشرہ بحر شام کو روانہ ہوئے۔ متقاضی کے مترانہ کو در سید مصطفیٰ شریقی انہ کے درخانہ پر تفریم کیا اور مس کتبہ اسلامیت کی سہرا پر فوٹو تھیں چھینا گئیں۔ مختلف شجرہ میں دو کمرے رہتے رہا جو میں شریقی کے حرمے گدی کو قضا، فوق پر اور کعب بنی سو اور ذری کو قضا و بھرے پر مامور نہ کیا و انی سند میں فتح کے گوشے، بعض کہتے ہیں کہ ہلو اور وہ انہ کی نہ میں ملوث نہ ہوئے تھے۔ جس کو ہم لوہ پر پیمانہ کر آئے ہیں اور بنیادی ان سند میں قصبہ۔ یہ کہ علماء یہ تے ہاتھ سے فتح نہ بیان کیا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ قصبہ۔ یہ روئے میں انکسرت ہوا۔

جنگ لہاوند میں شہید ہوئے تھے اور اہل حق نے تم کو دشمنان کو فتح کیا تو اس کے بعد اہل حق اللہ نے اسے جہنم میں بھیجا۔

اہل حق کے بعد ان کی بدولت و اطاعت آپ پر پڑا جو آپ کو اس میں خیر و بخیر سے متنبہ کرتی تھی اور اطاعت و فرمانبرداری کی ضمانت دیتی تھی لیکن زیادہ تر اہل حق نے اسے اپنا قاتل و ہلاک کر دیا۔ فاروقی نے اہل حق کو حدیث کی بنا پر قتل کرنے کو کہا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا اور جب اہل حق نے اسے قتل کر دیا تو اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔

اولیٰ قادیان کی اطاعت اہل حق نے اہل حق کے بعد ان کی بدولت و اطاعت آپ پر پڑا جو آپ کو اس میں خیر و بخیر سے متنبہ کرتی تھی اور اطاعت و فرمانبرداری کی ضمانت دیتی تھی لیکن زیادہ تر اہل حق نے اسے اپنا قاتل و ہلاک کر دیا۔ فاروقی نے اہل حق کو حدیث کی بنا پر قتل کرنے کو کہا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا اور جب اہل حق نے اسے قتل کر دیا تو اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔

اہل قادیان کی اطاعت اہل حق نے اہل حق کے بعد ان کی بدولت و اطاعت آپ پر پڑا جو آپ کو اس میں خیر و بخیر سے متنبہ کرتی تھی اور اطاعت و فرمانبرداری کی ضمانت دیتی تھی لیکن زیادہ تر اہل حق نے اسے اپنا قاتل و ہلاک کر دیا۔ فاروقی نے اہل حق کو حدیث کی بنا پر قتل کرنے کو کہا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا اور جب اہل حق نے اسے قتل کر دیا تو اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔

اہل قادیان کی اطاعت اہل حق نے اہل حق کے بعد ان کی بدولت و اطاعت آپ پر پڑا جو آپ کو اس میں خیر و بخیر سے متنبہ کرتی تھی اور اطاعت و فرمانبرداری کی ضمانت دیتی تھی لیکن زیادہ تر اہل حق نے اسے اپنا قاتل و ہلاک کر دیا۔ فاروقی نے اہل حق کو حدیث کی بنا پر قتل کرنے کو کہا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا اور جب اہل حق نے اسے قتل کر دیا تو اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔ اہل حق نے اسے قتل کر دیا۔

اور چاہے شہر و باد کو کتنے جہد و کوشش سے یاد کرنے کا حکم دیا۔ تلخ اور کاسپانی کی خبر، بادِ خلافت میں بھیجی۔

جرجان اور طبرستان کی فتح : اے کی فتح کے بعد اہل نہاد نے جزیہ اے کو مصالحت کرنی۔ شہم نے مرقا و دق کے حکم کے مطابق اپنے بھائی کو یہ کوئی کس پر بھیجا جن کے سر اور ہن غر و اٹھلی بھی تھے۔ سوچے تو کس پر بھیجے کی جگہ کے بقدر کر جا یہ ایک وسیع صوبہ جزیہاں سے جرجان و طبرستان بالکل آ رہے ہیں۔ سوچے اور اہل طبرستان۔ سو نامہ پیام ہونے کے بعد جزیہ دیکھ کر مسخ ہو گئی۔ بعد ازاں نے جرجان کا رخ کیا اور طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔ وہاں کے حاکم نے بھی جزیہ دے کر تسلیم کر لی۔

ان واقعات کے تحریر کے وقت ہم نے تلخ طبرستان کو جرجان سے پہلے بیان کیا ہے لیکن واقعہ اسلی یہ ہے کہ سوچے نے پہلے جرجان کے حاکم سے نامہ و پیام کیا اور اسی سے مصالحت کی۔ پھر یہ خبر کہ طبرستان کے رئیس نے بھی جو سپہ سالار لایا تھا پانچ لاکھ روپیہ جزیہ دے کر تسلیم کر لی اور خود سید سے ملے کو آ یا اور طبرستان کے سرحدی مقامات اور ان کے استحباب کو دکھلا دی۔

بعض کہتے ہیں کہ طبرستان نے جزیہ نامہ خلافت عثمانی میں بھیج دیا تھا۔ معاف صلیح میں جو حاکم جرجان کے مقابلہ میں لکھا یا تھا یہ تصریح لکھ ہوا تھا کہ سلطان جرجان اور دستان کے اہل کے ذمہ دار ہیں اور یہاں کے سب دہلوں میں سے جہاد گ جہادی ملوں کے دہکنے میں مسلمانوں کا ساتھ دیں گے و جزیہ سے دیں گی۔ یہی تھا۔

آذربائیجان کی فتح : جس وقت حکم دے کر فتح کر چکے تو دق اعظم کا فرمان بچکا کہ "ماک شہنشاہ کی کو بیکر میں عبد اللہ کی خبر آذربائیجان روانہ کر دے" آذربائیجان کا حکم جیسا کہ ہم اوپر لکھ آتے ہیں عقبہ بن فرقد اور کچھ کو مرحمت ہوا تھا اور ان کے جڑھنی تھے بھی حسین کر دی گئی تھیں۔ پھر آذربائیجان کی طرف جڑھنی تو حرمیدان میں جہاں کے قریب اسفند یار یا فرغ زاو سے پہنچے ہو گئی۔ اسفند یار کو بھان نے شکست دے کر ماراجہ در میں قیم سے شکست ہوئی تھی کمال۔ بے سرو سامانی سے بھاگا ہوا تھا۔ پھر نے شکست اے کر کرنا کرنا اسفند یار نے بخوف جان بکیر سے کہا: "تم مجھے قتل نہ کرو اپنے پاس قید رکھو میں آسانی سے تمہیں کل ملک پر بقدر ما دوس کا"۔ پھر نے اس کی درخواست کو منظور کر لیا دوسری طرف اسفند یار کا بھائی بھرام جب کا سدا ہوا جب نے اس کو بھاگ کر کل شہر پر ہتھیار بھجھ دینے کی اس اثناء میں ماک آ پنے انہوں نے آذربائیجان کے طرف و جانب میں پھر کو جڑھنی و قضا باقی رہ گئے تھے ان کو بھی فتح کر لیا۔ اسفند یار نے اپنے بھائی کے جڑھنی سے ہارنا آذربائیجان کے فتح ہونے کی خبر سن کر کہا "اب لڑائی کی مشقت آگ بھونگی اور میں جڑھنی سے جڑھنی صلیح کرتا ہوں"۔ جب تک آذربائیجان انہیں دونوں سر باروں کے بقدر میں تھا۔ پھر اور جب نے معاہدہ لکھ کر اس شرط پر اسفند یار کو یاد کر دیا کہ وہ آذربائیجان پر غر و اٹھائے جزیہ حکومت کرے۔

حضرت عقبہ کی آذربائیجان کی امارت پر تقرری آذربائیجان کے فتح ہونے کے بعد پکیر نے قس اور فتح کی بنیاد اور خلافت میں بھیجی اور جہاد قس اعظم جب کو ملومات آذربائیجان میں چھوڑ کر اسان لشکر لئے ہوئے

اس وقت کے حکمرانوں نے ایک کامیاب سازش کو جو کہ ان کے ایک سپاہیوں میں سے ایک شخص کی پشت پر ہوا تھا مفت آرہی کی کوڑا اور
بصرہ کی تین ہزار فوجیں ان کے کلاب میں تھیں۔ مسلمانوں نے ضرورت کے مطابق خود قیام پائی اور اسے قائم کر کے
ایک مدت تک وہیں رہے۔ بالآخر ان کے سامنے پڑی، ہیں۔ ایک روز شیخ کو اس وقت میدان جنگ کے آخر سے دھوکہ دے
مطابق ایک ترک فوج نے ان کے کلاب سے اس پر حملہ کیا۔ قحطی کے دور میں ان کے بعد اس وقت کے اس پر فوج کے ایک بار
کیا کہ وہ زمین پر گر کر مر گئے۔ اس نے بعد ازاں کے دھوکے وہ بہادر سپاہیوں کے ساتھ اس وقت کے اس کو بھی اسی جگہ دھوکہ
دیا۔ اب خود غافل میدان میں آیا تو وہ اپنے بہادر سپاہیوں کو خود کو اس دھوکے سے بچا کر اس وقت کے اس کو بھی دھوکہ دیا
جو حکم ہے۔

بزدلوں کا فراہ۔ بزدلوں کی بڑی شہرت تھی کہ اس وقت وہ عادت میں تھیں کہ ہر دہائی میں ہمارے کچھ بڑے
تھیں۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
دہائی کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
سے یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔
بے پرواہی کے ساتھ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔
اور اس وقت کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔

بزدلوں کے امرا کی اسیاعت۔ بزدلوں کے بڑے تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
جو بڑے تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
میں تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
تھیں کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔

فوجی اعظم کا خطبہ۔ فوجی اعظم نے اس وقت کے بڑے تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔
ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔

﴿اَوَلَا اِنَّ مَلَکَ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالَ ذٰہِبْ عَلٰی سَوَۃِ یٰۤاٰیْمٰنِکُمْ مِّنْ مَّلَاحِ مَسْرِ اِنَّہُمْ یَسْمِعُوْنَ اَوَاۡیِیْنَ اللّٰہِ
فَہُوَ اَوْہٰی اَکْبَرُ اَیْمٰنِکُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ
بِکُمْ غَیْرُکُمْ لَآ اَسْوَۃَ لَہِیْ اَیْمٰنِکُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ
فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ فَاِذَا رَکِبْتُمْ

”میں آگاہ ہوں کہ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔ ان کے نام یہ تھے کہ اس وقت کے بڑے تھے۔

یہی وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔
یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔ یہ وہی آدمی تھے۔

معاہدہ نہ ماضی ہو کر فاروق و عظیم کا حصہ میں حاضر ہوئے ابو موسیٰ کی شکایت کی کہ کہہ "وہ بھائیوں کے سامنے خوں و اپنی
 ظلم کی لئے متنبہ کیا ہے زرارہ بن ابی سفیان و اسیرہ کا جی خرف سے والی کیا ہے طلبہ فرامیہ ہزارہ نام آیا ہے۔ فاروق
 و عظیم نے اپنی دکان سے بے ادب حسب کیا اور اس کی کے حقوق جوابات کو قبول کیا۔

[illegible]

اے جانیں! تم فیما بین تم لوگ مشورہ کرتے رہو۔ اے بھائی! تم سے تمہارے بھائی!۔

خلیفہ ثانی کی وصیت یہ کہہ کر چھوڑ گئے آپ فاسوائے رب پھر ان لوگوں سے جو طلبِ دنیا "جو نقصِ عافیت کے لئے منتخب ہوئے" کی وصیت کرنا اہل کہ وہ انصار کے حقوق کا بہت لحاظ رکھے "کیونکہ یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعت اپنے گھر میں انجام دی۔ یہ تمہارے محسن ہیں اور ان کے ساتھ سلوک وہ انسان کو ۱۰۰ ادا ان کی نفرت اور ظلمت دور کر دے گا" اور یہاں تک کہ بہت بہت پاس کر: "کیونکہ کچھ لوگ ۱۰۰ اسلام میں اور دوسروں کا پورا پورا خیال کیا جائے۔ اللہ کی امداد ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد ہی کو دیکھنا ثانی اہل سے جو قرار دیا جائے وہ پورا کیا جائے۔" اس کے بعد آپ نے چھ الفاظ کہا

(۱) اللّٰهُمَّ قَدْ بَلَغْتَ فِدَاكَ تَرْكَتُ الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي عَلَى أَمْنٍ مِنَ الرَّاحَةِ (۲)

یہ بڑھاپہ انسانی وجود میں آتا ہے۔ اس لیے غصہ نہ کرنا چاہئے کہ جب یہ لوگ غم و غصہ سے مشغول ہیں تو ان سے کلام کرنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے پیغمبروں میں سے تھے۔ ان کی اعجازت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے نذر کے بعد اللہ کو بلا کر پچھا معلوم کر دیا۔ یہ اقبال کوں ہے؟ یا اللہ ہی کرتے عرض کی اپنا وہ دو مقام فقیر و مرابطا: اللہ تعالیٰ مجھے دینے لکھا، ادا کر جس نے ایک عہدہ بھی اللہ تعالیٰ کو دیا ہو۔ پھر بعد ازاں وہ فقیر محمد کی خدمت میں پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دیکھ کر عرض کرتے پہلو میں دفن کئے جانے کی اجازت طلب کی۔ یہ ان کے بعد اللہ نے اجازت دی۔ فاروق اعظمؓ میں من کر بہت خوش ہوئے اور عبد اللہ سے خطاب کر فرمایا: اگر جنگ انتقامیہ غلغلو میں غلبہ ہو تو تم کثرت دہنے سے حرارت کرنا اور اگر فریقین برابر ہوں تو تم میں سے دو کی روئے سے اتفاق کرنا جس میں خدا رحمت میں خوب ہوں۔

۱۔ یہ منورہ بھی صراطِ قاضی اہلکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمنی کے لیے خیرِ مستحکم ہوئی تو لوگوں نے آپ کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔ یہ جریں و انصار آپ کے دیکھنے کو آئے۔ علی رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہم آپ سے مرہبانے بیٹھے ہوئے تھے تو ان کا یہ فیصلہ تھا کہ دشمن کا یہی جسٹس نافذ ہو جائے کہ کلمہ آپ اس نے قاروقِ عظیم کو نیند پائی تھی۔ دشمن نے اس سے لگتی تھی۔ بحرِ زندہ چنانچہ بھی پورا ہی خش گیا اس وقت تو ان کو یقین ہو گیا کہ اس دشمن سے باہر نہیں ہو سکتے۔ طیب نے لہرِ اہلکم سے کہا: ”آپ کی کوٹوالی عدوِ قُتُب مُرد بیٹھے“ جواب دیا: ”میں کہ چکا“۔ دشمنی جو نے کے بعد براہِ راست نہ کرتے رہے یہاں تک کہ طیب چہا، خدیجہ، زویٰ الحجرؓ سے واپس خدشتہ کے دربارِ رسا چھ مہینے بعد واپس آگئے۔ طیبؓ نے: (واللہ نا

ایک انیسویں) صیہب نے غماز بنماز، ہن حال۔ جن علی از ہی محمد (جنتی بن خوف) صہ اور عبد اللہ بن محمد۔ نے قبر علی (ع) اور

عبد فاروقی میں دستِ سلطنت۔ (مترجم) فاروق اعظم کا کل زمانہ خلافت دس برس چھ مہینے چار دن اور چار گھنٹے کا رہا۔

میں نے اس شخص کو آپ اور مجھے ملے ہوئے ہے۔ خوشی ہو رہی ہے کہ اس نے ہر دو بار ہنگامہ

گمازہ اس سے بھی ہر سکا ہے کہ ترک معتمد کے شمال کی جانب ۱۰۴۱ میل مشرق کی جانب ۱۰۹ میل جنوب ۱۸۳ میل اور

اگر وہی شخص نے ان کو اس کا حال سنا تو وہ بہت گھبرایا اور وہاں سے نکلتا رہا جس میں وہ کسی طرح ایسا کام کر رہا تھا۔
یہ امر اتنی اچانک ہوا کہ وہی شخص اس کا حال سنا تو اس نے سمجھا کہ وہی شخص جیسا پہلے بتایا تھا، اس کے بعد وہ اور جو وہاں سے گئے
پسے سے کام کرتے تھے وہی شخص جو وہاں سے گئے۔

اس وقت کا وہی شخص نے جہد و جدت کی راقی فرم کر دیکھیں کہ وہ بہت بڑے بڑے طلب تھے۔ ان میں سے کچھ صاحب
مہر و طاقت کا وہی شخص نے پہلی بار وہاں سے حاصل کیا تھا۔ تو اس نے ایلے کر کے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
مراقبہ کر کے وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔

۴۳ - جو کہ وہاں سے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
بلکہ ان کو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔

تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔

۴۴ - جو کہ وہاں سے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔

۴۵ - جو کہ وہاں سے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔
تو وہی شخص نے دیکھا کہ وہاں سے ۵۰ روپے دیا۔ یعنی وہ کر کے ۵۰ روپے دیا۔

مہر الرضیٰ آگیا اور حضرت جعفر چہرہ پر اہو نہیں نہ سب کے میں ایمان لائیں اور یہ جہان میں ظالموں کی ہمتیں تھیں۔
چونکہ یمنی اسلام میں سے تھے اور یمن کا اسلام لانے والوں میں چھ دو ہاں غیر فاضلہ اور اہل انجانبیت کی میں ملکہ ہفت درجہ
خرابی سے کیا جس سے اللہ پیدا ہوئے۔ چونکہ یہاں تمام یمنی لائیں اس وجہ سے کہ وہ یمن کے کواقر دے دی۔ تیسری جہاں
قریبیت کی تھی جس میں سے جاہلیت میں نکاح کیا اور یہ یمنی ہوسٹ سورج اسلام لانے کی وجہ سے طلاق دی۔ پھر
چھ تھا نکاح اسلام میں ہم تیسہ ہفت لکھتے ہیں ہذا بخود ہی سے کیا جس سے فاطمہ ہیں ہو یمنی ان کی بہت افتخار کیا ہے۔
یمنی کہتے ہیں کہ طلاق دی گئی اور یمنی کہتے ہیں کہ طلاق نہیں دی نہ یمنی ان کے آئے کے بعد سے یمنی جملہ ہفت فاطمہ بنی ہاربت
یمنی اور ای فاطمہ دہا سے نکاح کیا۔ جن سے وہ ہم پیدا ہوئے۔ لیکن ان کو کہا ہے کہ طلاق نہ دی ان کا نام پہلے جاحیہ تھا
جب ایمان لائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ نام رکھا پھر ان کا حوا کے بعد انہر میں دم کلوم ہفت علی یمنی الی
طالب سے پائیں ہذا ہر یہ نکاح کیا ان کے کلین سے دیکھو اور پیدا ہوئے۔

حضرت عمر کا ام کلثوم سے نکاح۔ ام کلثوم ہفت علی بن ابی طالب کے ہذا بخود ہی سے تھے ہذا بخود سورجیں ہری
تین مہینے تھیں اور ان میں انہر نے یمنی کتابوں میں تصریح کے ساتھ کہا ہے کہ فاروقی اطمینان سے ام کلثوم ہفت فاطمہ ہذا
رسول اللہ سے نکاح کیا اور وہ ان کی بیٹی تھیں۔ کتاب الفتاویٰ میں ان جہان سے یہ کے واقعات میں لکھا ہے:

ثم تزوج حمك فمكومت علي ابن ابي طالب و هي من فاطمة و دخل بها هي شهو ذي القعدة (۱)
”پھر میں نے ام کلثوم ہفت علی بن ابی طالب سے نکاح کیا۔ ام کلثوم کی ماں فاطمہ سے تھیں ہذا بخود سورجیں ہری
کی“۔

انہر ہذا بخود نکاح میں ہر کرتا ہے۔

(انہر تزوج ہم کلثوم بنت علی ابن ابی طالب و امها فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مصنفها ابو یوسف الخ)

”ہر نے ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب سے نکاح کیا۔ ام کلثوم کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں
چالیس ہزار ہر اور کیا۔“

ایک شخص نے سفارح میں ذکر ہذا بخود میں لکھا ہے:

((و فاطمة زيدا و امها ام كلثوم بنت علي ابن ابي طالب من فاطمة بنت رسول الله صلي الله عليه وسلم))

”اور فاطمہ زیدہ اور ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب کی لڑکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کلین سے تھیں۔“

اسد الغابہ فی احوال الصحابہ میں یمنی انہر کے ہذا بخود اور تزوج کھلے ہے اور ہری نے جاہاں میں تصریح کی ہے۔
بھاری شریف باب المہاجر میں بھی سنناں کا بیان آگیا ہے کہ ایک ہذا بخود فاروقی اطمینان سے ہم نہیں کہیں۔ ایک ہذا
دیگر کی نسبت ہذا بخود کہیں کوئی جائے۔ ماضی میں سے ایک کے فاروقی اطمینان کو فاطمہ کے کہہ کہ امیر المؤمنین (واحد)
ہذا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عندک ہر یمنی (ام کلثوم) لکھی آئے امیر المؤمنین اس ہذا بخود
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا بخود سے تھیں جو آپ کے ہذا ہیں۔ ان کو کوئی نے ہذا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہا تھا۔ اس سے زیادہ ہذا بخود میں لکھی ہے۔ ہاں فاروقی اطمینان سے ایک ہذا بخود ام کلثوم ہاں میں کی تصریح سورجیں

باب : ۱۷

حضرت عثمان بن عفان

۲۳ تا ۳۵

غزوہ کا اشکاب: فاروق اعظمؓ نے ذی حجہ کے بعد بڑے بڑے اصحاب و رفقاء کو پناہ کی غلیٰ عثمانؓ نے حیرت انگیز عہد الرضیٰ اور طلحہ کو ایک مکان میں جمع کرنا۔ کسی کو ان کے پاس آنے جانے کی ضرورت تھی۔ روز کے اندر بافتاح رائے سے اپنے میں سے کسی کو غایب نہ لیا اور اگر اشکاف آراء ہو تو کثرت رائے سے گھل گیا جائے۔ اور صورت سے سہادت عبد اللہ بن عمرؓ کے ہم سے نہ لیا۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے فریق سے اتفاق رائے کر لیا۔ جس میں عبد الرحمن بن عوفؓ ہوں اسی زمانہ میں صحیحہ امت سے کہیں اور قریب نہ رہا تھا اور اگر اس شخص کو نہ ہو تو طریقاً جائز تھا، وہ بھی شیعہ بنی شریعہ کر لئے ہاں کیوں۔ ورنہ ان کا انتقام نہ لیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق ابو جہرؓ نے مقدادؓ سے مسور بن حکمؓ نے اتفاق کیے ہیں۔ رام الرحمنؓ کا شیعہ نہ ہونے کے مکان میں ان لوگوں کو جمع کیا۔ اچھے میں عمرو بن ابی سلمہؓ اور خیر بن شعبہؓ و زرارہؓ پر ہوا کر پینہ گئے۔ سعدؓ آئے اور یہ کہہ کر ان کو اغوا کیا کہ "تم تو کہ اس دور واز سے پر اسرار ہو گے آ کر بیٹھے ہو کر کئی کو کہو گے ہم بھی اسی شریعت میں سے تھے۔" اور بنی الحاضر اور مقدادؓ پہلے میرے۔ اور اب شورقی میں اشکاب غلیف کی پناہ دیتے دہاڑے ہوئے تھے۔

حضرت عبد الرحمنؓ کی دوست بردار بنی عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا: "تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو اپنے کو ان لوگوں سے علیحدہ کر لے جو خلافت کے لئے، حرد کے لئے ہیں تاکہ وہ غرض سے جو افضل اور باطنی ہوں کو ٹال دے۔" یہی نے کہ جب جواب دیا نہ ہوا تو انہوں نے کہا: "تم اس لئے نہ آتے ہو کہ اس میں اس خدمت کو انجام دینا۔" اور اب اس وقت وہ حضرات پر راضی ہو گئے۔ لیکن علیؓ ان اہل طالبہ نے لایا، تم جب جواب نہ دیا تو سوشیہ رہے۔ عبد الرحمنؓ نے ان سے مطالبہ کیا: "وہا تھول ابو الحسنؓ" اسے ابہر کہیں تم کیا کہتے ہو؟ علیؓ اپنی اہل طالبہ نے اس میں بھی راضی ہوئی بشرطیکہ تم افراد کو حق کر دے کہ اپنے ہمارے قتال کا جبر دین نہ کر دے۔ نہ کسی رشتہ دار کی یا پاسی یا طاقتور کے۔ حق کہتے ہیں کہ ان کی

طاہر اور نصرت کا خیال نہ کرو گے۔" عبدالرحمن بن عوف نے اس شرذمہ کو ظلم کر کے کہا "اچھا آپ بھی اقرار کیجئے کہ آپ اور اس تعداد میں سے جو بھائی رائے سے اختلاف کرے گا اس سے آپ بھی اختلاف کریں اور جس کو ہم خلافت کے لئے منتخب کریں گے اسے آپ بھی پسند نہ کریں گے۔"

حضرت عبدالرحمن کی حضرت عثمان اور حضرت علی سے گفتگو۔ عبدالرحمن بن عوف علی ابن ابی طالب اور حاضرین چار میں باہم عہد کیا۔ یہاں ہو۔ عبدالرحمن بن عوف نے کہا "تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قرابت دار ہو، سابق اناسلام ہو تم نے دینی نہرت بے حد کی ہے اس وجہ سے خلافت کے زیادہ مستحق ہو؟ جواب دیا اور عثمان بن مازن و عمر بن لکھڑی میں نے جو کمان سے بھی ایسا ہی کہا۔ انہوں نے کہا علی! اس قدر گفتگو کرنے کے بعد جلد ختم ہو گیا۔ عبدالرحمن بن عوف صحابہ کبار اور لوگوں سے جو اس وقت بیٹھیں اس پر مدد دے بیٹھے اور خلافت کی بابت چوتھے روز صبح تک دریافت کرتے رہے۔ بعد اسی کے سہرے کو عہد کے مکان پر آئے زہیر اور سعد کو بلا کر کہا "صحابہ کائنات علی و عثمان کی خلافت پر ہوا ہے تم کوئی کیا کہتے ہو؟" دونوں بڑھکے کہ "ہم بھی اس سے مشتاق ہیں"۔ سعد نے عبدالرحمن سے کہا بھڑکنا تم ہم سے اپنی بیعت لینے لیتے ہو اور ہم کو ان حضروں سے فدا کر دیتے؟ جواب دیا "یونہی ہی ہوتا تھا" انہوں نے اپنے کو ان سے مستحق کر لیا ہے جو خلافت کے لئے ہرگز کے لئے ہیں کھل اس لئے کہ ان میں سے کسی کو منتخب نہ کریں۔" اس کے بعد عبدالرحمن علی اور عثمان کو بلا کر باقیوں کے لئے رہے۔ انہوں نے شہر کا کھانا آگیا کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ کیا باقی ہو گئے اور اباب شریف میں کیا طے پانا؟ حضرت علی اور حضرت ابن ابی مرجم کی طرح کاٹا۔ نماز فجر کے بعد جہاں جہاں اعداد اور امراء الفکر طلبے گئے کئے۔ جو زلی اور میں ساری مسجد پر ہوئی اور صلہ کی کھنک کی جگہ باقی نہ تھی۔ عبدالرحمن نے حاضرین سے کہا جس کو تم لوگ خلافت کے لئے منتخب کیا چاہے وہ اس کی طرف اشارہ کرے اور اعلان علی کی طرف اشارہ کرے۔ ابن ابی مرجم نے کہا اگر تم میں سے اختلاف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عثمان کی خلافت پر بیعت کرتا۔ عبدالرحمن بن عبید نے اشارے سے اتفاق کیا اور اس ابی مرجم میں گفتگو ہوئی سخت کلائی کی فوج آگئی۔ سعد نے اٹھ کر کہا اب عبدالرحمن اس سے جوشتر کہ لوگوں میں فتنہ مچا دیا جائے تم جس کو چاہو عدلیہ منتخب کر لو۔

حضرت عثمان کا انتخاب۔ عبدالرحمن نے جواب دیا میں نے اپنے ذہن میں طینہ منتخب کر لیا ہے اور میں نے قائم کر لی ہے۔ اسے لوگوں اور ہر خاص و عام سے پوچھنی کی طرف مائل ہو کر کہا "تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے اور وہ درمیان میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب مفت رسول اللہ اور دونوں خلفاء (ابوبکر و عمر) کی میراث کی تعلیم دیجئے۔ اس شرط پر خلافت کی صحت تمہارے ہاتھ پر ہی جاتی ہے۔ علی نے جواب دیا "میں امید کرتا ہوں کہ اس کی کو شش کروں گا اور اپنے سابق علم و طاقت کے موافق اس پر عمل کروں گا۔" یہ جواب پا کر عبدالرحمن نے عثمان سے مخاطب ہو کر یہی کلمات کہے۔ عثمان نے کہا "میں میں ایسا ہی کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔"

بیعت خلافت۔ عبدالرحمن نے یہ سننے ہی حقیقت مسجد کی طرف سر اٹھایا اور اپنا ہاتھ حضرت عثمان کے ہاتھ میں دے کر یہ

پڑھنے کے ((الطہم) لکھنا اسی قد جعلت ما فی عقی من ذلک فی حق عثمان)) اسے اٹھ اتھو گوارہ بنا کر بیعت خلافت کا بار جو میری گردن پر تھا اس کو میں نے عثمان کی گردن پر ڈال دیا۔ اس کے بعد حاضرین بیعت کرنے لگے اور بیعت عام ہو گئی۔ بیعت عام کے دن طلوع ہوئے۔ عثمان طح کے پاس گئے عثمان نے کہا "تم کو اختیار ہے اگر تم میری بیعت سے انکار کرو تو میں قتل خلافت کروں" یہ ظہور کے کسی سب نے بیعت کر لی عثمان نے کہا ہاں! اٹھو! لے لیا میں اس سے اختلاف نہیں کر رہا چاہتا جس پر سب نے اللہ کی کر لیا ہے میں تمہاری خلافت سے راضی ہوں۔

پہلا عقیدہ: حضرت فاروق اعظم کی شہادت کے دوران میں عبدالرحمن بن ابی بکر نے عید اللہ بن عمر سے کہا میں نے قتل واقعہ شہادت ہر زمان اور بولو کو اور خطیر جسمانی باشندہ حیرہ کو ایسا جگہ طورہ کرتے دیکھ ہے اور یہ شخص جس سے فاروق اعظم شہید کے گئے ہر زمان کے ہاتھ میں تھا مجھے دیکھ کر یہ لوگ خاموش ہو گئے اور پھر ہر زمان کے دھتے سے گر پڑا تھا۔ عید اللہ بن عمر نے کہا میں ان اقوام کی شہادت یہاں ہوئی۔ یہاں عید اللہ نے ہر زمان کو خذو ان۔ حدیثی اہل داس میں دوزخ کہہ رہا تھا۔ کو کرنا کر لیا۔ گئے دن اور بار خلافت میں دستہ در دستہ بولے۔ یہ عید اللہ کے قتل کی رائے دی۔ عمرو بن العاص نے ثالثت کی اور کہا "یہ من سب نہیں ہے کل اس کا باپ مارا گیا ہے آج لڑکا مارا ہے"۔ عثمان کی وفات میں نے کہا "میں عید اللہ کا دل ہاں اپنے پاس سے ہر زمان کا خون بہا ہوا دیکھا ہوں"۔ یہ کہہ کر اپنے مال سے خون بہا دیکھا دیکھا اور صبر پر چڑھ کر تیس پڑا ہوا خلیفہ یا کل حاضرین نے بیعت کی۔

حضرت مغیرہ کی معزوری: اس کے بعد سعد بن ابی وقاص کوئی کے گورنر مقرر کئے گئے۔ مغیرہ کو حسب وصیت فاروق اعظم معزول کیا گیا معزول کیا گیا، انورین نے بیان کیا میں نے مغیرہ کو کسی حیثیت یا عہد میں معزول نہیں کیا بلکہ فاروق اعظم کی وصیت سے یہ تقرری اور معزوری عمل میں آئی ہے۔

اسکندر یہ کہی بقی وقت: بعض نے روایت کی ہے کہ جس وقت شام کو خبر آیا کہ کربلا فتنہ چا گیا۔ مسلمانوں نے اسکندر یہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا جن وہ میں کو یہ اس شام کو روز بروز وہ اپنے کو برباد کا تحت سمجھنے اور اس سے فساد کو بہت کرنے سے روک رہے تھے۔ ۲۵ھ میں بقرہ نے اہل سکندر یہ سے لکھنے پر ایک عسکر سردار کی متوہلی فتنی اسکندر یہ روانہ کیا۔ ساحل اسکندر یہ پر بقرہ کا جنگی جہاز نظر آتا ہوا۔ اسکندر یہ کے رومی باشندہ، بقرہ کی فوج سے مل گئے تھے مگر متوہلی اپنے معاہدہ قائم رہا۔ متوہلی فتنی کو اسکندر یہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ اس سب سے جنگی لشکر نے مسرکارا کیا۔ عمرو بن ابی اس کو اس کی نگرانی۔ اس کی نگرانی کے مقابلہ پر آئے اور نہایت فتنی سے شکست دے کر اسکندر یہ چھوٹ کر تباہ کرنے چلے گئے۔ اسکندر یہ میں پہنچ کر بہت بڑا ہمارے کچھ آیا۔ لیکن میدان جنگ مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ رومیوں کے بے شمار سپاہی مصر کر میں کام آئے ان کا سپہ سالار متوہلی فتنی ہمارا گیا۔

لڑائی ختم ہونے کے بعد اہل اسکندر یہ نے درخواست چڑھائی کہ متوہلی فتنی نے مصر کی روانگی کے وقت ہم کو ان کے بل و اسباب مجھنے لئے تھے اور ہم لوگ آپ کے عہد و ذمہ میں تھے۔ عمر بن العاص نے ان لوگوں سے شہادتیں اس جس

جس نے اپنے بل و سب کو بچا اور شہادت سے ان کو کثرت کر دیا۔ عمرو بن العاص نے اس کو فدا کر دیا اور شہر پر
 حاکم کر کے معز و انش آئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کی معزولی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو کوفی کی کوفری سے
 معزول کیا۔ یا نہ یہ۔ اور کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن مسعود کے ذریعے سے بیت اذالہ سے بچ کر فرار کیا تھا۔ معزول
 ہونے بعد مدینہ میں مقیم رہے۔ ان کا سوا کسی سعد بن ابی وقاص کے لئے حاکم نہ رہا۔ وہ انور بن کعب بن جریج کے بھائی تھے۔ یہ وہی
 ہیں ابی سعید کا۔ اس کے بعد عقب بن قریظ کو آذربائیجان کی حکومت۔ سر معزول کیا۔ ان کا معزول ہونا تھا کہ ابی
 آذر بایقون ہائی ہو گئے۔ ولید بن عقبہ نے ان پر فوج کشی کی۔ مقداد بن اسود نے فوج پر عبداللہ بن کعب بن جریج سے تھے۔

آذربائیجان اور آرمینیا کی مصالحت۔ مسامی الخضر نے اہل موخانہ کو فوج دیا اور حاکم بن عمرو و اسامہ بن زید و جریج
 معزول کر کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا۔ ابی آذر بایقون سے یہ جنگ دیکھ کر کربلا کی درخواست کی۔ پتا چلا کہ یہ لڑنے والے ان کو خود رہبر
 ملا۔ حاکم بن جریج نے ایک ہائی ہوتے ہوئے جلیل کی۔ اس کے بعد مدینہ میں بیٹا حضرت ابی وقاص کی طرف روانہ ہوئے۔ مسامی بن
 ربیعہ ابی بارزہ فوج کے کمرہ دار مسیہ کی طرف بڑھے۔ وہ وہاں سے مظفر بن منصور ولید کی طرف آئے اور ولید کو فوج کی
 طرف لے گئے۔

تالیقون کی فتح۔ انارہو جس جس وقت مصلحین نے حضرت ابی وقاص کی طرف سے فوجیں بھیجیں۔ انہوں نے فوجیں اطلاع دینی ہے
 کہ وہیں نے ایک فوج بھر کر مسلمانان شام پر فوج کیا ہے۔ لہذا جس حکم پر یہ فرمان حکم کو ملے اس کو حاکم سے ان
 جزاؤں میں اطلاع دی۔ یہ بھیج دیا۔ ولید نے اس فوج کو امر الفکر سے روکا۔ یہاں پہنچا اور مسلمانین میں روک دیا۔ انہوں نے فوج
 کے ساتھ مسلمانان شام کی کمک پر روانہ ہو کر فوج دہشت کرتے ہوئے شام کی طرف بڑھے۔ اور حبیب بن مسلمہ کے ساتھ
 سرزمین روم میں داخل ہوئے۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ حبیب بن مسلمہ نے معاویہ دلی قہر سے اور حبیب کی فوج
 معاویہ نے دوبارہ مخالفت میں اطلاع دی کہ حبیب بن مسلمہ یہیں پہنچ گئے۔ لہذا ان کو حاکم سے کہہ دیا کہ وہیں آکر
 رہی جائے۔ وہ رخصت ہوئے۔ بعض مورخین نے یہ کہہ کر چلے گئے کہ حبیب بن مسلمہ اس کامیابی کے بعد عاصم بن عمر سے یہ طریق
 آ رہی تھی اور مظفر بن جریج اس وقت یہی فوج جمع کر کے براہِ تلخ قسطنطنیہ حبیب پر چڑھا رہے تھے۔

حبیب بن مسلمہ کی فتوحات۔ چنانچہ امیر المومنین عثمان نے سعد بن عاصم کو حبیب کی امداد کا حکم دیا اور معاویہ بن
 العاص سے مسلمان کو جو جزیرہ آذربائیجان جمیعت سے حبیب کی امداد پر روانہ کیا۔ حبیب اور مسلمان نے وہیں کمانی تو ذکر
 متبادل کیا۔ وہیں وہ شہر ہوئی کامیابی کے بعد حبیب قاصطیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس طرح وہاں عاصم بن خنیم کا مکان
 نہ ملے ہوئے۔ اور اس نے حبیب اور امیر المومنین کو دیا۔ شام کے کئی کسبہ بیان ہوئے۔ اس کے دلی نے بصرہ اور مدینہ
 کے کئی کسبہ بیان ہوئے۔ حبیب نے مدینہ کا حاکم کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد اہل بصرہ کچل اہل بصرہ مدینہ جانے سے مصالحت کرنی اہل
 مدینہ و اصحاب نے پورے بصرہ کو مسامی الخضر نے ان کو شکست دے کر ان کے قلعے چھین لئے۔ بعد ازاں بصرہ کی طرف سے مدینہ

دوسروں پر ٹوٹ چکی تھیں اللہ جل شانہ نے رسول پر حق ممانیت فرمائی وہ نہ اس سورت سے جبراً کہہ کر لے لے ہوئے یہ بڑا ہی قسم
موتی نظر نہیں آتی۔ "اگر ہر صحابہ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور اگلے دن ایسا ہی انتظام کیا۔ منہ سے ذوالحجہ ایک گروہ نکلا
ربانہ زمین تلک کر ایک دوسرے سے ملے وہ اپنے زمین زبیر نے جو اسی وقت موصوع کے حکمران تھے اس وقت فوج کو لے کر جو جیسے
سے بیٹوں میں بکھرا دیا گیا تھا حملہ کر دیا۔ وہیں نے بھاگ کر اپنے بیٹوں میں چاہا لیکن بیٹوں نے بھی ان کو نہ ہندوی
سلاہلوں نے نکل دیکر کا شروع کر دیا۔ اس زور نے بدھ کر تیرہ گروہ کو ایک ایسا بچا تھا ہمارا کہ وہ ڈھیر ہو گیا۔ لڑائی
ختم ہوئے پر جو چری لڑائی کو فوج لڑائی اس زور نے حسب اتفاق اس کو لے لیا۔ کیا پانی کے بعد عبد اللہ بن ابی سرح نے شہر
سلاہ کا محاصرہ کیا۔ خود زورے دونوں کے بعد فتح ہو گیا اب حدوے شہر مال قیمتت ہاتھ آیا۔ سو اوروں کو تین تین ہزار دار پرا دئی
تو ہزار ہزار ہوئے۔

ذاتی قیمت : غلامی کے معنی میں جو غلام کی سرحد تک پہنچ کر ٹیکہ دیکھ کر یا صبر کر میں کو اہل و بقریت نے
نور اذات حرب سے محکم کر رکھا تھا اور اس کو ان کے ساتھ لے گیا۔ بعد اہل افریقہ نے اس لاکھ پانچ سو چار جزیر
وے سرحد تک کر لی۔ اس زور فتح کی بشارت اور جس نے کہہ دینے خود آئے۔ جس کو مردن ابن اٹھکے نے پانچ لاکھ
اسے کر فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ افریقہ کا غلام اس کو دیا گیا لیکن یہ صحیح نہیں بلکہ ابن ابی سرح کو افریقہ کی پہلی لڑائی کا غلام
فخر دیا گیا تھا۔

قوسہ کا تاراج : ایک برس غنیمت سے کے بعد مجدہ بن ابی سرح افریقہ سے مصر واپس آئے۔ بقیہ نے یہ سن کر کہ اہل
افریقہ نے وہ خراج جو اس کو پہنچے سلاہوں کو دے کر صلح کر لی ایک بطریق خراج مقررہ وصول کرنے کے لئے افریقہ
واپس کیا۔ بطریق نے قرط بنہ میں پہنچ کر افریقہ سے خراج موقوفہ طلب کیا اہل افریقہ نے بھلا دیا اور یہ بھلا دیا کہ "قر
نے ہماری اس وقت کچھ نہ لیں کی جس وقت ہم پر اسلامی لشکر آجڑا تھا تو ہم خروج نہ دیں گے۔ بطریق نے ان کے خلاف کو
قول نہ کیا۔ ہم نہائی ہوئی بلایا قر بطریق نے ان کو شکست دی۔ اہل افریقہ نے جبر کے بعد جس شخص کو اپنا بادشاہ بنایا تھا وہ
بھاگ کر شام چلا آیا اور یہ بادشاہ تھا کہ ابن ابی غائب کے بعد لوگوں نے حضرت معاویہ امیر شام کی بیعت کر لی تھی۔ میں
انہوں نے ایک لشکر سردار بنی مویہ خراج سکون افریقہ روانہ کیا۔ اسلامی لشکر اس کے پہنچ گیا تھا کہ وہی بادشاہ کا انتقال ہو
گیا۔ معاویہ خراج منزل پہنچ کر کہتے تھے کہ افریقہ میں داخل ہوئے اور قوسہ میں چلاؤ والا۔ بطریق نے میں ہزار فوج
کو مقابلے پر بھیجا۔ معاویہ نے شکست دے کر تھک چلاوا کا محاصرہ کر لیا۔ چاروں طرف تقبضی نصب کر کے تنگ پادی کرنے
لگے۔ یہاں تک کہ ایک طرف کی فصیل پر پڑی اسلامی لشکر نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اور شہر بکھ گھٹھی گھس پڑا
جس قدر مال و اسباب تھا وہ سب پر اور قرب و جوار کے قلعہ جات کو چند دیر یا بھیج کر فتح کر لیا۔ جب کل افریقہ نے اطاعت
قبول کر لی تو یہ لشکر مصر واپس ہوا۔

مسطین کا اسکندر پر حملہ و پناہ : جس وقت ابن ابی سرح افریقہ سے جہ کچھ حاصل کر، تمام حاصل کر کے مصر

لیکن احسن الجود علی هذا الکافر و بالله المسلم و احب الی معاصرتہ انہم فہا کہ
ان نعر علی فی ذالک فقد علمت ماضی العلاء حقاً

”اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے ساتھ سمجھا ہے۔ میں فکر اسلام کو بزرگ سزا دے گا۔
آبادت سے دوں گا۔ میں نے مائے گرد و باغیام زمین کے زیادہ حصہ کو دے دے سے یہ وہ اللہ تعالیٰ سے
زمین کو دے دے۔ یہ کی اجازت طلب کرتا ہے یہی حالت میں فکر اسلام کو بھی اس کا کفر کے سفر کی کسی طرح
اجازت دے دے اللہ ایک مسلمہ مارے ملک دہم سے مجھے زیادہ محبت ہے غمزدار کی برائت نہ تمام کو مسلم
ہے جو میں نے علماء کے ساتھ کی تھا“

اس کا یہ قہر جس کا جہاد قوی ہو گیا۔

اہل قہر جس سے شرائط مصالحت : ذوق اعظم شہید ہو گئے اور عثمان ذوالنورین منہ خلافت پر متحکم ہوئے تب ہجر
مکمل ہو گیا۔ یہ بڑے بڑے جہاد پر تیار ہوئے تھے۔ عثمان ذوالنورین نے اجازت دی لیکن اس شرط سے کہ جس کا کچھ ہے وہ
اسی جہاد میں شریک ہو گا لیکن بجور نہ کیا جائے۔ چنانچہ صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے ایک گروہ دے گئے ہر ماضی ہوا۔ از اجابہ
امیر ذوالنورین اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر و ثواب دے اور ان کی بیعت ام حرم بنت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ عبداللہ بن عباس
(حلیف ہر گروہ) ان کا ہاتھ لے کر ہر مقرر کیے گئے۔ چنانچہ فکر اسلام ملک نام سے اللہ کا نام لے کر قہر جس کی طرف روانہ
ہوا۔ مصر سے عبداللہ بن ابی سرح بنی ان لوگوں سے آئے۔ اہل قہر جس نے سات ہزار ہزار سالانہ خراج پر مصالحت کر لی۔
لیکن اس کی اجازت لے لی کہ اہل قہر جس اسی قدر روٹی بدلتا ہوگی دیا کریں گے۔ مسلمان اس سے ستر فیصد ہوں اور مسلمان
ان کے سوا جس کا قصد کریں گے۔ اہل قہر جس ہاں نہ ہوں گے اور غیر اہل قہر جس دشمن اسلام (رومیوں) کی ہا سوا کریں
گے اور مسلمانوں کو اپنے ملک سے دشمن اسلام کی طرف جانے کا راستہ دے دیں گے۔ یہ فوج کئی سالوں میں اور بعض
جس کہ ۱۹ اور ۲۰ ہجرت بعض ۳۰ ہجرت میں ہوئی جسی ام حرم کا انتقال ای واقعہ میں ہوا۔ جس وقت دریا۔ سے نکلے گا چاہا حرام
اترے گا گود ہدک کر بھاگا کر پڑی کر وہ نوٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کوئی کی قہر۔

حرقا کا مصر کے فتح قہر جس کے بعد عبداللہ بن عباس نے ہر اوہر باجی اس لڑائی میں لڑی۔ جس میں ایک مسلمان بھی شہید نہ ہوا۔
ایک دو سال حرقا (سرزمین روم) پر لڑا۔ گمانہ نوٹ پڑے شہید کردار حرقا بھاگا کر اسلامی لشکر میں آیا مسلمان بن
حرقا اڑی نے جس عبداللہ بن عباس نے امیر لشکر مقرر کیا حرقا اہل حرقا فوج قہر جس کی لڑائی ہوئی ہر دو سال سے زیادہ اہل حرقا
اور ایک شہہ مسلمانوں کا بھی اس لڑائی میں کام آیا۔ اسی لڑائی میں حرقا خود بھی شہید ہو گئے۔

حضرت ابو موسیٰ کی معزز ولی منہ خلافت پر متحکم ہونے امیر المومنین عثمان کو حنین پہنچے تھے کہ اہل آباء اور
گروہوں نے بغاوت کا جھنڈا بلند کیا۔ ابو موسیٰ کی خبر پا کر ہرے سے اس بغاوت کو گود کرنے کی غرض سے نکلے اپنے باب کو
چلیں۔ غیروں پر بار کر کے قصر۔ سے نکالا وہ لوگ اہل لشکر بیادہ باجہاد کرنے پر آمادہ تھے اور عسا کہ اسلامی نے اس کو طلب
خامر منکول کیا تھا لشکر ہوں نے قہر جس کو دیکھ کر اعتراضی کیا۔ ابو موسیٰ نے ترش روئی سے جواب دیا مسرتین سید سے امیر

کے مرنے والوں نے دو چار لڑائیوں کے بعد سوائیوں کو ایمان دینے کی شرط پر شہر بدر کرنے کا اہم ارادہ کیا۔ اتفاق یہ ہے کہ شمار کے وقت اپنے کو شہر زنا بھول گیا سرور لشکر اسلام نے اس کو قتل کر کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد غزوں کا مرنے والا آج اور اس نے چھ لاکھ درہم تہہ پر اسے کر صلاحت کر لی۔ ہرات کی طرف عبداللہ بن حازم گئے ہوئے تھے۔ وہیں کے مرنے والوں نے دس لاکھ سالانہ پر اور مرنے والوں کے مرنے والوں نے دو کروڑ دیے۔ کھدوہ پر پہنچ کر ملی۔ پھر وہیں ہر مرنے والے حاتم بن انسان باطنی کے بعد احنف بن قیس کو خطا رستان کی طرف روانہ کیا۔ ان کا مردا میں حاکم، دارالخبرہ دے تین کروڑ درہم پہنچ گئی اور خواست ویش کی۔ احنف نے یہ شرط لگائی کہ اسے نہ مانتا تو میں تک دارالخبرہ دے دیتی مصلحتان جا کر ان دنوں دے اور مسلو تو دے دے۔ دارالخبرہ کے حاکم نے اس کو نکتہ کر لیا۔ اس کے بعد احنف مرداروں پر پہنچے۔ اہل مرداروں کے مقابلے پر آئے شرفانی ہوئی احنف نے ان کو نکلت دے کر مرداروں کا کام کر لیا۔ مرنے والوں مرداروں والی کھن پڑا ان کا مزہ تھا۔ اس نے احنف سے جو سبب باطنی پہنچ گئی اور خواست کی۔ چھ لاکھ سالانہ پر صلاحت کر لی گئی۔ اس کے بعد احنف نے چار تین طاقتوں اور غار باب نے جمع ہو کر احنف کا مقابلہ کیا۔ ایک سخت خون ریز لڑائی کے بعد دونوں پہاڑ ہو کر بھاگے۔ احنف نے مرداروں پر پہنچ کر اقرع بنی حاتم کو ان لوگوں کے تباہ و برباد کرنے کا حکم دیا۔ دو گھنٹے میں ان جنگ سے بھاگ کر تہ جانیں بچا جو چھپ گئے۔ اقرع نے تہ جان کو بچا اور احنف نے طاقتوں اور غار باب کو پہنچ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ غار باب کو بھرنے میں اقرع نے تہ جان بچا۔

سائیر فوج تھی۔ اس کے بعد اخف نے فتح پور فتح کر لی۔ یہاں رہتوں کا ایک مشہور شہر ہے۔ اہل سائ نے چار لاکھ اور بعض کہتے ہیں کہ سات لاکھ پر مسالمت کر لی۔ اخف نے فتح پور سے مدینہ المنصور کو حشر کیا اور خود اور مدینہ منیٰ غریب لڑھے۔ چونکہ اہل خاندان نے دے دیئے بیٹوں کا اہل توڑا اور کشیاں بلکہ کی تھیں۔ اس سبب سے اخف مجبور ہو کر حج و عمرہ کی جگہ سے مدینہ منیٰ اور واپس کے مطابق باہر چلے کر کہو قہار میں لگی، اہل مدینہ نے خود یہ کہہ دیا کہ تو دی گئی۔

کرمان پر قبضہ: پشاور میں مسعودی کی سران کی ہلاکت کے بعد، مسعودی نے پشاور کو فتح کرنے کے لیے ایک فوج بھیج دی تھی۔ یہ فوج پشاور کے قریب پہنچی تو اس کی قیادت میں ایک فوجی دستہ تھا۔ یہاں سے انھوں نے پشاور کی طرف بڑھ کر، پشاور کے قریب پہنچی تو اس کی قیادت میں ایک فوجی دستہ تھا۔ یہاں سے انھوں نے پشاور کی طرف بڑھ کر، پشاور کے قریب پہنچی تو اس کی قیادت میں ایک فوجی دستہ تھا۔ یہاں سے انھوں نے پشاور کی طرف بڑھ کر، پشاور کے قریب پہنچی تو اس کی قیادت میں ایک فوجی دستہ تھا۔

بجستان کی طرح، جو بن زیاد ماری کو زمین عامر نے بھٹکان کر لائی پر ماسودہ کو قہ جیسا کہ آپ اوپر چڑھ گئے ہیں۔ یہی انہوں نے نہایت تیزی سے قطع مٹانے کے لئے زراعتی پریشانی کو حملہ کیا اور اسی کے بچکان کو گرفتار کر لیا۔ اس نے قہ پر دے کر اپنے کوچہ یا اور اہل عامر کی طرح مصالحت کر لی، مگر وہ بچ کو بے گھر کرتے ہوئے زور و غلبہ کی طرف سے، اور انہوں نے

میں پر عمل نہیں کیا تھا اور آپ پڑھ آئے ہیں کہ اسبند نے سو بدین عرقین سے زمان خلافت کا دوقی اعظم میں کچھ مال اے کہ صلہ کر لی تھی۔ لیکن اسی عیاس کے مطابق سب کے پہلے سعید بن العاص نے طبرستان کا دار کا ان کے ہمراہ اصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک گرو تھا۔ از انجملہ سن مسین امین عیاس امین طبرستان عروا امین و غیر حاذیہ امین لیسان (رضی اللہ عنہم انھیں) تھے۔

۱۰۰۰ میں سر زبان طوسی نے سعید بن العاص کو عبد اللہ (جس نے) نے میں یہ بصرہ میں تھے) لکھا تھا کہ تم میں سے جو قدرت و کبر و کھٹہ ہو اور احسان پر آ کر قبضہ کر لے۔ چنانچہ امین و سر بصرہ سے اور سعید کو ذہ سے روانہ ہوئے۔ لیکن امین ماحر صیر نے پہلے فیضا پور چلتی گئے اس وجہ سے سعید نے طبرستان پر فوج کشی کی تو اس پہچے۔ اہل قوس سے حذیفہ نے حج کے بعد نہاؤ کے صلح کر لی تھی۔ سعید نے جرجان کا رخ کیا اور زبان جرجان۔ نہ دولتہ پر مہارکت کر لی اب سعید نے طبرستان کی طرف فوج نہا حذیفہ طبرستان کے خلاف سے سرحد جو بن پر طبرستان کا ایک شیر باز تھا۔ اہل طبرستان نے متنازع کیا کہ ان کی فوج اتنی سعید نے وہی طبرستان پر توجہ کرنا ایک یہاں اور کیا کہ واکت کر مصل کے پیچھے ہو کر نکل تھی۔ انکار کا نام یہ وہاں جنگ۔ سے بھاگ کر قلعہ بن گیا۔ سعید نے ماحر و مرقہ اور قلعہ بنی نصر کے قلعہ باری کا تختہ پڑا۔ یہاں تک کہ طوسی ماحر سے کے بعد اہل طبرستان نے خبر پناہ دار و اذہ کو مل دیا۔ سعید نے خبر پر قبضہ کر لیا اور سوائے ایک شخص کے سب کو قتل کر دیا۔ طبرستان سے فارغ ہو کر سعید نے ناسر کر فتح کیا۔ اس خبر پر نہا تھا کہ مہار تھا اور یہاں اہل ان کے ساتھ محمد بن ولیم بن ابی تمیل (یہ یوسف بن عمرو کا انتقال ہوا)

جرجان کی اطاعت اہل جرجان بھی ایک لاکھ بھی روای کی بھی نہیں مانا کرتے تھے۔ یہ تھے اور اکثر قذات قرآن ہند میں کر دیتے تھے۔ یہ بعد سے قرآن دینا ہل حوقف کے غور و باقی ہے۔ اس وجہ سے قرآن کا دار و قوس تک نفع نہا کہ ہو گیا۔ قافلے قوس سے نرمان اور نرمان سے نرمان کو مٹے۔ جیسا کہ قافلہ قوس تھا۔ یہاں تک کہ سعید بن مسلم قرآن کے دالی ہوئے اور انھوں نے جرجان میں مہار و قوس کے مگر نے کو روانہ کیا۔ چنانچہ مہار: بن قوس اور اہل جرجان نے سب شر اس صلح سعید بن العاص پر مصافحہ کر لی اور انھوں نے سعید و رہبان کو فتح کر لیا۔

قرآن مجید کی قرأت میں اختلاف: ان میں سے میں حذیفہ جنگ سے باب کی ثرائی پر مہار امین بن سعید کی لکھ کر گئے۔ سعید بن العاص اور بائین میں طبرستان کے اختلاف میں طبرستان سے رہا یہاں تک کہ بعد از فتح کی وفات کے بعد حذیفہ و انھیں آئے جیسا کہ ہم پہلے آئے ہیں حذیفہ نے ماب سے و انھیں کو سر سعید بن العاص سے بیان کیا کہ کہ میں نے طبرستان میں جو بامبر و لکھا ہے کہ ایک شہر والے دوسرے شہر والوں سے قرآن کی قرأت میں اختلاف کرتے ہیں۔ اہل طبرستان کہتے ہیں کہ قرآن مجید کو نسبت اور شہر والوں کے زیادہ کچھ و جہ سے ہاتھ میں ہم نے قرآن کی تعلیم مقداد سے حاصل کی ہے۔ اہل دمشق کا بھی اسی قسم کا دعویٰ ہے۔ اہل مہار کہتے ہیں کہ ہم نے قرآن کی تعلیم امین مسود سے پائی ہے۔ مہاری قرأت زیادہ کچھ ہے۔ مہر سے زیادہ قرآن مجید ایک قرأت و صورت پر جمع کر دیا جائے تو نہ کسی حالت کا نہ دینی و حالت

کر اور خیر پہنچا۔ امان عاصی نے اس کے نقاب میں کاشی کی۔ سہوکار بھی کہے ہیں کہ جہم بن جہان، عسکری یا عیسیٰ نو رواۃ کیا۔ وہ کرمان تک نقاب کرتے چلے گئے۔ بزرگ و کھیرا، کرمان سے خراسان چلا گیا۔ انشا۔ راہ میں میر جان سے چھ سات کوئی کے فاصلے پر عرف پادی ہوئی۔ جو شخص کے کلی اور بھی دے گئے صرف کاشی کا کرنگھار سلام میں آئے۔ بزرگ نے جب اسلامی فتوحات کے سیلاب کو دیکھا تو فراموش سے سرو آنا اس کے ہم راہ خروزد (رحم) کا بھائی اٹھی تھا۔ تین ماہ یہ مہر نہ مہر کے مشورے سے خروزد اور اقی کی طرف لوٹ آیا۔

بزرگ و گرد قتل بعد اس کے بزرگ و گرد نے کرمان کا باراد کیا ماہیہ نے کہا کہ مال و اسباب ہیں چھوڑ جائے۔ بزرگ و گرد نے اس پر توجہ نہ کی جب ماہیہ نے خوف کا زبان اسلامی ترکوں سے سازش کر لی اور ان کو ناپید طور سے سرد میں ہلاک کیا۔ رات کو جب سب سے گئے تو ان کو نے اندر زبرد و گرد کے سر پہن کر ان کو نے بزرگ و گرد کو چھوڑ دیا۔ بزرگ و گرد کی طرف بھاگا شرم کے وقت ایک گاؤں میں پہنچ کر وہ ایک نکل چلائے والے کے گھر میں چھپ رہا۔ دن بھر کا تھکا ہوا وہ قہقہے لیتے ہی سوئے۔ بجلی چلنے والے۔ تو اس کی زور قہقہے پر تنگ آکر قہقہے کرنے پر زبرد میں ڈال دیا۔ بھیجے کہتے ہیں کہ ماہیہ نے ترکوں سے سازش نہیں کی تھی بلکہ سب سے گھر میں اور اسی سرد سے ان میں ہو گئی اور باہر اکی شرم ہو گئی تو بزرگ و گرد بھاگ کر ایک بجلی چلائے والے کے مکان میں پناہ لیں جو اور اس نے اس کو بزرگ و گرد یا شی اقلی۔ اعلیٰ سرد کو اس کی خبر تک پہنچا کر کرتے ہوئے بھی چلائے والے کے مکان پر دے اور وہی کو کر فادر کے کتے دکنے گئے بجلی چلائے والے نے بزرگ و گرد کے قہقہے کا متحرف کر دیا۔ تب ان کو ان کے اس کو اور ان کے اہل و عیال کو قہقہے کرنے پر زبرد میں دیا۔ بزرگ و گرد کی کاشی کو بزرگ و گرد سے بھول کر جہم میں بھڑکنا سخر ہائے ان فارسی (دست) میں ہر وہاں پر تھا دھن کر دیا۔

بزرگ و گرد کے قتل کی مختلف روایتیں بعض مورخوں نے بزرگ و گرد کے والد قتل کو یوں بیان کیا ہے کہ سرد کہ نہاد کے بعد بزرگ و گرد بھاگ کر صہبہ پہنچا۔ صہبہ میں ایک دیکھنے سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ بزرگ و گرد کے دربار نے اس کو بھڑک دیا۔ دیکھنے نے اس کو پکڑ کر خوب زراعت میں روکا اور بزرگ و گرد کے پاس آیا بزرگ و گرد کو پھر امر کا کور کر دیا صہبہ میں سے رے چلا آیا وہی صہبہ میں حاضر ہو کر بزرگ و گرد کی سازش کی۔ بھر ملک کو جو ہونے آپ شوق سے بھگائی اور ہمالیا بان کیجئے بزرگ و گرد نے منھور کیا ہر امتیہ حاضر ہو کر جمعہ ان کی طرف چل کر اہل اور دہان سے ایک جہاز سواروں کے سرد و سرد چلا۔ بھیجے کہتے ہیں کہ جہاز میں ایک سردی میں صہبہ اور بھر دہان سے چل کر مائے آیا۔ وہی ایک دہان صہبہ اور بھر دہان کے دربار سے کچھ روپیہ طلب کیا۔ پھر اس نے ویجے سے اختیار کیا اور اپنے ملک۔ سے نکال دیا تو بھجان چلا آیا اور پانچ برس وہاں صہبہ اور بھر دہان خراسان آیا۔ خراسان سے اس شخص کے لشکر جمع کر کے سمناسا سے مقابلہ کر کے سرد کی طرف روانہ ہوا۔ اس سفر میں فرار ہوا اور ملک فارس سے ہتھانوں کے لے گئے بھی بزرگ و گرد کی کتاب میں تھی۔ بزرگ و گرد نے ملک چین فرغ و خروزد کا قتل سے مدد طلب کی۔ کوئی دقائم کرنا ہوا سرد کے قریب پہنچا۔ سرد کے مہربان کے لے گئے بزرگ و گرد کو سرد میں داخل ہونے سے

اس کے وطن سے بعد صحت جزیرہ اہلب الخلیج چلا ہوا۔ چوتھوں کے بعد دیگر پوراہا تھا اسی وہ سے تختہ کے نام سے موسوم ہوا۔ پھر اس کی اولاد خراسان میں پیدا ہوئی۔ حتیٰ کہ ان دونوں عورتوں کو جو اس کی نسل سے تھیں، چانچ کے پاس بھیجا اور چانچ نے دونوں سے ان میں سے ایک کو ولیہ کے پاس بھیج دیا جس کے وطن سے بڑے عاقل بن اید پیدا ہوا۔

ترکوں کی جو روش ترک اور خز کا یہ اعتقاد تھا کہ مسلمانوں کو کوئی شخص نہیں مار سکتا اور یہ اعتقاد اس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ اس سے دشمنان لڑائیوں میں مسلمانوں کا من سے متاثر نہ ہوا تھا۔ ان میں مسلمانوں میں سے ایک شخص بھی مسرکہ جنگ میں نہیں مارا گیا تھا۔ ترکوں میں اس کی بابت محض یہ خیال تھا کہ وہ بھی چپ کر بیٹھے اسی سے یہ سمجھ کر ان کی کارکر ہوئی کہ وہ ایک مسلمان اس حکمت عملی سے مرے گئے۔ ترکوں نے اس سے ایک دشمن پیدا کر لیا جس کی موت پر غرور کر آئی۔ مسلمانوں کے مقابلے سے وہ تھے جو ہرگز جو کہنے ان دونوں ہمدان بنی بنیہ حد و دار میں پر باب تک خراسانی کو رہا تھا اس نے اپنی طرف سے یہ نظروں و انداز نکالتے کہ اس میں عمر کو متروک نہ کیا تھا۔ بلکہ وہ پر یہ اعتراض تھا کہ اس سے کچھ پٹا نہ چڑھتا تھا۔ عازن بن حلیہ صحیحی عمر بھی حسب دستور مسلمانوں پر جرحاں کیا گیا۔ امیر طبرستان حلیہ نے ان کو اس وقت بھی سے روکا لیکن وہ جو شہر مدگی میں جوتے تھے وہیں نہ ہوئے۔ ترکوں میں واقعہ ترشہ سے کہہ دیر کی پیدا ہو گئی تھی۔ نہایت تیزی اور قی سے لڑائی شروع ہوئی۔ عہد ارض بن ربیعہ شہید ہو گئے یہی سارہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

کوفیوں اور شامیوں میں فکرا و خیالات کے بعد ہمدان بن ربیعہ کے اسلامی لشکر دو درجوں پر مقسم ہو گیا۔ ایک گروہ باب کی جانب گیا۔ اثناء او میں حکم بن ربیعہ پر عداوت ہو گئی جس کی وجہ سے یہ نکال گیا ان کو سعید بن العباس نے حسب الکمل امیر الموصلین حلیہ کو فوج مسلمانوں کی امداد روانہ کی تو قہار سے گروہ نے جہان ارج جان کا راستہ اختیار کیا اسی گروہ میں مسلمان قادی اور ابو ہریرہ بھی تھے۔ اس کے بعد سعید بن العباس نے مسلمان بنی ربیعہ کو بجائے اس کے بھائی کے باب کا دانی سفر کیا اور ان سے ہمراہ ایک لشکر اہل کوفہ کا روانہ کیا۔ جس کے سردار حضرت بنی امیہ تھے۔ ان کی ٹھکان پر امیر الموصلین حلیہ نے شام کا لشکر بھر کر اہل حبیب بن مسندہ اندر لایا۔ مسلمان بنی ربیعہ کی مساکر اسلامی کے سردار ضرر کر گئے جس وقت یہ دونوں لشکر یکجا ہوئے کوفیوں اور شامیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ حبیب بن مسلمان کی امداد سے انکار کیا گیا۔ یہ جھگڑا خلعت تھی جو لشکر کوفہ و شام میں واقع ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت حلیہ سے اتر تھیں ان کا نام لڑے۔ آخری لڑائی زمانہ شہادت امیر طبرستان حلیہ میں ہوئی۔

قادی کا خروج۔ مسیحی کے آخر میں خراسان پر دشمنوں نے بھرپور روش کی۔ اہل و عیسا اہل بیت اور توہمات نے ان کا ساتھ دیا۔ چالیس ہزار کی جمیت سے قادی و دین ترک خراسان کی طرف جرحا۔ خراسان میں ان دونوں قسمی بنی ہاشم سلمی ہمدانہ و نوری پر تھیں ان کو ابن عامر نے اس زمانہ میں مقرر کیا تھا جب کہ وہ حج کو جا رہے تھے۔ ان کے ہمراہ قیس کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن حاتم بھی تھے۔ انھوں نے ابن عامر سے درخواست کی کہ "مجھ کو یہ لکھ دو کہ خراسان میں قیس خندہ وہوں تو میں اس کا گورنر ہوں۔" ابن عامر نے اس کی درخواست کے مطابق یہ عہدہ لکھ دیا۔ لیکن جب ترکی قیس اطراف

فرمان میں آئیں تو قیس نے عبداللہ بن حازم سے گنج شہادت لیا مارے بے اختیار لب دیا "میرے نزدیک آپ فرامان سے سبک دینی ہو کر چلے جانے کیلئے ہیں مگر اس کا پیر ہونا۔ ابن حازم نے اس کی کدورت کی سند لکھی بتائی ہے عبداللہ بن حازم نے یہ بدگمانی عامر کے لکھا ہوا پر واپس لے لیا۔ قیس خاموش ہو کر اپنی عمر کے پاس بیٹھنے لے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حازم نے حضور دیا تھا کہ ترکوں کا لشکر زدودہ ہے اور ہم کو بے تھوڑے تھکا ہوا ہو گا کہ تم خواہن عامر کے پاس بغیر اس عقد و چلے آؤ۔ جب قیس روانہ ہوئے تو عبداللہ بن حازم نے اپنے منہ دکھائی جس سے سخت ہکا کہ نجات یزید ہو دینی قیس عبداللہ بن حازم امیر غرامی بنجے جائیگا۔

قاری کی فلسفہ و خاتمہ عبداللہ بن حازم نے چار ہزار نوٹ لے کر ترکوں کا مقابلہ کیا۔ جب دونوں لشکروں کی ایک جگہ میدان میں نہ بھڑک سکی تو عبداللہ بن حازم نے کچھ سوچتے ہوئے آدھوں کا ایک سر پہ رتبہ کر کے ترکوں پر سب کے وقت حملہ کیا۔ وہ جیسے لشکر کو کھینچا دیا کہ یزید بن یزید اپنی کرسی سے ٹکر کر کے دشمن کر لیں۔ ترکوں نے یہ دوسرا طرف مستطیس روٹن دیکھ کر بہت ہار دی۔ ابن حازم نے ان کو ہر طرف سے چیر کر لڑائی شروع کر دی۔ کاربن دہشت دہڑک دیا گیا۔ ترکی فوجیں یہ فوجیں شکستہ بھاگ گئیں نہ رہیں۔ منتر اسلامی نے حق تعالیٰ پر رواں کوئی وقیع کیا۔ جس بابی کے بعد ابن حازم نے ابن عامر کے پاس روانہ ہوئے پیچھے۔ قیس ہر خوش ہو گئے اور فرامان کی تکمیل پر ابن حازم کو سہل و گھل دیا کہ وہ اپنے قتل کے واقعہ سے بے خبر ہو جائے۔ قیس نے قاری کو بلایا اور ابن حازم کی مثال کے بعد طلاق و سنان سے اپنے حق اللہ سے براہر رنگ و بھالی کرتے۔ ہے اور یہ دت کے فراموش کرنے کا پانچویں شہاد بنجے رہے۔

باب : اول

فتنہ اور بغاوت

معاذ اللہ! اولین اور ساقی فریقین مسلمانان جس وقت نہ ہوں، نہ مسلمانوں کو ذلیل و خوار کر دیتے نہ دنیا اور ملک اسلام پر کے قبضہ میں رکھ کر ممالک آکھتے۔ اس وقت اس عمر۔ نے ان لوگوں میں جو مردہ کو فتنہ اور مصرعہ رچے تھے جو دنیا میں اچھا لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرفِ صحبت سے ممتاز اور ان کے پرہیزگار، سیدہ معلہ اور سلفوں نے ہادی مہاجرین انصاریہ و قریش اور ان کے تھے۔ یہی ملک اس دولتِ غنی سے سرفراز ہوئے تھے۔ ہائی عرب میں تکریم و اہلی عہد انصاریہ و عربیہ از کلدانیم اور قضاہ و غیرہ اس وقت و شرف سے ممتاز تھے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نصیب نہیں ہوئی تھی اور ان کی کو ان میں سے نہ صحبت نصیب ہوئی تھی نہ نہایت چھوٹے عرق و حالت میں انہیں کا زیادہ حصہ قضاہ میں بہ حصہ دیا ہے نہ ساقی میں یا قرام سے انھیں اور اپنے حقوق کو مانگی سمجھتے تھے۔

سچا یہ کہ ان کی برتری کا احساس عام فطرتی کے لئے بھی نہیں اس کا پورا احساس وہاں نہیں تھا نہ ان کے ذہن میں حاصل ہونے کے بعد جب سلفی طرزِ فطرت کو رد کیا تو وہ اس امر کو محسوس کر گئے کہ ان پر ہم جریں انصار قریش اور ان کے طوائف اور قبائل نے وگ حکومت کر رہے ہیں وہ اس میں شیعہ ہونے لگے۔ اسے میں امیر المؤمنین عثمان کو آخری زمانہ خلافت تھی۔ پس اس کو گورنے کے قیام میں انتہائی بااثر مالک اسلام پر چھوٹی دی۔ اندر المؤمنین عثمان کے قیام اسلام میں سستی کرنے لگے اور ان کے تھمت پر طرف گیری کرنے لگے۔ یہی کسی کوئی تبدیلی کی درخواست کرتے اور کبھی کسی عالم کی معجزہ نبی الی القیام کرتے غرض یہ طریق سے امیر المؤمنین عثمان کی رائے کی مخالفت کرتے تھے۔

توحید الی کیشت میں سر و سبیلوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ انورین کے معنی کی طرف سے بدلی ہو آئی۔ نہ تو ان کے صحابہ جات پر ظلم اور یہ جاہل و انانیت کے اثرات کا ثمر ہونے لگے بارہ نہ نہ کرنے نے نہ پتہ نہ کہ وہ میں صحابہ کے کافران کے بھی یہ بھی پہنچ گئیں جس سے وہ ان کی منکوحہ ملتے ہو گئے اور وہ کٹر و درہد اور کبھی کسی وقت طوائف اور المؤمنین حضرت عثمان کے امراء کی حمایت کی نسبت انگلی نہ نہ لگے۔ صحابہ نے حضرت عثمان کو اس امر پر مجبور کیا کہ خلف ممالک کے امراء سے پاس آجیوں کی بھیج کر ان کے صحیح حالات دریافت کرائیں۔ پتا چلے کہ میں صنف کوئی طرف انہیں نہ بصرہ کی طرف

کتابخانه ملی افغانستان - وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی

حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے ان کو کثرت و کمیت سے فراموش کیا اور حضرت مسیحؑ کے نسب و اول
شعور پر ان پر اور ان کو اپنے گناہ کا وارور اپنے عزم کا خاندان بنے۔ جس کو کیا تہذیب۔ ملک و قوم میں ان کی اپنی تھی یہ دوسرا بیجا ہے
جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حضرت رب فرمائی ہو۔ وہ تمام دنیا کے ان پر ان کو دیکھ کر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تو ان کی اس ایک تہذیب کو نہ کیا
اس نے ان پر ایسے چوتھی سی یا سواری کر کے تو ایسے دیکھتی ہے کہ تو سے دیکھا تو شیطان اللہ تعالیٰ نے اس پر پاک و مقدس کر کے
لئے وہاں جو منتخب فرمایا وہ بھی قریشی ہی ہیں اس لیے یہ سلامتی نہ سنیں۔ بولی اور بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تہذیب
مصاب حاد سے وہ فر فرما رہا ہے۔ ہمارے خلیفہ وہی ہے۔ تو ان کو اور ان کی جڑ کو گم و غما ہے نظر نہ ہے اور

[illegible][illegible]

بصرے کے واقعات اسی نے میں بسرے بھی میں اسی قسم کے طریقہ کی بازگشت کر رہا تھا۔

• *Staphylococcus aureus* (Staph aureus) is the most common cause of skin infections.

ہائیں (اصولاً) جس کا شکرت کرنا چاہیے اور جس نے طبعی مال و سائل پر ہمت بھری کہ سلام قبول کیا تھا (بصرے میں) اپنی رعیت میں جلیل القدر کے مکان پر مقیم ہوا۔ اپنی ہمت کی ہمت کے پروردگار میں امیر المومنین عثمان پر عین توفیق کی تکلیف شروع کی۔ جب تک کہ وہیں کی وطران ہوئی تو اس نے عبداللہ بن سبا کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ عبد اللہ بن سبا میرے سے نکل کر کوفہ آیا۔ اہل کوفہ نے بھی کال دیا (مصر کا راستہ لیا)۔ مصر میں پہنچ کر اپنے اصحاب سے جو میرے کو خوش تھے محض و توبت و سلسلہ شروع کیا اور اس طرح چوتھوں پر شہداء امر و دھمکی امیر المومنین عثمان پر عین توفیق کو کام کرنے لگا۔

انصران بن ابی ان کی مخالفت: حزن بن ابان بھی امیر المومنین عثمان پر زبان طعن و تخطی کرتا تھا۔ یہ بھی کہ حزن نے ایک عورت سے محبت میں نکاح کر لیا تھا۔ امیر المومنین عثمان نے اس کے سر سے گواہ اور میرے نے کی طرف بلا کر دیا۔ حزن نے میرے بھی پہنچ کر اپنی مامری محبت اختیار کی۔ ان دنوں مصر میں جو امر بن جریس نامی ایک شخص زہر داک تھا وہ بھی حزن سے محبت میں زہر دہی کی شہادت کی گئی تھی۔ بعد چھ دنوں امیر المومنین عثمان نے حزن کو دیکھنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ یہ ایک گروہ کو اپنے ہمراہ لے کر آئے۔ یہ پہلے امیر اور بار خفاش میں فرما لیا کہ حاضرین عبداللہ بن سبا کی حکایت کرنے لگا کہ وہ کفار کے گناہ چار کر کے رہ کر کشتن نہیں کھا تا۔ اب میں نہیں آتا۔ امیر المومنین عثمان نے حاضر زہر کو سواہر کے پاس شام پہنچ دیا۔ عاصیہ نے حاضر کو اپنے پاس لے لیا۔ یہاں تک کہ انھیں نہ مرنے کے چوتھے مہینے اور عاصیہ معلوم ہو گئے اور حزن و امی ظاہر ہو گئی۔ عاصیہ نے حاضر کو لے کر واپس جانے کی اجازت دے دی۔ حاضر نے جانے سے انکار کر کے کہہ دیا (و اجمع الی ملہ اسهل اهلہ یعنی ماحلت علواً) اس کے بعد حاضر نے ۳۰ شام میں قیام اختیار کیا اور چار دنوں تک عبادت و ذکر الہی میں مصروف رہے۔

غمال و مرقا کی دین سے روائی: جب چاروں طرف سے لوگوں نے امراء و اعیان اور نیز امیر المومنین عثمان پر عین و تخطی کی زبان دراز ہونے لگی۔ تو ۳۰ شام میں حزن بن ابی ظہر صوبے کا انتظام کر کے امیر المومنین عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کھد سے دین خود و خود ہوتے ہوئے روائی سے پہلے اذہب بن قیس و زہر بنان سمیع بن قیس کو کہے کہ 'نہر مرقا کو ہوان کا مایہ بن اترنا خواصہ میں کا ناف میں حویب کو اہ کا حکیم بن سلام کو رسول کا زہر پر عبد اللہ کو قرینہ کا سلمان بن ربیعہ کو ب کا اور ربیعہ بن جہاش کو ضواں کا و بی مقرر کیا۔ یہی ہنگ کے اعتبارات تھیں مگر وہ ہمت کے کسی اور حکمت کے بعد یہ لوگ تو اپنے اپنے صوبے کی طرف روانہ ہوئے اور عبد اللہ بن ابی ظہر نے کوفہ میں عمرو بن حنظل کو اپنا نائب مقرر کر کے دین خود و خود فارستہ لیا۔

یزید بن قیس کا فروغ: جب کوفہ میں ہر دو گویاں کان ہو گیا۔ حزن نے اس کو طرف گیریوں کی زبان طعن اور دراز ہو گئی۔ امیر المومنین عثمان اور ان کے موزوں کو طعن و سخت و نسبت کلمات کہنے لگے۔ یزید بن قیس نے حزن سے طعن و مخالفت امیر المومنین عثمان شروع کیا۔ اس کے ہمراہ ایک گروہ لوگوں کا تھا۔ امیر سبا کا مقلد تھا اور تھیں اس سے خط و کتابت کرتا تھا۔ لکھانے میں جلد پہنچ کر اس کو اپنے ہوتے طعن کا فروغ دیا اور یزید کو گرفتار کر لیا۔ یزید نے خدمت کی دھمکی دے کر اس کو قید

پانچ ماہ میں مسجد کی تعمیر کو مدد نہ دی گئی۔ اس نے مسجد بنائی میں پہنچ کر امیر المومنین عثمانؓ کو کاٹھن کر کے کہا: "اے عثمان! لوگوں سے تمہارے افعال پر حرف گیری شروع کی ہے تم نے بڑے ناجائز کام کئے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو کہ "امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہ تم لوگ اس کی غیر مذہبہ تمہیں سننے ہو؟ لوگ اس کو مذہب اور مشرک سمجھتے ہیں اور مجھ سے اسکی تائید یا تمہارے بارے۔" واللہ یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتا" عامر بن لاہیؓ یہی اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ خالقوں پر قابو پانے والا ہے۔"

حضرت عثمانؓ کی مالی طاقت اور اس وقت کے بعد امیر المومنین عثمانؓ نے معاویہؓ کو اللہ تعالیٰ اپنی سرخ سپید بنی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بنی امیہ کو منظور کی غرض سے دار الخلافہ میں طلب کیا، وہاں قوتوں سے غلبہ ہو کر فرمایا تم لوگ میرے وزیر میرے نائب اور میرے منصف بنو۔ میرے ساتھ چلو۔ جو تم پر مجھ سے امید ہے ان سے کہ تم کوئی نیک نیتی سے مانتے ہو، تمہارے کچھ بے لوثانہ طرح کے اوقات مجھ پر قائم کرتے ہیں میرے گورنروں کی مسزولی چاہتے ہیں ان میں امر کو دہشت سمجھتے ہیں مجھے اس کا پابند وہاں پر بھیج دیتے ہیں۔ غور کر کے خلاصہ کیا گیا ہے جس سے یہ یاد میں فرو ہو جائے۔" ابن عامر نے کہا میرے نزدیک ان لوگوں کو جہاد میں مصروف کر دیتے کہ یہ لوگ تاریخ میں جس طرح کے خیالات پیدا کر کے آئے دن ایک نہ ایک کھڑے رہتے، وہیں گئے۔" سید بولے "مناصب پر ہے کہ ان کے سرداروں کی کوئی پہلوئی معقولی گرفت کی جاسے جب ان کے دوسرے حضرات وہ جاہلی کے تو یہ لوگ بھی منتشر ہو جائیں گے۔" امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے فرمایا "میرے ضرور مناسب ہے لیکن میں رو آؤ مشکل ہے معذرت ہوئے" امیر المومنین! اس کام کو ہم لوگوں سے پھر دکر دیجئے۔ شام کو ان لوگوں سے صاف کر دوں گا آپ مدد کو سنبھالے اور امر ادا ہے اپنے معوضہ سو بہ کا صاف کریں۔" عبداللہ نے کہا یہ لوگ طامع ہیں ان کو مال و زر دے کر اپنے بے لینے اس سے زیادہ دایف کلاب اور کسی صورت سے ٹھکن نہیں ہے۔"

مال کی وابستگی۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے ان لوگوں سے رائے لئے کہ بعد میں گورنریں ہانے کا حکم دیا اور واپس آئی کہ "لوگوں کو جہاد پر روانہ کرنا اس کی ضرورت ہے ان کو دوزخ خیالات سے روک دے غرض یہ کہ کوئی طرف راہ نہ لے۔" اللہ کو ان کی آہن کر دے کہ ان کی غرض سے تمام جہاد میں آٹھبر نہ۔ جب سعید بن مسام پر پہنچا تو ان کو فتنے ان کو فتنے ان کو فتنے مدد دی طرف راہیں کر دیا۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ اس امیر المومنین عثمانؓ نے ان کو کوئی دوزخ والی مقرر کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے حکم دیا۔

عبداللہ بن سبا کے قتل۔ اس واقعہ میں عبداللہ بن سباؓ نے مکہ میں مکہ مالک و اسناد میں منتشر ہو گئے۔ چاروں طرف طاعن و تشکیک کا زور گرم ہو گیا۔ روزانہ اس کی خبریں مدینہ میں پہنچتے تھے۔ مدینہ میں بھی سرکشیاں شروع ہو گئیں۔ امیر المومنین حضرت عثمانؓ ان واقعے کے قابل پر زہاں طلوع و شفق روز بروز لگی صحابہ کرام سے ذیہ بن ثابتؓ اور اسد بن ہاشمؓ مکہ بن مالک اور حسان بن دہت (رضی اللہ عنہم) کو ان کی طبیعت و تشکیک سے روکتے تھے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ تھا۔ حضرت علیؓ کی تقریر واقعہ جرم کے بعد اس واقعہ میں عثمانؓ کی طالب خدا پر اذالہ کہ سب سے امیر المومنین عثمانؓ کے

عبداللہ بن ابی مرثدؓ معاویہ بن ابی سفیانؓ اور عبد اللہ بن العاصؓ اور عمر بن العاصؓ شریک بنے ہوئے۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا: "انہوں نے یہ ترکوں کی شکایتیں اور ایسے زور شکنی کی کہ میں نے انہیں نہ سہیجیں۔ واللہ مجھ سے اس کا خیال ہے کہ میں وہ لوگ ہے نہ اہل بائیں۔" ان ترکوں نے عرض کی: "کیا آپ نے وہ لوگ کہیں اس کے دریافت کرنے کو نہیں بھیجا تھا؟ کیا ان لوگوں نے آپ سے کچھ نہ نہیں کیا؟ کیا آپ کے خبر رسالوں نے یہ نہیں بتایا کہ ہم نے عمان کی، فی برای جیسا کہ میں ہم لوگوں کی اس شکایت کی اطلاع دیکھ نہیں سکا، اور اس کی کچھ دست اور آپ کو اس کا کچھ خیال نہ رہا ہے۔" حاضرین اس شرابخوار کے فرد کے خوباب مشورہ کرنے لگے اور آپؐ دوسرے کی مخالفت کرنے لگے۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا یہ فتنہ سرور نے والے اور اس کا راز و مخرب یہ کھچا ہوتا ہے میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی الکاحاس تھے کی بات پائی وہ یاے اللہ تعالیٰ کو خوب چاہتا ہے کہ میں نے اسے خبر کے دگوں کے ساتھ بھیجیں دیا۔" حاضرین چہ کرنا دیکھ رہے تھے اور ہجر تک نبی کی شکایت نہ فرمائی۔

معاویہؓ کا نہار کی مشاورت۔ معراج کا رخ ہو کر مدینہ میں آئے اعلیٰ علیہ السلام اور حضرت معاویہؓ نے وقت نہ توڑا۔ معاویہؓ نے کھڑے ہو کر مدینہ کے مسجد کیا۔ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل باب طے و حصہ ہو اور اس وقت کے وال اور ہر پرست اور تم نے اپنے دوست (یعنی قتادہ) کو بلا دیا۔ یہ اس کام کے لئے منتخب کیا اور اب وہ یہاں ہے کیا ہو اس پر طرے طرے افراءات نکالے جاتے ہیں ترکوں نے اس کا اثر کچھ نہیں کر سکا ہے تو کابہرہ میں جو دینے کے لئے سرحدوں پر آتی رہا ہے ہر کوئی شخص خلافت و ادارت کے طمع کرے تو وہ تمام لوگ سوائے اپنے پیچھے کے بھائے کے ہیں۔ اور کچھ کچھ کے لئے خبر پہنچی وہ ابی طالب۔ معاویہؓ کو حضرت ابی امیر المومنینؓ نے انہوں نے انہوں سے یہ خبر جو دو دن تک (یعنی ابوبکرؓ) نے ان لوگوں نے یہ خبر احباب اپنے ائزہ اور اب کا دہ کو نہ پوچھو۔ حال ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قہر اور کا ظفر اٹھاتے اور ان کو دہ دیتے تھے میرے اعزاء اور احباب غریب اور کم ہوا چہا شہر نے اپنے ہاتھوں نے لئے نکول دیا میں ان کو اس میں تم لوگ یہی فعلی دیکھتے ہو میں وقت بازار آؤں۔ تمہی نے کہا تم نے عبداللہ بن ابی مرثدؓ سے یہ کہنا۔ اور مردمان کو ہندو ہزار دہ دینے اور امیر المومنینؓ نے جواب دیا: "میں ان کو اس آدھال سے یہ نہیں مانیں بنے وہاں۔" لوگ یہ سن کر راضی ہو گئے اور خوشی خاطر اٹھ کر چلے آئے۔

حضرت عثمانؓ کا شام جانے سے انکار۔ اصحاب نہار نے چلے جانے کے بعد معاویہؓ نے عرض کی: امیر المومنینؓ نے پہلے کہا ہے کہ میں نے اس کا پیش ملا صاحب جو آپؐ سے میرے ساتھ شام چلے چلا۔ یہ کمال شہر میرے طبع ہیں۔" امیر المومنینؓ نے جواب دیا: "میں تم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواز نہیں چھوڑ سکتا۔" پھر معاویہؓ نے کڑاوتی کی: "ایسا میں اپنے شہر جوار آپ کی کھافت کو بھیج دیتا ہوں جو آپ کے پاس چھوڑا ہے۔" جواب دیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی کو کھفت نہیں کر دینا گا۔ معاویہؓ نے "واللہ آپؐ جرحا دھاکھی کے پائزرا خلافت نہ کریں گے۔" امیر المومنینؓ ((حسب اللہ نعم الوکیل)) کہہ کر غناوشی ہو گئے اور معاویہؓ پہن کر خدمت سے اللہ کر علی علیہ السلام اور ہجر کے پاس

دور نہ کرنا، بصر میں نہ رکھنا، ٹیٹا کی جہ نہیں، جو ظلم و سیر کے پاس لگی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے بھی ظلم و سیر سے بھی دیا اور کہا۔ ظلم و سیر نے بھی ایسے ہی بچے دیے جو اب وہ باب اس آید ہو، جیسے سرفراخ بھی ان کو کا سیانہ بن رہی تھیں ان مقامات سے حق پر نہ کر رہے تھے، مثلاً جو بھی چلے آئے۔

حضرت امانتؑ کے مکان کا محصور: اصل مدینہ بھی اس کی مراعات سے اپنے اپنے محصوروں میں گھومتے گئے۔ رات کے وقت بھی عادی کی طرح نہ ہوتی۔ نکلنے غمیری کی آواز نہ سرائے۔ یہ بھی گھومتے ہی تھے۔ من بجائی تو امیر المومنین علیؑ کا مکان محصور تھا۔ بعد ازاں اس نے چاروں طرف سے مکان کو گھیر لیا۔ بعد ازاں عادی کو ادھر کی کسی کڑ جو ٹھیک مقابلہ نہ کر سکتے تھے اس کو من و یا جانے کو چند نفوس امیر المومنین حضرت عثمانؓ کو کہتے رہے۔ اصل مدینہ اپنے مکانوں میں تباہ و برباد تھے۔ بعد ازاں اس نے بھی امیر المومنین حضرت عثمانؓ سے ملنے چلے۔ رات کرنے سے کسی کو نہیں رہا۔

علاحدہ کے لیے جو کچھ اہل فنی طالب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے فریڈ ایڈم کو کس چیز کے چلے جانے کے بعد دیکھا ہے؟ بلکہ انہوں نے کہا "ہم نے ایک دیکھا ایک قاتل کے ہاتھ سے پالا جس میں ہمارے گناہ تھے۔ اسی فریڈ ایڈم نے ملو سے انہیں لے کر لیا۔ انہوں نے اسے ہر شخص کی زبان پر لگا دیا۔" یہ اپنے ہی جوش میں انہوں نے فریڈ کو آئے ہیں علیٰ اہل فنی طالب نے کہا "اتم کو کیسے ملو ہوا کہ اہل مصر سے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے تو کہہ سکتے ہیں۔" سے ملو تو ان کی سہولت پر تھے تو لوگ ایک ہی وقت میں یہ کہتے دیکھا ہو کے والد یہ ہر روز روٹھا سے زیادہ رو رہے کہ تمہاری بیٹی کی صفائی نہیں ہیں۔" بلکہ انہوں نے جواب دیا "آپ جو چاہیں انہیں لے کر یہ تم کو اس شخص (یعنی ملو) کو لے کر انہوں نے کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

عالم کے مہاجر ائمہ میں وقت تک جاپان میں سکونت اور سرورِ ائمہ اور اہل سنت و جماعت نے پیچھے نماز پڑھتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد انہوں نے نوکوں و امیر و دانشمندان کے پاس جوئے سے روک و باز اعلان کیا۔ پیچھے نماز پڑھنے سے روکنا شروع کر دیا۔ امیر المومنین علیؑ نے امر تک اصلاحیہ کے گوشہ نشینوں کے پاس فرامین بھیجا کہ ان کو کھانا، انتقامات سے منع کیا۔

علاءؑ نے حبیب بن مسلم قبریؒ کو اور عبداللہ بن ابی اسحاقؒ نے احباب بنی خدیجہ کو روانہ کیا۔ کوفہ سے قطیف، حجاز و مدائن جاتے ہوئے رکھو جس کا یہ رضی اللہ عنہم نے قہر میں حاضر عبداللہ بن ابی اوفیٰؒ، فضالہؒ، کاتب دق اور دہقان میں سے سرور بنی اسد و شریف عبداللہ بن غلام ابصرؒ کے ساتھ جس سے حران بن اسحقؒ، یونس بن مالکؒ، عثمان بن حاکم اور کاظمین سے کعب بن سواد و حم بن میمانؒ، ابی حارث غلامؒ، حبیب بن ابی ساریہؒ، ورتانہ بنی سہل و نوافؒ و اعلیٰ بنیدکؒ کا ماتم و براہماد نے گذر

حضرت عثمانؓ پر حملہ بلو، یحییٰ کے آؤنے کے بعد جب آیا اس میں امیر المومنین عثمانؓ نے غازیہؓ پر حملہ کیا۔ غلبہ پڑا حضرت عثمانؓ کو فرزند

إيها الصلوات، الله الله في الله من أهلي مدينة لعلهم انكم منكم نوري علي لسان محمد تامر

مقام پر ہے۔ اہل علم کو خوب معلوم ہے کہ پڑھنا سیکھنا یہ نہ صرف دینی امور بلکہ دنیاوی امور میں بھی بہت زیادہ معاون ہے۔ اہل علم کو خدا سے ہے کہ شاہی کی خوشنودی

اسرار کی جانتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا مولو شیخ عثمان نے ایسا ہی کیا ہے ہم لوگ اور حقیقت تم کو کھل کر نے کے قصد ہے آئے تھے۔ علی ایسی دلی طالب اور محمد بن مسلمہ نے سمجھا بجا کہ واپس کیا اور ہم سے وعدہ کیا کہ ان فلاجوں کو ہم روح کو ادھیں گے اتفاق سے تمہارا ایک عطا ہوا ہے احمد کل کیا جس میں تم نے انکس افسر روح کو لکھا ہے کہ ”ہم لوگوں کو دوڑے گا۔“ ہماری تحسیر کرے ایک زمانہ اور لوگ تیرے میں رہے یہ فلاج ہمارے حکام کے ہاتھ سے لائے ہیں پر ہماری ضرورت ہے میرا مولو شیخ عثمان نے قسم کیا کہ کیا تم نے اس خط کو لکھا ہے اور نہ کچھ کو اس کی اطلاع ہے۔ علی انکس دلی طالب اور محمد بن مسلمہ نے اس کی تصدیق کی۔

خلافت سے دستبردار رہی کا مطالبہ پہلو اول ہے۔ ”قب کا مقام ہے کہ اس قسم کے غلطو تفہار کی سہ سے نہیں اور تہار اظام کے کر جا کہ اور تم کو اس کی اطلاع نہ ہوگی تم مجھ نے ہوا ہے۔ میرا تہدہ بر تم کو سہول کر کا مناسب ہے کیونکہ مجھ نے کو مسلمان کا والی بنانا جائز نہیں ہے اور اگر ہے ہو تو تم اس تہدہ کو رد کرنا چاہتے ہو مجھے ہو کہ بلا اجازت و اطلاع جس کا یہ جی چاہتا ہے کرتا ہے نہ بہتر نہیں ہے کہ تم خود اختلاف چھوڑ دو۔“ میرا التزمین مثلاً نے غرضائیں اس نہاس کو نہیں امر نا چاہتا جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنچایا ہے یعنی شہ نورد مصعب خلافت ترک نہیں کروں گا۔ ہاں یہ ہو گا کہ اگر مجھ سے فطری ہوگی تو میں تہدہ کروں گا۔ اور مل علاوہ اسے سے رجوع کروں گا لیکن حد میں ہوں۔ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ تم تو یہ کرتے ہو اور مجھ کو یہ کام کرتے ہو اب ہم پر فرض ہے کہ ہم تم سے خلافت ہمیں لیں یا تم کو لیں اور اگر تمہارے دوستوں میں سے کوئی حراست کرے تو اس سے بھی لڑیں جب تک ہم کو نہ ہیں لڑتے جائیں گے کا مطالبہ ہوں گے یا سرجائیں گے۔ امیر التزمین عثمان نے ارشاد کیا ”تم مطہس ہو کو کوئی فہم تم سے حراست نہ ہو گا کہ مجھے اس کا خیال ہو تا تو میں ممالک اسلامیہ سے مسلمانوں کو طلب کر کے ایک لشکر مرتب کر لیتا۔ اس لشکر کے تمام ہوتے ہی چاروں طرف سے شور و غل کی آواز آئے گی جس کے جوہر میں آقا کہہ رہا تھا خلیفہ ابن ابی طالب اٹھے اور بھائیوں کو امیر التزمین عثمان کے پاس سے لال کر اپنے مکان پر بلے آئے۔ ملی دین ابی طالب کے واپس ہوتے ہی مصریوں نے امیر التزمین عثمان کے مکان کا دروازہ صہ کر لیا۔

دو بارہ و محاصرہ : دو بارہ محاصرہ کرنے کے بعد امیر المومنین عثمانؓ نے معاویہؓ اور ابن عامرؓ کو امر اور کے لئے نکاح زوجہ بنت اسد ثقیفی اہل شام کا ایک گروہ لے کر روانہ ہوئے۔ وہ ادنیٰ قدرتی میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ امیر المومنین عثمانؓ شہید ہو گئے۔ یہ سننے پر ابن زبیرؓ ابن اسد شام لوٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ شام سے عیسیٰ بن مسلمہؓ ہمدردی کا باعث بنی۔ مسعودیؒ نے بتائے ہے اور مقام رذہ میں بھیجی کہ شہادت کا حال سن کر وہ ابیں آ گئے تھے۔

آخر ابراہیم نے حضرت عثمانؓ کو پکارا، عاصمہؓ ہونے پر امیر المومنین عثمانؓ کے مشیروں نے رائے دی کہ علیؓ ایمان دہلی طالب کو بلا کر بلوائیوں کی روک تھام کے لئے بھیجے کہ وہ ان کو سمجھا دیا کریں کہ ان کی مرضی کے موافق کو قتل کی دعوتیں دینا اور مسجد کی جانے لگی۔ چنانچہ علیؓ ایمان دہلی طالبؓ کو انھیں کے پاس لے گئے اور پوچھا سمجھا، ان کی درخواستوں کے موافق عمل دہا کر نے کا وعدہ کیا۔ بلوائیوں نے کہا آپ ایک عید ایترود کیجئے، علیؓ ایمان دہلی طالبؓ کو امیر المومنین عثمانؓ کے پاس آئے اور امیر المومنین عثمانؓ نے تمہیں ان کی خدمت مقرر فرمائی، علیؓ ایمان دہلی طالبؓ نے آپ اقرار فرما دیا کہ اگر بلا انھیں کو دنیا، جس میں تمہیں دین کے اندر ان کی مرضی کے موافق

جہنم کی تقریری و معروضی ہولان کی شکایت فرم کرے تو کھٹا تھا۔ بلوایں اس قرار عام کے مطابق نہیں جو ہم تک جنت و جہنم سے رکے رہے۔ امیر المومنین علیؑ نے ان کی خواہش کے مطابق کوئی اصلاح نہ کی۔

حضرت عثمان کا خطبہ۔ بعد از انتقال۔ یہ خطبہ انسانی معرکہ کی حسب سے دیکھا گیا۔ وہ اپنی فرض سے آئے امیر المومنین علیؑ نے اپنے دو ہونے کا ذکر کیا۔ بلوایں نے پرہیز ہو کر باہر چلے گئے۔ یہ خاصہ کر لیا۔ ناصر نے کے بعد امیر المومنین عثمانؓ نے علیؑ کو اور اس کو بلوایں کا جواب یہ لوگ اور ان کے امراء اہل بدعت تھے۔ آنے اور انہوں پر آیت بہت زیادہ انہوں تھا۔ عثمانؓ نے کہہ کرے۔ علیؑ کو کہا جہنم و جہنم کی اور غیر بلوایں سب بندھے گئے۔ آپ نے اہل بدعت سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے اہل بدعت ہم کو اللہ تعالیٰ کے پردہ کرنا اور اس سے دعا کرتے ہیں کہ میرے بعد تم پر کسی اچھے کو ظیف بنائے۔ یہ بہرہ کو خودی و پرستگ خاموشی رہے مگر راضا کر رہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ سَمِعَ خَيْرًا مِنْ هَذَا فَلْيُحْمِلْهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ غَيْرِ فَقُلْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا
عَنْ مَوْلَانِي مَرْحُومٍ تَوَلَّمْ بِعَلَمِ عَالِيَةِ مَرْيَمَ ثُمَّ نَشْدُكُمْ اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ نَبِيَّ مِنَ الْمَوَافِقِ
مَنْ يَحْبِبُ حَقَّهُ فَهَذَا يَحْلُ الْأَنْفَلِ ثَلَاثُونَ مَعْدًا احْصَانًا وَكَافَرًا بَعْدَ الْبَيْتِ وَاقْتُلْ بِغَيْرِ حَقِّ ثُمَّ
إِذَا انْقَضَى وَطَعْتَ السَّيْفَ عَلَى وَفَائِكُمْ ثُمَّ لَا يَفْعَلُ اللَّهُ عَنْكُمْ إِلَّا خَيْرًا

”میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم: ۱۱۱: میں کہہ رہا ہوں کہ یہ خطبہ میرا ہے۔ میرے زبانی نہ دے کے وقت قبلہ نہ تھا عثمانؓ سے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ تیرا دے کہ اس کے لئے کہی کو منتخب کر دے اور گو مجھ میں اتنی کوتاہی اور اس پر پائے گیا تم یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کرنا چاہی ہے کہ میرے ساتھ تھو لی نے جس کو اس کا الی جا گیا اس کو آواز میں سے نہیں ۱۱۱: یا کہ نے واسطہ سے دعا کرتی ہے بغیر حشر سے اہل شہر کا اور اس نے اپنے ۱۱۱: کو بغیر و جہنم جہنم سے اس کے پردہ کیا ہے۔ ہر جس کو اللہ تعالیٰ کی قسم دعا تاہل تم کو میرے مطابق ۱۱۱: اس سے ہونے کو چاہئے ہو جانے و رد کر دے کہ نہ کچھ تھا دعا دیا کے ۱۱۱: کسی کا نہیں کرنا چاہئے نہیں ہے۔ ایک ذاتی حسن کا دوسرے مرد کا نہیں ہے تاہم میں حق کا۔ ہر جب میرے تم کو قتل نہ کر دے تو کوار تم اپنی کر دے کہ نہ کچھ تھا دعا دیا تعالیٰ تم سے اختلاف نہ کرتا تھا ہے گا“۔

عقود علیؑ کی ویرانہ و بڑی۔ بلوایں نے جواب دیا کہ تم نے جو قادر حق اعظم کے بعد استقامت کی نسبت کہا ہے تو اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کیا اچھا کیا لیکن درحقیقت اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک خطبہ دیا ہے۔ جس میں اس نے اپنے بندوں کو بتایا کہ تم حق مانتے ۱۱۱: تم تمہارے ہیں اور حضور اس کے حق سے چلنے آئے۔ بہت سی باتیں ایسی کہیں جس سے تم کو ہم حق قائم کرنے کیسے بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اس خیال سے کہ ہوا و مال آئندہ ہو رفتہ و فساد پر نہ ہو باقی رہا تمہارا یہ کہنا کہ تمہارا علیؑ آویں کو کتنی کرنا چاہئے اس کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہوا و فساد پر نہ ہو باقی رہا تمہارا یہ کہنا کہ تمہارا بھی جائز دیکھتے ہیں۔ اگرچہ ان آدمیوں کا کتنی کرنا ہے تو دنیا میں ہوا و فساد ہوا باقی رہا علیؑ اس واقعہ و رسانی کے کرنے کے مانع اور مخالف اور باغیہ تم نے اللہ کے کا ذکر و ہونہ و ہونہ ۱۱۱: اور بے شک جو لوگ ہم سے لڑے اور لڑنے کو آئے ہیں وہ تمہاری

جانے سے ڈھک کر گیا۔ حاکم صاحب وقت نے تم کو ام المومنین بنی ہرقتی کے لئے بھائی ہیں۔ تم ان کے ساتھ نہیں جاتے ہو اور
 ازہر بافت اور اس کی اتباع کرتے ہو جو تمہارے زبان میں نہیں ہے۔ بغرض محال ان کو اس کا آخری نتیجہ پہنچا کر امیر
 المومنین طلاق عقاب کو بھیج دو تم پر ہوا بد طرف و حق مطلب ہو جائیگا۔ امیر بنی ہرقتی نے پھر جواب نہ دیا حاکم کو
 پہنچے گئے۔ طبرستان پر اور تمام مملکت میں اپنے مہار نے بلوائیوں کی زیادتیوں کی داستانیں سنیں کہ اپنے دو ازارے بند کر کے
 کسی سے ملے تھے اور نہ پیرا تے تھے۔ آل ہرقتی کو دے دیا تک خیر طور سے امیر المومنین طلاق کے کہہ میں ہوتی پھینچا تے
 رہے۔ انی عباسی و رازے پر بلوائیوں کی مہارقت کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے امیر المومنین طلاق نے ان کو اجماعاً جہتر کر
 کے کہ حضور راہبہ سے کاظم دیا۔ بنی ہرقتی نے اپنے امیر بنیوں سے جہاد کرنا شروع کرنے سے زیادہ محبوب۔ لیکن امیر
 المومنین طلاق نے ان کو حضور سے رجوع کرنا چاہنا تھا ان میں اس امر پر جو تک معظم روانہ ہو گئے۔

ہوا بلوائیوں کی جو غرض تھی انہوں نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ امیر المومنین طلاق کی طرف آئی ہو۔ یہ ہیں ہرقتی کے حضور
 اپنے دوے امیر کے ساتھ حج کو جاتے ہیں۔ اطراف و جوارب سے دولت آتے ہیں، دیکھو انہیں کا درمہر تے آتے ہیں تو مب
 کے۔ اب امیر المومنین کی غرض یہ تھی کہ امیران کی مہارت کو اپنی نگہ ظاہری کا درمہر سے بن کر دیکھ کر کے سوا
 کہ لے کر قہر کیا۔ حسن بن علی ابن زبیر محمد بن علی بن مروان سمیع بن الحارث اور جو صحابہ کبار کے لئے ان کے امراء تھے۔
 بلوائیوں کو دروازہ کھولنے سے روکا۔ لے کر اور ان کو بیچے پناہ امیر المومنین طلاق نے ان کاوں تک یہ خبر پائی کہ ان کو لڑنے
 سے منع فرمایا اور قسم دے کہ جہاں اقبال سے روک کر اور چپے آئے کاظم دیو۔ بلوائیوں نے رازے سے آگ لگا دی۔
 دروازہ چلی آیا۔ محمد امیر المومنین طلاق نے ان کو روک کر پناہ دی۔ پھر امیر المومنین طلاق نے ان کو پناہ دی۔ پھر امیر المومنین طلاق نے ان کو پناہ دی۔
 شریک نماز تھے کسی نے بھی جواب نہ دیا کسی نے بھی نہیں۔ دروازہ روکے۔ پھر امیر المومنین طلاق نے ان کو پناہ دی۔ پھر امیر المومنین طلاق نے ان کو پناہ دی۔
 قرآن پڑھنے سے بھی وقت پناہ۔

یَا اَبْنٰی بَنِی فِیْہِمْ مَنَاسِیْ اَوْ اَلِیَاسِ فَاَصْحٰہُ اَلْکَمِ فَاَصْحٰہُ مَہِمْ اَلْکَمِ اَبِیْہَا اَدَا اَلْوَا اَحْصَا اَللّٰہُ

بِہِمْ اَلْوَا اَحْصَلِ بِہِمْ

برائے حاضرین سے خطاب یہ کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک فقرہ ادا کیا اور میں اس پر تم ہو کر یہ کہہ کر
 سب اہل اسلام کے عزیزان کو لڑنے سے روکا۔ حسن بن علی کی حالت کہ تم اپنے باپ کے پاس چپے جاؤ اس پر بھی حسن بن علی بلوائیوں
 سے لڑنے وغیرہ بنی انشا میں شریعتی بھی چند لوگوں کو لے کر ہرقتیوں کے مناجاد پر آئے لڑائی ہوئی بغیر فیصلہ ہو گئی۔ پھر
 اب ہرقتیوں سے کہتے ہوئے آئے۔

(یَا اَبْنٰی بَنِی فِیْہِمْ مَنَاسِیْ اَوْ اَلِیَاسِ فَاَصْحٰہُ اَلْکَمِ فَاَصْحٰہُ مَہِمْ اَلْکَمِ اَبِیْہَا اَدَا اَلْوَا اَحْصَا اَللّٰہُ)

اے تم جو مجھے یہ کہہ کر آئے ہو کہ میں تم کو تم کی طرف سے بلوائیوں اور تو مب مجھے ان کی طرف جاتے ہو

اور لے گئے۔

”اسھاب میں، ہونکر رسی کا تھوڑے کے حال میں گھسا ہے کہ بے شک زمانہ جاہلیت میں انہوں نے اہل یتیم نے شراب حرام کرنا
 قحطی میں: ”فی الزواجر عن تعلوق عاقبت فی النعل علیہ والاسلام ولا صوفت“ اور پراچے میں ان سے روئے کی کن
 ہے کہ بے لگ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے ہم نبوت اور ہم میں سے انہیں یہ کہہ دیا ہے: ”یہ صرف اسی روایت سے
 بھی امت ہو گیا ہے جو تھوڑا سا کھرے میں امیر المؤمنین ملانے کے بعد تقریر کی تھی جس کا آخری فقرہ تھا اور وہاں است
 الحصلہ ولا صوفت“ اور نہ ہونکر نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں بھی نہ کیا ہے“ اور پراچہ میں سے کہنے لگی تھے
 اختلاف نہیں کرتا۔

اسلام کی خدمات: مجتہد الاسلامیہ (رحمۃ اللہ علیہ) مسلم کا قریٰ و غریٰ ہے، اسی طرح جو شخص مشن کے نام پر دنیا و آخرت کی ہر چیز کو قربان کر دے گا، اس کا جہاد حقیر کا جہاد نہیں ہے۔ اس کو غزوہ نامی غزوہ نہیں ہے جس سے جو مسلمان اپنے لیے جہاد کرے گا، اس کا نام جہاد نہیں ہے۔

عبداللہ بن عباس نے فرمایا: اے میں تم کو اور یہاں کی ایسی کئی دوسری باتیں بتاؤں گا۔ اس کے بعد
 ہوئے دیکھا ہے۔ فرمایا ہے: جو عاصی عساکر کا قتل بعد عید یا عقیقہ کا قتل بعد عید یا اس کے بعد
 ملتان جو نہ ہو سکے وہاں حاکم ہے۔ کہانی کے اس کی روایت کی کہ ابوبکر ابن ابی حمزہ نے اس واقعہ میں بیان کیا ہے
 کہ وہاں اللہ بن ابی طالب اسم کے فرزند و قتل کا واقعہ عید کا تھا۔ اللہ بن ابی طالب کے بعد ملتان کو کوئی شخص
 نہ تھا جس کا دورہ نہ فرمایا تھا۔

یعنی بڑی دم لہجہ بنت عیینہ بن حصن فرادیہ تھیں۔ (ان سے عبد الملک پیدا ہوئے اور انہیں بنی امیہ ان کا انتقال ہو گیا)
 سابقہ اس عقہ رہا، بنت شیبہ بن ربیعہ۔ یہ لڑائی (ان سے) بنی لڑکیاں حاکم نامہ بیان ام مروہ پیدا ہو گئے، ان کا تکرر بنت افرات سے بھیج
 آخو کی ہوئی تھی۔ بعض کا خیال ہے کہ مروہ بنت مکان ان سے تھیں سے پیدا ہوئی تھیں۔ وقت حاکم وہاں تھا۔ سے چہ، یہ دونوں
 رہا، ان کا امین اور حاکم موجود تھیں۔ لیکن بعض صاحبوں کا یہ ہیں، جب کہ ام ایمن کو زمانہ عمرو شریک دے دی تھی، اس کا
 کلام آخر جم



حضرت ابوموسیٰ کا لوف سے اخراج حسن و ملازور ہو گئی ہے اور میرا کہ شخص جسے حال نے و اشرف ہو گئی روانہ ہوا تھا
و اس وقت و نکل کوں و اس وقت میں ابور و ابوموسیٰ سے سمجھ میں ایک شخص نام میں امیر المؤمنین کے صاحبزادے پر بیعت و
معاہدہ کر رہے تھے۔ اتنے میں قبیلہ بنو کور کا تھا ان کو قہری کہتے ہیں و امیر المؤمنین کے صاحبزادے پر بیعت کر رہے تھے
پھر ابوموسیٰ قہری سے سمجھ میں خطبہ دے رہے تھے لوگوں کو مانہ یعنی بیعت کر رہے تھے اس کے بعد وہ آج تھے
و عزیز حضرت ابو موسیٰ کا سر مارا "تمہارے قہری کہتے ہیں کہ وہ بیعت کر رہے تھے کہ پھر وہ و اشرف نے قہری میں داخل ہوا کہ ابوموسیٰ
نے ماہر کو کمانے کا غم و بات میں ابوموسیٰ آئے اشرف نے پکارا کہ ابوموسیٰ ایک ایک حجر حج اللہ صلیک و "تیری ماہر
ہو گئے تھے انھوں نے کہا کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ
اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ و اشرف نے کہا کہ وہ

پس کوڑکی حضرت علیؑ سے زنی قاریتیں ملاقات حسن بن علی نے کوٹھڑیوں بطور فن مرتب کیا اور کسانتہ سے جو چیزیں باب اور مرنیہ پر مشتمل تھیں وہاں کوٹھان قیس پر حدیثان مسودہ تحقیق نعم قمار و بخت خلیفہ اور حطہ بن محمد و ج و بخت کوٹھان اور غصہ بن بنجران بھی وہ بختیہ انڈر غصہ اور درو پر بخت بن علیہ کسروادری کا بخت کی اور خاص کوڑی کوڑی بختیہ بن محمد و ج بن مالک بن بدین۔ کتب ہندی بن محمد و جیم بن قباپ کو مقرر کیا بخت کی ترقیب دینے اور۔ لہذا یہ بن سلطان اشتر بھی بن محمد و ج بن جب بن عبد اور یزد بن قیس جیسے لوگ جسے الخضر بن علی کوڑی سے لہذا میں حضرت علیؑ کی خدمت میں یہ قدم کی قیاس حاضر کرنے آپ نے استقبال کیا مگر جاگہ اور یہ از مشافہہ۔ اے الی وقت ہم نے تم کو بن خضر سے بلایا ہے کہ ہمارے ساتھ ہو کر اپنے بھائیوں (الی بن محمد) سے ملاقات ہو اگر وہ لوگ خیرا کے سے رجوع کر لیں تو فیہ انرا اور۔ مہینے خیال پر اسرار

نصیب کرنے کو آئے ہوئے تھے۔ ان سب نے بھی صلح پر اتفاق دے کر ظاہر کیا تھا۔ لیکن انہیں ان لوگوں میں بعض کو ایک ایسے بھی تھے جن کو مسلمانیت کا گوارہ نہ دیا جی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں صلح کرنے کی نصیحت فرمائی اور ان کے دل کو کھینچ کر ان کو مسلمان بنایا اور ان کو تو ان کی نسبت بڑا کامیاب و کامیاب میں شریک تھے یہ حکم دیا کہ وہ ان کے گرد سے اٹھ جائیں چارے۔ مباحو۔

سہیلوں کی فتنہ انگیزی۔ اسی ضرورت پر مصالحت کا گوارہ دیا جی اسوداد نے۔ میں عظیم و شہرہ دار لوگوں کے منہوں نے۔ جن میں بنی قریظہ کی مخالفت، ویزا اور یافہ اور عبادت کی بھی ایک مقام پر پہنچے ہوئے۔ علماء میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حاکم سالم بن عبد اللہ اور ترمذی کی اولی و غیرہ جو سرور و انوار انہیں کے تھے شریک ملے۔ تھے اب میں میں مشورہ نہ کرنے۔ لگے اس وقت تک غلو اور تفریق کے واسطے قصاص لینے کی قسم لی لیکن اب تو امیر المؤمنین کی رائے میں قصاص لینے کی قسم لی اور وہ مرتب اللہ سے خوب واقف تھے۔ اب وہ انہیں نے نہ دیا ہے وہ سچے بہت ہی کر دینا ہے تو ملیں گے اور یہ ہم تھے جو ہم انہیں کے تفریق دے ساتھ کیا سمجھتا رہا ہے۔ کہ "اللہ ان سب کی رائے کو دلی بائیں ایک ہی ہے اگر سچہ حق نہ رہے تو ہمارے خون نہ صاف کر دیں گے بلکہ مناسب تھے جس کو ہم ملی اور ملو چہ مذکر کے نہیں بھی جنہ کے پاس بھیجے ہیں۔ وہی کے بعد خود بخود سبوں پر پائے گا۔" اس اسوداد نے جواب دیا کہ تم نے قوی تو میں بڑا اور اس کی جمیعت دیکھی ہے اور ظلم کے برابر بھی کیا کچھ بڑا کر قریب ہے تم صرف و عالی بڑا کی جمیعت سے دو تم بنا فیاضی بڑا کر رہا نہیں کر سکتے۔

فریقین پر حملہ کا منصوبہ۔ طایب لا "بعض یہ ہے کہ فریقین کو چھوڑ دینا یہی حکم کہ کوئی ان میں سے تمہارا حاکم بنا جائے۔" انہی اسوداد نے کہا کہ رائے یہ سب نہیں ہے اگر تم ان دونوں فریقوں سے علیحدہ ہو کر دے تو تم کو یہ ایک ایک کر کے چن نہیں گئے۔ یہی ہے کہ اب "یا جمیعت میں صلح ہے۔ رضی اللہ عنہ، نہ اس سے کبھی خاطر اٹھا کر اٹھا کر چلا جائے۔ ولا ہے وہ واقع ہو تو اور لوگ اس میں ہم پر اثر پائے (یعنی زناں ہوگی) انہی کے پاس ہمارا بھی چلے آتا ہے حسب بھی پڑا کر ہماری طرف پڑھیں گے تو ہم بھی یہ میں گئے وہ ہم پر حملہ کریں گے تو ہم بھی تھک کر رہ گئے۔ سالم اور شریک نے رائے دی کہ انہی انہیں نہیں چلا جانا چاہئے ان اسوداد نے کہا "اے ہمارے بھائی ہماری عزت اسی میں ہے کہ لوگوں میں مل جل کر انہیں لا کر میرے نزدیک جمع ہو کر کل جب فریقین میں تو جس طرح ممکن ہو کر نکلتے ہے۔ لڑائی باہر دلا کر شروع ہو جانے پر تم سے وہ لوگ غافل نہ بائیں گے کہ تم لوگ جس کو کر دے جانتے ہو اس سے محفوظ رہو گے۔ ان فریقین حاضر ہیں انہیں انہی کے

کی رائے پہانہ کی اور امی اتفاق پر بیٹھ جوئے۔

حضرت علیؑ کی سربراہیت۔ میں ہوتے ہی امیر المؤمنین بنے تو نبی کیا اقبالہ عبد اللہ کے نزدیک وہ پہنچے وہ بھی ساتھ ہو گئے پھر یہاں سے روانہ ہو کر کہ یہ میرا قیام پڑے ہوئے۔ یہ مجھ کو یہ سے اسوداد کوئے۔ طایب لا "اسو المؤمنین کا ٹکڑے نے بھی غرض سے کوئی کیا۔ نصف جمادی الثانی کی جمعہ کو کہ تم مجھ سے علیؑ کے فریق میں ملے۔ کبر بن مالک اور عبد اللہ بن علیؑ ثابت کر کے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے منکر میں آ گئے۔ میں روز جمعہ کا بد حال وقت کا ٹکڑا سے رہے۔ نہ چڑھ کے بغیر

پوری پوری اجازت کی۔

حضرت زبیر کی عہدگی: جس وقت انہوں نے حریف مقابلہ سے ظہور و زور صرف لشکر سے نظر اسیر اہل بیتین ہی میں، ہے لشکر سے باہر آئے وہ ان فریق اس قدر قریب ہو گئے کہ ان لوگوں کی ساری باتوں کی گونجیں بھر گئیں (یعنی ایک دوسرے سے مل گئے) اسیر اہل بیتین نے کہا: "تم لوگوں نے آواز تپ سواروں کی یادوں کو کھج کر کے میرے ساتھ عداوت کی کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس عداوت کی کوئی وجہ ہے؟ کیا میں تمہارا بی بی بھائی نہیں ہوں؟ تم پر میرا خون اور تمہارا خون مجھ پر حرام نہیں ہے؟ کیا کوئی ایسا امر بتا سکے جس سے میرا خون تم کو مہلک ہو؟ تمہارے جواب دیا: "کیا تم نے عثمان کے قتل میں سادش نہیں کی؟" اسے اللہ تعالیٰ نے دین کو پورا کر کے کاہر قاتلین عثمان پر لعنت جیسے کالے غلہ کیا تم نے میری بہت نہیں کی؟ جواب دیا: "ہاں میں نے یہی کی کہ میں نے عثمان کے ساتھ اسیر اہل بیتین نے زبیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غم سے کہنے فرمایا تھا کہ بے شک قرآن ایک شخص سے لڑو گے جس پر حق حکم کرنے والے ہو گے؟" جواب دیا: "ہاں مجھے یاد آگیا۔ اگر تم میری دعا کی سے بے خبر تھے اور اہل بیت کو یاد دلانے پر تم میں ہرگز فروغ نہ کرنا، اب اللہ تعالیٰ تم سے برگزیدہ جوان کا۔ اس قدر لشکر کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اسیر اہل بیتین علی نے اپنے لشکر میں: "ایسے ہو کر مجرم ہیں سے فرمایا: زبیر اب ہم سے نہ کریں گے۔"

ذہیر اہل بیتین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی جب سے میں نے جوئی سنبھالا اس لئے آج کے اس موقع کے جیسے انجام کار ہاں تھا اسیر اہل بیتین نے کہا: "تمہارا کیا قصہ ہے تم کیا چاہتے ہو؟" جواب دیا: "میرا یہ قصہ ہے کہ میں اس سب کو چھوڑ کر چلا جاؤں۔" اسامہ بن زید نے جواب نہ دینے پائی تھی کہ عبداللہ بن زہر ہوا لائے: "ہاں جب دونوں کو صف آرا کر لیں اور ایک کو دوسری کی عداوت پر ابھار دیا تو اب چلے جانے کا قصہ کرتے ہیں اصل یہ ہے کہ آپ اپنی اپنی طالب کے پھر یہ سب سے فارغ ہو گئے اور آپ نے یہ مجھ لیا ہے کہ کسی کے اٹھانے والے جوان مرد چھو ہیں اور اس کے نیچے وحشی ہوئی کھواریں ہیں اس سے آپ میں بڑی آگئی ہے۔" زبیر نے کہا: "میں نے قسم کھانی ہے جواب دیا: "میں قسم کا کفارہ دینا چاہے ظالم کھول کر آدھا کر دینا۔" انہیں کا بیان ہے کہ زبیر نے اسی وقت دائیں کا قصہ کیا تو۔ جب کہ بنو بنی اسیر کو علی ابن ابی طالب سے سہرا دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "ظلم کو بائیں کر دھکیل کر رکھو۔"

ابن ابی بھرہ کے تئیں اگر: ابی بھرہ کے تئیں کر دہ ہوئے تھے کچھ لوگ ظلم و زور سے سہرا دے تھے اور کچھ لوگ اسیر اہل بیتین علی کی ماتھے اپنے ہاتھ سے تھے اور تیسرا گروہ تھا جو سب میں تھا ان کے سہرا تھا اور ان کا ساتھ دینا تھا انھیں تئیں اور عمر بن حبیب وغیرہ ایسی گروہ میں تھے۔

فریقین میں مصافحت: اسامہ بن زید نے ان میں قیام فرمایا ان دونوں کا سردار صبرہ بن شیمان تھا کعب بنہ سوار نے سب سے کہنے کو کہا تئیں اس نے انکار کیا۔ اس کے سہرا تھا بائیں سلاخ باب بھر کر دی گئی کعبا صاحب بن راشد بن عمر بن جیم سہروردی

ایسی جعفر الطبری اعتدل لاء للوفوق به و المسلمة من الالهة الموجودة في كتب الهند (غیرہ من امور خبیثہ) یہ بات بات جنگ جمل کے ہیں جس کو ہم نے کتاب ابو خضر طبری سے خلاصہ کر لیا ہے۔ یہ کتاب کے معنی بدلے پر مبنی ہے اور یہ کتاب ابن الفراتی سے میرا ہے جو دارموجا و کشیہ تواریخ ابن الفراتی دیکھ دیکھ کر لکھا ہے۔

شہداء جنگ جمل۔ واقعہ جمل میں مشاہیر صحابہ کرام ام المؤمنین سے عبدالرحمن بن ابی بکر (صحابی تھے) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) رضی اللہ عنہ نے امیر مقرر کیا تھا (کاشف ابی جالد پر ابن مسعود و امیر المؤمنین علی کے مشورہ صحابہوں سے عبد اللہ بن حکم بن حزام ہندوئی ہالہ (یہ ام المؤمنین تھیں) یہ کہتے تھے کہ اقام ہوئے۔

جبر و عمر بن کاخرورج۔ اس جنگ نے فرائض پائے زورہ بن ذکر سے تھے کہ جب نہ عتاب جینی اور عمران بن الفضل البرقی نے عرب کے تمام الامم کا ایک کروہ جمع کر کے ابن ابی کھدیہ کا قصد کیا اور ام المؤمنین علی نے عبد الرحمن بن مسعود القحطانی کو رات کو غم کی غرض سے روک لیا۔ لیکن نے ان کو قتل کر دیا جب امیر المؤمنین علی نے جبر و عمران بن علی کو لکھ بھیجا کہ کسی کو جہان کا علی مقرب نہ کرے۔ اور گرد پناچہ علی بن ابی طالب کو چار ہزار دی گئیں۔ سے روک لیا میں ان سے ہمارا مصیبت بن ابی الحریث بن تھے۔ لیکن جب جبر و عمر کے میں ان کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ کہ میرا اسی جگہ لکھے رہی۔ نے جہات پر قبضہ کر لیا۔



باب : ۲۱

جنگِ صفین

محمد بن ابی حذیفہ، جنگِ براہ میں ابوذر غفاری کی شہادت کے بعد ان کا لڑکھڑکھایا میرزا محمد بن حسین حضرت صفین کے سپاہیہ مخالفت میں پورے ہوئے لگا۔ یہاں تک کہ سن شعبہ کو پہنچی۔ اتفاق سے ایک دن اس نے شراب پی لی اور انہیں مٹانے لگا۔ اس نے اس کے نوچ کی۔ ورنہ فتویٰ اور عبادت کی طرف راسخ ہو اور امیر المؤمنین جناب سے کسی شے کی حکومت کی درخواست کی۔ امیر المؤمنین جناب نے اس کی کچھ کرامات و ودی اس وقت اس نے براہ و پاجہا کر کے اس کی غرض سے مصر جانے کی اجازت طلب کی۔ امیر المؤمنین جناب نے اس کی درخواست کو رد کر کے اس کی عوام الناس اس کی مروت و تقویٰ دیکھ کر بہ تشفیر پیش آنے لگے۔ مگر اس نے یہ سب بھی اپنی سرخ خورہ مہادی میں جلا دیا اور اس کو جان لیا تھا۔

محمد بن ابی حذیفہ کی مخالفت۔ یوحنا کے دور و محمد بن ابی حذیفہ انہی سرخ اور امیر المؤمنین جناب پر طعن و تحقیر کیا کرتا اور کہتا تھا کہ میں اس کا ساتھ دیتے تھے۔ بن ابی سراج نے امیر المؤمنین جناب کو ان کی جھجکت دکھائی اور امیر المؤمنین نے لکھا کہ میں بن ابی کرام المؤمنین کا کلمہ حق کا بھائی ہے اور محمد بن ابی حذیفہ کی میں نے پورے کی ہے تم اسے اس دور کی حرکات سے چشم پوشی کرو اور امیر المؤمنین جناب نے اس پر استغاثہ کیا بلکہ یہ قلوب کے نیالی سے تمہیں براہ و رسم اور ایک کر اس بہا فاضلہ و دانت کیا محمد بن ابی حذیفہ نے اس علیہ کو مسجد میں رکھ کر کہا "اے میرے مسلمان! ان قلوب پر سمجھو جو تمہارے جیسے دیر ب میں بہمنہ پانچے ہیں میں کسے رشتہ توں"۔ اس سے مصر میں کامیابان خاطر اس کی طرف اور بڑھ گیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے ساتھ ہو کر حضرت عثمان پر طعن و تحقیر کرنے لگے۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان نے محمد بن ابی حذیفہ کو لکھا جس میں اسے حقوق و احسانات تحریر کئے۔

محمد بن ابی حذیفہ کا مصر پر قبضہ۔ محمد بن ابی حذیفہ نے کچھ براہ و دیر ہو کر لوگوں کو امیر المؤمنین عثمان کے خلاف ابھارا۔ یہاں تک کہ مصر میں لے امیر المؤمنین جناب کی مخالفت پر کمر باندھ لیا اور طرہ بجاوت بطور کیا اور محاصرے کی فرخ سے گلیاں سڑے ہوئے (محمد بن ابی حذیفہ) مصر میں گھسرایا۔ جب مصر میں اس کی رودادگی کے بعد انہی ابی سراج بھی امیر المؤمنین عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یہ مذکورہ روایت ہوئے تو انہی ابی حذیفہ نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک کہ امیر المؤمنین

کے تمام ہوئے یہی بیعت کر لی اور اس صورت سے چارے مصر پر قبضہ ہو گیا۔

قبضہ نے بیعت لینے کے بعد مصر کے تمام قوا میں اپنے اعمال و اشرار کے صرف ان مقامات کو چھوڑ دیا جنہیں وہ مگر وہ تھا جو یوں عثمان کا بدلہ طلب کر رہا تھا۔ مثلاً یہ یمن، الحمرنے، سلسلہ بن قلد و غیرہ۔ ان لوگوں سے ایک یہ عداوتی مصالحت کر لی گئی کسی نے کسی سے بہتر عرض نہ کیا۔ یہاں تک کہ جنگ جمل ختم ہو گئی اور وہ مصر ہی میں تھے۔

امیر معاویہ کی قبضہ بن مسعود کو پیش کش: قبضہ کی گورنری مصر اور واقعہ جمل میں امیر المؤمنین علی کی کامیابی سے معاویہ کو یہ فخر و خیال دامن گیر ہوا کہ مہا، ایک طرف سے علی اہل عراق کو لے کر اور دوسری طرف سے قبضہ اہل مصر کے ساتھ شام پر حملہ کر دیں معاویہ کا یہ خیال ایک حد تک صحیح بھی تھا۔ قبضہ معاویہ نے یہ فکر خطہ انقوم قبضہ کو ایک خط لکھ کر جس میں امیر المؤمنین عثمان کی شہادت کی اہمیت اور امیر المؤمنین حضرت علی کی شرکت کا اظہار کر کے اپنی ثابت کی ترغیب دی تھی اور یہ لکھا: یہ تھا کہ فتح یابی نہ صورت میں تم کو اور قبضہ کی نصیحت دی جائے گی اور تمہارے مخالفین میں سے جس کو تم پسند کر دو گے اس کو تمہارے ولایت میری دی جائے گی معاویہ اس کے مزید چاہا ہو گئے وہ دیا جائے گا قبضہ نے اپنے مخالفین والوں سے معاویہ کی موافقت اور مخالفت کی بابت مشورہ کر کے جواب دیا۔ بعد دو ہفتہ کے بعد واضح ہو کر جو تم نے مشن کی شہادت کے بارے میں لکھا ہے اس سے مجھے آگاہی ہوئی ہے لیکن یہ ایک اور واقعہ ہے جس سے مجھ کو یقین نہ تھا اور نہ مجھ کو اپنے دوست علی کی شرکت اس میں محسوس ہوئی ہے تمہارے ساتھ اور موافقت کی بابت غور کرنا ہمیں یہ کام ثلث کا نہیں ہے حالانکہ میں تمہارے لئے کافی ہوں تاہم میری طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ بلا مجھے ہوئے ایسا کوئی امر و ناحی نہ ہوگا جو تمہیں ناگوار و دشمن کر دے۔

قبضہ بن مسعود کا انکار: معاویہ نے جواب میں لکھا میں نے تمہارا خط چھا اس میں کوئی امر عاف اور واضح نہیں ہے میں تم کو صلح و مصالحت سے لئے بلاتا ہوں تم اس سے دور نہ بھاگو میں ڈرائی سے تمہیں پہچانوں میرا یہ فیصلہ فریب و کرشمہ نہیں ہے۔ مسکا اور وہ کسی جیسے میں گرنا ہو سکتا ہے اس وقت میرے پاس چاروں اور سواروں کی ایک تعداد کثیر موجود ہے۔ والسلام۔

قبضہ نے اس سے سمجھ لیا کہ اب جلد بحال سے کام نہ چلے گا اور نہ یہ بد نصیحت چمکا کام دے گی اس وجہ سے جبران کے دل میں تمہارا کوئی بہت مسئلہ سے ظاہر کر دیا اور محال تھی، لیکن وہ نتیجے سے گریز نہ کیا۔ معاویہ کے لکھے جواب میں لکھا جس میں: نصریح امیر المؤمنین علی کی افضلیت پر امر اور کپالہ سے دیکھ کر ایسی کی دیکھ کر ایسی تھی۔

جواب کا خلاصہ یہی ترجمہ تیار آپ نے آئے ہیں لیکن یہ فخر و دلچسپی اس موقع پر ہم اصل جواب کو تاریخ کا لایا ہیں اشرے نقل کرتے ہیں وہ پڑھا:

اما بعد فاصبح من الغر و ملک لی و رضیک لی و استغفرتک ایہی نسو منی المخرج عن طاعة اولی الناس بالا مابة و اولیہم بالحق و اولیہم سبلا و اولیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلۃ نافعہ فی طاعتک طاعة ابد الناس من هذا الامر و اولیہم بالزور و اولیہم سبلا و اولیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلۃ لافعالین محظین

اور ان عورتوں نے بھی براہِ حق کے جنگ کا بازو اٹھ کر نہ دیا۔ اکثر نے سنا ہی نہیں تھا کہ ان کے پاس بچہ نہ تھا تو وہ لڑائے
مرا لئی، وہ تو قلبِ فلک پر نکل کر میدانِ جنگ میں جا کرے مقابلے پر آئے۔ ابوالاحقر نے جواب دے کر پائل کی جسم صورت سے جاری
ہوئی تھی وہی بیغت سے بددیواری، سخت ہوئی دونوں مرید کشت و خون سے رک گئے۔ اس کے ساتھ امیر المومنین حضرت علیؑ بھی آئے
تھے اور اکثر کو یہ پائی طرف لڑنے کا حکم دیا لیکن ان کے پیچھے سے پہلے دیا جانے فرات پر مقابلہ پہنچ گیا اور قبضہ کر لیا تھا۔

امیر المومنین علیؑ کے لشکریوں نے پانی کی ضمانت کی آپ نے معصوم بن موحان کی معرفت مدعا پر سے نہا بھیجا کہ
”ہم تم سے اس وقت تک نہ لڑتے جب تک تمہارے غدارانہ دھوکے سے بچنے کے لیے تمہارے لشکریوں نے پیچھے نہ ہٹ جائیں۔“
میں ہم صاحب سے کہتے ہیں کہ ہم تو نہ توہم کی قیامت میں ہیں۔ جب تک قلعہ جنت نہ کر سکیں ہرگز لڑائی شروع نہ کریں تو نے
فرات پر قبضہ کر کے پانی روک دیا ہے۔ لوگوں کا یہ سن کر زحارل ہو رہا ہے۔ تم اپنے مریدوں کو حکم دے دو کہ جب تک
اور مقابلہ نہ ہو اس وقت تک پانی لینے سے ہم کو روک دیکیں اور اگر تمہاری یہ مطلب ہو کہ اس شخص سے ہم سے پانی نہ
کو چھوڑ کر پانی ہی پر چڑھیں اور پھر پانی اپنے سر پر ڈالیں اور پانی اپنے سر پر ڈالیں اور پانی اپنے سر پر ڈالیں اور پانی اپنے سر پر ڈالیں
اور قیامت سے اسے طلب نہ کریں۔ اور میں نے پانی سے قیامت نہ لیا ہے کہ اسے دلی قیامت الی سرور دلیہ میں مقید ہو کر پانی
سے قبضہ نہ لیا جائے اور ان کو پانی نہ دیا جائے جس طرح ان کو اس نے امیر المومنین علیؑ کو پانی نہیں دیا اور حالتِ قلعہ
میں مقید کیا ہے یہ ان لوگوں کو بھی یہ سارا نہ چاہئے معصوم اور ولیدہ تنہا بی سربس ہیں کسی کھانا تو نہ تھکا۔ نہ کھانے نہ
دفعہ صوبہ و شہم کی قیامت آگئی بلکہ قلعہ معصوم نے دامن ہو کر اکثر سے گال باز اچانک دیا اور امیر المومنین علیؑ کو اس سے مطلع کیا۔
اور معصوم نے اسے قلعہ حرم مسلح کو حکم دیا کہ امیر المومنین علیؑ کی قیامت پانی نہ لینے پائے۔

ضغیت علی کا فرات پر قبضہ۔ اسی وقت میں تیس ہندو سواروں کو لے کر پانی لینے کے لئے نکلے اور ان کے ساتھ
کی دھوپ پر ایک کانا معصومی (جو قلعہ میں معصوم تھا) کو دوران کے بعد معصومین حاضر کر دیا اور ان کا۔ امیر المومنین علیؑ نے اسے
کی تک پر غیبت میں دیکھی تو بعد از کچھ باقرین میں بیٹھ ہوئے علیؑ تھوڑی دیر تک وہ خود طرف سے تیرا انداز کر لیا
ہی۔ جب ترش تیر سے تکی ہوئے تو جنگ اور ان کے قیام جھٹ جھٹ کر لڑنے کے اور شروع کر کے لینے جب تھوڑا
کے مکی جا رہے۔ دے دیا تو فریقین ایک دوسرے سے کھٹے کھار میں چلے گئے میرا بن امیر المومنین علیؑ نے اس بیڑی سے پہلے
شروع کئے کہ خطر شہر کے پانیوں کو کھڑے دیا جانے فرات۔ ان کا قبضہ لیا اکثر اور ان کے مرید پانی پر چڑھیں ہو گئے
ان لوگوں کو بھی قبضہ نہ دیا اور مریدان معصوم کو پانی نہ لینے دیں لیکن امیر المومنین علیؑ نے اس فعل سے باز رکھا۔

اس معصوم کو یہ صفت کی دعوت : ”وہن تک بالبدل دکانی فریقین ایک دوسرے کے مقابلے پر چڑھے۔“
وہ زانیہ امیر المومنین حضرت علیؑ نے امیر المومنین علیؑ کے مرید بن موحان کی نصیحت سے نہیں ہرانی درخت
میں رہی تھی کہ معصوم کے پاس بیعتِ اطاعت کا میاں دے کر بھیجا۔ بشر بن مروان نے بعد از وفات کے نصیحتیں کیں اور نہ ان کی تعمیل
دیا کہ کہا کہ تفریقِ جماعت نہ کر خون ریزی سے باز آؤ معصوم نے قلعہ کا کم کر کے کہا کیا تم نے اپنے دوست (امیر المومنین

ہو گئی تھی اور میرا ان کا روزہ نہیں چاہا۔ میں طرف غوثی کا کہ چھوٹا ہوا تھا۔ مجھ کو کم ہوتا گیا۔ گواروں اور تیزوں کی آوازوں اور پار باز کجی کی دل جلانے والی صداؤں سے میرا ہلکا گونجنا۔ فریقین سے ولا ران نرود آ رہا شوق جنگ میں بڑھ چکا کہ جھک کر گئے۔

حضرت عبید اللہ بن عمر کی شہادت قبیلے نے اور فتح امیر المؤمنین حضرت علی کے لشکر سے نکل کے شامیوں کی طرف بلا حائل شام کے سینہ سے تیسرے جن کا سردار ذوالکلاع تھا اور جس میں عبید اللہ بن عمر بھی خطاب بھی تھے۔ رہے۔ جو جو سمیرا اہل عراق میں بہتر روی اہل عباس تھے حملہ کیا۔ بعد نے ایک مرد راہی سے مقابلہ کیا کہ لشکر شام کو بھجوا دیا۔ عبید اللہ بن عمر نے لکھا کہ اے اہل شام! ہمیں لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کے قتل کیا ہے۔ ذوالکلاع خیال کرو اس مرد راہی پر امیر المؤمنین حضرت علی کا ہونے لینے۔ نے جن لشکر شام کا دل ہوں پر جو شرف و رے سے مراد ہوا۔ انہوں نے۔ نے بھوکے قوت سے ملے کیا۔ قائدین قوت پر ہر کوئی کے جاگ نکلا۔ جن رہے کاظم برادر صادق نہایت اختلاف سے لاتے رہے۔ ہر ہر دور اور بعد کے کئی شخص۔ نہ لکھا اور جاگے کئی غریب دے کہ میدان کی طرف رہیں کیا اس عرصہ میں قبیلہ ہمدانی نے فتحی پر قبیلہ رہیں کی آئی ہوئی قوت کو نہتیاں دیا۔ حناون جنگ جو اس سے جو شتران کے حق میں قصاص رساں محمد بن ہور ہا تھا سوا آئی ہوئی قبیلہ میر کو بن کے نالے پانچے ذوالکلاع اور عبید اللہ بن عمر علی عمر کے مثل محمد بن الحنفیہ کے ہاتھوں مارے گئے۔ غرض کہ ذوالکلاع کی توار اور دلوں سے لے لی تھی جو ذوقی باطنی دئی ہوئی تھی بھر بہ سوار۔ انہوں نے حکومت بھی مسلم ہو گئی تھی اس کو اور عمر سے لے لیا۔

حضرت عمار بن یاسر کی جانثاری اس جنگ کے بعد عمار بن یاسر صرف فکر سے پہنچے ہوئے تھے کہ "اے اللہ! جو خوب جانتا ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ میری مرضی اتنی ہے کہ میں اپنے کو و یا میں پیچک ہوں میں تو بے شک ایسا ہی کرواؤں گا۔ اللہ! تجھے یہ معلوم ہے کہ اگر میں جانتا کہ میری خوشنوازی اس میں ہے کہ اگر کوئی دعا دے پتہ پتہ رکھوں اور اس کو اس زور سے دیاؤں کہ پست سے نکل آئے تو میں بلاشبہ ایسا ہی کرتا ہوں۔ اے اللہ! آج میں ایسا کام کرنا چاہتا ہوں کہ تو ان قاصدوں کی جنگ سے زیادہ اس سے راضی ہو گا۔" پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر دہاڑ باندھ کر کے کہا "کوئی شخص ایسا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہو اور جو شخص اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے اس کو پانچ سو مال وادار کی طرف دیا جائے گی اور اگر وہ کئے گا۔ اگر وہ کی زبان سے یہ فقرے تمام ہوئے تو کسی نے اس کا ایک کدو نہ پیڑ ہو کر کیا۔" فقہ دو بتا ہوا کہ اللہ بن بطلون بنم عثمان بعد ہون بظلمک حبس نفوسہم من اباطل۔" ہمارے ساتھ ہو کر ان لوگوں پر حملہ کرے تو ان حکام کے طالب ہیں اور اس درجہ سے اپنے دلی خواہشات باطلہ کے ترک ہو چکے ہیں۔ چنانچہ عمار اس گروہ کو لے کر لشکر شام کی طرف چلے صلیبی کی وادیوں میں سے جس راہی پر گزرتے جاتے تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نہ گئے۔ جو تھے تھوڑے ہاشم بن عبد اللہ پیچھے (جن کے ہاتھ میں امیر المؤمنین علی کے لشکر کا علم تھا) ان کو بھی ترغیب جنگ دی وہ مستعد ہوئے اور عمار کے ہمراہ ہو کر مل کر گئے۔ برے عمرو بن العاص تک پہنچ گئے۔

اسی گولیاں ابریر کیجئے ہیں۔ تمام شب امیر المومنین علی صوفی شکر میں پکڑے گا تو وہ سواروں میں ان کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے رہے یہاں تک کہ گولیاں ابریر کی جانب سے چاکی، زونلی جیسی مٹواں سے چاکی، زونلی جیسی اسی طرح جاری رہی۔ اکثر بدستور موت میں اور ابین سہاں سسرہ میں تھے اور پورا لشکر چاروں طرف سے ملت کر تھوپی قوت سے جنگ کر رہا تھا اور یہ دونا جہد کا تھا۔ دو ہزار دین ڈھیر اکثر نے علم دیا ان میں سے ڈھیر غازی کو چرہ دکھایا اور کھڑے پر سوار ہو کر سواروں کی طرف سے کیا۔ اسی شام پر گندہ کرنے کی ترغیب دی۔ ایک مردہ شیر جان دینے کو رہنے پر مستعد ہو گیا۔ چنانچہ اکثر ان کو لئے ہوئے اپنے سوار چرے پر آیا اور خرد بھیرا کر ایک قوی منہ کیا جس نے لشکر تمام کے پاؤں اکڑ گئے۔ اکثر مع اپنی رکاب کی فوج کے لڑا جہاں امیر المومنین کی لشکر کا وہ جنگ بھیج گیا۔ ان کے علم بردار کا کہنا: امیر المومنین علی نے اکثر کو اپنے پاس لے کر دیکھا۔ دیکھنا شروع کیا۔

عمر و بن العاص کی حکمت عملی: عمرو بن العاص نے اکثر کے ہنسے سے قطعاً بہت بڑا ہوا اور اپنے سر پہوں کے ٹکڑے، خون سے اور کمرہ دایہ سے کہا: ”یہ دیکھتے ہوئے تمہارے ہاتھ میدانِ قربانے کا لوگوں کو حکم داک قرآن شریف کو لکھ دوں پر اٹھ نہیں اور بلند دوازے کہیں: عذابِ کتاب، اللہ بنا دینے حکم“ ہمارے اور انہما کے درمیان میں یہ قرآن شریف ہے۔ اگر اس کو وہ لوگ منکوح کر لیں گے تو بہت لڑائی بند ہو جائے گی۔ کثرتِ دھن سے نہایت لی جاسکتی ہے اور اگر اس سے اختلاف کیا تو ان کے خلاف سے بھی ہم کو فائدہ پہنچے گا۔ چنانچہ معاصف غزوں پر اٹھائے گئے امیر المومنین کے امر اسی پر لے کر کتاب اللہ کے فضل کو منکوح کرتے ہیں۔

حضرت علی کا جنگ جاری رکھنے پر امیر المومنین علی نے نکال دیا: اللہ کے بندہ! اپنے حق کو حاصل کرنے کو بڑا اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں باطل نہ کر دے کہ معاذیہ میں اپنی سبط حبیبہ! اپنی سرخاؤ دھن تک نہ دینا اور بھی اور نہ خالص یا قرآن اور صاحبِ ایمان ہم ان کی حالت سے بخوبی واقف ہیں ہم کو، یہ لڑنا سے بڑے ہونے کے بعد تک ایک ہی بہت میں رہے ہیں۔ لوگوں میں یہ لوگ نہایت غریب لڑکوں سے تھے اور اس لشکر پر پہنچ کر بھی بے حد شہر پر آجیسا سے ہوئے انہوں نے بے لگ اس کو کچھ نہیں سمجھتے کہ یہ لوگ قرآن شریف کو براہِ گریب وریان میں لاتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ”یہ مانگتے ہیں کہ ہم کتاب اللہ کی طرف بلائے جائیں۔ اور اس کو منظور نہ کریں۔“ امیر المومنین علی نے ارشاد کیا: ”ہم ان لوگوں سے اسی لئے لڑتے ہیں کہ کتاب اللہ پر عمل کریں کیونکہ انہوں نے اس کو کبھی پشت ڈال دیا ہے۔“

علی کی فوج میں اختلاف: سسر بن ملوک تمک کی اور ذی بن حصین اللہی مع ان لوگوں کے جو بعد کفر قرآن میں داخل ہو گیا تھا۔ اسے علی! کتاب اللہ کو قبول و منظور کرو۔ ہم تم کو چھوڑ دیں گے اور تمہارے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو امین سلطان کے ساتھ ہم نے کیا تھا۔ امیر المومنین علی نے فرمایا: ”مگر تم میرے مطیع ہو کر میرے لئے رہو اور اگر باقی ہو جائے ہو تو بہتہائی کے ساتھ ہم نے کیا تھا۔“ سسر وغیرہ نے جواب دیا: ”آپ اکثر کو بلوائے اور اس کو لڑائی سے روک دیجئے۔“ امیر المومنین علی نے بڑے عین ہالی کو اکثر سے ہانے کو بھیجا اکثر نے کہا: ”کیا“ یہ وقت میری طبیعت کا نہیں ہے اور نہ یہ مناسب۔ ”کہہ کہ“ میں موقع جنگ سے ہٹا ہوا ہوں مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے فتح و نصرت عطا فرمائے گا۔“ تاہم نے یوں ہی یہ حکام

پہنچا ہوا مسافر کے ہمراہیوں نے شہر و دیہات کا شرع کیا اور کہنے لگے۔ ”بے شک قریش نے اشتر کو جنگ کا حکم دیا ہے مگر ہم نے اس کو جلدی دیا تو نہ ہم کو سزا دی نہ تم کو۔“

اشتر کی میدان جنگ سے واپسی: امیر المومنین حضرت علیؑ نے یزید کو حکم دیا ”چاہے اشتر سے کہہ دے کہ جہاں تک جلد نہیں ہو سکتا ہے۔“ اشتر نے جواب دیا ”جنگ کا دروازہ کھلا چکا ہے۔“ اشتر نے دریافت کیا ”کیا قرآن شریف کے اٹھانے سے یزید نے جواب دیا؟“ اشتر یوں لکھے ”اس کا خیال پہلے ہی ہو چکا کہ لوگوں میں اختلاف پڑے گا اور ان کا اتحاد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس طرح جنگ چھوڑ کر واپس ہوں اللہ تعالیٰ کی حمایت سے فتح حاصل ہو جاتی ہے۔“ یزید نے کہا ”کیا تم یہ دوست رکھتے ہو کہ تم پر یہ ہمارا یہ المومنین دشمنوں کے حوالے ہو جائیں یا شہید کر ڈالے جائیں۔“ اشتر نے سختی سے جواب دیا ”میں اپنے آپ سے اللہ اور اس سے خطاب ہو کر کہتا ہوں۔“ اس پر عرض کیا ”اسے اس کا مقام ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو ان لوگوں پر غلبہ کر دیا تو اس وقت تم لوگ ان کا شام کے قریب میں آگے تم کو نہ ملے گا اور چار دشمنوں کی جھلک دو گئے دینی کامیابی کا یقین کامل ہے۔“ ان لوگوں نے یہ مصلحت دیکھ کر ”اشتر! یہ دو بار یہ مصلحت طلب کی اس پر ان لوگوں نے نہ بھلا کر کہ ”اور“ اشتر کیا تو اپنے ساتھ ہم لوگ کرنے کو کہتا ہے؟“ اشتر نے جواب دیا ”انہوں نے تم کو ان لوگوں سے فریب دیا ہے اور تم ان کے دام کر رہے ہو۔“ اس فقرے سے لوگوں میں ایک شورش پیدا ہو گئی ایک دوسرے کو سخت دھمکات کہنے لگے۔ رفت و رفتاً سب دشمن کی فوج آگئی جب تک کہ باجم جمع ہو گئے۔ لیکن امیر المومنینؑ کے ڈانچے سے شہر داخل نہ ہو سکا۔

حکیم کی تجویز: اب اس وقت لڑائی بند ہو گئی تھی چاروں طرف سکوت کا عالم چھا ہوا تھا سوائے آواز وادی کے نہ تو ہتھیاروں کے جلنے کی آواز نہ آتی تھی نہ گولہ مارنے اور نہ لڑائی صدافانوں کی کھینچ تھی۔ اتنے میں حضرت امیرؑ نے ہرجہ کر عرض کی ”امیر المومنین! لوگ اس امر پر راضی ہو گئے ہیں جس کی طرف چلے گئے اور بھی قرآن و احادیث نے علم ان لیا اگر آپ اجازت دیجئے تو میں صاف یہ کہہ دوں گا کہ آپ نے اللہ کے حکم کو مان لیا اور اللہ نے آپ کی اجازت دی۔“ آپ نے اجازت دی حضرت صاف یہ کہے ”اس پینچے۔ دریافت کیا تو نے کس فرض سے قرآن شریف کو اٹھایا؟“ صواب دیا ”کہ ہم اور تم اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کریں۔ تم اپنی طرف سے ایک شخص کو منتخب کر دو اور ہم اپنی طرف سے اور ان دونوں آدمیوں سے حلف لیا ہے کہ کتاب اللہ کے موافق وہ فیصلہ کریں گے بعد ازاں جو وہ فیصلہ کریں گے اس پر ہم اور تم راضی ہو جائیں اور صاف صاف یہ کہہ پاس سے اٹھے۔“

حکم کے انتخاب: میں خار جیوں کا انتخاب: امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں آئے در صواب کا پیام پہنچا۔ حاضرین نے کہا ”ہم بھی اس امر پر راضی ہیں اور اس فیصلے کو قبول کرتے ہیں۔“ اہل شام نے اپنی طرف سے محمد بن العاص کو منتخب کیا۔ انہوں نے اور ان لوگوں نے جو بعد کو خارجی ہو گئے تھے۔ ابو موسیٰ اشعری کا انتخاب کیا۔ امیر المومنین علیؑ نے اور شام کا ”میں اس انتخاب سے راضی نہیں ہوں۔“ اللہ نے یزید بن ابی سفیان مسخر میں مذکور شخص کو منتخب کر کے ”ہم تو ان کو اس انتخاب کرتے ہیں۔“ دوسرے کو اپنی طرف سے ہم منتخب نہ تھے۔ لیکن امیر المومنین علیؑ نے جواب دیا ”میں اس کو ٹھک نہیں سمجھتا اس نے

حق میں دعا کی۔ بعد ازاں روادہ کو کوفہ میں داخل ہوئے۔ ایک مکان سے روئے کی آواز سنائی دی۔ احتیاط سے مسجود ہو کر مکتون کے دور درود پڑھے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم کرے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ لوگ میرے ساتھ مجھے معین میں کام آئے شہید ہوئے۔ فرض لوگوں کو تسلیم و تقبی دیتے ہوئے تعذر خلافت میں داخل ہوئے۔

خوارج کی علیحدگی: خوارج آپ سے ملے جو کہ حرمِ رسائی طرف آئے میرا کہ آپ اور چاہ آئے ہیں دور ہیں: وہ بڑا کی حیثیت سے قیام کیا۔ امیر جنگ حضرت بن عمرؓ اور عبداللہ بن ابی اسلمہؓ کی کہ وہام نماز مقرر کیا گیا۔ پھر منادی نے براہ کی کسبت اللہ عزوجل کی ہے ایک کاموں کا حکم کرنا میرے کاموں سے چاہتا ہوں فرض ہے۔ حج کے بعد خود ہی سے کل کام انجام دینے چاہئے گا۔ عیسا بن امیر المؤمنین علیؑ نے کہا کہ ہماری گردنوں پر امیر المؤمنین حضرت علیؑ کی بیعت ہے جس کے دو دوست ہوں گے ہم بھی اس کے دوست ہیں جس کے وہ مخالف ہوں گے ہم بھی اس کی مخالفت کریں گے۔ خوارج بولے: "کیا خوب احم و گویں نے طاع کی بیعت کی جس سے تم پر فرض یہ ہو گیا کہ جس کے وہ دوست ہوں تم بھی ان کے دوست ہو اور جس کے وہ دشمن ہوں تم بھی اس کی دشمنی کرو؟" دراصل شام نے جس کو دوست رکھا اس کی بیعت کی اور علیؑ کی بیعت کو کھردر دیا۔ پس ہمارے نزدیک تم دونوں حق سے منحرف ہو رہے ہو۔ زیاد بن ابی اسلمہ نے جواب دیا: اللہ ہم نے علیؑ کی بیعت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کی ہے۔ لیکن جب تم دونوں نے ان کی مخالفت کی تو عیسا بن امیر المؤمنین علیؑ نے کہنے شروع کیا۔ جس کے وہ دوست ہیں ہم بھی اس کے دوست ہیں اور جس کے وہ مخالف ہیں ہم بھی اس کے مخالف ہیں اور وہ حقیقت ہمارا اعتقاد بھی ہے اور یہ حق اور راست ہے اور جو اس کا مخالف ہے وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔

خوارج کو اتحاد کی دعوت: اس کے بعد امیر المؤمنین علیؑ نے عبداللہ بن عباسؓ کو خوارج کے پاس بھیجا جو یہ روایت کر دی کہ جب تک مشرقات اس وقت تک استراحتات کے جوابات دیتے ہیں بھٹ نہ کرنا۔ لیکن عبداللہ بن عباسؓ اس وقت خوارج کے پاس پہنچے اور خوارج نے اپنے خیالات ظاہر کرنا شروع کیے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے میرے کہہ کر ان کے پاس تم لوگ تقرر نہ کر گئے جو کہ خلاف حکم تھا۔ جب کہ تقرر حکم نامہ میں (ایساں اور یہی) میں عانت سزاوت حکم دیا ہے تو امت موجود کے نزاع میں ہم مقرر کرنا بہت زیادہ مناسب ہے۔ خوارج نے جواب دیا جس چیز میں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کو چون و چرا کرنے کا مطلق اختیار نہیں ہے اور نہ اس میں قیاس و رائے کو دخل ہے۔ مسئلہ نبوت عز میں رائے و قیاس کو کچھ دخل نہیں ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے حکم دیا ہے جیسا کہ زانی اور چوری کی سزائیں مقرر کر دی ہیں اس میں کسی کو کئی چیز کا اختیار نہیں ہے۔ ابن عباسؓ نے لائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلًا مِّنْ ذُلٍّ﴾ وہ حکم طاعت جائیں خوارج نے جواب دیا کہا: خوب! آپ حکم تو میرے دو دیکھیں گے کہ مسلمانوں کا فرض اس میں داخل نہیں ہے ابھی کل کا ذکر ہے کہ حرمین احاس سے ہم لوگ فوراً تھے۔ پس اگر وہ بدل ہے تو اس سے بڑائی کیوں کی گئی اور اگر عادل نہیں ہے تو اس کا حکم مانا کیا میں اور اس کا فیصلہ کیسے حق پہنچا نہ سکتا ہے تم نے معذوب اور ان کے ہمراہیوں کی بیعت آدمیوں کو حکم مقرر کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت حکم صادر فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ اس تک کہ وہ اپنی رائے سے جو

باب : ۳۲

خوارج اور جنگ نہروان

خوارج کا مسئلہ خاندہ روید۔ امیر المومنین علیؑ جس وقت انیسویں کو حکم بنا کر روانہ کرنے لگے زمرہ اثنی عشری اٹھائی اور قزوین پہنچے۔ امیر سعدی خوارج کی طرف سے آپؑ کی خدمت میں آئے اور کہا: "اے علیؑ! ہم اپنے منہ سے تو بھر دیا اور اپنے قول و اقرار سے جو ہم نے معاہدے کے ساتھ کیا ہے پھر بے وفاء اور ہمارے ساتھ ہمارے دشمنوں کی طرف لانے کو چلو! آپ تک ہماری جان باقی ہے ہم ان سے جنگ کریں گے۔"

امیر المومنینؑ میری قسم تھا لیکن تم نے اس کی مخالفت کی اور آپؑ کو ہم اقرار نہ کر گئے ہیں اس کے خلاف نہیں کریں گے۔
خو قوس: یہی تو سننا، جس کی بے ایمانی کو یہ کہنے کو کہتے ہیں۔

امیر المومنینؑ یہ سنا، نہیں ہے۔ یہ رائے لغو ہے۔

زمرہ اثنی عشری اگر تم آؤ میں۔ تم کو نہ چھوڑا گئے اور قزوین کو دے دو تم تم سے غصہ اللہ کی مرضی حاصل کرنے کو لایں گے۔
امیر المومنینؑ: قلعہ بہت کم ہے۔ کیا تو نے مجھے مردہ سمجھ لیا ہے کہ مجھ پر جو قسم تھا وہ چاہے گا یا پاؤں اٹالے گا۔ جاؤ! آپ نے قول سے نہیں ملکر سنا اگر چاہیے ہی ہو اور زمرہ نے اور: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، جلاتے ہوئے اپنے مردہ گاہ پر چلے آئے۔

اس واقعہ کے بعد ایک روز امیر المومنین علیؑ مسجد میں غصہ پڑا وہ یہ کہ۔ خوارج نے مسجد کے ایک گوشے سے چلا کر کہا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، آپ نے فرمایا اللہ کا کبر کر حق سے اظہار باطل کا کرنے میں ہمارا وہاں وہاں دینے لگے تو خوارج نے چارائی ہی کہ۔ آپ نے فرمایا یہ میرا موقع ہے تم ہمارے ساتھ ہیں برتاؤ کر رہے ہو تم ہم کو ساجد شیعہ آنے سے روکتے ہیں کہ وہاں آ کر اپنے تمہاری کاؤ کر دے اور نہ ہم نے تم کو مال قیمت سے نہ کا جب تک ہمارے ساتھ تھے اور ہر پتہ پر ہمارے صاحب تم سے اور وقت تک ہم لڑیں گے جب تک تم ہم سے مخالفت نہ کرو گے اور نہ تمہارا معاملہ میں باطل فتنہ کے حکم کو دیکھیں گے کہ یہ کیسا کرتا ہے۔

خوارج کی سرکشی۔ امیر المومنین علیؑ یہ کہہ کر قہار دشت میں چلے آئے اور خوارج مسجد سے نکلا اور اللہ وہاں رہا اس کے

نہیں۔ میں سمجھے اس نے ان کو بھجایا بھجایا اور بعض پہاڑیوں کی طرف نکل جانے کی راہ دی اس سبب سے کہ امیر المومنین علیؑ ان شہروں کے حاکم تھے۔ جو قس بن زبیر نے اس سے لٹاؤں کیا۔ مزدین مقلان اسدی نے کہا۔ تمہاری جودا ہے وہ لہجہ سے سواروں ہے لیکن جو ضروری امر ہے سنی کو تم پہاڑی۔ لو اور اس کے ہاتھ میں عطر اور۔ خوارج کے ذریعہ میں حسن نظامی کو بھر جو قس زبیر اور شریعت بن ادنیٰ بنی تو یکے بعد دیگرے عمارت کے لئے ہم نہ دیا۔ لیکن ان لوگوں نے نگار کو تب عہد اللہ میں عہد سے لیا گیا اس نے قبول کر لیا۔ چنانچہ اسٹریٹ کو خوارم نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بعد ازاں شریعت کے پاس مشورہ سے کی گئی تھی۔ عہد اللہ بن وہب نے ہاتھ لگے عمارت کے ساتھ دیکھے شیر چو چو ہوں یا ہم اللہ کے قسم کو جاری کر لیکن کیونکہ ہم بوگ اہل حق ہیں۔ شریعت پر امداد کی چلو ہم اس پر یا سنا ہے کہ کہیں گے وہ۔ پس کہہ دینے والوں کو کہ ہم انہیں نکال دیں گے اور وہاں سے اپنے بھائیوں کو غلط و کثرت کر کے ہوائیں گئے جو ہم سے میں ہیں۔ انہیں حسن نے رائے دی کہ جو تم کو حج ہو کر گھر سے تو جب تک ہے کہ تمہارا لقب کچھ مانے صاحب ہے کہ ستر کی طرف پر غصہ اور۔ نہ نہ باہر نکلیں وہاں کے بلائی کی جانب چو اور وہاں سے اپنے بھائیوں کو غلط کے۔ ایسے سے بلاؤ۔ عہد اللہ بن وہب نے اس رائے سے اتفاق کیا اور اسی پر عمل درآمد کیا۔

خوارج کی روانگی۔ اس کارروائی سے بعد خوارج نے دیوبندی کا عزم کی شب جمعہ اور جمعہ کو پورے دن عہد میں صبر و ر ہے۔ شب کے روز ایک ایک دو دو پانچ پانچ کس میں ہیں۔ انہیں۔ انہیں لوگوں کے ہر طرف سے بھری ہیں جتنی بھی روانہ۔ اس کا پتلا روزہ نہ پاپ۔ دیوبندی بن ہاتھ میں تک چھپا کر رہ گئے۔ لیکن وہاں نہ مارا اور ایسی کے وقت عہد اللہ بن وہب تمام سادہ میں لیکن سواروں کی بصیرت سے ظاہر ہوئی غریب کے گھر کا قصد کیا۔ قبیلہ نے کے بعض انہوں نے انہوں کے ہمراہ تھے اس شل سے باز نہ کیا۔

کربش کی لڑائی۔ خوارم کی روانگی نے یہ امیر المومنین علیؑ نے سعد بن مسعود کو زبردستی کو ان کی روک تھام کو غلط چنانچہ سعد بن مسعود نے اپنے جوادانہ لہجہ پانچ سواروں سے خود بخود کاروائی روکا۔ خوارج نے اس استدعا کو چھوڑ کر چند اداکارانہ کیلئے سعد بن مسعود سے کراں کے حاقب میں۔ انہوں نے اور نہایت بخیر سے سائنٹ کے کر کے خاتم کے وقت مقام غرض میں خوارم کو پکڑ لیا اسے میں عہد اللہ بن وہب لیکن سواروں کی بصیرت سے پہنچ گیا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔۔۔ سعد بن مسعود کے ہر پاس میں نے کہا اب تک۔ امیر المومنین علیؑ کا کوئی غم نہ تھا کی بات نہ آئے بھگ نہ کر۔ سعد نے اور پر توبہ کی راہ پر لائے رہے۔ یہاں تک کہ وقت بدگئی فریقین نے مجبور ہو کر لڑائی بند کر دی۔ عہد اللہ بن وہب دہرائے جلیب جو کر گئے پچھلے خون سے جالا اور ان کے ہر اوہر وہاں کی طرف روانہ ہوا۔

خوارج کا بکھرنا۔ خوارم نے خروہ بن مسعود سے ہر گروہی مشعر بنی فدی کی جس بکھرے سے شروع کیا۔ انہیں عمار کے نکلے۔ عہد اللہ بن وہب نے عہد اللہ بن وہب کے بعد سے عمار کے وقت تک لڑائی جاری رہی وہب نے اس کی کارروائی سے تمام سواروں کی بکھر تے ایک دوسرے کو چھپا کر چلا لیا اور خوارم نے ہر گروہی اور مشعر بنی فدی کی

مجھے اپنے ہمراہیوں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ وہاں تھے عبداللہ بن وہب سے جانا۔

حضرت علی کا شام پر فوج کشی کا فیصلہ: امیر المومنین حضرت علی کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے لشکریوں سے خوارزم کی جنگ پر دوبارہ زور دیا۔ مگر حکمیں کے فیصلے کا خیال آگیا جو حقائق اور ہوا کا گواہ رہا تھا۔ آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں بعد حمد و درود اور تسبیح و تہلیل کے چار فرمایا: "اے قواؤ گاہ جو کہ حکمیں نے قرآن کے حکم کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی اتباع کی اور دونوں نے فیصلہ کرنے میں اختلاف کیا اور دونوں راہ راست سے ٹلے ہوئے ہیں۔ لیکن اس حکم و فیصلے سے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحا و راست ہدیٰ پس لہذا تم لوگ شام پر حملہ کرنے کی تیاری کرو۔"

خوارزم کو دھوکہ تھا۔ غصہ دینے کے بعد خوارزم کے پاس عبداللہ بن علی ایک فرمان بھیجا جس میں اس خطبہ کا مضمون تھا۔ وہ ان کو اہل شام پر حملہ کرنے کو ابھارا تھا۔ مصافحہ لفظ میں یہ لکھا تھا۔ "نحن علی الاموال والنفوس کا معصیہ۔" ہم یہ پہلے رائے یہ ہیں۔ پس اس سے دشمنی ہے۔ یعنی اشرار ہم سے جنگ کریں گے۔ خوارزم نے جواب حکم تم نے جو اتنے تعزیر حکمیں اللہ تعالیٰ کا پاس نہ کیا اور اب اپنے نفس کی اتباع سے لڑنے کو کہتے ہیں۔ پس اگر تم اپنے لافروہیوں کے لافروہیوں کو اور تو بہ کر دو تم تمہارے ساتھ ہیں ورنہ ہم تم سے لڑنے کو تیار ہیں۔

شام پر حملہ کی تیاری: امیر المومنین علی کو اس خطبے کے پڑھنے سے ہامیدی ہو گئی لیکن ان کو دوبارہ خطرناک تصور کرنے کے شام پر حملہ کرنے کا قصد نہ تھا۔ لوگوں کو براہ جنگ کی ترغیب دیتے رہے لیکن جہاں کو لشکر کا تعلق ہے۔ فوج موجب امیداری کرنے کو کھلا۔ انہوں نے ایک ہزار پانچ سو جنگ آور ہرگز کو ہی انصاف بنائیں جس طرح وہاں جہاں سے تو کون کو جمع کر امیر المومنین علی کا فرمان ہزار حاکم اور یہ بیان کیا کہ پڑنے انہیں کا مقام ہے کہ تم لوگ ساتھ ہزار ہو جس میں سے صرف ایک ہزار پانچ سو آدمیوں نے جنگ پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس قلیل فوج کو میں کیا سمجھتا ہوں۔ اس خبر سے خوارزم کے تمام ہوتے علی ایک ہزار چھ سو آدمیوں نے سینہ سپر ہو کر کہا ہم جنگ پر جانے کو تیار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مبارکباد دی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ روانہ کیا۔ چنانچہ نصف حاکم و تین ہزار ایک سو کی جمیعت سے امیر المومنین علی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین علی نے اہل کو فوج کرنے کے خطبہ دیا جس میں وہی بھرہ کی آمد کا حال بیان کیا بعد ازاں یہاں پر تمام اتفاق میں چھ نصیحت کر کے ارشاد کیا: "تم لوگ میرے معاون اور دغا دار ہو صاحب ہے کہ جو ہر دار اپنے گروہ و قبیلہ کی ایک فرستادہ کے پیچھے کرے کہ ان میں کسی قدر جنگ آور ہیں۔" بعد ازاں قسطنطنیہ کی حالت اور ان کے خاصہ خبر ہوئی اور یہاں سے جو سرदारوں نے انہوں نے ہر چشم اس حکم کی تعمیل کی اور کسی شخص کو جو وہاں جنگ تھا یا نہ ہو مجوز لاخبر نہ تیار ہونے پر معلوم ہوا کہ چالیس ہزار سپردہ و اسلحہ ہزار ہزار آٹھ ہزار نظام سے ان جنگ میں جانتے ہیں۔ علاوہ ان کے تین ہزار ایک سو باسی ہمارے کے تھے۔

حضرت عبداللہ بن خباب کی شہادت: اس کے بعد امیر المومنین علی نے پیغمبر پاک کر کہ لوگ جنگ خوارزم کو مقدم سمجھتے ہیں ارشاد کیا: "اہل شام پر فوج کشی زیادہ ضروری ہے کہ انہیں نے تم سے مقابلہ کیا ہرگز نہ رہے اور ان کا مقصد یہ ہے

کہ وہ بدو و جبر بادشاہ مکن یا نہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنا ظلم جالیں "لوگوں نے اس رائے کو پسند کیا اور حقیق ہو کر ہم نے اس آپ کے امراء ہیں، جہاں اور جسی طرف مناسب سمجھے رخ کیجئے۔" خود امیر المومنین علیؑ اعلیٰ شام کی طرف روانہ ہوئے تھے کہ یہ خبر پہنچی کہ خوارج بصرہ اور حمہ اللہ بن خیاب صحابی سے مبروان کے قریب ایک کھاد ملاقات ہو گئی۔ مناسب سماعت کے لئے جب خوارج کو معلوم ہوا کہ یہ بزرگ محمد اللہ بن خیاب ہیں تو انہوں نے ابو بکر و عمر کی نسبت سوال کیا "کیسے تھے؟" محمد اللہ بن خیاب نے کہا "دو دنوں بہت اچھے تھے مگر دل اور آخر زمان ملاقات حاکم بن عثمان کی بابت دریافت کیا۔ جواب دیا کہ اول تاؤ خرمن جیٹ پلندہ تھے۔ علیؑ کی بابت حکم مقرر کر۔" نے سے علیؑ اور بعد دریافت کیا کہ جب یادو تم لوگوں سے زیادہ اللہ کے عظم کو سمجھتے اور جانتے والے اور اپنی حق پر چلنے والے ہیں "خوارج جھگڑ کر" نے "تم خلیفہ بیت کی ہر شکل کرنے ہو اور ان کے کارہیوں کی دھم سے ان کو اچھا کہتے ہو"۔ یہ کہہ کر ان کو فوجیں کر ڈالا۔ ان کی بی بی و دروغی عورتوں کا جو قبیلہ لے کر تھما بیٹ چھاؤ ڈالا۔ امیر المومنین علیؑ کو اس سے سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے ان وقت بغرض تفتیش حاصل فرمے بن مرہ انصاری کو روانہ کیا "خوارج نے ان کو بھی بار بار حرب لنگہ یوں نے متفق ہو کر گزروا دی کیا؟ ہم کہیں ان خوارج کو جھڑک کر اعلیٰ شام کی طرف بدھیں اور ان کے عکر کو قریب سے اپنے مال و اسباب اور اعلیٰ دھمال سے کیسے بے خوف رہے فکر ہو جائیں ان کی بازیابی ہم اعلیٰ شام کی لڑائی پر متہم کرنا چاہتے ہیں۔" ملاقات میں نہیں نے اس قول کی تائید کی۔

خوارج سے اجماع جوت۔ میں امیر المومنین حضرت علیؑ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور جنگ شام فتویٰ کر کے خوارج کی طرف بدھے۔ خوارج کے لشکر کے قریب پہنچ کر کھلا بھیجا کہ ہمارے بھائیوں کے کانوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ ہم تمہیں لے کر اور تم کو چھوڑ کر اعلیٰ مغرب (شام) پر حملہ آور ہوں گے اور تم سے اس وقت تک جنگ نہ کریں گے جب تک ہم شام کی جنگ سے واپس نہ آئیں گے۔ خانہ نشینی اسی کا نام، میں تم کو اور راست کی ہدایت کر دے "خوارج نے جواب دیا "ہم سب نے قتل کرنا کو ہمارا ہے اور ہم سب تمہارے خون اور ان کے خون کو ہمارا سمجھتے ہیں"۔ اس کے بعد نہیں بن سہ بن حواہ اور ابو امیہ انصاری نے یکے بعد دیگرے ان لوگوں کو دھک دے کر کیا۔ پھر خود امیر المومنین علیؑ نے خشونت آمیز الفاظ میں ان لوگوں کو بھیجا کہ ان کی رائے کی غلطی ظاہر کی اور حکم کی نجات فرمایا کہ چونکہ انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حکم دیا ہے اس وجہ سے ہم نے ان کے فیصلے کو منسوخ کر دیا اور ہم اپنے اسی خیال پر ہیں جو اس سے جو شر تھا علحدہ رہی حکم کے معرکہ کرنے پر تو ہم ہی لوگوں نے زیادہ زور دیا تھا خبر جو کچھ ہوا ہر اب تم لوگ ہمارے ساتھ چلو اور دشمنوں سے لڑو۔" خوارج نے کہا یہ جنگ ہم لوگوں نے حکم کے معرکہ کرنے میں غلطی کی لہذا دراصل حکم کے خلاف کیا۔ کاخ ہونے لگن تو یہ کہے پھر مسلمان نہ گئے۔ پس اگر تم بھی تو یہ کہو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر اس سے انکار کرو گے تو ہم تمہاری مخالفت کریں گے۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے ارشاد کیا میں کہیں اپنے کو کافر کیوں حالانکہ میں مومن ہوں، مجھ سے کسی خدا کی راہ میں چھاؤ کیا۔ خوارج نے جب اس کا کچھ جواب نہ دیا تو امیر المومنین حضرت علیؑ واپس آ گئے۔

جنگ نہروان۔ جھل کہتے ہیں کہ جب امیر المومنین علیؑ نے خوارج کو خشونت آمیز لہجے میں سمجھایا تو ان کو ان غریبوں کے قتل

[illegible]

اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عہد کیا کہ ان کی عبادت منقطع ہوگی۔ عین اور پھر وہ کی تہذیب بانی رہی۔
 پوچھنا کہ اگر وہ ہمارے تھے تو انہوں نے عہد بازی شروع کر دی۔ وہ انہوں نے دلوں پر بار، اول عہد و پھر اسے
 ٹکڑ کر دیا۔ عہدوں نے انہیں غلام۔ نہ کچھ لکھا اور ایک سماعت میں مپ کو اصر کر دیا اس طرح کہ گویا ان سے
 کہہ دی کہ تم لوگ سر جاؤ اور وہ لوگ مر گئے۔ عہد اللہ میں وہ سب کریدیں تھیں، خرقہ صبا میں تو پھر عہدہ میں شجرہ شریعت میں ادنیٰ
 کی گویا ہر دار و مدار، کئے قابل واسطہ، مہمان جنگ اور مویشیاں لوٹ لے گئے، اور مسلمانوں میں تھیں کہہ دیے گئے۔ اللہ
 تعالیٰ نے ان کے غلاموں اور ساتھیوں کو انہیں تو دیے۔ ہدیٰ میں حاتم نے اپنے لڑکے طریفہ اور چچہ آجیل کو انہیں کرنے کا قصد کیا۔
 اور اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور کامیابی کے بعد اسی ستارے کو کچھ کر گئے۔ آپ کے ہمارے بچوں میں سے صرف سات
 آدمی باقی رہے۔

حضرت علیؑ کی کوفہ کو ہجرت: جنگ ٔ جمل کے بعد امیر المومنین علیؑ نے جنگ ٔ شرم فی حدادی شمر و امیہ کی وجہ سے ہجرت کی۔ کوفہ کی طرف تشریف لائے اور زبوں کی وجہ سے کوفہ نہ جاسکے۔ پہلے ہی در خواست کرتے ہیں کہ کھڑے ہوں تو آ رہا ہوں کہ کس کس کی مراد ہوگی۔ دستوریہ سے یہ شخصوں پر حملہ کر دیا۔ شاید اس آغا و سر بھارتی حصار بھی قائم رہا۔ امیر المومنین علیؑ نے یہ درخواست منظور کی لیکن شام کی طرف بھی نہ روئے۔ یہاں تک کہ کوفہ کی طرف ہجرت کی مقام پر پہنچے۔ یہاں پر قیام کیا۔ بعد ازاں حصار اتر گیا کہ کوئی شخص اپنے مکان پر نہ جائے۔ جب تک دشمنوں کی طرف فروغ کر کے قیام نہ ہو جائے اس عزم کی قسمیں پورے طور سے کی گئی۔ نتیجہ کے لشکر کا چھوڑ کر اپنے مکان پر چلے گئے۔ امیر المومنین علیؑ ان لوگوں کے پاس کوفہ آئے دو بار ملائی کہ یہ قیام رہی۔ معدودے چند آدمیوں نے دستوریہ خواہی کی پھر چند روز گزر گئے کہ سرداروں اور رہنماؤں کو کھلب کھلب کر کے ان کی رائے دو یا یافتی اور تاخیر کرنے کی یہ استعداد کی۔ ان لوگوں میں سے نہایت کچھ

آپ نے شام پور فتح کئی، آمل تل لڈ ہرنی، امیر المومنین کاہنہ اس سے سرخ ہو گئے۔ مول خاطر اعلیٰ خطہ دیباچہ نور تقریر کی اس کے فراموشی سے ان کو مطلع کیا۔ نصیحت و نصیحت بہت کچھ کی لیکن اس کے کان پر ہول نہ ہوئی۔ بہت سی طریق ناموش ہوئے۔

[illegible]

محمد بن بکر کا اظہارِ اطاعت۔ محمد بن ابی بکرؓ بھی ائمہ کو عام مصر جانے کی شق تیار کیا اور اس پر ہے: "راکتیہ" ہوتے تھے جب ائمہ کے اعلان کی خبر میر و موشین ملی تو چلنے لگے۔ آپ نے جانتے بڑھ کر اس کو قتل میں آگے منتہرت کر اور محمد بن ابی بکر کو کثرت کا وہ قصاک میں لے ائمہ کو عام مصر اس پر ہے جس میں مقرر کیا تھا کہ تہجد کی طرف سے مجھے پنجہ پہن چکی جس کے اس کی سیاست الہی اور انورہ ہونے کی وجہ سے میں نے مصر کو گورنری دی تھی لیکن استقامت اس سے سزا خست اختیار کیا۔ تب اس سے بے حد خوش تھے انھوں نے بھی اس سے راضی ہوا اور اس کو نو پندرہ سالوں کے عرصہ میں پانچ سو تیس سال کے مقابل پر صبر و شکر سے کام لیا اور ان کو اتھار تھانی کی طرف شکست و ہجرت تک سے بڑا اور اظہارِ طاعت کا ذکر کثرت سے کر دیا اور اس سے ان کے خیال پر ہو۔ دو قہاروں سے ہم اسد میں ہو گا رکور جس کا ہم سے تم کو انا جانتا ہے اس کا مصیبت ہو گا۔ محمد بن ابی بکر نے جواب دیا کہ میں آپ کے قسم کا مطیع اور آپ کی رائے کا پابند ہوں اور جو شخص آپ کا مخالف ہو گا اس سے ہٹ کر نہ کروں یہاں۔

مصر فتح کرنے کا منصوبہ: تبہ مختصر جب علمیں نے قبیلہ ردیا اہل عراقی امیر ابوحنیفہ حضرت علیؓ کے مخالف ہو گئے اور اہل شام نے خلافت معاویہؓ کی مٹ نہی تو معاویہؓ نے مصر کو لڑائی نہ فرمائی اور نہ ہی کسی کو اپنے مخالف قرار دیا۔ واقعہ یہ کہ معاویہؓ کی غرض سے اب ابوالموالمیؓ معاویہؓ بنی سلسلہ بطریقہ امتیاز تھا کہ بنی قیسؓ عبدالرحمن بن خالد بن ابوالفداء وشریف بن لوط کو پایا نہ وہ بنی العباسؓ نے کہ کسی کا آواز نہ ہو۔ شخص جو مصر پر فوجی کش کا حکم دے۔ ابو معاویہؓ نے "مناصب یہ کہ فوج لگائی۔ پہلے بنو ہاشم بن عثمان بن عفان سے خط و تہنیت کہہ کر اپنا ہمارا جنگ بنی قیسؓ اور دشمنوں سے صلح

دوستانہ ہو کر رہا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس ایک اور گھر بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔ ان کے پاس ایک اور گھر بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔

محمد بن الحنفیہؑ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔

جب کہ ان کے بھائیوں نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔

ان کے بھائیوں نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔

ان کے بھائیوں نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔ وہاں اس کے دو بھائی اور ایک بہن تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے چچا بھی رہتے تھے۔

ہمراہوں سے امیر المومنین علیؑ کے عہدے کرنے کا اقرار کیا تھا اور یہ رات جسے کہ تھی تو اس میں مع شہید اور درویشانِ مسجد میں آئے۔ دورِ آواز سے کہے کہ جب چاہے کہ جیتا جس طرف سے امیر المومنین علیؑ مسجد میں آئے تھے۔

حضرت علیؑ پر حملہ تھوڑی دیر کے بعد امیر المومنین علیؑ شریف لائے بلند آواز سے فرمایا: ایہا الناس الصلوۃ الصلوۃ۔ عہد نے ایک کرکھ چٹائی آپ آگے بڑھ گئے تھے دروازے پر چڑھی۔ امیر المومنین نے بڑھ کر پیشانی پر ٹکرا کر وار کیا اور چلا کر کہا: الحکم لله لالک یا علی ولا حول ولا قوت الا باللہ۔ درویشانِ مسجد کہ اپنے مکان میں آیا اور اپنے بعض اصحاب سے اس واقعہ کو بیان کیا۔ انہوں نے اس کو مار ڈالا۔ عہد اپنی تاریکی میں بھاگا ہوا چلا جاتا تھا لوگوں نے دوازہ چکر چلتا شریعت کیا ایک حضری شخص نے پتھر سے عہد کی طرف سے بھاگا اور اس کو گرفتار کر لیا۔ پھر لوگوں کو آتے ہوئے دیکھ کر اس خوف سے کہ بعض کو قتل نہ کچھ لیں چھوڑ دیا۔ عہد موقع پا کر بھاگ گیا اور درویشوں نے اس میں کچھ کو گرفتار کر لیا۔

حضرت علیؑ کی وصیت امیر المومنین علیؑ نے دینی امور کے بعد جسدِ بنِ محمد (وہابی وغیرہ) و امہانی کے خزانے کو ہزار پڑھانے پر مامور کیا جس نے نماز پڑھائی۔ آپؑ کو گھر اٹھا کر لائے اب اس وقت کتابِ بخشش یا جو امیر المومنین نے بھی ہوئی چلی کیا گیا۔ آپؑ نے ارشاد کیا: اے اللہ کے دشمن! تمہارے کس چیز سے میرے علیؑ پر آمادہ کیا؟ امیر المومنین نے عرض کی میں نے اس کو مارا یا جس روز تک میرا تھا اور اللہ تعالیٰ ہے دعا کی تھی کہ اس سے دشمنی مارا جائے جو ختم ہو گیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو تو بھی اس سے مارا جائے گا۔ پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا: اگر میں اس دُشمن سے مر جاؤں تو تم بھی اس کو مارو! اللہ جیسا کہ اس نے مجھے مارا ہے اور اگر میں بچ گیا تو میں جیسا مناسب سمجھوں گا کروں گا۔ اے نبی خدا! مطلب! مسلمانوں کی طرف سے یہی نہ فرمایا کہ لوگوں کو نہ مارو یہ چلے نہ اٹھا کہ امیر المومنین مارے گئے ہیں بلکہ سوائے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا۔ اسے حسن و گھم میں اس دُشمن سے مر جاؤں تو تم بھی اس کی کھوار سے ایسا ہی ایک دیوار مارنا مطلب۔ ہرگز نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: ایسا کہ وہ الصلۃ۔ ام کہ تم بہت امیر المومنین حضرت علیؑ نے امیر المومنین سے خطاب کر کے کہا: اے خدا! اللہ! میرے باپ کو تو نے شہید کیا ہے ان کا کوئی قصدا نہیں ہے اللہ تعالیٰ تجھے قیامت میں رسوا کرے گا۔ امیر المومنین نے جواب دیا: پھر کیوں وقتی ہو اللہ میں نے یہ کو ایک ہزار میں خریدی تھی اور چالیس روز تک ہر اور ساتہار کھانا کھا ہوا ذکر و شکر میرے لیے اور پڑھتا تھا اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔

حضرت امام حسنؑ کی خلافت کا مسئلہ اس ترجمہ میں جناب بن عبد اللہ کے دورِ انبیا۔ امیر المومنین علیؑ سے دریافت کیا: اگر آپؑ ہم سے جدا ہو جائیں تو کیا امیر المومنین بنی ہدایت کریں گے؟ اور امیر المومنین میں یہ حکم دیا ہوا ہے کہ اس کو منع کرتا ہوں تم خود کو جدا ہو پھر حسنؑ کو طلب کر کے فرمایا: میں تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں تم لوگ دنیا میں جتنا ہو گا گودہم کو بٹھا کر چاہے اور دنیا کی کسی چیز کے حاصل نہ ہونے یا فحش نہ کرنا۔ بیشک حق کہا: عظیم پر دم نہ کرنا کیونکہ اس کی ہر کرنا ظلم کے دشمن رہتا اور مظلوم کے دشمن وہ وہ کتاب اللہ پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سلامت کرنے والوں کی سلامت سے نہ ڈرنا۔ پھر محمد بن الحنفیہ سے مخاطب ہوا: میں تم کو بھی انہیں باتوں کی وصیت کرتا ہوں

اس پر عمرو بن لُحی نے کہ چمک کر بولا "افسوس میں نے تمہارے شبہ میں اس کو مارا" عمرو بن العاص نے کہا "تو نے عمرو کے مارنے کا قصد کیا اور اللہ تعالیٰ نے فاجرہ کے قتل کا کہہ کر اس کے قتل کا حکم دے دیا۔

غباری: امیر المومنین علیؑ کی شہادت کے وقت آپ کے خیال اس تحصیل سے تھے سرے میں عبداللہ بن عباس (ان کی طبیعت کی تبدیلی سے) کے بعد دوسرے کی تفریق کی نوبت نہیں آئی تھی (اور بان کے عہدہ ختم ہو گیا اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دینی سب سے بہتر بن عید اللہ بن عباس) جب تک ہر میں اور طاکا کا فائدہ بھی نہیں آیا (محافظ بن حکم بن عباس نے یہ میں ابو العباس انصاری کی بائبل میں حنیف رضی اللہ عنہم۔

تذکرہ حضرت علیؑ: جلد و نسب: گندی رنگ، چھوٹا قد، آنکھیں بڑی، ہنس کے بغیر غصہ نہ تھے، سید پر بکثرت ہلکتی تھی (اگر کسی بازو اور چڑیاں پر گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی مرتضیٰ بنما غایت تھے اور ان سے زیادہ ظفار اور شد میں نہ سے کوئی تفریق نہیں تھا دوسری بی بی زینبؑ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے تھے۔ یہ بی بی ہیں ابو طالب کے بیٹے کا ام عبد ربانیؑ تو ابو ربیعہؑ میں عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے۔ جیسا کہ علیؑ میں ہاشمی ہاں کی جانب سے ہاشمی تھے وہ بی بی ہاشمی کی طرف سے تھیں ان کا نام خاتمہ تھا۔ یہ بی بی تھیں اسوہ بن ہاشم کی۔ یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے ہاں اور باپ دونوں ہاشمی تھے۔ آپ سابق الاسلام سے ہیں جیسا کہ انہوں میں سب سے پہلے ابو بکر صدیقؓ ہیں انہیں لائے، عورتوں میں ام المومنینؑ مدیحہ و بی بی فاطمہؑ میں آپؐ شہید ہجرت میں آپؐ ہی خواب کا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے، شریکین کہ کو سورہ برأت کے خانے پر آپؐ ہی مامور ہوئے تھے، زیور علم سے آواز نہ تھے اور لباس اتھوڑی سے ہی اس سے شادی و شادی کا مادہ تھیں میں چاہا تھا اگر اللہ دونی قسمت نہ تھی آ جاتے تو آپؐ ایک عالم کو ملتی شہاب الصمت لہجائے۔

عہد خلافت: مؤرخوں کا بیان ہے کہ امیر المومنین علیؑ کا زمانہ خلافت جن میں سے کم پانچ برس اور یہ کل زمانہ خانہ جنگیوں اور اندرونی نزاعات اور فسادات کے فوج و فوج کرنے میں صرف ہو گیا۔ ترسہ برس کی عمر پائی جن کا قول ہے کہ آپؐ نے ہاشمیہ میں ہاشمیہ کے شرفائے کوئی کہا ہے کہ فسادات برس کی عمر میں آپؐ شہید کئے گئے۔ علاوہ اس کے لوگوں نے مختلف روایتیں کی ہیں، لیکن روایت اول صحیح ہے۔ شہید ہونے کے بعد حسنؑ حسینؑ اور عبد اللہ بن جعفرؑ (رضی اللہ عنہم) نے خلافت نہیں چھوڑی میں لکھایا اور آپؐ کے خلفاء اکبر امام حسنؑ نے نماز پڑھائی۔ مسجد کے قریب دفن کئے گئے اور بعض کا بیان ہے کہ قبر میں دفن کئے گئے۔

ازواج و اولاد: سب سے پہلے جس سے آپؐ نکاح کیا وہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں ان سے حسنؑ سے چار اولادیں ہوئیں، دو لڑکے حسنؑ حسینؑ اور دو لڑکیاں زینبؑ و فاطمہؑ اور امام کلثومؑ کا طرہ زوجہ و وفات کے بعد امام زینبؑ بنت حرامؑ کا یہ سے عہد کیا جس سے چار لڑکے بنے، جعفرؑ عبد اللہؑ اور عثمانؑ پیدا ہوئے جو سحر کہ کہ میں اپنے بھائی حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے۔ تیسری بی بی آپؐ کی بی بی بنت سحرؑ بن خالد بن خلیفہ جبرؑ میں دو لڑکے عید اللہ اور ابو بکر ان کے سب سے پیدا

پیش رو، علامہ ابن عربی، ج ۱، ص ۱۴۵

۱۰۰ تھے۔ انہوں نے بھی حضرت کریمؐ کو بلا میں اپنے بھائی حسینؑ کے ساتھ شرکت قبول کی تو چنگی شادی آپؐ نے اسلام
میں عیسٰی ختمیہ کے کی بسر سے محض الامور اور کچھ وجود میں آئے اور حضرت کریمؐ کو بھی شہید ہو گئے۔ بعض نے کہا تو انہیں
کے تعلق سے آپؐ کے لڑکے محسن بھی پیدا ہوئے۔ اللہ اعلم۔ پانچواں عقد لارہ جت واپی العاصی بن مریض بن مہداعمر بن
ہشیر حس۔ ہے کہ ان کی ماں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیہا السلام کی بیوی تھیں ان سے کوثر بن الامام پیدا ہوئے اور کوثر والا کبیر بن
بن کاہن انھیں پیدا کیجے ہیں ان کی ماں کا نام کوثر بنت علف بن قیسہ بنینہ سے تھیں اور حبیبہ بنت عبدالمطلب سے حضرت علیؑ کے
فرزند کریمؐ اور حضرت رقیہ پیدا ہوئیں۔ آپؐ کی آنکھیں یوں کا نام سعد بن حروہ بن مسعود تھیں ہے جس سے اسم الحسن و مسد
انکبری اور اسم ظفر صبیحہ بن ابی اسود تھے آپؐ کا جد و جہل حضرت علیؑ بن ابی طالب سے تھا ان کے تعلق سے صرف ایک لڑک
پیدا ہوا جس کا ذکر کہیں میں انھیں ہو گیا تھا۔ یہ وہ ان لڑکوں کے دو بھی لڑکوں میں تھیں جن کا نام کوثر بن ابی طالبؑ و غرض آپؐ
کے کل چار بچے کے دو جڑواں بچے اور دو تھے۔ لیکن فی سلسلہ میں صرف حسنؑ و حسینؑ ہیں انھیں سب سے پہلے پیدائش ہوئی ہے اور کریمؐ
بن ابی طالب سے پہلے۔ ہاں کے انتخاب۔ بقی رہتے یعنی ان سے سلسلہ میں نہیں ملتا۔

- خلافت حسن ابن علی (رضی اللہ عنہ)

امام حسنؑ کی بیعت: امیر المومنین علیؑ کی شہادت کے بعد آپ کے بچہ ابراہیم نے بلا تعلق حضرت حسنؑ ابن علیؑ کے ساتھ پریعت کی سب سے پہلی قسمی بیعت سے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا کر لیا: ابسط بندق عسی کتاب اللہ وصلة رسولہ وقال للصحابة حسن ابن علی نے جواب دیا: علی کتاب اللہ وصلة رسولہ واتباع علی کل شرط اکیسے بعد اور کوکب بیعت کر لیا۔ گھڑا یہ فرما: توجہا۔ تہ تم لوگ میرے کہنے کو سننے اور میری اطاعت کرو گے جس سے عمر بھر تمہاری اس سے تم بھی صلہ کرو اور میں سے علی جدا نہ کروں گی اس سے تم لوگ ان فتنہ والوں سے دو گونی کوشہ پیرا ہو کر یہ ہوشیار رہو گے اور تمہارے لئے یہ شہداء حاضر ہیں جس سے اور نہ یہ تم کا قصد رکھتے۔

امیر المومنین علیؑ شہداء کا خلیا امیر معاویہؓ کو خط لکھ کر انہوں نے اپنی خلافت کی حیثیت الہی شرم سے لی اور اس روز امیر المومنین کا خطاب اچھا کیا۔ یہ سن کر معاویہؓ نے بعد فیصلہ عثمان بن ابی سافہ کی بیعت لی تھی شہداء کے چالیسویں روز جمعہ عین فیس امدادی بھی امیر المومنین علیؑ کے رفیق تھے انھوں نے کہا کہ اور ان کے بعد ہر وہی ان معاویہؓ سے ترجیح دینا یا معاویہؓ کی جہتی دھت پائی۔

عراقی فوج کی غداری: شیعہ دت سے چند روز پہلے ایہ الزام عین ملانے پہنچا تھا کہ شیعہ مسلحوں کا سر جب کیا تھا وہ
چلتا تھا ہزار آدمیوں سے جنگ دھڑکتا رہتا تھا۔ لیکن اتفاقاً وقت کے لشکر کشی کی فوج نے آقا جی کو شیعہ دت سے ملے نہیں
جب لوگوں نے آقا جی سے ملنے کے پانچویں بجے آقا جی کو اپنے چاروں اولاد کے ساتھ لے کر آمد میں بھی بھیجے

آجی جائیدادیں کر لیتا ہے اور ایسا ہی حاکم ابن خلیفہؒ دین کا ہے جو ان کے بعد ہوئے ہیں کہ کس وقت اشتعال حکومت اور خلیفہؒ کی حکمت کی ضرورت دوائی ہوئی اس وقت انہوں نے گرد و بنوی کے لحاظ سے بڑا درجہ حکومت قائم کر لی اور قاعدہ دیکھ کر خلیفہؒ اور ہوشیار و خبر و تیر کے خیالات کا یہ ہے کہ ان کے افعال کو صحیح طور سے دیکھو اور اپنی تفرقات کے پیچھے نہ پڑو۔ جس جن کے افعال مدد دیتی تھیں کہ دین کے ہوں خود وہ خلیفہؒ کی علی انہ علیہ وسلم کا ہے اور جن کے افعال اس دنیا سے خارج ہوں وہ سوک دیا ہیں اور خلیفہؒ ان کو جو زنا کہا جائے گا۔

دوسرا صاحب معاویہؒ کے خلیفہؒ بنی امیہ کے ساتھ ذکر کرنے اور خلیفہؒ اور پورے علیہ و آلہؑ کا یہ ہے کہ خلیفہؒ بنی امیہ ایک حق نسب اور ایک ہی خاندان کے تھے ان میں سے معاویہؒ عظیم الشان تھے جس پر اپنے نادران و اولوں کے ساتھ ذکر کرنے کے اور خلیفہؒ اساتذہ کرامؒ کے خاندانوں کے تھے ان کو ایک ساتھ جان کیا مگر بنی امیہؒ باوجود یکہ اسوی تھے ان کے ساتھ اس ایز نے فتح کر دی تھی کہ فیصلہ دینا ہی ان سے قریب تھے۔

واللہ اعلم بالصواب (مترجم) ہر صفا مائتہ انہم۔



وَلَا تُدْرِكُهُ الْيَدَانِ وَلَا يَأْتِيهِ الْمَوْتُ

تاریخ ابن خلدون

حصہ دوم

خلافت معاویہ و آل مروان

اس مجموعہ میں حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت معاویہ کی خلافت عامہ سے لے کر ۱۳۱ھ تک کے ممکنہ حالات
مطابق آرائے سب سے دانش ور تقریریں و شروحات پر روشنی

تصنیف، رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن ابن خلدون (۷۳۲-۸۰۸)

ترجمہ، حکیم احمد حسین الدہلوی • ترتیب، ترویج، تشریح و تفسیر، امیر

نفس اکبر الکریمی

کتاب العبد و دینون العبداء والخیر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصره من
ملوک التقرعین علامہ ابن خلدون کے کتاب التواریخ

اردو ترجمہ کے مجلہ حقول کاؤن اشاعت دہلی عتہ ای
تفصیل و ترتیب و ترمیم

پروفیسری طارق اقبال گاندھری
مفتاح نفس کیسے می۔ اردو بازار کچی محفوظ

نام کتاب: — تاریخ ابن خلدون
مصنف: — رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن بن خلدون
مفتاح: — نفس کیسے می۔ اردو بازار کچی
طبع: — جدید پبلیشرز لیسٹن جنوری ۲۰۰۲ء
ایڈیشن: — آفست

نفس کیسے می



تاریخ ابن خلدون (جلد دوم)

خلافت معاویہ

از: محمود علی محمد زبیدی، معلم گاندھاری

ابن خلدون کا شمار ہے کہ آج ہم آپ کی خدمت میں علامہ ابن خلدون کی مشہور اسحرف تاریخ کو پہلے سے اس صورت میں پیش کر رہے ہیں جو مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے بہترین دور کا ہے۔

ہزاروں برس پہلے سے ابھی وہ تمدن اور وسعت ممالک کے لئے اسے قیام دیتے تھے جتنا کہ قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت کے لئے ایک بار اچھی توہین میں نبیوں نے کہا تھا اور بالکل سچ تھا کہ مسلمانوں کا سب سے زیادہ دشمن دور اسلامیہ کی حکومت کا دور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کا دور زمانہ دور اچھی مکتوب کے رہائے اور ولایت اسلامیہ کو پارہ پارہ ہوئے۔ جسے جانے میں صرف ہو۔ ہجرت کی بات ہے کہ کتاب کرامت نے اچھی تصویر کشی کی ہے جس پر عرب میں ایک ہر تہہ اپنے والے لفظوں کو دہا دیتے ہیں۔ کہیں کا سیالی ماحول کی اسے نئی فضا دیکھنے یا حضرت صدیق اکبرؓ کی بے مثال کرامت کو صرف دوسراں میں صدیقی فائز نے تمام داخلی قوتوں پر توڑ دیا اور مسلمان فاضل، نیا کی بڑی حکومتوں میں خود غلامی کی سرحدوں پر پہنچ گئے۔ خدا ہائے کیا جاننا بھروسہ حقیت کی بھڑکنے اور کیا مسلمین اور حسان قلب صدیقی اکبرؓ کو یا تھا کہ صرف دو سو سال میں سب ہو گیا۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ کی موت، عظیم بھڑکتے عثمانؓ کی انوری کا زمانہ اسلامی تاریخ میں فاتحانہ یلغار، وسعت اور چیلر کا زمانہ ہے جسے تمدن کے بچے اس کے اوقات اب آئے اور خلافت مٹ گئی اور خلافت مٹ گئی اور تمدن ہے کام آیا ہوتا۔ حضرت سیدہ علی رضی اللہ عنہ کو اس چار سال میں ایک بار بھی اتنی فرصت اور مسودیت نہ مل سکی کہ حج کے موقع پر کہہ سکیں کہ اے اللہ کی عبادت کرتے۔

اس کے بعد حضرت معاویہ کا دروازہ ہے۔ صحابہ میں سے یہ خارجی تھے جن کے ہاتھوں میں اٹلہ اور پالہ کے بعد بھر کوئی سہانی تھیں ان تھکی ہوئے۔

بعد میں تاریخ حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت (۳۵ھ) سے شروع ہو کر ابو العباس سفاح کے ہاتھ پر بیعت (۳۸ھ) کے حالات پر مشتمل ہے۔ لیکن اس خارجی کو دیکھ کر ہرٹ ہوئی ہے کہ حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت بدلتی تھی تو مسلمانوں کی ۱۵ سالہ جنگ اس سے ختم ہوئی تھی اور خوشی منائی گئی تھی کہ اب دنیا کا یہ مسلمان ایک خدا ایک رسول ایک فرماؤں ایک کعبہ اور ایک خلیفہ سے وابستہ ہے۔ مگر ۳۸ھ میں جب ابو العباس کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو انکار اور انکار پھیلنا۔ باوجود ایک دن کے لئے بھی بھر مارا کہ ہم اس کی بیعت سے کئے ہوئے ہیں نہ ہو سکتا۔

حضرت معاویہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تھی تو سوزان سے سزا ان تک صوبہ ہرک لوگ خوش ہوئے تھے کہ اب مسلمان امن و بے کاوشی نہ ہوگا نہ ہنگامی نہ تھکی نہ تھوڑی اور جب ابو العباس پہلے عربی خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو خود ہونے اتنی خوش رہی کہ اس کو اس کا لقب بنی "مہدی" (یا اسی طرح) دیا گیا۔

تاریخ ابن قتیبہ کی دوسری جلد جو آپ سے متعلق ہے اس کو دیکھو اسے انجا تک چڑھنے والا ۹۱ سال کی تاریخ اہم ترین اور بے مثال سفر ہے۔ اس کی تاریخ ہے۔

تیس اگست نے یہاں کہا آپ نے صدر اول پر میرے قوت میں چڑھ گیا ہے۔ یہ حرام کیا ہے کہ اس کو قتل و غارت کو مکمل حالت میں اس کو اس میں شامل کر دیا جائے۔ یہ میرا دوسرا حصہ فتنہ نہایت ہے یہاں صدر شامل ہو چکا ہے اور باقی زبردستی ہے۔

وہاں ہے کہ انتہا تک سفید بنائے اور ہمیں ایک قریب حفظ کرتے۔ علیہ السلام



سید الشہداء

از

ط۔ سید محمد امجد علی باغی

حاشیہ: لکھنؤ، مبعوثانہ و امالی مسکن علیہ السلام و آلہ و صحابہ

یہ کتاب جو خلافتِ معاویہ کے نام پر لکھی گئی ہے، یہ کتاب لکھنؤ میں طبع ہوئی ہے۔
 طبع و نشر، نیا عالم اسلام، لکھنؤ۔
 اس کتاب کے مصنف سید محمد امجد علی باغی ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔

یہ کتاب اسلام کا یہ حصہ ہے جس پر بہت سی باتیں لکھی گئی ہیں۔
 اس کتاب کے مصنف سید محمد امجد علی باغی ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔

۱۳۴۲ھ سے ۱۳۴۳ھ تک خلافت کا یہ حصہ ہے

۱۳۴۸ھ سے ۱۳۴۹ھ تک خلافت کا یہ حصہ ہے

۱۳۴۹ھ سے ۱۳۵۰ھ تک خلافت کا یہ حصہ ہے

لیکن یہ کتابوں کے خلافت کا یہ حصہ ہے جس پر بہت سی باتیں لکھی گئی ہیں۔
 اس کتاب کے مصنف سید محمد امجد علی باغی ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔
 اس کتاب کے موضوع معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔

یہ عمارت بنانے کی ہے جب ایک بات کہی اور سے چل پڑتی ہے تو اس کے خلاف ہر بات اچھی اور بھڑسا معلوم ہوتی ہے جو ہے وہ اچھی ہی ہے اور اسے شہادہ دینا کا بھی بہانہ ہے۔

جب ایک حکومت قائم ہوتی ہے تو دوسری قائم ہوتی ہے تو عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ اگر اتحاد ہو ایک نام "مظفر الدلی" حکومت اور اس کے ارکان میں چھین چیں کر لیتے نکالے جاتے ہیں اور انے کو حکومت اپنی سرحد کی کمی و زیادتی سے دلی حکومت کے خلاف وفاق پڑھ کر کرتی ہے۔ اپنے زمانے میں بھی آپ اس کی مثالیں دیکھ سکتے ہیں اور سب سے زیادہ اچھی مثال یہ ہے کہ جب شیر پانڈ اور سندھ پر ستمناؤں نے چوبیس سال سے بھی زیادہ حکومت کی ان میں سے ایک نے سب سے زیادہ اس کے بعد یہاں انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ اب اس کے بعد جو تاریخیں لکھی اور تصانیف لکھی گئیں تو ان میں لکھا کہ یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی خرابی مسلمانوں پر نہیں کی تھی۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ سب سے زیادہ اچھی مثال ہے کہ جب خلیفہ نے اپنے زمانے پر حکومت کو ہڑتال میں لایا تو اس نے اس کے خلاف ہر بات اچھی اور بھڑسا معلوم ہوتی ہے۔

تاریخ اسلام کی سند اولی کتاب عبد بن عباس کی ہے جس میں لکھی گئی ہے کہ عباسیوں نے اپنی خلافت کی سند اولی اسلام کی اور اس کی سند دوم چھٹی تھی۔ یہ کامیابی کے بعد جو چھٹی کتاب لکھی گئی وہ عباسیوں کی تھی اور ان میں لکھا کہ یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی خرابی مسلمانوں پر نہیں کی تھی۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ سب سے زیادہ اچھی مثال ہے کہ جب خلیفہ نے اپنے زمانے پر حکومت کو ہڑتال میں لایا تو اس نے اس کے خلاف ہر بات اچھی اور بھڑسا معلوم ہوتی ہے۔

یہ سبب اس کی وجہ سے اس کی سند اولی کتاب عبد بن عباس کی ہے جس میں لکھی گئی ہے کہ عباسیوں نے اپنی خلافت کی سند اولی اسلام کی اور اس کی سند دوم چھٹی تھی۔ یہ کامیابی کے بعد جو چھٹی کتاب لکھی گئی وہ عباسیوں کی تھی اور ان میں لکھا کہ یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی خرابی مسلمانوں پر نہیں کی تھی۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ سب سے زیادہ اچھی مثال ہے کہ جب خلیفہ نے اپنے زمانے پر حکومت کو ہڑتال میں لایا تو اس نے اس کے خلاف ہر بات اچھی اور بھڑسا معلوم ہوتی ہے۔

اس کی سند اولی کتاب عبد بن عباس کی ہے جس میں لکھی گئی ہے کہ عباسیوں نے اپنی خلافت کی سند اولی اسلام کی اور اس کی سند دوم چھٹی تھی۔ یہ کامیابی کے بعد جو چھٹی کتاب لکھی گئی وہ عباسیوں کی تھی اور ان میں لکھا کہ یہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی خرابی مسلمانوں پر نہیں کی تھی۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ یہ سب سے زیادہ اچھی مثال ہے کہ جب خلیفہ نے اپنے زمانے پر حکومت کو ہڑتال میں لایا تو اس نے اس کے خلاف ہر بات اچھی اور بھڑسا معلوم ہوتی ہے۔

تھیں اور سری زبانوں سے عربی میں کتابوں کے ترجمے شروع ہوئے بحری وسط فوج قائم ہوئی خواجہ کے اعتبار سے دیکھئے
تاکس جمع ہوا سندھ اور انجن جمع ہوئے۔ کاشغر، تھیں اور وادی اویغز تک سارے علاقے فتح ہو گئے اور بھرلی مرد
انہال۔

دینا ادا نہیں ہو سکی جو سب نے کیساؤں میں
بکری اذیت کے چتے ہوئے سحر میں

اتنی بڑی حکومت کا فرمانروا نے عظیم اس شان سے دمشق میں زندگی بسر کرتا ہے کہ پانچویں وقت مسجد میں آ کر
نہ زیم پڑھا کرتا ہے۔ مسجد کی میزبانوں پر بندہ کو گھوڑوں سے ہاتھیں کرتا ہے۔ روزانہ سڑک پر بیٹھ کر چلتا پھرتا ہے۔ بلکہ ہر
وقت ہر عالم و عام سے ملنے کو آمادہ رہتا ہے۔ سب کے ہاتھوں کی فکر کرتا ہے۔ عہد اسی حکام کا ہے آپ کو کسی طرح پابند سمجھتا
ہے میرا کہ ایک معمولی بھٹائی۔ نہ شہ پانہ ترک، اقسام نہ جہ و تھیں اور ملو گا اسے فرقی سزا نہ انہام دہی کا دعویٰ کرتا
ہے اور نہ امامت و پیشوائی کا روپ بگڑتا ہے۔ ایک خادمہ انسانیت ہے کہ امیر اور شیخ ہے اور ایک بڑا درجہ ہے کہ بیگم
مرچہ میں سے کرنا بدھن اور مامات کی تھیں بھٹائی ہے۔

کتاب کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور حضرت سجاد رضی اللہ عنہ
کی وصیت بعد نے اس وقت سلطنت کو پانچ سال کی فانی تھی اور قزاق کے بعد حکمران بن گئے تھے۔ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر
حضرت حسن نے بیعت کر لی اور حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن سے جو کچھ طلب کیا سب کچھ انہیں دے دیا۔ سارے مسلمان
ایک شہید اور ایک مرکز کے تحت پھر جمع ہو گئے اسی لئے اس سال کو عام اربعہ (یعنی جماعت و اتفاق بالکل کا
سال) کہتے ہیں مسلمانوں میں عام طور پر اسی کی بڑی خوشی منائی تھی۔ ان خاصوں اور فقرہ پر رازوں کی امیدوں پر اس پر
مکی ہو چاہتے تھے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کام کا خلیفہ بنا کر اشد اور دولت اپنے ہاتھوں میں رکھیں اور اسی طرح مسلمانوں
میں اتحاد ہو جائے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر فتح کیا اور اکلندہ تمام دیا لیکن قیاس ہے کہ مصر سے بھی بڑا اکاد نامہ
ان بڑوں نے میدان مشق میں قرآن مجید نئے پر اٹھا کر اور جنگ نہ کر کے تمام دیا۔ پانچ کا اتحاد و اتحاد ہے کہ جس
کی اکاد بیت کا پر، اشد تھیں لکھا جاسکا۔ جزاء اللہ حدود عن سائر المسلمين

از اس چارے میں مسلمانوں کی آبادی تھی کیا تھی قن کے بہتر پناہیں اور اسی طرح نوجوانوں میں بڑا جنگ
تھیں جس سر پہ تھے اور نوے بڑا دشمن کے میدان میں حکمت دے اور انہیں تھیں کی جنگ جاری تھی۔ اور اسلامی
مرحہ میں چاروں فیوض مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے تیار کر دی تھیں اور یمن کے چند ہی بھٹوں کے ان دہوں نے مصر
کی طرف پیش قدمی بھی شروع کر دی تھی تاہم اگر خدا خواست حضرت عمرو بن العاص کی تھیں کششیں بڑا دور نہ تھیں اور
جنگ جاری رہی تو چند کشتوں کے بعد مسلمانوں میں اتنی قوت پائی رہ جاتی کہ وہیں کی انتظامی کارروائی کو نہ دیکھتے حضرت

میں سے خارج ہے۔

وہ اس وقت تک رہا ہوئے جب زور شور کٹائی، دوسرے مرحلے میں داخل اور باقیا۔ اسلامیوں کی حضرت مسیح علیہ
کے اہل و اقارب کے گھر کا نام ہے ان کے کاروباروں اور ادبیات پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں مابعد ہونے والے مورخوں نے لکھی
تیرا دور آج تک بھی پیش نہیں کیا جائے گا۔

یہ ہیں چند حقائق جو صرف اس فرض سے لکھے گئے ہیں کہ آپ علامہ بنی قلعہ کی تاریخ کا جو حصہ مطالعہ کریں گے
اس حد کی محض خصوصیات کا مطالعہ سے پہلے ہی ذہن نشین ہو جائیں تو اچھا ہے۔

والسلام!

عبدالقدوس ہاشمی

فہرست

فہرست (در)

ردیف	عنوان	صف	ملاحظات
۲۸۲	زبان و ادب	۲۸۲	باب :
۲۸۳	زبان و ادب	۲۸۳	زبان و ادب
۲۸۴	زبان و ادب	۲۸۴	زبان و ادب
۲۸۵	زبان و ادب	۲۸۵	زبان و ادب
۲۸۶	زبان و ادب	۲۸۶	زبان و ادب
۲۸۷	زبان و ادب	۲۸۷	زبان و ادب
۲۸۸	زبان و ادب	۲۸۸	زبان و ادب
۲۸۹	زبان و ادب	۲۸۹	زبان و ادب
۲۹۰	زبان و ادب	۲۹۰	زبان و ادب
۲۹۱	زبان و ادب	۲۹۱	زبان و ادب
۲۹۲	زبان و ادب	۲۹۲	زبان و ادب
۲۹۳	زبان و ادب	۲۹۳	زبان و ادب
۲۹۴	زبان و ادب	۲۹۴	زبان و ادب
۲۹۵	زبان و ادب	۲۹۵	زبان و ادب
۲۹۶	زبان و ادب	۲۹۶	زبان و ادب
۲۹۷	زبان و ادب	۲۹۷	زبان و ادب
۲۹۸	زبان و ادب	۲۹۸	زبان و ادب
۲۹۹	زبان و ادب	۲۹۹	زبان و ادب
۳۰۰	زبان و ادب	۳۰۰	زبان و ادب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۱	عمر بن زید کا نظام	۴۹۵	مہر اللہ علی شاہ کا نظام
۵۰۴	اسم حسین کی تائید میں آ۔		اس کا ذکر کاوش
۵۰۳	اس کی کوئی ایسی مسکن کا دعوت	۴۹۶	بازو کی ٹپ
	گورنر کوئی کے طرف خطبہ		احضار میں حسین کا مشورہ
۵۱۲	سیرتوں کا مشورہ	۴۹۷	اسیر معاد چلے۔ یہ ملک آ۔
	اس کی یاد کی کوئی کوئی		اس پر جہاد میں کدہ لگائی
	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی زحمت کی شہادت
۵۱۵	اسم حسین علیہ السلام کی تائید میں	۴۹۸	اس کا نام اس کی تائید میں
	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۱۶	اس کی یاد کا خطبہ	۴۹۹	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۱۷	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۱۸	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۰	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۱۹	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۱	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۰	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۲	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۱	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۳	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۲	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۴	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۳	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۵	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۴	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۶	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۵	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۷	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۶	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۸	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۷	اس کی یاد کا خطبہ	۵۰۹	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۸	اس کی یاد کا خطبہ	۵۱۰	اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۲۹	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۳۰	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۳۱	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۳۲	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت
۵۳۳	اس کی یاد کا خطبہ		اس کی تائید میں حسین کی شہادت

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۵۵	ذریعہ تفسیر	۵۳۶	شہادۃ کا حاتم
	طریقہ تفسیر		مردانِ فاسخ و مصححہ قیصر
	طریقہ تفسیر	۵۳۷	انوارِ قرآن فی بیوت
۵۵۶	تہذیبِ گروہ کے ۱۲ گروہ		عبد اللہ ابن مسعود
	واقفہ گروہ		نیکو بین ابو سعید
۵۵۷	عبد اللہ ابن خطاب	۵۳۸	نیکو اور انوکھ
۵۵۸	نہایتِ کمال		سیدانِ مہرِ قرآنی
	سید کی ذمہ داری	۵۳۹	طریقہ تفسیرِ قرآن
۵۵۹	انوارِ کائنات		سید کی تفسیر
	انوارِ کائنات		انوارِ کائنات
	انوارِ کائنات	۵۴۰	سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۰	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
	سید کی ذمہ داری	۵۴۱	سیدانِ مہرِ قرآن
	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۱	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
	سید کی ذمہ داری	۵۴۲	سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۲	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۳	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۴	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۵	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن
۵۶۶	سید کی ذمہ داری		سیدانِ مہرِ قرآن

نمبر	موضوع	تقریباً
۵۷۱	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۱
۵۷۲	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۲
۵۷۳	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۳
۵۷۴	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۴
۵۷۵	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۵
۵۷۶	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۶
۵۷۷	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۷
۵۷۸	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۸
۵۷۹	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۷۹
۵۸۰	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۰
۵۸۱	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۱
۵۸۲	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۲
۵۸۳	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۳
۵۸۴	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۴
۵۸۵	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۵
۵۸۶	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۶
۵۸۷	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۷
۵۸۸	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۸
۵۸۹	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۸۹
۵۹۰	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۰
۵۹۱	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۱
۵۹۲	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۲
۵۹۳	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۳
۵۹۴	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۴
۵۹۵	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۵
۵۹۶	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۶
۵۹۷	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۷
۵۹۸	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۸
۵۹۹	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۵۹۹
۶۰۰	تذکرہ شریف شاہ سید احمد	۶۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۶	۱۶۲	۶۱۳	۱۶۳
۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴
۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸
۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶
۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰
۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴
۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸
۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲
۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶
۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰
۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴
۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸
۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲
۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶
۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰
۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴
۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸
۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲
۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶
۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴
۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸
۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴
۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸
۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲
۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶
۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴
۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸
۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲
۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶
۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰
۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴
۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲
۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶
۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴
۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸
۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲
۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶
۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰
۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴
۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸
۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲
۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶
۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰
۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴
۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸
۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲
۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶
۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰
۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴
۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸
۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲
۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶
۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰
۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴
۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸
۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲
۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶
۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰
۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴
۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸
۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲
۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶
۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰
۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴
۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸
۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲
۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶
۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰
۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴
۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸
۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲
۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶
۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰
۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴
۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۶۴۳	خلافتِ راشدہ	۶۴۳	سید کاظمی پر غارتگری
۶۴۵	سید کاظمی کی وفات	۶۴۵	سید کاظمی کی وفات
۶۴۶	سید کاظمی کی وفات	۶۴۶	سید کاظمی کی وفات
۶۴۷	سید کاظمی کی وفات	۶۴۷	سید کاظمی کی وفات
۶۴۸	سید کاظمی کی وفات	۶۴۸	سید کاظمی کی وفات
۶۴۹	سید کاظمی کی وفات	۶۴۹	سید کاظمی کی وفات
۶۵۰	سید کاظمی کی وفات	۶۵۰	سید کاظمی کی وفات
۶۵۱	سید کاظمی کی وفات	۶۵۱	سید کاظمی کی وفات
۶۵۲	سید کاظمی کی وفات	۶۵۲	سید کاظمی کی وفات
۶۵۳	سید کاظمی کی وفات	۶۵۳	سید کاظمی کی وفات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۳	اہل صند کا انجام	۱۵۳	آجہاں سہیلہ اور چاہن چوہا ملک
۱۶۴	اہل انبی سے مصالحت	۱۵۴	آجہاں سہیلہ کا فرار
۱۶۵	عمر کے درجہ کا	۱۵۵	آجہاں سہیلہ کی بھروسہ شکنی
۱۶۶	جوانی و عفتیت اور غم و غم و غم و غم	۱۵۶	آجہاں سہیلہ کا دل کا
۱۶۷	عبد الرحمن بن حماد کی سوزی	۱۵۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۶۸	امارت کا زبردستی اور اس کا فقر	۱۵۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۶۹	امیر حماد کا انجام	۱۵۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۰	امیر حماد کی گرفتاری	۱۶۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۷۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۶۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۸۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۷۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۱	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۲	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۳	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۴	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۵	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۶	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۷	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۸	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۱۹۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۸۹	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری
۲۰۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری	۱۹۰	آجہاں سہیلہ کی گرفتاری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۴	تو ان میں سے ایک	۶۷۳	جنہ انبیاءت گزرتا رہا
	تو ان میں سے ایک		ہو کر رہا ہو
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۸۶	تو ان میں سے ایک	۶۷۴	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۸۷	تو ان میں سے ایک	۶۷۵	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۸۸	تو ان میں سے ایک	۶۷۶	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۸۹	تو ان میں سے ایک	۶۷۷	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۰	تو ان میں سے ایک	۶۷۸	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۱	تو ان میں سے ایک	۶۷۹	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۲	تو ان میں سے ایک	۶۸۰	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۳	تو ان میں سے ایک	۶۸۱	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۴	تو ان میں سے ایک	۶۸۲	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۵	تو ان میں سے ایک	۶۸۳	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۶	تو ان میں سے ایک	۶۸۴	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک
۱۹۷	تو ان میں سے ایک	۶۸۵	تو ان میں سے ایک
	تو ان میں سے ایک		تو ان میں سے ایک

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۷۸۸	الزینبہ کی بھارت مصر کا راج	۶۵۷	باب : ۱۰
۷۸۹	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری کرمانی اور نصر کرمانی کی بیوی	۶۵۸	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۰	عزت بن شریک مردان بن عمر کی مخالفت مردان بن طلحہ	۶۵۹	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۱	وقت پرچہ و مخالفت ابراہیم مردان بن طلحہ کی بیوی	۶۶۰	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۲	باب : ۱۱	۶۶۱	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۳	مردان بن طلحہ کی بیوی ابن عمر کی گرفتاری ابن عمر کی بیوی	۶۶۲	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۴	باب : ۱۲	۶۶۳	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۵	باب : ۱۳	۶۶۴	بہن علی کی گرفتاری بہن کرمانی کی گرفتاری بہن کرمانی کی بیوی
۷۹۶	باب : ۱۴	۶۶۵	باب : ۱۵
۷۹۷	باب : ۱۵	۶۶۶	باب : ۱۶
۷۹۸	باب : ۱۶	۶۶۷	باب : ۱۷
۷۹۹	باب : ۱۷	۶۶۸	باب : ۱۸
۸۰۰	باب : ۱۸	۶۶۹	باب : ۱۹
۸۰۱	باب : ۱۹	۶۷۰	باب : ۲۰
۸۰۲	باب : ۲۰	۶۷۱	باب : ۲۱
۸۰۳	باب : ۲۱	۶۷۲	باب : ۲۲
۸۰۴	باب : ۲۲	۶۷۳	باب : ۲۳
۸۰۵	باب : ۲۳	۶۷۴	باب : ۲۴
۸۰۶	باب : ۲۴	۶۷۵	باب : ۲۵
۸۰۷	باب : ۲۵	۶۷۶	باب : ۲۶
۸۰۸	باب : ۲۶	۶۷۷	باب : ۲۷
۸۰۹	باب : ۲۷	۶۷۸	باب : ۲۸
۸۱۰	باب : ۲۸	۶۷۹	باب : ۲۹
۸۱۱	باب : ۲۹	۶۸۰	باب : ۳۰
۸۱۲	باب : ۳۰	۶۸۱	باب : ۳۱
۸۱۳	باب : ۳۱	۶۸۲	باب : ۳۲
۸۱۴	باب : ۳۲	۶۸۳	باب : ۳۳
۸۱۵	باب : ۳۳	۶۸۴	باب : ۳۴
۸۱۶	باب : ۳۴	۶۸۵	باب : ۳۵
۸۱۷	باب : ۳۵	۶۸۶	باب : ۳۶
۸۱۸	باب : ۳۶	۶۸۷	باب : ۳۷
۸۱۹	باب : ۳۷	۶۸۸	باب : ۳۸
۸۲۰	باب : ۳۸	۶۸۹	باب : ۳۹
۸۲۱	باب : ۳۹	۶۹۰	باب : ۴۰
۸۲۲	باب : ۴۰	۶۹۱	باب : ۴۱
۸۲۳	باب : ۴۱	۶۹۲	باب : ۴۲
۸۲۴	باب : ۴۲	۶۹۳	باب : ۴۳
۸۲۵	باب : ۴۳	۶۹۴	باب : ۴۴
۸۲۶	باب : ۴۴	۶۹۵	باب : ۴۵
۸۲۷	باب : ۴۵	۶۹۶	باب : ۴۶
۸۲۸	باب : ۴۶	۶۹۷	باب : ۴۷
۸۲۹	باب : ۴۷	۶۹۸	باب : ۴۸
۸۳۰	باب : ۴۸	۶۹۹	باب : ۴۹
۸۳۱	باب : ۴۹	۷۰۰	باب : ۵۰
۸۳۲	باب : ۵۰	۷۰۱	باب : ۵۱
۸۳۳	باب : ۵۱	۷۰۲	باب : ۵۲
۸۳۴	باب : ۵۲	۷۰۳	باب : ۵۳
۸۳۵	باب : ۵۳	۷۰۴	باب : ۵۴
۸۳۶	باب : ۵۴	۷۰۵	باب : ۵۵
۸۳۷	باب : ۵۵	۷۰۶	باب : ۵۶
۸۳۸	باب : ۵۶	۷۰۷	باب : ۵۷
۸۳۹	باب : ۵۷	۷۰۸	باب : ۵۸
۸۴۰	باب : ۵۸	۷۰۹	باب : ۵۹
۸۴۱	باب : ۵۹	۷۱۰	باب : ۶۰
۸۴۲	باب : ۶۰	۷۱۱	باب : ۶۱
۸۴۳	باب : ۶۱	۷۱۲	باب : ۶۲
۸۴۴	باب : ۶۲	۷۱۳	باب : ۶۳
۸۴۵	باب : ۶۳	۷۱۴	باب : ۶۴
۸۴۶	باب : ۶۴	۷۱۵	باب : ۶۵
۸۴۷	باب : ۶۵	۷۱۶	باب : ۶۶
۸۴۸	باب : ۶۶	۷۱۷	باب : ۶۷
۸۴۹	باب : ۶۷	۷۱۸	باب : ۶۸
۸۵۰	باب : ۶۸	۷۱۹	باب : ۶۹
۸۵۱	باب : ۶۹	۷۲۰	باب : ۷۰
۸۵۲	باب : ۷۰	۷۲۱	باب : ۷۱
۸۵۳	باب : ۷۱	۷۲۲	باب : ۷۲
۸۵۴	باب : ۷۲	۷۲۳	باب : ۷۳
۸۵۵	باب : ۷۳	۷۲۴	باب : ۷۴
۸۵۶	باب : ۷۴	۷۲۵	باب : ۷۵
۸۵۷	باب : ۷۵	۷۲۶	باب : ۷۶
۸۵۸	باب : ۷۶	۷۲۷	باب : ۷۷
۸۵۹	باب : ۷۷	۷۲۸	باب : ۷۸
۸۶۰	باب : ۷۸	۷۲۹	باب : ۷۹
۸۶۱	باب : ۷۹	۷۳۰	باب : ۸۰
۸۶۲	باب : ۸۰	۷۳۱	باب : ۸۱
۸۶۳	باب : ۸۱	۷۳۲	باب : ۸۲
۸۶۴	باب : ۸۲	۷۳۳	باب : ۸۳
۸۶۵	باب : ۸۳	۷۳۴	باب : ۸۴
۸۶۶	باب : ۸۴	۷۳۵	باب : ۸۵
۸۶۷	باب : ۸۵	۷۳۶	باب : ۸۶
۸۶۸	باب : ۸۶	۷۳۷	باب : ۸۷
۸۶۹	باب : ۸۷	۷۳۸	باب : ۸۸
۸۷۰	باب : ۸۸	۷۳۹	باب : ۸۹
۸۷۱	باب : ۸۹	۷۴۰	باب : ۹۰
۸۷۲	باب : ۹۰	۷۴۱	باب : ۹۱
۸۷۳	باب : ۹۱	۷۴۲	باب : ۹۲
۸۷۴	باب : ۹۲	۷۴۳	باب : ۹۳
۸۷۵	باب : ۹۳	۷۴۴	باب : ۹۴
۸۷۶	باب : ۹۴	۷۴۵	باب : ۹۵
۸۷۷	باب : ۹۵	۷۴۶	باب : ۹۶
۸۷۸	باب : ۹۶	۷۴۷	باب : ۹۷
۸۷۹	باب : ۹۷	۷۴۸	باب : ۹۸
۸۸۰	باب : ۹۸	۷۴۹	باب : ۹۹
۸۸۱	باب : ۹۹	۷۵۰	باب : ۱۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۲۹	نہی بقیہ کی کتاب	۷۱۹	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۰	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۰	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۱	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۱	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۲	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۲	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۳	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۳	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۴	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۴	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۵	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۵	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۶	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۶	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۷	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۷	نہی بقیہ کی کتاب
۷۳۸	نہی بقیہ کی کتاب	۷۲۸	نہی بقیہ کی کتاب

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۷۵۱	۷۴۸	۷۴۶	۷۴۵
۷۵۲	۷۴۷	۷۴۵	۷۴۴
۷۵۳	۷۴۶	۷۴۴	۷۴۳
۷۵۴	۷۴۵	۷۴۳	۷۴۲
۷۵۵	۷۴۴	۷۴۲	۷۴۱
۷۵۶	۷۴۳	۷۴۱	۷۴۰
۷۵۷	۷۴۲	۷۴۰	۷۳۹
۷۵۸	۷۴۱	۷۳۹	۷۳۸
۷۵۹	۷۴۰	۷۳۸	۷۳۷
۷۶۰	۷۳۹	۷۳۷	۷۳۶
۷۶۱	۷۳۸	۷۳۶	۷۳۵
۷۶۲	۷۳۷	۷۳۵	۷۳۴
۷۶۳	۷۳۶	۷۳۴	۷۳۳
۷۶۴	۷۳۵	۷۳۳	۷۳۲
۷۶۵	۷۳۴	۷۳۲	۷۳۱
۷۶۶	۷۳۳	۷۳۱	۷۳۰
۷۶۷	۷۳۲	۷۳۰	۷۲۹
۷۶۸	۷۳۱	۷۲۹	۷۲۸
۷۶۹	۷۳۰	۷۲۸	۷۲۷
۷۷۰	۷۲۹	۷۲۷	۷۲۶
۷۷۱	۷۲۸	۷۲۶	۷۲۵
۷۷۲	۷۲۷	۷۲۵	۷۲۴
۷۷۳	۷۲۶	۷۲۴	۷۲۳
۷۷۴	۷۲۵	۷۲۳	۷۲۲
۷۷۵	۷۲۴	۷۲۲	۷۲۱
۷۷۶	۷۲۳	۷۲۱	۷۲۰
۷۷۷	۷۲۲	۷۲۰	۷۱۹
۷۷۸	۷۲۱	۷۱۹	۷۱۸
۷۷۹	۷۲۰	۷۱۸	۷۱۷
۷۸۰	۷۱۹	۷۱۷	۷۱۶
۷۸۱	۷۱۸	۷۱۶	۷۱۵
۷۸۲	۷۱۷	۷۱۵	۷۱۴
۷۸۳	۷۱۶	۷۱۴	۷۱۳
۷۸۴	۷۱۵	۷۱۳	۷۱۲
۷۸۵	۷۱۴	۷۱۲	۷۱۱
۷۸۶	۷۱۳	۷۱۱	۷۱۰
۷۸۷	۷۱۲	۷۱۰	۷۰۹
۷۸۸	۷۱۱	۷۰۹	۷۰۸
۷۸۹	۷۱۰	۷۰۸	۷۰۷
۷۹۰	۷۰۹	۷۰۷	۷۰۶
۷۹۱	۷۰۸	۷۰۶	۷۰۵
۷۹۲	۷۰۷	۷۰۵	۷۰۴
۷۹۳	۷۰۶	۷۰۴	۷۰۳
۷۹۴	۷۰۵	۷۰۳	۷۰۲
۷۹۵	۷۰۴	۷۰۲	۷۰۱
۷۹۶	۷۰۳	۷۰۱	۷۰۰
۷۹۷	۷۰۲	۷۰۰	۶۹۹
۷۹۸	۷۰۱	۶۹۹	۶۹۸
۷۹۹	۷۰۰	۶۹۸	۶۹۷
۸۰۰	۶۹۹	۶۹۷	۶۹۶

[illegible]

ردیف	عنوان	مقدار	واحد
۱-۱	محصولات دامی	۱۰۰	تن
	گوشت گاو	۱۰۰	تن
	گوشت گوسفند	۱۰۰	تن
	گوشت بزرگسالان	۱۰۰	تن
۱-۲	محصولات گیاهی	۱۰۰	تن
	ذرت	۱۰۰	تن
	گندم	۱۰۰	تن
	سبزیجات	۱۰۰	تن

سے قتل پیرا ہوا اور یہ قتال خود غم کے بعد دیکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس کی وجہ سے پیر و ہوا اور قتل شدہ نہیں رہا۔ اور کچھ اسلام نے صحبت و خود داری کو بالکل بھروسہ دیا۔ یہاں تک کہ ہجرت ہوئی چھ ماہ شروع ہوئے اور ان لوگوں نے سوائے فطری وحش و حیثیت کے کہ جو بھی انسان سے جراثیم ہو سکتا اور کچھ باقی نہ رہا اور یہ ایک جنسی مرتبہ نہ بر نفسان میں اپنے بھائی کی عزت اور اپنے سامنے کے قتل کے بارہ اور اس پر غم ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی چیز کسی طرح سے دور نہیں کر سکتی اور یہ بد پر فہرناک نہیں بلکہ یہی مطلوب ہے۔ یہاں میں اس سے نفی ہو جاتا ہے اور بدین کی طرف جانے میں مصیبت ہے کہ آپ نے صلوات بن امیہ کا قتل بھی پڑھا؟ اب کہ جنگ عین میں تھا، مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی (مضائق اس وقت تک مشرک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام لانے کی ہمت دی تھی اس کے بھائی نے اس سے کہا تھا: لا یصلیٰ اسحر ایوم! اس نے جواب دیا: اسکت لعل اللہ لاک آذ یوفی وجلی من قریض حب الی عن ان یوسی وجلی من ہواؤں۔

ابو سفیان: بنی عبد مناف کا شرف و اعزاز ہمیشہ جو عہد شمس اور جو با شمس میں محمد و دریا لیکن ابو طالب کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ عزت کرتے اور یہاں حضرت خزیمہ و بنی حضرت عباس اور ان کے بھائی ابو کعبہ اور قتیبہ بالکل جو با شمس کہ جو لڑکے پڑھیں آگئے۔ اس وقت قبائلی ایہ تھے کہ میں ریاست و اعزاز کی کڑی پرستی کرتا تھا۔ متاضمین قریش نے خواہیہ کہ وہ میں اور ان کے لڑکے کا تمہارے اس واقعہ میں عہدہ نہ دیا۔ عہدہ بن ابی عبد و خیمہ و مردان بنی عبد شمس کے مارے جانے سے ابو سفیان کوئی۔ یہ کی سرداری مستقل کی اور قریش میں ان کو سر پر آور دہانے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ چنانچہ جبکہ احمد بنی عبد شمس کے سردار تھے اور نیز خزیمہ و ان کے بھائی کے بعد کی لڑائیوں میں بھی بنی عبد و ان کے لڑے نہ تھے بلکہ میں ابو سفیان کے اسلام لانے کے بعد جان بن عبد کعبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (جیسا کہ مشہور ہے ابو سفیان اور حضرت عباس میں یہی تھی) کہ اے رسول اللہ ان اسامیہ بن وجلی حب العرب فوجیہ کہ ذکر آتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوصیٰ وجلی وادابی سفیان فہو امیہ یا یخرج کے بعد آپ نے قریش سے فرمایا تم لوگ تو لاہو جاؤ مسلمان ہو جاؤ۔

خلافت راشدہ اور بنو امیہ اس کے بعد دو خلافت اول میں دو سال قریش نے حضرت ابو بکر صدیق سے اس امر کی شکایت کی کہ میرا برحق اولیٰ کے برابر وہ نہیں سمجھے جانتے اور حضرت عمر بن خطاب کے ذریعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ سزا قریش کو کثرت سے دیتی نہ کرتے تھے بلکہ شکایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے مذکور خواہیہ کر کے کہا: اپنے بھائی کی طرح جہاد کرنا اسام کو کافی نہیں لیکن اے درسان سے تہمتی کا وہ مرد بن عرب کی سرکوبی کر اویس۔ یہ اسام اور مسلمانوں کی قوت میں

۱۔ ان وقت میں قریش ہو گیا مسلمانوں کی گھنٹہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی پایا ہے

۲۔ چہدہ میرے ہاتھ میں خطاب ہے کہ وہ قریشی شخص ہے۔ مردانہ اس سے کہ وہ ان کا کوئی نقص نہیں کر رہی ہو۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یونانیوں یا عجمیوں سے جو قریشی لڑکے تھے، ان کے لئے کوئی ایسا فقرہ نہ دیتے۔

۴۔ ختمیہ ابو سفیان کے کہہ کر پیر چھانے کا ارادہ کرتے ہیں۔

مغیر، کے ساتھ نماز جماعت میں شریک ہونے لگے۔

کابل کی فتح: بہن عامر نے سترہ دس اپنی طرف سے عبد الرحمن بن مسعود کو بھجوانے کا جانی مفرد کر دیا اور پولیس کی نگرانی میں، انھیں کوہی اور مکر بن عبد اللہ بن عمر سے اشراف کو ان کے حراہ گروایا اس اشراف میں چونکہ ہلاکت بھارت نقلی تھی عبد الرحمن و عبد فتح کرتے ہوئے داخل ہوا، ان اکثر شہروں کو فتح کر لیا، رفتہ رفتہ کابل تک پہنچے، مینو بن عامر کے راجے انھیں غلبہ کیں، انھوں نے کرتے رہے۔ چھ ہزار ایسا، انھوں نے شہر چاہا، انھیں کابل حصہ لٹ گیا۔ مشرکین اس کو کابل کے تمام رات عبد بن الحسین مع اپنی رکاب کی فوج کے ہمراہ لے رہے۔ سترہ دس مشرکین نے شہرے قتل کر کے قتل کیا۔ مسلمانوں نے پہلے ہی حملہ کیا کہ شہر کے دروازے قبضہ حاصل کر لیا۔ بعد ازاں نصف کی طرف بڑھے اور اس پر بھی بڑا قبضہ کرتے ہوئے غلبہ پر جانچے۔ اہل شک نے مصالحت کر لی، پھر مسلمانوں نے دروازے پر جا کر لڑائی کا فیصلہ کاروازی کی ہوئی پناہ فراموش کر لی، اس سے قافلہ ہو کر انھیں کابل کے دروازے پر پہنچا، انھیں چاہا کہ وہ ان کے مقابلہ میں آجائیں، مگر کابل کی طرف نہ گئے۔ کابل میں اس وقت بغاوت ہو چکی تھی۔ چنانچہ عبد الرحمن نے ان کی پرورش بغاوت کو فوج کر کے وہاں پہنچا۔

قیقباں پر فوج کشی: ہمدان سمرقند پر اٹھتا ماسر نے عبدالرحمن بن سواد عہدی کو ماسور کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خود سمرقند پہلے ان کو کشتیں فرمایا تھا۔ بہر کیف انہوں نے جیون (قیقباں) پر فوج کشی کی بہت ساری فتحیں باوجود باوجود خود حق و فہم کو اسیر معاویہ کی خدمت میں نہر ہوئے۔ قیقباں کھڑے نذر میں پیش کئے پھر رخصت ہو کر قیقباں کی طرف گئے۔ اہل قیقباں نے ترکوں سے مدد حاصل کر کے اپنی قوت سنبھال لی تھی۔ بہت محنت لائی ہوئی۔ آخر اس امر کی لافانی میں مارے گئے۔ یہ نہایت کریم اور سید حق تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے زیادہ کوئی شخص اپنے فتنہ کوئی آگ نہ دہشت نہ تھا۔ ایک روز شب کے وقت آگ روشن کر کے اسے مذاق کیا جتا پایا گیا کہ ایک عورت کے لئے خصیہ کاٹا جاتا ہے۔ چوتھے ہی عہدائے بن سواد نے قسم ادا کر دی کہ میں اسے دیا کرتا ہوں۔ اب پورے اٹھارہ شخص پکا تر کھلا دیا جائے۔

ابن حازم (ایم جی ۵۰۸) ایمان و عمر نے قیس بن العیثم کو اپنے فرائض طہی سے غفلت اور سرالانہ فرائض کی عدم ادائیگی کے انہام پر گہری خراسان سے مغربی کر کے عبد اللہ بن حاتم کو مامور کیا۔ لیکن یہ قیس نے ذکر و ادائیگی آجھ ابین حاتم کو سرحد چھوڑ کر چلے آنے سے خود ہر آخر قی ہوئی۔ اسی وقت ایہ طہی کو تیرہ لاکھ سے اور چھٹی کہتے ہیں الطہی بن زہر کا پنا کو نصیحت کیا (امجی) بعد اس کے عبد اللہ بن حازم کو گہری ولی ابو یحیی کا یہ جان کہ ہے کہ ابن حازم نے قیسا و عمر سے کہہ تھا کہ قیس ایک کمرہ طہی کا آؤں ہے۔ مجھے خوف اس امر کا ہے کہ کئی خراسان میں بیک وقت نہ ہو جائے اور قیس پسا ہو کر نہ بھاگ آئے۔ مناسب ہو ہے کہ وہاں کی گہری مجھے مصلحت سمجھتے۔ اگر وہ کسی وقت دشمنوں کی مقاصد و مقابلہ سے عاجز و

سجائی لوگوں نے بھی چاروں طرف سے چا کر کہا "یہ کتہ ہے ہمارے وہ بچے دے دے تو جس خیال میں ہے اس سے ہم کو کچھ نہیں"۔ منیرہ یہ سن کر دیکھ کر مسجد سے نکل کر دارالامارات میں آئے معاہدوں نے حجرت خست کلائی دے باکی اور منیرہ کے علم برداشت پر غریب کر کے کہا "آخر تم حجرت سے دو گڑھ کر دے تو دلوں سے خوف اٹھ جائے گا اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امیرالمومنین معاویہ کے غلبہ میں تم کو تہہ و بالا جائے" منیرہ نے جواب دیا "میرا زمانہ وفات قریب آ گیا ہے کسی کی کوئی نذر نہیں گا اگر حجرت کی کسی عادت رتی جو مجھ میں ہے بعد آئے گا وہ اس سے بچھنے گا۔"

حجر بن عدی اور زیاد انصرض منیرہ کو حرمہ بعد سرگئے اور ان کی جگہ زیاد کو رہ کر کوڑا دیا۔ اشد خطبہ میں امیرالمومنین حضرت عثمان غنی فرمایا کہ ان کے قاتلین پر لعن کیا۔ حجر نے حسب عادت قہقم بے کہنے تھے کہ زیاد خاموش ہو گیا اور ہمسائے اپنے غریب ترین کو مقرر کر کے دہلیس بھر دیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ خبر پہنچی کہ حجر کے پاس عیدان علی کا بیج ہوتا ہے اور وہ لوگ طلبا میر معاویہ پر غلبہ دے رہے ہیں اور زیاد ان لوگوں کے غریب ترین حرمہ کو نکال کر ان کی مادی بقا سے زیادہ سے غنا کو نہ کر دیا۔ ہوا کہ میر علی کو غصہ و غمزہ ہو گیا وہ حجے زیاد نے کہا یہ سختی سے ان کو مطالب کر کے کہا۔ لیس ہشتاد ہزار نسم صنع الکواھل من صحر و اور عتھ فکنا لالحین بعضہ اس کے بعد حجر کو بلایا حجر نے انکار کیا۔ زیاد نے شہداء میں انہیں ہلاکی فرمایا۔ لیس کو اٹھارہ ماہ کا حج کو پکا کا "حجر اور ان کے ہم نشینوں نے گالیاں دیں زیاد اس وقت تو خاموش ہو گیا۔ اگلے دن اہل کوڑہ کو قلعہ ترکے دے کر آیا دہلیس لوگوں نے حجر سے طیشگی و نفرت ظاہر کی۔ زیاد نے کہا یوں نہیں تم لوگوں کے جو حرمہ اقامت حجر کے پاس ہیں ان کو تم لوگ ہلاک۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ حجر کے پاس آئے اس کی قوم کے اور کوئی نہ رہ گیا۔ اس وقت یہ وہ شہداء ہیں انہیں تو تنگ و پکڑا کر حجر کے پاس باندھا اور اس طرح غلبہ کا حاضر کر دیا "شہداء کو پکار کر حجر نے نکال دیا۔ بہت بڑی حجرتے تھیں اور انصرض طکدی نے حجر سے کہا "تمہاری حمایت کو سوائے میری کوار کے اور کوئی نہ کوار نہیں ہے اور میری کوار تم کو ان لوگوں سے نہ بچا سکتی گی۔ بہتر ہے کہ تم بندہ شی جا کر پناہ ڈریں جو جاوے" لیکن شہداء کے غریبوں نے حجر کو کندہ کی طرف جانے نہ دیا زیاد حجر کا انتقام کر رہا تھا اور حجر کو نہ دے کے طرف دار ٹھہرے رہے اور بے تھے۔

ابن عدی کی گرفتاری: ان میں سے ایک شخص نے حرمہ میں اٹھ رہا دیکھ "حرمہ میں اٹھ چلا اور پھر منہ بول کر اور میں چاہتا ہوں حجر ابواب سندہ سے نکل کر سورہ اور اس کے ہر وہ ایسا طرحی تھے۔ بہتر خود ہی جان بچا کر اچھا قوم سے ملے میں جا چھا۔ اکثر لوگ "حجر حج" جیسے کہیں قیدہ سندہ سے جو اس میں شریک ہوئے وہ نہایت کم تھے۔ اس کے بعد زیاد نے حاجت اور ہر امیر کو حجر اور اس کے ہمراہیوں کو گرفتار کر لانے کے لئے روانہ کیا۔ حجر کو یہ معلوم ہوا تو وہ اپنے مکان سے نکل کر قلعہ میں جا بیٹھا اور ہر لشکر کے مکان میں پناہ گزیں ہوا۔ ہر یہ خبر پا کر کہ پولیس بیج میں سلاشی سے قلعہ سے نکل کر آیا۔ پہنچا اور وہیں من ناہ کے مکان پر جا چھ۔ لوگ دھمکتے دھمکتے چمک چمکے۔ حجر نے ٹھہرا کر عمر بن العاص کے پاس کھلا بیٹھا کہ زیاد سے میرے لئے امان کے لئے لو کہیں امیر معاویہ کی خدمت میں بھیج دیا جاؤں۔ چنانچہ عمر بن العاص مع جریر بن عبد اللہ حجر

گوئے بیگم

عبد اللہ بن زیاد کی گود مری: یاد کرنے پر اس کا نکاح میرا اللہ عطا دیگی نہت شہر حاضر ہوا اس وقت اس کی عمر بیس برس کی تھی دریافت پر حجاب ہوا شیر ہوا یعنی کوکو وغیرہ اپنے کسب و ماہر بن گیا؟ عبد اللہ نے جو معلوم تھا عرض کیا فرما اگر تم تیرا بہ ماہر نہ بناتا تو میں بھی تجھے بھار رہتا' عرض کی کہ میں آپ والدہ کی قسم! لاہ میں نہ آیا آپ نے بعد کوئی بے گھر کر کے تیرا آپ اور تیرا بچہ (یعنی اسے حوا دی) تجھے مرنے دی، جا جاتے تو میں بھی تجھے بھار رکھتا۔ میرے معافیہ میں کہ نہیں پڑا۔ اب اس کو قرآن میں کامل مقرر کر پا۔۔۔ اسی کے وقت چند مہینے میں اللہ تعالیٰ سے روتے رہا اور اس کے خوب برائی چیز کو خالص نہ رہا کہ تمام اس سے دوسرے میں متوجہ نہ ہوئے اور اپنی عزت چھوڑ کر کھائیں اس کو خوب نہ مرنے لگا اور مرنے سے کوئی جہد و جدت نہ ہو تو اسے چہا کر: اللہ ہی چیز (یعنی بنانا) عرض ہوئی چیز (یعنی حرکت) تو اس سے نہ کرنا جب تک کسی امر کا صلہ نہ ملے نہ مٹاؤ اس سے اعلیٰ نہ کر: یہ لوگ جب تم کی بات و زبان سے نکالنے پھرے تو اس کو مٹا دے۔ اس کو تے وہ سب دشمنوں سے محبت و ملائی کی تہمت آئے تو یہ لوگ تم سے ملے۔ رسول اللہ خود مدد لے لے اور کتاب اللہ پر حجت لیں۔ نیز حق ادا کرنا اور امانتیں ادا کرنا اور حق و انصاف سے حق ہے: اور نصرت کرنا۔

ترکوں سے جبر کرا رہی تھی اللہ علیہ السلام نے ان کے لیے جو رحمتیں بھیجیں، ان میں سے کسی نے بھی غور و جان سے غور نہ کیا۔ یہ سب یہ کہنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو رحمتیں بھیجیں، ان میں سے کسی نے بھی غور و جان سے غور نہ کیا۔ یہ سب یہ کہنے والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو رحمتیں بھیجیں، ان میں سے کسی نے بھی غور و جان سے غور نہ کیا۔

عبداللہ بن عمرؓ کی غیبت کی محضرت اولیٰ

حیدرآباد، ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو کراچی کے ایف۔ ۱۰ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد رفیع صاحب نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی غیبت کی محضرت اولیٰ کے نام سے خطاب کیا۔ مولانا نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی غیبت کی محضرت اولیٰ کے نام سے خطاب کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی غیبت کی محضرت اولیٰ کے نام سے خطاب کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی غیبت کی محضرت اولیٰ کے نام سے خطاب کیا ہے۔

ابن ابی اسلمی ہو سکتے ہیں ایک وہ شخص جس کے یہ فکر آخرت ہو دوسرا جس کوئی نفس دنیاوی شرف ظاہری دنیا و جاہت محل طبع
سوا درم میں یہ سب باتیں دیکھ دین میں نے ایک راز پر یہ میں بخود دینے کو لایا ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین نے مجھے
یہ یاد کھاتے یاد کی کہ مہدی کی بابت مشہورہ طلب کیا ہے کیونکہ لوگوں کے تصور سے وہ ایک جیسے اور یہ چاہتے ہیں کہ کون
اس امر میں اللہ کی اطاعت کریں لیکن مسلمانوں نے اس امر پر راضی ہوا ایک امر اس میں ہے یہ کہ اس آیت میں جو دیکھا ہے وہ یاقی
الہیاتی ہے میرے نزدیک تم میرے شیخین سے ہاں کہ وہ اور یہ ہے کہ افعال سے عقل کو اور مخالف مخالف کہہ دو کہ یہ کام نہ
بخار ہے اور فکر آپ اس کو انجام دینا چاہتے ہیں تو جنت دیکھئے کسی کام میں نہ خیر نہ بد بجز ہے بہ نسبت اس کے کہ جنت
میں وہ نہ ہو جائے۔ "میرے میں کب بول" کیا اس کے ساتھ اور کوئی رائے نہیں ہے۔ "نہ زیادہ کہ" اور کیا کہوں"
مہدی نے جواب دیا "مناصب یہ ہے کہ امیر معاویہ کی رائے یہ ہے مخالفت نہ کرو اور ان کے لئے کہ یہ خواہ ناخواہ میں چاہے
یہ سے ظاہر ہوں اور میں کو آگاہ کرتا ہوں کہ امیر المومنین نے زیادہ کسی مصروف کا ساتھ نہ بخود طلب کیا ہے بلکہ زیادہ
لوگوں کو مخالفت کی وجہ سے اور باہر کے جوامع تبار نے انصاف و کردار سے ناراض ہیں۔ اور مناسب سمجھو تم ان افعال و
حرکات کو چھوڑ دو تاکہ لوگوں کو تامل و مشغول کرنے کا زیادہ موقع مل جائے اور چہ چہ ہو دوسرا حاصل ہو جائے زیادہ
برائے نہ کہ۔ "خیرہ شخص نے ہرگز یہ کے پاس پہنچا اور اس کو کھانا اور زیادہ سے کھانا بھجوا کہ "یا فضل جنت دیکھئے ہرگز لوگ
بزرگ انہیں گئے اور یہ کام تم سے چاہئے گا۔" امیر معاویہ حاضر ہو رہے۔

عبد اللہ بن عمر کا انکار۔ "جہ"۔ ابی کے بعد جب زیادہ مر گیا تو امیر معاویہ نے زیادہ کی ولی مہدی کی وصیت لینے کا حکم
قدہ کرنے کے بعد ابی کے لئے کر دیا۔ "چاہے میرے لئے میرے لئے کہ ایک ہزار دوسرے ملو نہ دے سیکے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے
اس کو تجویز کر لیا اس کے بعد ابی مہدی پر یہ کی وصیت کا ذکر کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے ارشاد کیا "میں اپنے دین کو دنیا
کے عوض فروخت نہ کروں گا کیا معاویہ نے ایک ہزار دوسرے پر میرے دین کو خریدنے کا قصد کیا ہے؟" یہ کہہ کر انہیں انکار
دیتے اور ابی مہدی پر یہ کی وصیت سے انکار کر دیا۔

ابی بن کثیر کا رد عمل۔ "چرا امیر معاویہ نے ہر ان بن و جنم کو لکھا" میرا ان زیادہ دیکھا ہے۔ میری بیوی بن کثیر ہو گئی ہیں۔
مجھے اندیشہ ہے کہ میرے بعد اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اختلاف پڑ جائے گا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ کسی کو اپنا ولی مہدی
بنائوں لیکن بخیر مشورے تمہارے اور ان لوگوں کے ہر تمہارے پاس ہیں اس کام کو نہیں کر سکتا میری عمر طریف سے اس دوسرے
عالم مد کے سامنے پیش کر دو اور ہر خیال و ظاہر کریں اس سے مجھے مطلع کرو۔" مردان نے لوگوں کو مطلع کر کے امیر معاویہ
کے مشنوں کا دعوت گاہ کیا۔ لوگوں نے مطلق ہو کر کہ "بجز ہے امیر المومنین کسی کو ہمارے لئے منتخب کرنا نہیں"۔ مردان نے
اس سے امیر معاویہ کو مطلع کیا۔ "امیر معاویہ نے جواب میں لکھا" یہ کہ لوگوں اپنے جہد کی امید کرتا ہوں۔" مردان نے اس
حد تک لکھا کہ کے خط ان مشنوں سنایا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے اٹھ کر کیا "واللہ اللہ مردان تو جانتا ہے امیر معاویہ بھی
جہوت ہوتا ہے تم دونوں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بھڑکی تلاش کی ہے؟ بلکہ تم مخالفت کو حکومت پر قبضہ؟

اتریتہ ہے۔" جواب دیا: "کی کہتے ہو چھادو اور اس پر ہے کہ جیسا ابو بکر نے کیا تھا ویسا تم کردار ہو جس نے ایک شخص کو کرشمے سے جو ان سے نسبتاً بہتر تھا اور ان کے خاندان سے نہ تھا اس کو اپنے جہ ظلیہ بنا لیا اس پر امیر معاویہ خاموش رہا ہے۔" تیسرا امر یہ ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کی بیوی کو انہوں نے اپنے بعد چھ آدھوں کو دلی شہری قرار دے کر انہیں کو انتخاب خلیفہ کا اختیار دے دیا اور ان سے عین مذکورہ ان کا لڑکا تھا اور نہ کوئی ان کے تہ ندران سے۔" امیر معاویہ نے کہا: "کیا اس کے سوا اور کچھ کہو گے؟" جواب دیا: "یہ تو نہیں۔" پھر امیر معاویہ نے کہا: "تم لوگ بھی کہتے ہو لیکن میں نے یہ کوئی حد نہ ہو بتاؤں گا اللہ کی قسم اگر کسی نے میری بات مان لی تو خبر نہ ہوگی۔" یہ کہہ کر اپنے صاحب شرط کو بلا کر غم دیا کہ یہ شخص میرے جان کی فکر ہے اب کرے کسی گردان فوراً ازاد بنا دیں لیکن عمر بن ابی بکر رضی اللہ عنہم انھارے کھٹے۔

اہل مکہ و مدینہ کی بیعت: امیر معاویہ "منبر پر چڑھ گئے۔ حمد و ثناء کے بعد کہا: "عاصم بن علی ابن عمر ابن ابی بکر اور ابن زبیر وغیرہ مسلمانوں کے وصالی بیٹے اور بہترین امت ہیں کوئی کام ان کے بغیر مشورہ و مجاہدہ نہیں پہنچ سکتا یہ لوگ دلی عہد کی بنیاد پر رہ گئے ہیں اور بیعت کر لی ہے۔" تم لوگ بھی اللہ کا نام لے کر بیعت کرو۔" انہی نے کہہ کر ان سے یہ لوگوں کی بیعت کا انتظار کر رہے تھے یہ بیعت ہی رخصت برآمد ہو گئی۔ اہل مکہ سے بیعت لے کر امیر معاویہ دمشق میں (جو کہ حسین بن علی عہد اللہ بن ابی بکر عہد اللہ بن عمر عہد اللہ بن عمر عہد اللہ رضی اللہ عنہم) کے مدینہ پہنچے۔ اہل مدینہ ان لوگوں سے ملنے کو آئے یہ سب کچھ دیکھ کر کہا: "تم لوگ تو بیعت ہی کے خوف سے کہ بھاگ گئے تھے۔ یہ کیا معاملہ پیش آیا کہ بڑے کی بیعت پر راضی نہ گئے؟" ان لوگوں نے کہا: "اللہ تعالیٰ نے بیعت نہیں کی" پھر اہل مدینہ نے کہا: "تم نے معاویہ کو اس سے کیا وعدہ کیا؟" سب نے جواب دیا سناؤ ان کی خبر دینی کے خیال سے اس کے بعد امیر معاویہ پہلے مدینہ سے بھیجے۔ حکمت عملی بیعت لے کر شام کو روانہ ہو گئے۔

یہ واقعہ ۳۵ھ کا ہے اور ۳۶ھ میں اس کی بنا پر غمی تھی۔ صاحب تاریخ الخلفاء نے لکھا ہے کہ دلی عہد کی بنیاد پر بیعت ۳۵ھ میں کی گئی تھی لیکن یہ کچھ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یہ کہ دلی عہد کی بیعت زیادہ کے انتقال کے بعد ہی کی گئی ہے اور زیادہ ۳۵ھ میں انتقال کیا ہے۔ واللہ اعلم

سید بن العاص کی معزولی: ۳۵ھ میں سید بن العاص مدینہ کی گورنری سے معزولی کر دیے گئے۔ ان کی بجائے مروان بن حنفیہ کی مقرر کیا گیا اس وجہ سے کہ امیر معاویہ نے سید بن العاص کو مروان کے مکان میں قید کر دیا ہے اور اس کا مال ضبط کر لیا اور نہ کہ جیمین لینے کو تھا تھا لیکن سید بن عاص نے مروان کی سازش کو اس حکم کی بجائے اور دلی سے واپس آیا پھر امیر معاویہ نے یہی حکم صادر کیا لیکن سید بن عاص اور دلی حکم پر آمادہ نہ ہوئے۔ دونوں خلیفہ کو شرمیل کر لیا۔ اس پر امیر معاویہ نے سید کو معزولی کر کے مروان کو مقرر کیا اور سید کے مکان کو قید کر دیا ہے اور اس کے ہائی دو سب کو ضبط کر لینے کا حکم صادر کیا۔ مروان پہلے اور ان کو لے کر سید کے مکان پر پہنچا۔ سید نے کہا: "کیوں ابو عبد اللہ! اگر میرا مکان قید کر دیا

ترجمہ حالات	مذہبات	اسماء
اسحابِ انجیل سے چلا۔	۲۳۵	جسٹس بنی شمعون بن یوسف
کہا جاتا ہے کہ آپ کی چوٹی سے نورانی اشاعت گدی سے نکل رہی تھی۔	۲۳۶	ایکٹائی
نئے وقت تھا۔ دیمیت کی طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر گناہ اور گمراہی کوئی گناہ پر پورا نہ تھا۔ مسیحیوں میں۔ جس کے انتہائی مسیحی بن علی نے اس کو مبینہ طور پر اس کی اجازت حاصل کی اور اسے دفن کرنے کا قصد کیا۔ مسیحیوں کے واسطے جو اس پر پورا نہ تھا۔		سین بن علی
تقریباً کیا گیا۔ یہ وہی بن اشمس ہے جسے ابن ابی شامہ نے کہا ہے کہ آپ کو صبح کر کے قتل کیا گیا۔		
مسیحیوں کی علی نے بڑا فتنہ کرنے کا قصد کیا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کے چھوٹے بھائی		
ہمیشہ کی طرح کہ آپ کو گولی دینے پر تیار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچ بنی کرار نے		
مذہبِ مسیحیوں میں چلے گئے۔ یہ ہے کہ مردانِ امیہ ان کے لئے قیادت کا کام کیا۔		
دفن کیے۔ چنانچہ مسیحی بن علی ناموں سے ہو گئے اور مسیحیوں میں علی حاکم بن مسیحیوں میں		
ہوئے۔ مسیحیوں کے واسطے کہ ان کے گناہوں سے ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۳۷	
یہ وہی شخص ہے کہ گناہوں سے بچا دے۔	۲۳۸	امام بنی شمعون بن یوسف
	۲۳۹	بنی شمعون بن یوسف
	۲۴۰	عبدالرحمن بن عمرو بن یوسف
	۲۴۱	بنی شمعون
مقابلہ میں۔	۲۴۲	امام بنی شمعون
یہ ایک شخص ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچ اور آپ کے چچ ہیں۔	۲۴۳	امام بنی شمعون
مذہبِ مسیحیوں میں سے ہیں۔ ان کے واسطے کہ ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۴۴	امام بنی شمعون
نمایاں ہوئی ہیں۔	۲۴۵	امام بنی شمعون
مذہبِ مسیحیوں میں سے ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس نے ان کو بچا دے۔	۲۴۶	امام بنی شمعون
جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۴۷	امام بنی شمعون
چنانچہ ان کے گناہوں سے بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۴۸	امام بنی شمعون
امام بنی شمعون کے واسطے کہ ان کو بچا دے۔	۲۴۹	امام بنی شمعون
	۲۵۰	امام بنی شمعون
	۲۵۱	امام بنی شمعون
امام بنی شمعون کے واسطے کہ ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۵۲	امام بنی شمعون
امام بنی شمعون کے واسطے کہ ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۵۳	امام بنی شمعون
امام بنی شمعون کے واسطے کہ ان کو بچا دے۔ ان کے گناہوں سے بچا دے۔	۲۵۴	امام بنی شمعون

مردان بھی یہی باتھا صاحب سلامت ہوئی آپ نے ولید و سران کے بعد قطع مراسم اور بارہ اور حتم اتنی دیکھ کر گئے پر
 شکر یہ دیکھتے ہوئے ارشاد کیا "مصلح قادیان ہے بھڑے" انہ نے پڑھ کا کھانا دیا آپ نے پڑھا اور حمار پٹی موت کی خبر
 پڑھ کر اہل ملکہ و اناقبہ و اصحاب کو کفر فرمایا "لہ و مستقرات کر کے باقی رحمت کی کجاست میرے ذرا ایک سے مناسب نہیں
 کہ مجھ پر یا شعی خدیجہ سے رحمت کرے اور یہ کچھ مردان و کانی نہ ہوگا بلکہ جب میں یہاں سے غور کروں گا تو میں جاؤں اور تم
 میں سب کو رحمت کے لئے جانوں گے اور میں بھی ان لوگوں میں ہوں گا کہ سب سے پہلے میں ہی پہنچا رہے ہیں ان لوگوں کا کہ
 انچہ کے مغرب میں سلامت تھی اسی نے اس کو پسند کر کے کہا "مہاجر بنے تشریف لے جائے" مردان بولا "اوپر تو بغیر رحمت
 کے ہوئے نہ تھے وہ روز و رات ان سے رحمت نہ ملے گی۔ جب کہ تم میں اور ان میں تو ان کا درجہ نہ رہا ہوگا اور تم کو تمنا
 نہ کر سکتے تو میں پلک کر ان کی ترس کر رہا ہوں گا" اس فقرے کے لئے ہم ہر جہتی تمام مسیحیت بھی جاننے والے ثابت کر کہا "تو یا
 بھائی خیرا" اے محمد اللہ تو ہم سے اپنے "مردان" میں بھی کر دے یہ آپ رحمت کر اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور ان ولید کو
 سلامت کرنے کا واسطہ لے گیا "اب مردان و ولید بھی یہ گوارا نہ تھو کہ میں جان تو رحمت کر گئے پر تم کو کتنا اثر پر بھیجے تمام
 عالم کمال میں جا تا یا میں جان کجا رحمت میں پہنچتا۔

ابن زبیر کا فرمایا باقی رہے مہاجرین کو زہر دینے اور اناقبہ کو جمع کرنا چاہیے مکان میں چھپ رہے۔ ولید ولی چڑاؤں
 لارے کے لئے پہنچنے کا آخر کار اپنے غلاموں کو بھی زہر کے ساتھ لے کر اپنے پر مشین کیا۔ غلاموں نے رحمت سست کرنا چاہا اس طرف
 سے مکان و گھر نہ پہنچا۔ ابن زبیر نے بھیجہ کو اپنے بھائی زبیر کے ادھر سے ولید کے پاس بلا لیا "تجھار سے" رسول نے میری بے
 عزتی میں کیا دیکھا دیکھو تو زہر دینے بھی لایا۔ تم زہر نہ دے میں گل آؤں گا تم اپنے غلاموں اور اہل و عیال کو دے دے کہ وہ اپنے غلاموں کو
 اور اس بلا سے اور ابن زبیر طرف اپنے بھائی کو لے کر اس کے وقت پر ہمارے کوئی طرف نکل کرے وہ ہے۔ ولید کو اس کی اطلاع صحیح
 ہوئی تو زہر دینے والوں کو ان کے خلاف میں روانہ کیا۔ لیکن ان لوگوں نے پانی مجھو نہ کر دیا اس لئے۔

امام حسینؑ کی روانگی کا زمانہ یہ تھا کہ امام حسینؑ کی طی کو تک کر رہے۔ ولید ہار داپ کو کھانا بھیجنا تھا اور آپ
 جاتے تھے پھر آپ نے آخر میں یہ کھانا بھیجا "مرات کا وقت ہے اور وقت پر میرے کوڑھج ہوتے اور دیکھا جائے گا۔" ولید
 غامض ہو گیا۔

جو کئی رات ہوئی آپ صبح اپنے لڑکوں اہل بیوں انہیوں کے ابن زبیر پٹی روانگی کی وجہ سے شب میں نہ پڑے کہ
 "شکر کی جانب نکلتے رہے۔ صرف مجھ میں شہید باقی رہے۔ کہ مسئلہ چلنے کی اسے حتم نہ چننے میں نے دیکھا اور
 یہ بھی کہا تھا کہ تم پر پانی رحمت سے اصرار نہ کرے کہی اور بے شہر میں چلے جاؤ اور اس سے اپنے دعاؤں (انجیلوں) کو
 اطاعت و حب خدا و سلام میں روانہ کرو اور اہل کج تمہاری رحمت منکر کر لیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر اور ان کا اور اثر نہ رہے۔
 ہا انہوں نے متفق ہو کر کئی دوسرے کو امیر بنالیا تو تم کو اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا تمہارا دیکھنا تمہاری عقل کو مسخرت
 نہیں اور نہ ہی اس میں تمہاری آبروریزی ہوگی۔ مجھے وہ پڑا اس کا ہے کہ کہیں تم اپنے شہر یا کوئی قوم میں نہ چلے ہو جس

میں سے کچھ دن تک تھہراتے مانتھو اور پھر کچھ گھنٹے تھہرے مخالف بن گئے اور جس سے بدی کی فضا قائم نہی سے ہو۔ امام حسین بن علیؑ نے در وقت کیا "اچھا بیچ چاہے جو کس؟" جواب دیا "خدا جاؤ اگر تم کو وہاں وطنین ان کے ساتھ یہ باقی حاصل ہو یا نہیں تو فیماورہ، گستان اور پھاڑوں کی تمنا نہیں ملے چاہا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کا رخ کرنا یا یہاں تک کر کوئی امر اگر اس کے خلاف اتفاق سے ملے ہو جائے۔" امام حسین بن علیؑ نے سارے روپوں کا جھانڈا دھو کر نہایت عزیز کی کے ساتھ لے کر چلے۔

عبداللہ بن عمرؓ اب باقی رہے عبداللہ بن عمرؓ کو لیدنے ان کو بیعت کے لئے بلا دیا۔ آپ نے فرمایا "جلد آیا ہے جس کے ہاتھ پر سب مسلمان بیعت کر لیں گے خواہ وہ عیسیٰ بن مریمؑ نہ ہو جس کی بیعت کر لوں گا" اور بعض کا یہ بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ امیر معاویہؓ کی وفات کے وقت مکہ میں تیار و دریاں سے چوبدوں پر درگاہ اہل آراء پر تھے اتنا زیادہ کہ امام حسینؓ ذاتِ نبویہؐ سے ملاقات نہ کیا۔ ان دونوں صاحبوں نے "عمر معاویہؓ کے مرنے کی خبر اور بیعت نہ کرنے کا حال" بلافاصلہ ابن عمرؓ سے فرمایا: "لا تغربا جعاعا، افسسحب" (مصلحتوں کی مراعات کو تفریق نہ دے جاؤ)۔ امام حسینؓ نے اپنی ذر کہ توڑا نہ دئے اور عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے آپ کچھ روزوں کے بعد ان دونوں پر لاؤ گول سے بھی بیعت کر لی۔

غرض اسی چیز پر پہنچے ہوئے کہ میں اپنے اندر میں پناہ تڑپیں ہر دو دنیا کے دماغ کے لیے ان دنوں کے دماغ کے لیے۔
 "میں نے میدانِ قریب کے ساتھ ساتھ خود نماز پڑھتے ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ کرتے ہوئے۔"

ولید بن عتبہؓ کی معزوری: ان واقعہ کی اطلاع بڑا کہانی تو اس نے ولید بن عتبہؓ کو یہ طور پر حکومت سے معزول کر کے عرب میں سپرد اشرار کیا۔ چنانچہ عرب میں معیدہ و رملقان المہارک کے حکم کی داغ بیل ہوئی۔ اس نے پانچ سو سالہ عمر میں زہر کوئی دیا۔ اس وجہ سے کہ ان میں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن زہر میں کسی وجہ سے اتفاق و کشیدگی نہ تھی۔ چنانچہ اس نے اسی وجہ سے یہ زہر دیا کہ جو عبداللہ بن زہر کے پورا خاندان کے قتل کرنے کے لئے چاہتا تھا۔ اس نے اس کے ساتھ دوسرے ایک پڑا۔ جس کی مدد میں وہ اور اس کا بھائی عبداللہ بن اسود بن عبد اللہ بن عتبہؓ کے ساتھ تھے۔ ان میں بھی یہ عین عیسویں میں خاتم محمد بن حنفیہؓ کو دوسرے وغیرہ تھے۔ اسی کے بعد عرب میں معیدہ نے ماتہ سویا اس سے زیادہ آہستہ اس کو کی طرف سے روانہ کرنے کو کہیں نہ سمجھا گیا۔ عرب میں زہر سے ان کی اشرار کی بہت مشورہ کیا۔ عرب میں زہر نے جواب دیا: ”میں سے زیادہ کہانی شخص اسی کام کے لئے موزوں ہے۔“

مکہ معظمہ پر فوج کشی: پندرہویں صیغہ نے عربیہ نجد کو زیر و سرور کر کے ۱۰ ہفتہ وادوں کے جس میں ابن عبیدہ المسلمی بھی تھا کہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا۔ اس میں عرواح ابن ابی اسودؓ تھا۔ مکہ معظمہ پر فوج کشی کرنے پر اہل بیت کے سچے لگے "اخذتہ فی ذہابہ" اللہ کی حرمت کو حلال نہ کرنا عید اللہ میں زہر کو نظر انداز کر دوا کی عمر ساتھ میں ہو گئی اب وہ اس کی کیا طاقت کرے گا؟ "عرب نہ زہر نہ لائیں" اس سے خاندانِ کعبہ میں ہڑوں گا۔ یہ باتیں ساری جہیں کو بدعتِ غزوہ کی

[illegible]

امام مسیحین کی آمد میں محمد بن قسطلانی نے اس وقت امام حسین بن علیؑ کی آمد سے کلمہ اُڑاتے تھے اکثر اہرام میں یہ کلمہ بھی پہلے کرتے۔ ماکات بنوئی نے فرمایا کہ آپؑ کی آمد کا حال تو کھانا تھا وہیں بعد ازیں ہندو تھے جن جہاں مسلمان نہ تھے وہاں بھی مسیحی تھے۔ حضرت علیؑ آپؑ پر زبرد کوئی قصہ نہ کہتے بلکہ آپؑ کی آمد کو سن کر آپؑ کے اندر تہجد کیا۔ آپؑ نے عراق کو چلنے لیا جو وہاں پر بہت عہدہ پہنچا لیکن میں آپؑ کا ہی سہرا تھا۔ لیکن یہ بیت اللہ ہے۔ یا رب مولیٰ تو مجھے قتل نہ کر۔ خدائے تعالیٰ آپؑ کی ہوا خواہی منظور ہو تو وہیں آج میں نے آپؑ تک پہنچا کرے اور آپؑ سے استمداد مانگ رہی ہوں۔ وقت گزر گیا۔ خدائے تعالیٰ نے مسیحین میں سے انہوں کو ملے لیکن اگر کدے میں اسی ہوئے تو انہوں کی آمد وقت آپؑ کے پاس شروع ہوئی تو کوئی کچھ کہتا تھا کسی کو کچھ دے جی جی تہہ اللہ بنوئی نے غار میں آکر کلمہ کلمہ میں شب و روز تہذیب کرتے اور خوف کرتے تھے حسین بن علیؑ اکثر لوگوں نے طاعت چاہ کر کے ان سے مشورہ دیا کرتے تھے۔ امامین علیہ السلام کا حال یہاں مسیحین میں ملے ہوئے ہوئے ہے۔ یہ وہی جہنمیت ہے نہ میری کہ۔

مضمون کا قلبہ دیا۔ اسے نکل جیسا اور اچھو کو تو کسی امر کا اندیشہ نہ تھا۔ وہ میں کسی سے خائف نہ ہوں جو شخص مجھ سے لڑے گا میں بھی اس سے لڑوں گا اور جو شخص مجھ سے صلہ کرے گا میں بھی اس سے صلہ کے ساتھ پیش آؤں گا۔ اے اہل بصرہ! مجھ کو میرا دشمن نہ بنو۔
 نے کوئی بھی حکومت مرست فرمائی ہے میں غالباً کل روز نہ ہو جاؤں گا۔ نہ نہ فیہر حاضری میں۔ چنے جوائی سلطان بن کر یا تو تم پر ایذا تب مفرر رکھے جاتا ہوں تم لوگ اختلاف و سرکشی سے اجزا کرنا اگر مجھے یہ معلوم ہو گیا تو کسی شخص نے ذرا بھر بھی اختلاف کیا ہے تو میں اس کو صرف قتل نہ کروں گا بلکہ اس کے دوست و آشنا مزید واکارہ کر دوں گی یہ تلخ کردہوں گا اور اس جرم میں قریب و بید کے سب لوگ و خور کے پائیں گے تاکہ تم لوگ راضی و استقامت اختیار کرو اور تم میں جو خلیفہ کا داد و بانی رہے۔ یہ یاہو کہو کسی نہ کیا جائیوں ہجرہ۔ نے کی حالت میں اپنے ماسوں اور چار زادہ بیٹی کا بھی پاس نہ کروں گا۔

ابن زیاد کی کوئی کوریہ ناکھی۔ خطبہ سے کام لے کر ہر قسم بن عرب اہل ملی اور شریک بن الامور عارفی اور اپنے خاندان والوں کو سے کروانے کی طرف روانہ ہوا انہاراد سے شریک وغیرہ سے پیچھے ہٹ گیا۔ تھا عبد اللہ بن زیاد کو سے کسی داخل ہوا۔ جن لوگوں کی طرف گزرتا تھا وہ لوگ امام حسینؑ کو سمجھ کر ہٹنے لگے۔ ہوتے تھے اور جو شہادت سے (روحانیک ماہیہ و مہون فلسفہ) کہنے لگے لیکن ابن زیاد اس کا کچھ جواب نہ دیتا تھا چپ چاپ چلا جا رہا تھا۔ رفتہ رفتہ ان میں میں شریک بچھا اسی کے پیچھے پیچھے ایک خبر کثیر فوجی کے فخر سے بلند کرتا چلا جا رہا تھا۔ فغان نے امام حسینؑ بن علیؑ کے شہ سے دروازہ بند کر دیا اور اندر سے چلا کر کہا "تم کو میں خدا کی قسم، تم سے میری طرف ہاں نہ دے میں اپنی اہانت کا خیال تمہاری کسی جنگی ضرورت کو نہ دیکھتا ہوں۔" میرے اندر میں زیاد نے دروازے کے قریب جا کر کہا "دروازہ کھول دو ورنہ کھولا جائے گا۔" ایک شخص جو اس کے پیچھے کھڑا تھا اور اس کا دانہ بچان کر رہا تھا وہ اس پر ہاتھ بڑھ کر ہٹنے لگا ہٹا کر کھڑے ہوئے۔

انہیں تریاؤ کا خطبہ: حیدر اللہ، یعنی زیادہ اور لاملاوت میں داخل ہوا شیخ کوئی متبرجہ مگر خلیفہ دیا "اہل توفہ" امیر المؤمنین نے تمہارے شہر اور احکام شرعی اور مالِ نیست اور بیت المال کا مجھے والی مقرر کیا ہے اور مجھے تمہارے عظیموں کی داد دی تمہارے عرصوں کو دینے تمہارے فرمانبرداروں کے ساتھ احسان کرنے تمہارے نافرمانوں اور باغیوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں بے شک تم پر ایسی نئے احکام جاری کروں گا کہ میں تم پر تمہارے والد سے زیادہ میں انہوں گا اور تمہارے شفیق بھائی سے زیادہ تمہاری اطاعت کروں گا لیکن جو شخص میرے حکم کی مخالفت کرے گا اس کی گردن اوچھوڑ پھیری ہو اور وہ ہو گا۔ اتنا کہہ کر منبر سے اتر آیا اور وقف کا دروازہ شہر کو کاٹنے کر کے کہا "لوگو! امیر المؤمنین کے ہوا خواہوں اور ان لوگوں کی عہد کا صحیح فتح کا خبر کو کہ جن کے دلوں میں اختلاف و بغاوت کا مادہ بھرا ہو۔ میں جو شخص صاف صاف دے گا وہ بری ہے اور جو شخص نہ لکھے گا خود اس کا زہر وار کھینچ جائے گا اگر اتفاق سے اس کے دوستوں و دشمنوں میں سے کسی نے ہماری مخالفت کی یا ہم سے باغی ہوا تو ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔ اس کے خون و مال ہم کو کبھی ہو گا اور جس کے علم میں کوئی شخص امیر المؤمنین کا باغی و مخالف ہوا اور اس نے نہ تو ظاہر کیا کہ ہم اس کو سزا دے دوں گے اور اس کا ٹیٹھہ ضبط کر لیں گے۔

مسلم بن عقیل کو پانی کی امان: ہرم بن عقیل کے کانوں تک حیدر اللہ کے احکامات پہنچے تو حیدر کے مکان سے نکل کر پانی

ہمیں کہ تمہیں روزے بھر شریف باہمی طاقت میں اشتغال ہو گیا۔ پھر ابن زیاد کا حکام مصر میں موجود تھے زید بن مسلم بن عقیل کی خدمت میں آنے جانے کا جو جو تہی ہوئی تھیں روزانہ ابن زیاد سے پا کر کہہ دیتے تھا ایک وقت سے باقی طاقت سے خیر سے بہت زیادہ کے پاس نہیں جاتا تھا۔

اقتباس سے زید بن ابن زیاد نے محمد بن العصفیٰ انامہ ابن خاندن و ابن ابی کھان کو اپنے گھر ہانی کے سنا لے قاصد دریافت کیا کہ ان لوگوں نے کہا کہ "چھوڑو" ابن زیاد یہ لانا "کیا خوب اچھے یہ خرچ بھی ہے کہ وہ اچھا ہو گیا ہے اور روزہ نہ گھر سے نکل کر دروازے پر بیٹھا کرتا ہے یا داس کو گھر سے پاس بلاتا داتا" غرض یہ لوگ ہانی کو اپنے زیاد لے گئے۔

ابن زیاد نے ہانی انصار سے مکان پر یہ لکھا بھیج دیا ہے تم نے میرا انصار میں نے خلاف زید بن عقیل کو بلا کر اپنے مکان پر ٹھہرایا ہے اور اسے حزب اور لوگوں کو جمع کرتے ہو تمہارے بھٹے کے یہ بات پوشیدہ رہے گی؟
ہانی یہ پاس ہانی تھا ہے۔

ابن زیاد غلطی ہے یاد کر کے چھوڑ دیا۔ یہ کہہ کر اس نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا۔ ہانی میں شریف کے گھر ہے۔
ہانی میں شریف کے گھر سے یہ جان لیا ہے وہ جتنا ہے۔

ابن زیاد: (اس حکم کی طرف اشارہ کر کے جو اس کو بکھڑا تھا) میں کو چھوڑنے سے ہانی نے دہلی زبانت سے کہا "ہانی میں جاتا ہوں" سمجھتی ہو اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ بکھڑا ہو گیا تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پھر سر اٹھا کر بولا "مجھ سے سناؤ وہاں میں جوت نہیں کیوں گا بھٹے لایا ال میں نے مسلم کو بھیجا ملا اور وہ میں یہ جانتا ہوں کہ وہ کس نام کے لئے آیا ہے میرے دروازے پر آ کر قیام کرنے کی اجازت مانگی۔ مجھے انکار کرتے ہوئے شرم داران میری ہانی میں نے ضمیر لایا مہمان کی۔ چہ قصور البتہ مجھ سے ہوا اس کے بعد جو وہ تعلقات احاطت ہوئے ہیں ان کو تم جانتے ہو اگر تم کہو تو میں ضمانت سے کہہ دوں اور اس کو اپنے گھر سے نکال کر پھر یا داس لانا ابن زیاد نے کہا "میں تم کو کسی وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تم اس کو میرے سے نہ لے کر پیش نہ کرو گے"۔ ہانی نے جواب دیا "میں اپنے مہمان کو تمہارے سے ہر دن کہوں گا کہ تم اس کو قتل کرو"۔ ابن زیاد اس پر ہراساں کر رہا تھا اور ہانی انکار۔ جب بحث و جھگڑا جتنی ہوئی نظر آئی تو مسلم بن عمرو مابانی نے ابن زیاد سے کہا "مجھے ہانی سے کہیں میں رو رو باتیں کرنے دیجئے"۔ ابن زیاد نے جواب دیا "میں ہونی ہوں"۔

ہانی بن عمرو کی گرفتاری مسلم اور ہانی متحد ہو گئے مکان میں انھوں نے کہا "میں ابن زیاد کو کچھ رہا تھا۔ مسلم نے کہا "اے ہانی تم پر کیا کبیر ہے ہاتھ خود کو اور ہانی تو کہتا تھا کہ میں ہتا کرتے ہو تم سلمیٰ عقیل کو اپنا زیاد سے جو لے کر دہلی میں کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ علاوہ بریں تم کو سلطان وقت کے حوالے کرتے ہو اس کا جواب ہانی نے یہ کہہ دیا "ہانی نے جواب دیا "واضح اس میں میری بے عزتی ہے میں اپنے مہمان کو کسی طرح میں زیاد سے پہنچیں کہ تم کہتے ہیں کہ میرے بازو کی طاقت میں میرے احوال و اسرار بھی زیاد میں ہاتھ نہیں دے گا کہ تم بھی ہوتا تو میں اپنے مہمان کو اس کے حوالے نہ کرتا جب تک میں زندہ رہتا"۔ ابن زیاد: یہ جواب نہ کر سکا "میں کہہ دے پاس لاؤ"۔ ہانی نے جواب دیا "میں تو اس سے

مذہبِ اسلام پر کہا "اے ہانی اہم مسلم کو یہ سے جو لے کر دو اور تجربہ کر دن باروی جو ہے کیا۔" ہانی نے سختی کے لیے جس جواب دیا "اگر ایسے ہو کا تو حق سے سنا کے رد کر دے اور ان کا جھوم بگاڑ دو جو میرے گا کہ میرے اعجاز کا وہ تھوڑے سے اس سے زیادہ سمجھتے تھے۔" انہوں نے زیادہ اس سخت جواب پر بھلا کر ہانی کو قید کر دیا بعض گایاں ہے کہ ہانی کے کسی جواب پر اس قدر توجہ نہ دی گئی کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی ہے، واکاوشٹ گٹ کر ڈال دیا پر فلک کیا اتنیں جب۔ رے بارے تھی ٹوٹ گئی تو اس کو ایک ٹک دتا۔ ایک مکان میں قید کر دیا۔ مسلمانین خارجہ نے اٹھ کر کہا "اے بھید اتو نے ہمارے ذریعہ سے ہانی کو لایا جس ہم اس کو سنے آئے تو نے اس کو اس قدر دہرا کر خونا دیں کہ انہیں کیا خیر یہ خیال ہے کہ تو اس کو کس کر ڈالے؟" انہوں نے زیادہ اپنے غلاموں کو اشارہ کی انہوں نے ان کی بھی قحطی کی مرست کر دی۔ وہ جھلے ہو کر رہے۔ وقت پر عمرہ دین امکان تک پہنچ گئی کہ ہانی مارا ہوا تھا۔ چوٹی میں آ کر غریب کے کر دیا اور امارت کا محاصرہ کر دیا اور پانچ آواز سے کہا "ہم عمرہ تہا اٹھائیں میں اندر سے ہمارا بیٹے کو سنا کے سرور نام نے اطاعت و امر اٹھائیں سے وعظ کیا ہے اور کوئی اپنی اطاعت نہ دیتی ہے۔" انہوں نے زیادہ کبیر آ کر شریعہ کا حق سے کہا "آپ! ان کے دیوتہ زبانی کے پاس شریف لے جانے اور اس کو رنجہ کر ان کو ان سے کہہ دیجئے کہ وہ زندہ ہے۔" چنانچہ شریعہ کا حق نے ایسے ہی اور دو لوگ پر کرنا کہہ دی اپنی زندہ ہے۔

قصرِ امارت کا محاصرہ۔ مسلمین محض نے یہ واقعات سن کر بچے اصحاب میں "یا منصور ام!" کی لہ کر دی اس وقت تک ان کے ہاتھ پر امداد ہزار آتی بہت کہہ چکے تھے۔ کس میں سے ہار ہزار مکان میں موجود تھے قحطی کی دہر میں ایک عہدہ پھر بتا ہو گیا۔ آپ نے یہ واقعہ سن کر غریب لکھنؤ کو لکھ دیا اور فرما کر آئے کہ میں نے حکم دیا اور مسلمین نے عہدہ لکھنؤ کی کوئی اور واحد پر ابلیشہ سادگی کو کچھ ہمدان پر عیاشی میں بدھو چل کر وہ پر چھین کر کے قصرِ امارت کا قصد کیا۔ اپنا ڈپا سے اور واز سے بند کر کے قصرِ امارت میں تیس آبی پولیس کے اور تیس آبی اور تھے۔ جس میں چند شرکا کو لکھ دیا کہ اس کے خود خادم و خادمان والے تھے یا اس تک بھی کثرت دہی چاروں طرف ایک اور سچا تھا۔ کسی طرح کم نہ ہو جاتا۔

انہوں نے زیادہ کی سختی۔ اب ان نے زیادہ ان کے منتظر کرنے کی یہ وجہ نکالی کہ کچھ شہاب و رانی کو قحطی کی طرف عمرہ میں لاکھت کر دے اور حضرت کوئی چاہے قحطی میں ضرور بدلی و شیت میں۔ جسے حمی و حجاز میں اخیر علی و ضرہ میں ڈی انجوش۔ خدائی و غیرہ کو حکم دیا کہ قصرِ امارت کی کڑیوں اور لاٹا۔ سے کھڑے ہو کر دھوکا دینا کہنا بجا کر مسلمین کی شکایت ملے۔ ہونے کو کچھ اور احسان کر دے کہ جو عیش و شہادت ان سے بدی اختیار کرے گا اس کو مان دی جو ہے کی بار جو شخص اس نے قسم سے سرتابی کرے گا وہ عذابِ شاہی میں لڑا کر کیا جائے گا اور نہایت بری سزا اس کو دی جائے گی اتنی کڑی سے کان میں جو بھی ہو آواز پڑے گا اور انہوں نے اپنے دوست و سرداروں کو یہ کہتے ہوئے دیکھا ایک ایک آواز پانچ پانچ میں ایسے ہونے لگے۔

اصلی کو قحطی کی جدید۔ آخر یہ نبوت پہنچی کہ سردار موت سب سے سب گھر دیا سے نکل چلے اور وہ اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو گھر لے گئے۔ یہاں تک کہ مسلمین کی جگہ کے پاس مسجد میں صرف تیس آدمی باقی رہ گئے۔ اس وقت آپ مسجد سے

آپ ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے اس کے پاس آئے :

فلمن لا اقل الا حسدا
وان وابت السموت هبطاً نكرا

”میں نے شتم کائی ہے کہ میں شریف ہی کو فتنی کر دوں گا اگر چہ سموت کو کھردہ چڑھتا ہوں۔“

او يخط الحرد سبعا سبرا
ود طماع الشيبس فمعتبرا

”پاکھڑی چیز میں گرم کر دوں گا وہی جائے آفتاب کی صباغ لودھی جائے اور وہ غمیر جائے۔“

كل امرى يوم يلاق شورا
المصطفى ان الكتب او اعزرا

”ہر شخص ایک روز موت کے چرخ میں گرفتار ہوگا مجھے خوف ہے کہ میں بھلا یا دھوکا دیا جاؤں گا۔“

محمد بن احمد پوچھا ”تم نہ جھلٹائے جاؤ گے اور نہ تم کو لوگ دھوکا دیں گے۔“ چونکہ چخرواں کے صدر سے جا بجا نرم پڑ گئے تھے اور اس وقت ان میں جنگ کرنے کی بات باقی نہ تھی کسی مسلم بن عقیل ایک دوام کے گیر کا کر بیٹھ گئے۔ بنی احمد نے کل لوگوں نے اشتاء غمیر بن عبد اللہ انسلی کے امان دہنی نکوار لے لی اور ایک غمیر ہمارا کر کے اپنی زیادہ کی طرف نے چلا ”سچہ کی کا نیالہ“ کیا آنکھوں میں آنسو بہا کرتا ہے۔ اور شاد کیا ہے۔“

محمد بن احمد ”تم مطلق خوف نہ کر کہ کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔“

مسلم بن عقیل اندیشہ کی کیا اور کوئی صورت ہوتی ہے؟ تمہاری امان کہاں ہے؟ تم نے میری نکوار لے لی اور اب میں بے دست و پا ہوں۔“ اس قدر فقرے زبان سے نکلے پائے تھے کہ فرط الم سے رو پڑنے سے غمیر بن عبد اللہ پولا ”کیوں رو رہے ہو تمہاری طرح کیا کسی اور نے بھی ایسی جرات کی تھی کہ وہیں پر بھی یہ قائم نہیں ڈالیں جو تم۔“

مسلم بن عقیل ”میں اپنے لئے نہیں رو رہا بلکہ مجھے اپنے اہل و عیال اور حسین اور آل حسین پر رونا آتا ہے جو تمہاری طرف آنے والے ہیں“ (محمد بن احمد سے مخاطب ہو کر) ”میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھے امان دینے سے مجبور ہو خیر جو کہہ دیا اچھا ہوا کیا تم میں ایسا قدرت ہے کہ کسی شخص کے ذریعہ سے مسکین کے پاس میری خیر بھی دو اور میری طرف سے یہ کہلا بھیجو کہ مع اپنے اہل بیت کے دوسرے بچے جاؤ یہاں کوئی ہیں جو تمہارے باپ علی کے دوست و ہوا خواہ تھے اور حق دہنی کو ان کی جان لے کر ادا کرنا چاہتے تھے؟“ فرما کر گریا۔ چنانچہ بعد شہادت مسلم کے مسکین بن علی کو کھلا نکلا۔ قاصد سے برقامت بالہ ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا ”جو مقدمہ میں ہے وہ ہوئے والا ضرور ہے۔“ کہ تم آپ کی روانگی کا یہ سبب دہن کا کہ مسلم نے گنہ سے لکھا تھا ”آپ ضرور بخیر یافتہ لائے“ افکار و ہزار آدھی بڑھت کر چلے ہیں۔“

مسلم بن عقیل کی وصیت محمد بن احمد مسلم بن عقیل کو کھرا لے ہوئے خیر امارت پر پہنچا۔ دوا دے پر بٹھا کر ادا کر دیا اپنی زیادہ سے کل واقعات بتلائے اور کہا کہ میں نے ان کو امان دی ہے۔ اپنی زیادہ نے ضرور ہو کر کہا ”تو ادا کرنا؟“ میں نے تجھے ہی کے کہہ کر دے کے لئے بھیجا تھا کہ ان دیتے کے لئے؟“ محمد بن احمد دم نہ دوں گا اور مسلم بن عقیل پٹن سے گئے آپ نے اپنی زیادہ کو سلام کیا جی (اور دی) نے کہا ”تم میرا کو سلام کیوں نہیں کرتے؟“ فرمایا ”اگر یہ میرے قل کا قصد

رکھتا ہے تو سراسر اسامیٰ ہی کیا ہے اور اگر میرے قتل کا اور دو ٹیکے دکھاتا تو بہت سلام ہوا جائے گا۔" میں تم کو ضرور بالعدو قتل کروں گا۔" مسلم نے کہا۔ "میں بھی ایسا ہی خیال کرتا ہوں" اچھا تو مجھے اجازت دو کہ میں اسی قوم میں سے کسی کو کچھ نصیحت کر دوں۔" اپنی زیادہ انے اجازت دی۔ آپ نے عمر بنی سہر کی طرف متوجہ ہو کر کہا "میری اور تمہاری عزیزاری ہے میں تم سے تجلجھ میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" عمر بنی سہر کی طرف دیکھا۔ اپنی زیادہ نے کہا جاؤ تجلجھ میں من لو میں تم کو تمہارے اپنا علم کی بات سننے سے نہیں روکتا۔ عمر بنی سہر اور مسلم بن حنیف ایک کر لیک کر گئے میں گئے۔ مسلم نے کہا "میں نے کوئی غلطی نہیں کی" سات سو درہم فروع لے کر اپنی ضرورتوں میں صرف کیا ہے تم اس کو میری طرف سے ادا کرو چلاؤ۔ میرے قتل ہونے کے بعد میری لاش کو اجازت لے کر دفن کر دو چلاؤ حسین کے پاس کسی کو بھیج دو چلاؤ کہ وہ میرے قتل ہونے کے بعد میرے جنازہ میں شرکت کرے۔" تم ان کو اس میں خیانت نہ کرو۔ مال کی بات تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو۔" حسین اتنی نصیحت میں یہ لکھا ہوں کہ اگر وہ میری طرف آنے کا ارادہ نہ کریں گے تو میں بھی ان کا قصد نہ کروں گا۔ اپنی رہائش گاہ شام میں: میں بارے میں تمہاری سفارش نہیں سنوں گا۔"

مسلم بن عقیل اور ابن زیاد: اس کے بعد مسلم بن عقیل کی طرف طالب ہو کر کہنے لگا "کیوں مسلم بن عقیل! تم نے کوئی عذر نہ کر کر وہ میری کئی کوگوں کو بتادی کائنات پر قیام کیا اور ان میں اتفاق لائے کی کوغش کیا؟" مسلم بن عقیل: "اپنے ہرگز نہیں ہوا۔ البتہ یہاں کے باشندوں نے یہ خیال کیا تھا کہ اجازت باپ نے ان کے انہوں کو مار ڈالا ہے خون و بڑی کی ہے اور ان کے ساتھ قیصر و کسریٰ کے سے رجا دیکھے ہیں یہاں کے خانے سے ان کے پاس اس غرض ہے آئے تھے کہ ان میں عدل و انصاف کریں اور کہا ہے انصاف پر عمل کرنے کی پادین کریں۔"

ابن زیاد: "تو اگر یہ کام کیا ان میں عدل و انصاف نہیں کیا گیا جو تو یہ میں شراب چٹا تھا اور اب انصاف کرنے کو آیا ہے؟"

مسلم بن عقیل: "میں شراب پیچہ تھا؟ واللہ اللہ تعالیٰ یہ خوب جانتا ہے کہ تو جھوٹا ہے میں ایسا نہیں ہوں جیسا تو کہتا ہے میرے بچائے شراب پیچے کا وہ شخص سستی ہے جو مسلمانوں کے خون سے لاپرواہ ہے انہوں کو ہر گناہ ہے اور اللہ کے بند الیہ کو غضب و عداوت سے تزلزل کرے اس کو اس نے لہو و لب بھولا ہے۔"

ابن زیاد: "مجھے اللہ مارے اگر میں تجھے اس طرح قتل نہ کروں تو آج تک اسلام میں اس طرح کوئی نہ قتل کیا گیا ہو۔" مسلم بن عقیل: "یہ ملک یہ لائے تھے ہی میں ہے کہ اسوہ میں بدعات و بدعتی و خبیث کا سوجھ ہو۔" ابن زیاد یہ سن کر جلا وطنی کو درستی میں ہی و عقیل (رضی اللہ عنہم) کو سخت و سستہ کہنے لگا۔ مسلم بن عقیل نے کچھ جواب نہ دیا۔ غامض رہے۔

مسلم بن عقیل کی شہادت: اس کے بعد ابن زیاد نے عہدہ دیا کہ بنائے قتلے ہا کہ مسلم بن عقیل قتل کئے جائیں اور میرے ساتھ لاش بے گود و کھن چھیک دیا جائے۔ مسلم نے محمد بن ابی بکر سے کہا "اللہ اگر تو نے ایمان نہ دی ہوئی تو میں ان کے

تو مجبوراً اپنے گھر کو نکال دیا۔ اسی کے بعد قرآن شریف میں بار بار ارکھیا، انی کہ سے ملے تھے تو نے نہیں مانا تو میں نے
 عاف پے جانا اور بیت دین سرزد میں ہے۔ چنانچہ انکے پاس بغیرت میں تھا، فی کلکون قلعے میں رہا۔ وہاں سے تم اپنے رہاؤ کو
 طرفہ دیوائب میں بھجوا اور لوگوں سے وصیت لیا۔ آپ نے یہ باب "اسکے تو" تم قصد کردہ اب کسی طرح نہیں رہ
 تھا۔ "عید غدیر میں جیٹے کے بیچ کر پڑے ہوئے اپنے لڑکوں اور قور کو نہ لے جاؤ تھے اندیشہ ہے کہ وہ ان کی حرج قم
 شیعہ کے جاز اور تہارے کرے وہ دھم دینا چاہتا ہے کہ وہ لڑکوں کو نہ لے جاؤ تھے اندیشہ ہے کہ وہ ان کی حرج قم
 پٹا کرے اور امام حسین بن علیؑ کی لڑائی کے بعد جو کچھ اپنے اہل بیت کے ہمسایوں میں اپنے ہمسایوں میں رہے تھے ان کے گھر کو
 نہ لے گئے۔

حضرت امام حسینؑ کا آغاز سفر زیادہ کی طرف سے جوڑ کا گورنر عراقی معین بن العاص تھا۔ اس نے آدمیوں کے و
 حسان بن علیؑ اور ان کے ہمراہ ویرانی کو تو سے روکا۔ وقت انکار ہوئی اس کے بیٹے خلیفہ بنی امیہ نے بھی ہوئی انکے آپ
 آپ نے اس پر اس قدر وقت و زور صرف کیا کہ اس کے بیٹے یہ ایک قافلہ سے ملے ہوئے جو کہیں سے آ رہا تھا اسے بیکر بن
 یہ انسانی میں سے زیادہ کشتی سبب پاؤں پہ بات و زور سے کہہ کر وہاں کا تھا۔ آپ نے اس کو دو گے فراہم کا قافلے سے
 رہاؤ کی کشتی اور اس کے ساتھ عراقی چھوٹے بے ہراس اس لڑکے کو بھی اپنے ساتھ رکھیں گے۔ وہ اس اب بے شمار اس کو
 اس کے ساتھ جو کچھ ہم سے ملے وہ ہوتا ہے کہ وہ وہاں کے اس میں سے حصہ نہ کرے۔ یہ دیکھ کر وہاں کے رہنے والے جو کہیں سے ملے
 پڑنے والے ان کو سب شہیت حصہ دے کر دھست کر لیا اور انہوں نے ہماری منگولوں کو اس کو حصہ دے کر ہر دے لے آ گئے۔

قرآن شریف صلی اللہ علیہ وسلم نے گورنر دینی شام سے ملاقات دینی آپ نے ان سے دریافت کیا کہ ان کو کون سا
 مال ہے؟ انہوں نے کہا: "اے اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ ہے اس کا مال ہے۔" آپ نے ان سے کہا: "اے اللہ! آپ نے
 کہ جب آپ کے ساتھ میں اور ان کی تلواریں بنی امیہ کے ہاتھ میں تھیں۔ قتل آسمان سے انہوں کی امداد تھی، یہ چاہتا ہے کہ اسے
 از کلم اللہ تعالیٰ ہر مہر میں کے مہر میں ہے۔ اے اللہ! آپ کی تلواریں کا ہر مہر ہے۔ اے اللہ! آپ کی تلواریں کا ہر مہر ہے۔ اے اللہ! آپ کی تلواریں کا ہر مہر ہے۔

قندہ اللہ اور کی طرف تو قلعہ کا قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔"

عبد اللہ بن جعفر کا قلعہ اس مقام پر یاد کرنا ہے کہ جب کہ محمد بن جعفر کا قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔

انہوں نے کہا: "جی! میں قلعہ کا قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔" آپ نے ان سے کہا: "اے اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ ہے اس کا مال ہے۔"

اب اس میں تہا دی قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔" آپ نے ان سے کہا: "اے اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ ہے اس کا مال ہے۔"

اب اس میں تہا دی قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔" آپ نے ان سے کہا: "اے اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ ہے اس کا مال ہے۔"

اب اس میں تہا دی قلعہ دینی تو تم میرا کہہ گئے۔" آپ نے ان سے کہا: "اے اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ ہے اس کا مال ہے۔"

جیسی انصاف کی پولیس کو روکنا یہاں اس نے مقامِ وسیع میں پیش کر دیا ہے اور سوالوں کو قادیان سے تھکان تک ایک جانب اور دوسری جانب قادیان سے تھکان تک بچھا دیا۔ اس عرصہ میں امام حسینؑ میں علیؑ نے مقامِ حاجر میں پہلے ایک خط لکھ کر کوثرؑ جس میں اپنی تحریفِ آدمی کا حال لکھا تھا اور ان لوگوں کو مستعد و تیار کیا تھا کہ تم میں سے جو صیدِ آدمی کی معرفت روکنا یا نہیں جوئی قادیان پہنچنے تک میں نے گرفتِ زور کے اپنی زیادہ کے پاس کوثر بھیج دیا۔ نہ زیادہ نے قیس سے کہا کہ تم قصرِ اذرت پر چڑھ کر (حیا: اباضہ) کذاب ابنِ کذاب حسینؑ کو گالیاں دلاؤ جس قیس قصر پر چڑھ کر ہوا وہاں سے ہوا کہا "اے لوگو! حسینؑ میں علیؑ بجزینِ خلافتِ فاطمہؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ہیں اور میں ان کا خاصہ ہوں وہ اب حاجر سے شہداء کے ساتھ آئے ہوں تم میں اس کی اطاعت کرو یہ کہہ کر اپنی زیادہ پر حملہ کیا اور زیادہ کو قتل و سب سے کرکٹ لیا اور علیؑ طالب کے لئے دماغِ فقر کی راہ اپنی زیادہ نے جھ کر محم دیا کہ اس کو قصر سے نیچے تراور کرنے ہی قیس کے ہاتھ پاؤں لڑا، محم، مان پھر دیگی اور اقبال کر چکے۔" اور ان علیؑ نے بھجوا دی۔

عبداللہ بنِ مطیعؑ اور زبیر بنِ العقیلؑ امام حسینؑ میں علیؑ حاجر سے روانہ ہو کر کوفہ کی طرف تھوڑی دور چلی کر عرب کے ایک پشور چڑھنے۔ عبداللہ بنِ مطیعؑ ان کے ذکر فرما رہا تھا کہ "میرے گا" میرے ماں باپ آپ پر قہر آؤں آپ کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟" حسینؑ بن علیؑ نے ان لوگوں کے خط قیس اور اپنی روانگی کا مفصل حال بتایا عبداللہ بنِ مطیعؑ نے عرض کیا "خدا کے واسطے اے علیؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو قہر نہ فرماتے یہ لوگ جو عینِ فتنہ ہیں وہ عدو ہیں۔ ان میں اسلام کی تک قرض کی ضرورت ہے اور عرب کی محنت کا خیال اپنی قسیر اور اللہ کا راز ہے اس چیز کو خواہش کریں گے جو بنی امیہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی خصوصیتِ ولایت) تو بلا شہرہ و لوگ آپ کو شہید کر لائیں گے اور پھر آپ کے شہید کرنے کے بعد کسی سے نہ ڈریں گے۔" امام حسینؑ بن علیؑ نے ان کا بھی کہنا نہ سنا آگے جو سید زبیر بنِ العقیلؑ بھی ہوا فرمانِ عثمانؑ سے سچا کر کے آپ کے ساتھ ہی والیہ آ رہا تھا حسینؑ ایک منزل اور ایک مقام پر قیام نہ کرتا تھا ایک روز آپ نے اس کو بلا لیا باکرہ قادم آیا کچھ باتیں ہوئیں نہیں والیں ہو گئیں اور وہ چہرہ پر کیا تو اپنے ہمراہیوں سے خطاب کر کے کہا "میں کو میرے ساتھ چلتا ہوں چلے میں حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ ہوں ہوں یہ میرا آخری عہد ہے میں تم لوگوں سے رخصت ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر یہی کو طلاق دے کر بولتا اپنے نیچے مٹی پاؤں میں چاٹتا کہتے قید و گرفتاری جاؤ" اپنے ہمراہیوں سے رخصت ہو کر حسینؑ بن علیؑ کے پاس چلا آئے اور قیس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ کربلا میں پہنچے شہید ہو گیا۔

شہداءِ مسلم کی اظہارِ رنج امام حسینؑ بن علیؑ مقامِ معلوہ میں دارا ہوئے۔ مسلم بن عقیلؑ کے شہید ہونے کی خبر آئی۔ قسیر کی رائے ہوئی آپ ہمیں سے واپس چلے گئے میں آپ کا کوئی بارود و گارہ نہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ بنائے آپ کو لہذا ذکر نہ کرے آپ کے مخالفین یا نہیں "جو عقیل بولے" واللہ! ہم سرزمینِ کوثر کو اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک مسلم کے خون کا بدلہ نہیں لے لیں کہ مسلم نے اللہ کے دوت کا چھلہ ہم بھی نہ چھلے لیں گے" امام حسینؑ بن علیؑ نے ارشاد کیا "تم لوگوں کے ہند چھڑائی کا کیا لطف ہوگا؟" ہمراہیوں میں سے چند لوگ کہنے لگے "واللہ! آپ مسلم بن عقیلؑ جیسے نہیں

دانش ہوئے ہے تم کو کفر اجازت دو کہ میں جس شہر سے آیا ہوں وہیں واپس چلا جاؤں۔ کسی نے اسی کا نام جواب نہ دیا۔
 متوازن نے بھیج کر کیا، مگر نے مچ اپنے ہمایوں کے آپ کے ساتھ تھلا کر بھیجا آپ اپنی فرادگوہ واپس آئے اور فرمایا ہے نظر
 کا دیکھ چلے گئے صحر کا قوت آیا تو پھر تب نے فرمودہ اس کے ہمایوں کو خطاب کر کے فرمایا: "اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے
 ڈرو اور حق پہچانو تو اللہ عزوجل کی خوشنودی کا باعث ہوگا۔ ان ظالموں کا حق میں اسوں سے بڑھ ہی امارت ہیں۔ ہم زیادہ مستحق
 خلافت ہیں اور اگر تم کو یہ مانگوں کہ ہمارے حق میں کون کونسا دھوکہ دے رہا ہے؟ بدلی جائے جس کو تم نے اپنے
 قاصدوں اور خطوں کے ذریعہ سے ظاہر کیا تھا تو ہم واپس جائیں"۔ جواب دے: "اللہ! ہم کون خطوں اور قاصدوں کی اطلاع
 نہیں ہے جن کا تم بہار ذکر کر رہے ہو؟"۔ حسین بن علیؑ نے یہ سن کر خطوط سے بھری ہوئی دو چھپائی کاغذیں اور کھول کر حضور کو
 بچھا دیا۔ عرض کیا: "ہم نے خطوط کے صاحب نہیں ہیں ہم کو تو یہ حکم ملا ہے کہ تم نے اگر حکامات نہ ہائے تو ہم تم کو اس وقت
 تک نہ بچھڑیں یہاں تک کہ تم کو کون سے میں خیر اللہ تعالیٰ نے زیادہ سے زیادہ سے ملے"۔ حسین بن علیؑ نے کہا: "اسی سے دوستی حاصل
 ہے" اور اپنے ہمایوں کو واپس اپنے کاغذوں پر گھسوا رہے تھے۔ مگر سواہ ہوئے تھے وہ کاغذ اور حید اللہ سے زیادہ کے پاس کو بچھڑے پر مجبور کیا اور
 کہا گیا ہے: "یہ کوئی نہیں"۔ یعنی زیادہ کو کھٹا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا امر پیدا کر دے جس سے انکار ہو جائے۔

حضرت امام حسینؑ کا خطبہ۔ حسین بن علیؑ نے پھر وہیسی کا قصد کیا کہ جس نے انہیں بائیس سے دوا شروع کیا۔ آپ
 نے لوگوں کو خطبہ کر کے ہر شاکہ کی بعد وہ یہ نصیر و شاعر فرمایا: "اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص
 نے کسی ظالم، دہشت گرد یا کافر کو اللہ تعالیٰ کے حکومات کو طعن کرنا ہے اس کے سپرد توڑنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 جو انہیں نہیں کرتا ہے۔ مگر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کام کرتا ہے اور اس نے کسی قسم کی دست اندازی تو انہیں نہیں کی۔ اس
 کو بھی اس کے ساتھ ٹھہر کر گئے گا۔ آگاہ ہو وہ ظن ہو کہ اس نے اپنی بڑی بڑی عمر اور بڑے بڑے اللہ تعالیٰ کی امانت پھوڑ کر شیطان کی
 بداندازی شروع کی ہے۔ کفر و فساد برپا کر دیا ہے حد و شرعی سے دست کش ہوا ہے۔ اس نے بہت کو پتا مل چھو لیا ہے۔
 طاعت کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا ہے۔ میں ان لوگوں سے زیادہ صاحب دلازمہ ہونے کا مستحق ہوں تمہارے خطوط و قاصد
 میرے دیکھنے اور تم نے مجھ کو بدعت کرنے کے لئے بھیجا ہے اب تم مجھے رسوا کرنا چاہتے ہو بہت سے افراد پر قائم رہو تو
 راہ حق پہنچاؤ گے۔ میں حسین بن علیؑ کا خیر بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کروں۔ میری زبان تمہاری زبان کے ساتھ ہو
 میرے اہل و عیال خبر دے ان دیال کے ساتھ میں تم کو میرے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے وہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میری بدعتی کی
 ذمہ داری ہے۔ نیز بات یہ کہ میرے باپ میرے جتنی بھائی سسر و بچے زہد بھائی سسر بن قیس کے ساتھ بدعتی کی
 ہے۔ انہیں ہے یہ کہ لوگوں کو دھوکا دے کر اپنا حق و مصرعین اداری کا خلیفہ کر رہے ہو۔ میں جو شخص بدعتی کر رہا ہو
 اپنے لئے کر رہا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بہت سے بے پروا کرے گا۔ والسلام"

جس نے جواب دیا: "اللہ! اللہ! اللہ! تم میں تم کا کہنا ہوں اور تم نے میری رائی کی تو بلاشبہ مارے جاؤ گے"۔ حسین بن علیؑ نے فرمایا
 کر کہا: "یہ تو ہم و موت سے ڈرا رہا ہے۔"

وہ شخص جس نے مابالمونہ عاد علی البقیۃ اذا ما تری سوارا وجاهد مسلما وھجر رجلا
صالحا بفسق و حلف مشرکا و اطلاق معرما فان عشت لم ابدو و ان مت لم اتم کفی بک و
لا یبغض و غیر علماء

”مگر تو اپنے قصہ درمیان میں کہیں گاد اور مرنے میں جو اس کو مادی نہیں ہے جب اس نے تجھ کی نیت کر لی اور مسلمان
ہو کر مجاہد کیا اور اچھے لوگوں سے بڑا نہ کہتے ہو وہی اور قابلِ ترویج نہ کہتے کی حالت کی اور یا تجھ سے
مہر دیا یا نہیں تو میں نے غور و فکر کے بعد خدا سے نہ ہونے کی اور اگر سر کیا تو مجھے کچھ ضرر نہ ہوگا جیسے اچھا کافی
سے کرتے ہو لیکن، چاہو تو مرنے کے گا۔“

اس میں کہ خاقانی نے یہ نہیں سمجھا تھا اور اس پر اسے یہ حکمت عملی دے دیتے تھے اور وہ غصہ بپٹے جہاں پر نصراں
کی اور نصیایں چراتی تھیں۔

ناصح بن جلال کی آمد۔ کہنے سے چار آدمی آتے ہوئے: کھانے دینے جو تیرے دوستوں پر سوار ناصح بن جلال کے گھوڑے
کے پیچھے تیری کے ساتھ آ رہے تھے اور ان کے ہمراہ ان اور ہر طرح کے عرب تھے۔ امام حسین بن علیؑ کے قریب پہنچنے
پہنچے تھے کہ جو نے بڑا کر کہہ ”میں تم کو گرفتار کروں گا یا کوئی طرف تو نہ دوں گا“ وہ آہن بوند کے ساتھ جوتے پہنے گا
میرے سامنے دو دروازے ہیں اور میرے قائم مقام ہیں اگر تم نے ان سے کہہ کی تو فرما دیا تو ہمارے دور نہما رہے اور میرا جنگ
یہ ہے میں کوئی کسر ہاتی نہ دے گی۔“ خراسانی نے یہ کہہ کر امام حسینؑ سے کہا ”تم ان لوگوں سے دریافت کیا“ تم ان لوگوں کا
(اہلِ کوفہ) کا قصہ کہلاؤ کہ وہ تم کو قتل کر دے گا۔“ ان اس سے کہنے میں یہ کہتا تھا کہ وہ ایک زبان سے کہہ دے گا تو ہم ان میں سے
خوف نہ ہو گا کہ یہ دنیا کی چیز میں ہے کہ وہ کہے میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ ایک زبان سے کہہ دے گا تو ہم ان میں سے
تکلیف نہ ہو گی طرف ہائی ہیں لیکن ان کی تلوار میں نہیں تھا جو خیام سے باہر نہیں گئے۔ پھر اپنے قاصد نکھر میں سہر کا حاکم
الفضلہ فرہ پا۔ عرض کیا ہمارے گئے ہیں کہ آپ کی بات گئیں میں آنسو بہا جس کو آپ نہ روک سکے۔

طرحِ راجہ بن عدی کا مشورہ: اس کے بعد طرحِ راجہ بن عدی نے کہا ”آپ کے ہمراہ بہت کم آدمی ہیں اور بیڑی بولی ہیں
مگر نہ ہونے پانے کی کھل اہل کوفہ دریا کی طرح اسٹڈ آئے گا۔ اگر آپ یہ چاہے ہوں کہ کسی محفوظ شہر میں قیام کریں تو آپ
ہمارے ساتھ چلے ہم آپ کو کوفہ کو آج بھی گھبراہٹیں گے جو ہم کو بلوک طمان و شیر نعلان بن مضر اور کل سرگشتہ دستوں سے
مسلوں سے بچا جائے گا اور ہاں ہو کسی قسم کی شکست یا نقصان نہیں پہنچے گا مگر وہاں سے ان لوگوں کی طرف دعا کا وارہ کرنا جو
آج اوٹلی میں طے والے مقام ہیں خدا کی قسم اسی روز بھی نہ گزرنے پانے میں گئے کوٹے کے بعد ہمارا وچاندہ آ کر جمع ہو
جائیں گے اس وقت اگر کوئی شخص آپ کے مقابلے پر آئے گا تو صرف طے کی میں ہزار گھوڑوں میں خیمہ سے نکل جائیگی کہ آپ
کے اور دشمنوں سے لڑیں گی۔“ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ تم کو بجز آواز سے ہم میں اور ان لوگوں میں کچھ ایسا امور نہ کرے
نہ سمجھے ہیں کہ جس سے ہم واپس رہا تو کہیں ہیں اور ہم یہ نہیں جانتے کہ آئندہ ہم میں اور میں میں کیا واقعہ پیش آئے گا“

نہ روایت کے تحت امام نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے اپنے ۱۰۰۰ مایاں کا انتظام کر کے آپ کے گھر پہنچاؤں کا پانچ سو مسیورہ و ماہی نہ کر لیا۔ یہ سب میں پہنچا
مہارت کا عالم کی کہوت گیا۔ (موسیٰ بن جابر ۲۷۰۹۹)

بائیں طرف طرماح آپ سے رخصت ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ امام حسینؑ پھرتے پھرتے قسریٰ قتل گاہ میں پہنچے۔ شام ہو گئی۔ قیام کو چار دن گزر چکے تھے۔ کھجور کا پتھر پھینک کر پلے کاٹھن کی طرف بھاگ کر دوڑ کر شہر میں گیا۔ اسی روز کو میں نے ایک پتھر جہاں پر آپ تیرے۔

کرب و بلا کی زمین ایک ساحل فی سوار نے آ کر اپنی زیادہ کاٹھن کو دیا جس میں لکھا تھا "میرے اس خط کا مقصد یہ ہے کہ میں نے اس میں گورک کر ایک کھلے ہوئے میدان میں ٹھہرا کر اچھا لگا پانی، عمارتوں کی محفوظ مقام ہو جس نے اس کا مقصد کو کھم سے دیا ہے کہ قاتل دہم سے جہاز ہو گا۔" میرے خط کو چھ کر امام حسینؑ بن علیؑ سے مخاطب ہو کر کہا "یہ خط میرا کا یا ہے۔ کچھ ہدایت ملی ہے کہ میں آپ کو ایک کھلے ہوئے میدان میں ٹھہراؤں اور جس عہد یہ کا مقصد ہے یہ خط نہ ہو گا بلکہ آپ نے اسے اٹھ کر ایسے میدان میں فروکش ہوں جہاں نہ سارے سواروں پانی۔" آپ نے ارشاد کیا "میں کو تم اب زیادہ تکلیف نہ دینے کی یہی میں رہے ہو یا ہزارت و ہوتو حاضر یہ مصلحت میں یا کہ ہم قیام کریں۔" جواب دے "میں ایسا نہیں کر سکتا اس لیے زیادہ عہد یہ ایک شخص کو اس امر کی گمانی کے لئے ستر رہا ہے۔" یہ ستر بھی لکھیں نے عرض کیا "اللہ ناز کے بعد جو آئے گا وہ اس سے زیادہ سخت ہو گا اب اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس سے لڑنا آسان ہے نہ بہت اس کے جو آئندہ آئے والا ہے۔" آپ نے "میرے جگہ کرنے میں بہت نہیں کر سکتے۔" یہ میرے راجعہ دیا "آپ اس فریے میں اور سے ساتھ شریک لے چلے دو ایک محفوظ مقام پر دیا ہے فرات واقع ہے اگر اور کے کا تو ہم اس سے لڑیں گے اور اس سے جنگ کرنا آسان ہے اس سے جو ہوا اس کے آگے کا آپ نے مقام کا نام دریافت فرمایا عرض کیا کہ بام نام ہے فرمایا "یہ زمین کرب و بلا کی ہے۔" یہ وہاں پہنچ کر تھا اور کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھی۔

عمر بن سعدؑ کی کربلا میں آمد ۱۰ گھنٹوں کو میں چار ہزار کی فوج میرا فیری عمر بن سعدؑ بنی دھام آ پہنچی اس نے زیاد لے کر کو اس فوج کا سپہ سالار ستر کے حکم کی سرکوبی کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیا تھا اور یہی گورنری کی سندھ کی تھی۔ روانہ ہونے ہی کو تھا کہ امام حسینؑ کا واقعہ پیش آ گیا۔ اپنی زیادہ نے عمر بن سعدؑ کو بلا کر امام حسینؑ کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا۔ عمر بن سعدؑ نے انکار کیا۔ اپنی زیادہ نے کہا "اگر تم حسینؑ کے مقابلے پر نہیں جاتے تو دے گی حذر گورنری راہیں کر دو" عمر بن سعدؑ نے غور و فکر کرنے کے لئے ایک روز کی مہلت مانگی اپنے دوستوں مشیروں سے حضور کیا۔ سب نے امام حسینؑ بن علیؑ کے مقابلے پر جانے کو کہنا کیا۔ رات بھر یہ اس چار ہزار فوج کو قتل کے اشارہ پر ہتھیاروں زیادہ کے پاس گیا۔

اتسرك ملك الفرس وال ربه

لم يوجع مدموماً بفعل حسن

وقى قلبه النار فليس يسي دولها

حسبك و ملك الفرس قسوة عين

”کیا میں تک مدد چھوڑ دوں اور کعبہ کی بجائے خواتین کے پاس میں جاؤں؟“
 لیکن ان کے لئے کرنے سے باز رہا۔ جب اس کا کوئی اثر نہیں ہے اور کعبہ کی حکومت میری
 آنکھوں کی خدمت ہے۔“

اور یہ مدد و شرف کیا کہ مجھ میں امام حسینؑ سے مقابلے کی حالت نہیں ہے۔ آپ شرفاً و کوفہ میں سے فلاں علاقہ انھوں کو حسین
 فرمائیے! انہی زیادہ نے جواب دیا: ”میں تمہارا طبع نہیں ہوں اور نہ تم کو اس امر پر بخیر و کرہ قبول کرتا ہوں! اگر تم حسینؑ کے مقابلے پر تیار
 ہونا چاہے تو میری مدد کرو گی! میں کروں!“ عربین سعد نے مکہ میں سے نکلتے ہوئے کہا: ”میں نے تمہیں کے مقابلے میں جانا منظور کر
 لیا۔ چنانچہ اسی روز چار ہزار عجم کو لے کر ہوئے آپ کے مقابلے پر جا پہنچا اور ایک کامدینچ کر آپ سے کوئی کی طرف
 آنے کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس شہر کے شرفاء اور مسلمانوں نے طلب کیا تھا میں اس شہر کو پرانے گوارہ میں دیکھیں
 جاتے پرانا اور ہوں۔“ عربین سعد نے یہی جواب دیا اور کوئی بھیجا۔

انہی زیادہ کا بانی بند کرنے کا حکم انہی زیادہ نے لکھا کہ ”میں سے بلا کہ بیعت کرو اور بیعت کرنا جو جتنا سبب ہو
 مٹا دینا چاہئے گا اور اگر بیعت سے انکار کریں تو ہے تاں جنگ کرو اور مال پر اور ان کے عزیزوں پر پانی بند کر دو۔“ یہی حکم
 بن سعد نے عربوں و انصار کو سرگرمی پانچ سو آدمیوں کے ساتھ فرات پر بھیج دیا۔ چنانچہ یہ لوگ فرات اور نامہ میں حسینؑ کے
 درمیان حائل ہو گئے۔ (یہ واقعہ آپ کی شہادت سے تین روز پہلے کا ہے) جب آپ کے قاتلے میں پانی نہ ہو گیا اور لوگ
 شہر سے تنگی سے رہے ہیں ہونے لگے تو آپ نے اپنے بھائی موسیٰ بن طلحہ کو پانی لانے کے لئے روانہ کیا۔ ان کے ساتھ
 آدمی بھیجے گئے ہوئے اور بھی ”دار خلافت کی خوشی“ تھے۔ جب وہاں میں طلحہ پہنچا: ”میرے بھائی کو لے کر آؤ تو دشمنوں نے
 تلواروں سے ہاتھ نہام دیا۔“ حسینؑ نے مردوں پر قہر دیکھ کر کعبہ اخلاقی کی سیرت میں سعد کے پاس پہنچا۔ آج سب کو
 دونوں لشکروں کے درمیان میں مجھ سے ملتا۔“ عربین سعد حسب وہ آ یا اور جنگ ہاتھ میں لے کر آئے۔ دونوں آدمی لوٹ کر
 اپنے اپنے لشکر میں آئے۔

مصالحات کی شرائط : یہ چارہ دہا قات کرنے کے بعد عربین سعد نے عید الاضحیٰ میں مذکور لکھا: ”جو ضرورت کے واسطے ہو کہ
 اللہ تعالیٰ نے آئیں متفقہ کر دیا اور اختلاف نہ ہو۔“ سب میں اتفاق یہی کرنا ہے۔ حسینؑ نے یہ تین درخواستیں پیش کی
 ہیں (۱) جہاں سے وہ آئے ہیں وہیں واپس کر دیے جائیں۔ (۲) جس طرح کی طرف ہم چلیں ان کو بھیج دیں۔ (۳) ہم ان کو
 امیر ابو سفیان بن ہذیل کے پاس لے جائیں تاکہ ان کی بیعت کر لیں اس میں تمہاری خوشنودی اور اس کے برخلاف نہ ہو۔
 ہے۔ ان زیادہ نے یہ شرطیں بھی اس کو منظور کرنا ہوں چاہا اپنے شخص کا ہے جو اس پر بیعت کا کام نہ اٹھائے۔

شمر بن ذی الجوشن کا اختلاف : شمر بن ذی الجوشن نے اٹھ کر کہا: ”کیا تم اس درخواست کو قبول کرو گے؟“ (۱) ہم
 حسینؑ (تمہارے ملک میں آ گیا) تمہارے بھائی ہے۔ واللہ! اگر وہ یہاں سے کوچ کر کے چلا گیا اور اس نے تمہارے
 ہاتھ پر بیعت نہ کی تو وہ تم سے زیادہ قوت و شوکت والا ہو جائے گا اور تم سے مقابلے میں کے ضعیف و ناتواں ہو گئے۔ میرے نزدیک

نے اس رائے کو چھوڑ کر ارادہ کیا "اچھے ہے تم ہی ہو ورنہ وقت گزریاں گئیں آتے ہیں فرغنا چاہیے" فرخبر عباسی بھی
آویس کے ساتھ روزگار تفریف لے گئے آئے لی وجہ دریافت کی عمر بن سعد نے اتفاقاً ان کے گھر کا مضمون دیکھا
دیا۔ عباسی نے کہا "ضمیمہ دیکھو۔ ذکر و اہل بیت حسین کو جس خبر کی اطلاع کرنا ہوں۔ یہ کہ کہ عباسی لوگ کہ امام حسینؑ
شدت میں آئے اور ان کے ہمراہی عمر بن سعد کے ساتھ پرکڑے دوتے، بیل، شاتھ کاڑھ کر کھڑے رہے۔ امام حسینؑ نے
عباسی سے کہا "ابن سعد سے جا کر کہہ دو کہ ہم کاشب بھر کی صبر سے دے گا کہ ہم اس وقت رو دیا کر لیں۔ اپنے رب کی نواہی
پر ہوں اور طاعت کو میں صبح کو دہر کا جو ہوئے وار ہے۔ نہ عباسی نے و ابھی ہر کہہ سن سعد۔ "تہا" اس وقت تو تم لوگ
واپس چلے جاؤ صبح تک کی ہم کو پہلیت و رات و اللہ تعالیٰ کی نواہی مانب ہو گا کیا ہائے کا مصافحت کریں گے پانہری کے لئے حر
تین سعد سے خبر مت مشورہ کی۔ "میر ہوئے" تم میرے جو چاہو کرو۔ "میرے انجاء زبیدی نے نقش کام کر گئے کہا۔ "ہوئے انجاء
و کر حسینؑ انی، بطم سے ہوئے اور یہ روزگار سے پیش کرتے تو بھی تم کو قبول نہ ضروری تھا۔" تم میں میں اس وقت لکھتے تھے جو
"سعد کو لو کہیں اچھا قسم ہو صبح کو تم سے ضرور لڑیں گے۔" عمر بن سعد نے حکم کر کہا "اور تم میں یہ یقین ہو جائے تو بھی ہم یہ وقت
نہل جاتے۔" اس کے عزیز اپنی کوئی ہوش بھرتے اور عمر بن سعد، ابلیس جو کراچے لنگر کھاتے ہیں جہ آو۔

حضرت امام حسینؑ کا ہجرت چوں سے خطاب: اس کے بعد امام حسینؑ نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کر کے خطبہ دیا جس
کا مضمون یہ تھا "میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہوں اور اس کی خریف ظاہر و باخفیہ کرتا ہوں اسے اللہ انہی میری تفریف کرتا
ہوں کو تو نے ہمارے بعد و نبوت سے سرفراز فرمایا اور ہم کو تم و ختم قلب غایت کے لئے اہل قرآن کی تعلیم اور دین کی بھلائی۔
میں ہمیر ہاشم۔ یہ ادا کرتے ہیں انہما و علی اپنے ہمراہیوں سے زیادہ دشمنی و باغیہ کہتے ہوں اور نہ ان سے کسی کو بھروسہ نہا
ہوں اور نہ میرے اول بیت سے کوئی زاد و نیک اور نہ ان۔ "جہ یاد ہو گئی شخص رشہ نالو لار کئے دلائے بلبر تم سب کو اللہ تعالیٰ
بڑا سے بڑا فرماتے آگاہ ہو جاؤ۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کل یہ دشمن مجھ سے ضرور نرمی گئے۔ میں تم کو خوشی سے اب نہت
رج ہوں کہ جس کا جس طرف جی چاہت چلا دے۔ میرا کہہ حق اس پر نہیں ہے لیکن مناسب ہے کہ تم میں سے جو شخص میرے
ابلیسیت میں رہے ایک ایک کو اپنے امراء لے لے تم سب کو اللہ تعالیٰ جزائے قہر عطا کرے گا اور اپنے اپنے شہیدوں اور انہوں
کی طرف ہفتی و دستہ نہ کر چلے جاؤ۔ "میرے اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف سے بچائے گی کہ نہ کسی شہید کے خون کے بیات ہیں و اگر
مجھے چاہیے تہہ و سر دھاتی آگتہ نہ کریں گے۔"

ہجرت ہجرت کی وجہ: اس فقرہ و ایام تمام ہوا تھا کہ سب کے حسب پناہ و آئے پنے ہوائی اور کونوں و بھینوں اور
مردانہ بھی ہفتے فکوں سے روانہ کیا۔ "میرے ہمراہیوں نے کہنے کو آپ کے بعد ہم باقی رہ جائیں اللہ تعالیٰ بھی ہم کو یہ دن نہ
دکھائے۔" امام حسینؑ نے فرمایا "اے بنی ہاشم! میں باسملہ و شہادت کافی ہے تم لوگ جاؤ میں نے تم کو خوشی سے
اہانت دی۔ بنی ہاشم جوئے آپ سے بطبع و ہر نہ طلاق سے ہم کی کہیں گے کہ ہم اپنے شیخاں سردار اپنے ہمراہ چلا
تے اور کو دشمنوں کے ہتھ میں پھرنے کے اور ان کے ساتھ اپنے ہمراہی۔ چہا کہ اور ان کے ساتھ ایک عذر و نہ اور نہ ان کے

اور قریبیائی بھائی ہیں۔ ورنہ ایک طرف دین پر ہیں سب تک ہمارے اور چہارے درمیان جنگ نہ ہو جس قبیلہ میں اور تم میں لڑائی پھڑ جائے گی تو محضت اٹھ جائے گی! ہمارا ہر ایک ہی کردار میں ہیں ہمیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت علی اللہ علیہ وسلم کی ذریعہ پر امتحان آزمائش کی غرض سے جٹا کیا ہے۔ بہرہ کو ان (حسین) کی دعا اور مکر وہاں نہ ہو، عید اللہ بن زید کے ذلیل کرنے کو چاہتے ہیں۔ بے شک تم اس سے سوائے ہدی کے اور کچھ نہ دیکھو گے ورنہ ہمارے ہاتھوں کا کاٹے گا تمہارا اسلحہ کرے گا تمہارے معزز اور ممتاز سرداروں اور بھائیوں علی اور اس کے ہمراہی دو ہائی ہیں عروہ جیسے کو قتل کر ڈالے گا۔" و کوفہ نے زہریر کو گالیاں دیں اور لہنا زبانی کہا: "ہفت کر کے کہا: "اللہ! سب تک ہم کھوتے ہیں اور میرے دوست (یعنی امام حسین) اور اس کے ہمراہیوں سے ظلم کے یا اس کو کرتا کر کے اپنے اصرار سے اللہ بن زید کے پاس نہ لے جائیں گے اس وقت تک ہم یہاں سے نہیں گئے۔" زہریر نے کہا: "اے اللہ کے بندو! اپنی مصیبت اپنی خاطر نہ اور محبت کا زہرہ حق ہے کیسے اگر تمہیں ہی کی نہیں کر سکتے ہوتے اس کے سبب چھوڑ دینا صواب ہے یا نہیں چھوڑ دینا؟ اور اللہ کی قسم! ہر ایک نے بھی زیادہ تمہاری اطاعت سے راضی ہو جائے گا۔" شریں امی الخن نے حیران کر کہا: "اللہ تعالیٰ ہر مذکر کے تو نے بیک بیک کر کے دلائل پر بیان کر دیا ہے۔"

زہریر: "اے کینہ بدگمان! تو خوشنما جانور نہ میں تجھ سے خطاب نہیں کرنا اللہ کی قسم! تجھ کو کتاب اللہ سے کچھ نظر نہیں ہے۔ میں تجھے قیامت کے روز سوائی اور اللہ کی قسم! الہی کی بشارت دینا ہوں۔"

شمر: "اللہ تعالیٰ تجھے اور میرے دوست کو فخر عظیم شریعت مرگ جائے گا۔"

زہریر: "کی تو میرا دوست سے ذرا بے انتہائی قسم! میرے ساتھ کی جوت ایسی ہے حسین! نہ ساتھ ساتھ جانا بڑا ہے۔" و کہہ کر زہریر تھوڑی دیر تک خاموش رہے پھر بلند آواز سے کہا: "اے اللہ کے بندو! تم اس کینہ بدوین کے دم کے میں نہ آ جانا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! اس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظام سے نصیب نہ ہوگی جو آپ کے اہل بیت داخل نہ ہائے کا اور ان کے احسان و انصاف کو قتل کرے گا۔" زہریر کہہ کر اٹھ کر امام حسینؑ کے دامن سے ہاتھ نکال دیا۔

خرم بن یزید کی علیحدگی: جس وقت کہ بنی سعد نے امام حسینؑ پر حملہ کرنے کا قصد کیا خرم بن یزید اس کے پاس آئے۔ اس نے دریافت کیا: "کیا تم میرا بھلا کر کے کو تو حسینؑ سے لڑنے کو چاہتا ہے؟" خرم نے جواب دیا: "اے اللہ! اس کی لڑاں سے یہ آسان ہے کہ کو لوگوں کے برکت کت کر گریں اور ہاتھ مل نہو جائیں تم مجھ کو یہ بتانا کہ اس نے دراز جس پیش کی تھیں ان میں سے کس کو منظور کی اور اس کے منظور کرنے میں تمہیں کیا مدد ہے؟" خرم نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! اگر میرے اختیار میں کچھ ہوتا تو میں اس کو منظور نہ دیتا مگر تمہارا اصرار حسینؑ کی برادر خواست کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔" خرم نے کہا: "بہتر بہتر امام حسینؑ کی طرف چلے ایک شخص نے ان کو کے قید میں سے جس کا نام صخر بن اویس تھا۔ چلا کر کہا: "اللہ! تجھے تمہارا کام مہینہ مفہوم ہونے سے تم کو میں نے کسی لڑائی میں اس مرد کو لڑاں پہنچے ہوئے نہیں دیکھا، نہ کوئی شخص اہل کوفہ میں سے یہ خبر ہے تمہاری نصرت کچھ تو میں اس سے خواہر جا۔" خرم نے جواب دیا: "میں اپنے کو بہتہ دراز کے لئے قتل دہا ہوں۔"

مصرع سے سرفراز رہی۔ جو کہ وہ تو کہتے ہیں کہ اس سے پیشتر تو جمہور نے یہ کہہ دیا تھا۔ اللہ کی قسم تو سرخس میں ہر کس نے اسے
 اسے نظیر نے کہا "اگر تجھے اپنی بیوی کا کوئی پتہ آئے تو ہم اس سے مقابلہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ ہم میں سے
 جو نے اور کو دے اللہ تعالیٰ اپنی پکار تجھے دے۔" یہ کہہ کر وہ لوگ جو اب یہاں آئے تھے کہہ کر دوڑے تو یقیناً میں شمال تھری
 سے اور وہاں پہل گئے۔ یہ وہی تھا جس نے کہا "میرے گھر سے ملے گا۔" اور یہ کہہ کر وہاں پہل گئے جو وہاں پہل گئے تھے۔
 لی۔ یہ کہہ کر کے اُن کے لئے میں گھر دے دے کہ جس میں مسند بھی ہے ایک قمار کیا۔ لیکن یہ خبر پہنچے تو انہوں نے توڑی اور نکلے
 اور انہوں نے اپنی رخصت ہوا تو انہیں نصیر نے بھی دیکھا دیا۔ یہ کہہ کر کے توڑ گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 نے اپنے آپ کو ان نصیر کی پشت پر لے دیا اور اسے نصیر کے گھر سے لے کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 جس سے ان نصیر نصیر ہو کر اور وہی اپنی لایا گیا تھا۔ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 کیا "تفہ بونگھو" تو انہوں نے ان کے خلاف کرنے لگے تو ان کے پاس پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 ہوا میں تھکے سے نہ رہنے پڑی۔

مصرع کی طرف سے شہادت ان نصیر کی شہادت کے بعد ہم ان قریب انصاری میدان جنگ میں آئے اور لڑنے لگے
 شہید ہو گئے۔ ان کا بیٹا عمر بن سعد کے گھر تھا اس نے آواز بلند کر کے کہا "پاس میں کتبہ ہے اسے کتبہ (حما) ابانہ" تو
 نے میرے پاس پہل کر کہا کہ اس میں ہے اس کے بعد وہ کہہ کر لیا تھا "یہ ہمارا قیاس ہے" بے جواب دیا "اللہ تعالیٰ نے اس کو
 کر دیا جس کی جگہ وہاں ہے۔ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 اللہ تعالیٰ نے اس کو جس نے جگہ وہاں ہے۔ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 جس سے وہ وہی ہو کر گرا۔ اس نے اپنے پیروں کو اٹھائی لیکن اس کے پاس اس کی پوری کتبہ تھی اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 کے اچھا ہوا۔

شامی الشکر کی پست ہستی آخر میں یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 خرمہ کو مار دیا۔ جو پہلے ان کے گھر سے پہلے یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 تھا کہ یہ ہم میں نہ رہے آئے اور وہ بات بھی نہ چلے گئے تھے کہ اس نے مزاح کہی کہ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 ہوا اور اس نے ہم کو مار دیا۔ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 کیا کہ یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 نہیں کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 تم کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 ہوا اس سے پہلے وہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی
 یہ کہہ کر وہاں پہل گئے تھے اس کے بعد میں کبھی جاؤ اور وہی

ظہار سے سوا چاروں مردوں

اگرچہ وہ جانتا تھا۔ تب کہ جن سعد نے قیوب پر دوت آگ کرنا نے کا حکم دیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا: "تم لوگ مجھ سے لڑو۔ جو مجھ سے لڑا وہ قیوبوں میں حرمات اور نجاست کے سوا کوئی شے نہیں ہے۔ اور قریب کل کرنے کا یہاں تک نہیں کیا اور نہ ہم قیوبوں میں آتش دہنی کے ہاتھ تم سے لڑ سکیں گے۔" زحر بن سعد یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد شمرؑ نے انجوش ملکہ کے اور حسینؑ کے بیچے تک پہنچ کر کہے: "اے محمدؑ! دوزخ میں جانا نصیب ہوا اگر میں اس لیے لوٹ جاؤں"۔ شمرؑ چلا کر کھلی آنکھ کاہر حسینؑ نے ثابت کر کے: "اللہ تعالیٰ تجھے جلائے تو میرے لیے کو جلائے گا جس میں میرے بھائی بیت چہا"۔ شمرؑ نے اس کا کچھ جواب دیا: "میرے بھائی سلمہؑ اور شہت بن رومیؑ نے بھی اس کو شہنشاہی بخشا ہے۔ دو مکانا پادشاہین دو ہجرت کی وجہ سے فخر مانا تھا۔ اور شیعیں کی طرف آگ نکالنے کی غرض سے ہر جانب تاتھ تو میرے بھائی شہنشاہ نے اس کا بدلہ لے کر اچھا کیا امام سے ہمہ دہر کر۔ شمرؑ اور اس کی روک کی فوج پر حملہ کر دیا اور غرضائی (جو اس کے ہمراہیوں میں سے تھا) اور بیت سے سپاہی مارے گئے۔ باغیہ فرجیدہ پر کتر دانی انجوش کو دیکھی تو باغیہ

حسب بیان میں شہادت ہے تاہم شمرؑ کی تعداد زیادہ تھی۔ کثرت کی وجہ سے وہ چاروں پہنچے۔ ان میں کاہر اچھا بیٹا محسن نام تھا اور امام حسینؑ کی طرف سے قسوت جماعت۔ ایک دواۓ دیہوں کے بھی کام آجاتا تھا۔ اس کا سوا چار تھا۔ انجوش کی دکانی کر پناہ دینی تھی کہ نہ ہوتا وقت۔ کیا ابو شامہ صاحبؑ نے کہا: "میں آپؑ کا چاہاں اس ایک میں کہ یہ لوہہ آپؑ سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں اللہ کی قسم آپؑ پر کوئی صدمہ نہ آئے۔ پانچ گاہ جب تک میں آپؑ کے قریب نہ ہوں۔ چاروں کا۔ میں چوتھ ہوں کہ اس پر نہ سب سے ہم اس وقت میں جب کہ ہم لڑا رہے ہیں۔" آپؑ نے دواۓ کو اشارہ کیا: "پس یہاں وقت نماز کا ہے۔ دشمنوں کی طرف اشارہ کر کے ان لوگوں سے کہیں کہ تمہاری دواۓ کے لئے جنگ ہو تو میری دواۓ تاکہ نام نماز چار نہیں۔" ابو شامہؑ یا کسی اور مردی نے کہا: "خیر اسے پیش نہیں۔" حسینؑ نے یہ بولا: "یہ نماز قبول نہ لی جائے گی۔" حسب بیان صبر نے جواب دیا: "کیوں نہ دیا؟" اسے یہ خیال ہے کہ یہ نماز قبول ہوگی اور اس دواۓ کی صلہ سے علیہ وسلم کی تعویذیں ہوں گی۔" حسینؑ نے یہ کہنے میں آ کر حسب کی طرف گھڑا ہوا ہایا۔ حسب نے جب کڑکھلائی۔ حسینؑ نے گھڑے سے دوا چھوٹی۔ گھڑا ہوا تھا۔ حسینؑ دوا کے بل کر پھر پھر پانی کے ہمراہیوں نے دوا کر لیا۔ حسب نے ثابت مردانہ اور جہری سے لڑنے لگے۔ جس نے قہر سے ایک ہتھیار میں بنا سرچھائی جنگجوئی کیا ایک دوسرے ہتھیار سے تیرہ چار۔ حسب جرحی اس کی طرف توجہ نہ دے۔ حسینؑ نے یہ کہہ کر ادا کیا جس سے حسب تیرا رگڑ پڑے۔ جس نے اسے آکر کمر ہار دیا۔

خرابن پڑے کی تھکاوٹ۔ حسب کے حق نہ ہونے سے امام حسینؑ کو کثرت صدمہ ہوا۔ ہتھیار نہیں دیا۔ ایک شہر جانے کے لئے چار ہوئے۔ نو روز ہیر۔ نہ بڑھ کر کہا: "تم آپؑ پر چند ہیراؤں دے دو کہ جو ہیراؤں میں ہمارے ہوتے ہوئے آپؑ میدان جنگ میں نہ رہا۔" امام حسینؑ نے ہیراؤں کو دے دیا۔ شمرؑ نے لشکر میں پناہ کر دیا۔ جب ایک لشکر واپس شہر سے لوٹے تو ان کے فرقہ تک میں حسب باقی تھا اور اس کی بیٹی و بیٹی کے ساتھ کر دینا تھا کہ اس کو بھی نہیں کے لئے تھے۔ ان کا لڑنا تھا۔ شمرؑ نے ایک زانی کا ہوا۔ اسی طرح پناہ ہوا۔ باہر سے آدمیوں کا چشم زدن میں آئے۔ شمرؑ نے ہیراؤں میں آکر کمر ہار دیا۔

١٠٠

۳۹

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible][illegible][illegible]

یہاں پہنچا تو اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: "خدا تمہیں ایسا ہی کرے۔" اس کے بعد اس نے اس کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: "خدا تمہیں ایسا ہی کرے۔" اس کے بعد اس نے اس کے ہاتھوں سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: "خدا تمہیں ایسا ہی کرے۔"

لئے جوئے ۲۰ مقرر ۱۲۰۰ کو تک محدود رکھی گیا۔ اس نکتہ پر یہ کی بیعت کے لئے طلب کیا اس لوگوں نے اس سے انکار کیا اور لڑائی کی طرف متوجہ ہو کر پانچ سو روپے ہتھیار عطا دیئے زہیر کے ہاتھ پر اہل مکہ اچھا نے بیعت کر لی تھی اور وہ لوگ بھی آ کر ان کے پاس جمع ہو گئے تھے جو اہل خروہت بھاگ کر آئے تھے اور کچھ لوگ بغرض اہل اذواءت کی طرف سے آئے تھے۔ عہداتہ بن زہر شامی لشکر سے مقابلہ کی غرض سے مکہ معظمہ سے باہر آئے سب سے پہلے ان کے بھائی منذر بن زہیر نے میدان میں نکل کر شامیوں کو لاکھ لاکھ لشکر سے ایک ٹھیکہ نکل کر مقابلے پر آیا اور وہ ہاتھ پلے نہ کر پا رہا تھا اور سرے نے جرمی قدم لگنے سے جانے منذر نے ٹیکہ تیرا مارا کہ وہ بھی اپنی جگہ پر فائدہ اٹھایا شام نے یہ تک دیکھ کر زہر افراتس کی اور جنگ مطلوب نہ ہو کر ہی آپ طرف سے صورت میں خرمہ و مصعب بن عبد الرحمن بن عوف جلاہ کا ہاتھ کر چلے کر نے لگے دوسری جانب سے عبد اللہ بن زہر شامیوں کو روک رہے تھے۔ شام تک لڑائی کا یہی اندازہ ہا شام جوئے ہی فریقین ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے یہ واقعہ پہلے دن کے خاصہ کا ہے۔

یزید کا انتقال اس کے بعد مصعب بن نیر نے کوہ اہل قیس و قریظہ میں پہنچ گئے نصب کرادیے جو شیبہ بن زید خانہ کعبہ پر حکمرانی کرتی تھی کوئی شخص طواف نہ کر سکا تھا یہاں پر حرم اور پورا مہینہ سفر کا اسی حالت سے گزر گیا۔ یہاں تک کہ پہنچے اہل اول کی بھی تیسری تاریخ انہی شاہیوں نے نہ نہ کچھ پر آگ ہو سالی بچت اور پرانے محل نروک ہو گئے۔ جو لڑائی کا ناسخہ نہ ہوا تو کچھ نہ فرمایا اور ان کی موت کی خبر عبد اللہ بن زہر کو مل اس کے کہ مصعب بن نیر کو معلوم ہو پہنچ گیا۔ عبد اللہ بن زہر نے پورا رہنما "اس کلم بخیر و صلوٰۃ اللہ علیہم کہ اس تم کہیں لڑ رہے ہو تمہارا گھروا سردار مرثیا۔"

عبد اللہ بن زہیر اور مصعب بن نیر نے اسی کو مار ڈالا پھر سب اس کو بڑیا کی موت کا افسانہ ہی نہ ہو گیا عبد اللہ بن زہیر کے پاس پہنچا کہ آج شیبہ کو انکا میں منافق سب دانت آئی تو اوپر سے عبد اللہ بن زہیر اپنے چند ہراہیل کو لے کر نکلے اور اوپر سے مصعب بن نیر ہر دو دنوں اپنے اپنے ہراہیل کو پھونڈ کر ایک گوشہ کی طرف گئے۔ مصعب بن نیر اسے عہداتہ بن زہیر تم زیادہ سختی خلافت ہو آ آ ہم تمہاری بیعت کر لیکن بعد ازاں ہم اور تم شام کو بھیجیں میں اہل شام کا سردار ہوں یہ لشکر جو میرے ساتھ ہے اس میں شام کے بڑے بڑے سردار ہیں وہ اللہ بھری نیت کر لینے سے آپ اور اہل بھی انکاف نہ کریں گے اور میرے اور تمہارے لہجے سے خون و یاری کا دروازہ بند ہو جائے گا لوگ اس دن صبح سے بھر کر رہ گئے۔

عبد اللہ بن زہیر " (وہا انا سے) میں زیادہ تر نہ کروں گا مجھے اس شخص پر جیسے مجھ سے ہو سکتا ہے جس سے لوگ مخالف ہوں اور جس نے بیت اللہ کو لگا دیا ہو اور جس نے اس کی حرمت کا لحاظ نہ کیا ہو۔"

مصعب بن نیر "تم ضرور میرے کہنے پر نکل کر تمہارا اہل میں قائم رہے۔"

یہ سب باتیں جو ان دنوں سرکاری طور پر شائع ہوئی ہیں وہ صرف ایک طرف سے بیان کی گئی ہیں۔

عبداللہ بن زبیرؓ: "میں دانتھیرہ، بقول وفی کا ہرگز اعتبار نہ کروں گا اور نہ میں آخرے میں آؤں گا۔"

”میں نے یہ نہیں سنا“ اظہر ہے کہ یہ شے آہستہ آہستہ لڑکی بات کہتا ہوں اور تو چلا ہے میں تجھے خلافت کی طرف بلاتا ہوں اور تو گھس گھس کر اٹھتا نہیں چاہتا“ اظہر ہے کہ زبیر نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ زبیر مجھ کو یہ کہہ کر اپنے لشکر میں چلا آیا اور نہ نہتی کی طرف کوچ کا حکم دے دیا۔

مضمین میں تحریر کی مدینے کو دیکھو: اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے مضمین میں تحریر کے پس کو بڑھایا کہ میں تمام قوت باؤں کا اہل بیت ہوں۔ اگرچہ یہ ائمہ ہیں مگر ان مضمین میں تحریر نے جواب دیا کہ بغیر ہمارے تمام چلے ہوئے کام درست نہ ہو گا کیونکہ اہل تمام موجود ہیں اور وہ خود خلافت کے حق ہیں عبداللہ بن زبیر اس امر پر راضی نہ ہوئے اور ان میں وہ گئے اور مضمین میں تحریر مڑی یہ نزاع کوئی کرنا نہ چلے گیا۔

بنواسیہ اور شریعہ کی رو سے اس کی موت سے بیحد غم میں تھیں۔ ان کی مجلس کا ذکر جس کو کاتب شام سے ہاتھ تھے اس کی سوائی بھیجیں اپنے خیمہ میں سے وہ لوگ اپنی جماعت سے باہر نہ جاتے تھے بلکہ ان کے اندر ہی رہنے کے ساتھ ساتھ کمر شام کی طرف کوچ کر رہے اور ان ہی کے ساتھ وہ بیانیہ بھی لکھ کر لے جاتے تھے۔

معاویہ ثانی بن زیادؓ: خواہے اور نظر شروع ہو کر وہ اس وقت دمشق پہنچا جبکہ معاویہ بن زیاد کے ہاتھ پر اہل کین حکومت بیت کر چکے تھے لیکن یہ صرف تین مہینہ حکومت کر کے مر گیا اور بعض کا قول ہے کہ چالیس دن حکومت کر کے اسی بن زیاد کا دل کی عمریں داخل کی کہ ہر کیف اے نے اپنے آخری زمانہ حکومت میں لوگوں کو جمع کر کے حمد و ثنا کہے بعد قتل کیا۔ اہل کین کا یہ تصور تھا "اے لوگو! اہل تم پر حکومت کرنے سے بعد وہ جہنما میں سمیٹ کر عرین الخطاب کے بیرونی کرتا ہوں جیسا کہ تمہوں نے جو دیوے کو درباب شرعی ظالمہ قہر کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ میں بھی تم لوگوں کو اختیار دیتا ہوں کہ جس کو مناسب سمجھو خلافت کے لئے اس کو منتخب کرو"۔ اسی قدر نظر کر کے نے بعد معاویہ بن زیاد کے گلہ مر اہل جلا گیا وہ یہ پیر لکھ دیا ہر آج اب۔

اور اہل کربلا اپنے لئے چوتھیں ہزار کوئی بھی سلیمان بن مسراقہ امی کے دکان پر جمع ہوئے اس مجمع میں سب میں اعلیٰ قرار میں
 جب اللہ نے اس میں نیک نیتی، عبادت، دلگیری اور دماغ میں شعلہ افشانی وغیرہ وسوساں بھی موجود تھیں، بڑے بڑے وکھرا نے بعد
 ان لوگوں نے غرض طلب سادہ و خوں حسین بن علی سلیمان بن مسراقہ کو اپنے ہاتھ پر بیٹھ کر سلیمان بن مسراقہ کو دوسرا
 اسلام سے خط کتابت کرنے لگا۔ جس میں خط لکھ کر سلیمان بن مسراقہ کو بھیج دیا، جس میں لکھا کہ "میں نے اپنے
 رائے سے متفق ہوئے اور خون حسین نے عداوت میں چڑھ کر اپنے حق و باطل کو اس کی حقیقت پر بھی لکھ دیا، یہاں تک کہ سلاطین
 پرانی اور جدیدیاب عرب یا کوئی نے حسین بن علی کو اپنے لئے کئے گئے کچھ سلیمان نے جواب دیا: "خبردار! اس کا وقت نہیں آیا
 اس وقت تک کہ جسے جسے موت سے آگاہ کیا گیا ہو، وہاں ہم نے ہم کو انکس چہا قسم کیا، اپنا امر آج تک ہٹانے کو خوش کرتے
 رہا۔" پس سلیمان بن مسراقہ نے حسین بن علی کو خط لکھا کہ "میں نے وہ سادہ سے رابطہ کیا ہے، اگر تم کو کوئی لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل کر لیا، جو
 میرے بعد ان کو لے کر، میں حریص ہوں، زیادتی صرف سے کوئی کاروبار تھا، کرتے سے نکالنا، یا اس بعد اللہ بن زبیر کی
 خلافت کی بیعت نہ ہو۔"

پھر اور اہل کربلا کے لئے چوتھیں ہزار کوئی بھی سلیمان بن مسراقہ امی کے دکان پر جمع ہوئے اس مجمع میں سب میں اعلیٰ قرار میں
 جب اللہ نے اس میں نیک نیتی، عبادت، دلگیری اور دماغ میں شعلہ افشانی وغیرہ وسوساں بھی موجود تھیں، بڑے بڑے وکھرا نے بعد
 ان لوگوں نے غرض طلب سادہ و خوں حسین بن علی سلیمان بن مسراقہ کو اپنے ہاتھ پر بیٹھ کر سلیمان بن مسراقہ کو دوسرا
 اسلام سے خط کتابت کرنے لگا۔ جس میں خط لکھ کر سلیمان بن مسراقہ کو بھیج دیا، جس میں لکھا کہ "میں نے اپنے
 رائے سے متفق ہوئے اور خون حسین نے عداوت میں چڑھ کر اپنے حق و باطل کو اس کی حقیقت پر بھی لکھ دیا، یہاں تک کہ سلاطین
 پرانی اور جدیدیاب عرب یا کوئی نے حسین بن علی کو اپنے لئے کئے گئے کچھ سلیمان نے جواب دیا: "خبردار! اس کا وقت نہیں آیا
 اس وقت تک کہ جسے جسے موت سے آگاہ کیا گیا ہو، وہاں ہم نے ہم کو انکس چہا قسم کیا، اپنا امر آج تک ہٹانے کو خوش کرتے
 رہا۔" پس سلیمان بن مسراقہ نے حسین بن علی کو خط لکھا کہ "میں نے وہ سادہ سے رابطہ کیا ہے، اگر تم کو کوئی لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل کر لیا، جو
 میرے بعد ان کو لے کر، میں حریص ہوں، زیادتی صرف سے کوئی کاروبار تھا، کرتے سے نکالنا، یا اس بعد اللہ بن زبیر کی
 خلافت کی بیعت نہ ہو۔"

پھر اور اہل کربلا کے لئے چوتھیں ہزار کوئی بھی سلیمان بن مسراقہ امی کے دکان پر جمع ہوئے اس مجمع میں سب میں اعلیٰ قرار میں
 جب اللہ نے اس میں نیک نیتی، عبادت، دلگیری اور دماغ میں شعلہ افشانی وغیرہ وسوساں بھی موجود تھیں، بڑے بڑے وکھرا نے بعد
 ان لوگوں نے غرض طلب سادہ و خوں حسین بن علی سلیمان بن مسراقہ کو اپنے ہاتھ پر بیٹھ کر سلیمان بن مسراقہ کو دوسرا
 اسلام سے خط کتابت کرنے لگا۔ جس میں خط لکھ کر سلیمان بن مسراقہ کو بھیج دیا، جس میں لکھا کہ "میں نے اپنے
 رائے سے متفق ہوئے اور خون حسین نے عداوت میں چڑھ کر اپنے حق و باطل کو اس کی حقیقت پر بھی لکھ دیا، یہاں تک کہ سلاطین
 پرانی اور جدیدیاب عرب یا کوئی نے حسین بن علی کو اپنے لئے کئے گئے کچھ سلیمان نے جواب دیا: "خبردار! اس کا وقت نہیں آیا
 اس وقت تک کہ جسے جسے موت سے آگاہ کیا گیا ہو، وہاں ہم نے ہم کو انکس چہا قسم کیا، اپنا امر آج تک ہٹانے کو خوش کرتے
 رہا۔" پس سلیمان بن مسراقہ نے حسین بن علی کو خط لکھا کہ "میں نے وہ سادہ سے رابطہ کیا ہے، اگر تم کو کوئی لوگوں کو اپنی جماعت میں داخل کر لیا، جو
 میرے بعد ان کو لے کر، میں حریص ہوں، زیادتی صرف سے کوئی کاروبار تھا، کرتے سے نکالنا، یا اس بعد اللہ بن زبیر کی
 خلافت کی بیعت نہ ہو۔"

[illegible][illegible]

بوز قسرت کا آخری فیصلہ ہوا۔ پاپہ تھا کہ آفتاب غراب ہو گئے۔

رفاعہ بن شداد کی پسیالی، لشکر کشا ہے لشکر گاہ میں داخل آ یا اور قادیان نے اپنے ہر اہل بیت کا چادر لیا تو معلوم ہوا کہ زیادہ حصہ میدان جنگ میں موت کی فتنہ سوا ہے اور باقی حصہ اسے چھوڑ چکے ہیں اس میں سے اکثر دشمنی اور دشمنوں نے ختم نہیں کھائے وہ اس قدر تھک گئے ہیں کہ دشمنوں سے زیادہ اتریں۔ چنانچہ وہ مجبور ہو کر شب ہی نو میدان جنگ چھوڑ کر کوٹہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ فریق مخالف سے میدان جنگ خالی ہے۔ دشمن بھی گیسر نے اس کا قادیان قبضہ نہ کیا اور یہ لوگ چلتے چلتے قریب پہنچے۔ زفر بن الحارث نے تین روز تک ٹھہرائے رکھا۔ دعوت کی بچے تھے روزہ راوسرہ نے کر کوٹہ کی جانب رخسے کیا لیکن ازاں اس میں خلیفہ بن ابیہان اہل مدائن کو نے کر بیت تک تو پہنچے لیکن یہ خبر بدین کو لوٹے تھے بنی بنی فریہ مدی سے ملاقات ہوئی جو اہل بصرہ کو لا رہے تھے صاحب سلامت کے بدولائی کا حال۔ تھلا اور قادیان کے انتظام میں قیام کیا۔ جب وہ صبح اہل بیت پہلے آئے تو دشمنوں کو اس کے گلے کا زخموں کی دیر تک خوب بھونک بھونک کر روئے اور ایک شب اور دو قیام کے بعد اپنے اپنے شہروں کی طرف روانہ ہوئے۔

عبداللہ بن عبدالمطلب کی ولایت۔ عہد میں مروان بن الحکم کے اشرارے سے اس کے ترکوں عبدالمطلب و عبدالمطلب کی ولایت عہد کی گئی مروان بن سعید بن الحاکم صاحب بن زید کو گستاخ دے کر دمشق میں مروان کے پاس دیا گیا کہ مروان کو یہ خبر ملی تو خود ہی اپنے ترکوں کی بیعت اپنے کا یہ جیل کھلا کر مروان بن سعید بنی احسان یہ کہتا ہے کہ مروان کے بعد خلافت کا مستحق میں ہوں اس وجہ سے حسان بن ارمیہ میں بھرا ہوا کہ مروان بن سعید کے بیانات ظاہر کئے اور یہ کہا کہ میں اپنے ترکوں عبدالمطلب و عبدالمطلب کی ولایت عہد کی بیعت لینا چاہتا ہوں تم اس کے ترک ہو جاؤ گے روز ثمر کے وقت اس نے دشمن مروان کے پاس آئے تو حسان نے کھڑے ہو کر کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگ ابھر کر انہیں سے بھلائی کے دعوے دار دے والے ہیں اس تم لوگ انھوں اور عبدالمطلب و عبدالمطلب بن مروان و عبدالمطلب بنی امیہ کی ولایت عہد کی بیعت کر لو۔ کسی کے کان پر جو نہ ملے سب نے بیعت کر لی۔

بیعت عبدالمطلب۔ ۳۰ رمضان ۶۶۱ کو دشمن میں مروان کے مر جانے پر ہو گئے اس کے لئے عبدالمطلب کے ہاتھ پر بیعت کی اور یہ تخت نصیب ہوا اس کو نوٹ ابوالموگ کہتے تھے اس وجہ سے کہ اس کے ترکوں و فہد سلیمان بن زیاد اور ہشام نے حکومت و سلطنت کی تھی اور چونکہ اس کے سوا دشمنوں سے اکثر خزانہ جاری رہا تو خاقان اس پر گہیاں بیٹھا کرتی تھیں۔ یاسی خانہ ابوالمطلب سے و دیکھا جاتا تھا اس کی اس کا ۴۴ م مائے تھا جو فہد بن الحاکم بنی امیہ کی آخری تھی۔

خوارج کی بغاوت۔ اس میں کوٹہ سے خوارج نے علم جہاد سے منہ پھرا کر ان کا سردار نالی بن اوزوق تھا۔ اہل بصرہ کے اختلاف کے سبب ان کی قوت کو یک کونہ منہ کام حاصل نہ گیا تھا عبدالمطلب بنی حارث نے مسلم بن حسان بن کریم بن دبیہ بن ابیہ کی سرکوبی پر مامور کیا انہوں نے یمن پر کایان بن باب قیر کی اور بصرہ پر حارث بن بدوہدانی کو مقرر کیا لیکن اوزوق کا سینہ جید وین ہال اور بصرہ میں ۶۷۲ تک اس سردار کی سر قادیان۔ مقام دولاب (مرز بن احمد) پر ۱۰ جمادی الثانی ۶۷۲ میں

کرتے ہوئے کھڑا تھا عبداللہ کے شیر و سائے عراق کی طرف بڑھنے کی مخالفت و مخالفت کی لیکن دو دن کے مشوروں کو نظر انداز کرتے ہوئے عراق کی طرف روانہ ہو گیا۔ مصعب کو اس کی روانگی کی اطلاع ہوئی مصعب بن عوف کو یہ اطلاع ملنے پہنچا اور اس معاملہ میں مشورہ طلب کیا۔ مصعب ان دنوں سرزمین قادس پر خوارج سے نڈر رہا تھا۔ عمر بن عبید اللہ بن مسعود فاروق کو بتائی کہ عاتق سے معاویہ کی کہ راجھا تھا اور جنگ خوارج پر اس کی بجائے مصعب مامور کیا گیا تھا یہ مدد مل اس زمانے میں وہ تھا ایک مصعب کو کوفہ کی گورنری دی گئی تھی۔

خالد بن عبید اللہ کا آخری حج۔ خالد بن عبید اللہ بن خالد بن اسید (عبداللہ بن مروان کی جانب سے) بخیرطوبہ پر ہجرت کرے جس کی پابندی عمر بن ابی ذر کے ہاں تھی۔ خالد بن ابی ذر کے پاس مقیم ہوا عبداللہ نے عبید اللہ بن عاتق کی یاد کی منیہ کو اس کی تکلیف پر روانہ کیا۔ اس سے اور عمر بن عبید اللہ بن عمر سے حرکت کر آئی ہوئی۔ بلاخر اس امر پر مصالحت آئی کہ عمر بن ابی ذر خالد کو ہلاک نہ کرے۔

عمر بن عبید اللہ کی معزولی۔ خالد کے خالد بن کے بعد مصعب ہجرت کرے خالد کو گرفتار کرنے کی غرض سے کیا لیکن وہ اس نے آنے سے پہلے فرار ہو گیا تھا۔ عمر بن عبید اللہ بن عمر بن عاتق فاروقی ہوا خالد کے عمر بن ابی ذر کے ہاتھوں میں آکر ان کے کلمات منہ پر دے۔ سر اور اذہاں مسدود تھیں۔ مالک بن مسیح کا مکان گرا دیا۔ مالک کو کوٹ لیا اور عمر بن عبید اللہ بن عمر کو سکوت و دس سے معزولی کر کے مصعب بن ابی سفيان کو مامور کر کے کوفہ چلا آئے۔ اس کے ساتھ دھوکا بھی تھا۔ اس نے کوفہ میں انتقال کیا اور وہیں عمر بن ابی ذر کے ہاتھوں میں عبداللہ کے مقابلہ پر لگا اور مصعب کو ابی سفيان کے ساتھ روانہ کرنے کا اہم بھروسہ نے اس سے انکار کر کے بھروسہ ہو کر مصعب کو جنگ خوارج پر ابی سفيان کے مصعب نے روانگی کے وقت کہا کہ ابی سفيان نے عبداللہ سے عداوت کر کے اسے سازش کر لی۔ یہ سن کر خالد نے ان کے خلاف سے مجبور نہ کر دیا۔ لیکن مصعب نے اس پر توجہ نہ کی اور اہم بن اشتر کو (جو کہ موصل و دیرہ پہنچا) مامور کیا۔ ابی سفيان کے لکھنے کا اصرار نہ کیا اور آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ عبداللہ کے متعلق لکھنے پر اس کا بھائی محمد بن مروان خالد بن عبید اللہ بن عبید اللہ بن اسید تھا قرطبہ کے قریب پہنچ کر دیر سے ڈال دینے و فتنہ مٹانے کا بیڑا بنے اور اپنے لاکے ڈال کر ایک لشکر کے ساتھ ان کے عہدہ کر دیا۔ محمد عبداللہ کے یہاں سے کوفہ کے مصعب بن زبیر کے لشکر کے قریب پہنچا پھر بن زبیر بھاگ کر مصعب سے آغا۔ عبداللہ ابی سفيان سے بغرض و دشمنی کا خیال بت کرنے کا اصرار نہ کیا۔ یہ کام نہ کرے۔

مصعب بن زبیر کے قتل اور اہم بن اشتر کے قتل۔ دو دنوں میں اشتر نے مصعب کے دو بڑے ایک خط منہ پر ڈال دیا۔ مصعب نے کھول کر پڑھا جس میں عبداللہ نے اشتر کو لکھا تھا: "تم میرے پاس چلے آؤ میں تم کو عراق کا گورنر مقرر کر دوں گا۔" مصعب نے ابن اشتر سے کہا: "کیا تم جیسا شخص تھرے میں بجائے گا؟" ابی سفيان بن اشتر نے جواب دیا: "میں خود و خیانت کا قبیح ہوں گا وہ عبداللہ کے قتل کے قریب سے بھاگے ہوئے اور مرداروں کو ابی سفيان لکھا ہے اگر تم میرا کہنا نہ تو ان سب کو قتل کر دو انہیں بہت تک و دیر تک مٹا کر دو۔" مصعب نے ان سے اختلاف کیا اور ابی سفيان عبداللہ سے سازش کر کے

لیکن جس وقت فریقین کا مقابلہ ہوا وہاں ہلچل بھاگ کر تھب کے پاس چھا گیا اور اپنا اثر کے ساتھ ہو کر پڑا وہاں تک کہ ابن اشتر مارا گیا اور ہڈیوں کو کھنڈ چھپ گیا عبدالملک نے کوفہ پر قبضہ کرنے کے بعد اسی کو امان دے دی۔

عبداللہ بن حزام کا قتل اسی سے فخر ہم لکھ آئے ہیں کہ خراسان میں عبداللہ بن حزام سے بنو ہاشم نے مخالفت کر لی تھی اور یہ لوگ تین گروہ ہو گئے تھے۔ دو فریق تو جنگ سے روکے رہے باقی تیسرا گروہ جس کا سر داؤد کثیر بن داؤد کا مصری تھا اور جس سے نیک پو رہی ابن حزام نے رو ہاتھا۔

عبدالملک نے مصعب کے مارے جانے کے بعد عبداللہ بن حزام کو اس مضمون کا خط لکھا "تم میری بیعت کر رہے تھے تم کو سات برس کا خراج خراسان سنا کر کہو"۔ یہ خط ایک شخص جو مدحاسین مسجد سے خطا کے دروازہ پر عبداللہ بن حزام نے پڑھ کر کہا "اگر سلیم کا عاصر میں خدا کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تم کا دارا ہوتا لیکن اب تم اپنا یہ خط کھاؤ"۔ چنانچہ اس نے کھالیا۔ عبداللہ بن حزام کی طرف سے سر کا عالی کثیر بن دشاہ بھی تھا عبدالملک نے ان کو زمانے میں اس کو بھی خط لکھا تھا اور خراسان کی حکومت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ اس نے اور اہل اہل مرو نے عبداللہ بن داؤد کی بیعت تو کر عبدالملک کی بیعت کر لی۔ عبداللہ بن حزام وہاں کی اطلاع ہوئی تو اس خوف سے کہ کثیر بن داؤد اس کے پاس آجائے اور اہل بیت کا پیغام دے اس کے ہم آہنگ نہ ہو جائیں تبھی کو چھوڑ کر مرو کی طرف روانہ ہوا تبھی نے نقاب کیا مرو کے قریب ایک قریہ میں مقام ہو گیا۔ ایک سخت لڑائی کے بعد تبھی کے ہاتھ سے اس کا حزام مارا گیا تبھی نے اسی وقت شیعیان کی بشارت عبدالملک کے پاس بھیجی تھی کہ کثیر بن دشاہ اہل مرو کو لے ہوئے آجائے عبداللہ بن حزام کا سر کاٹ کر عبدالملک کے پاس روانہ کرنے کا قصد کیا۔ تبھی نے روکا تو کثیر نے ایک گلائی کھینچ دی۔ جس سے اس کا سر ٹوٹ گیا اور گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اسی کے بعد حزام کے سر کا عبدالملک کے پاس یہ خبر کرنے کے لئے اس نے عبداللہ بن حزام کو مارا ہے بھیج دیا اور خود حکومت خراسان پر قابض ہو گیا۔

پہلے کا یہ بیان ہے کہ عبداللہ بن داؤد کی شہادت کے بعد عبداللہ بن حزام مارا گیا ہے اور عبدالملک نے اس کا سر اس کے پاس بھیج دیا تھا اور اپنی بیعت کرنے کو لکھا تھا عبداللہ بن حزام نے اس کو قتل دے کر کھن پھانڈا اور عبداللہ بن داؤد کے زیر کے لڑکوں کے پاس بھیج دیا کہ اس کے بعد عبدالملک کے قاصد کے ساتھ وہ ہرگز نہ گیا جس کو ہم دے رکھا ہے۔

سلیمان بن خالد کا قتل عبدالملک نے شام و عراق پر قبضہ حاصل کر لینے کے بعد مروہ میں انتہی کے کبر گردی چھ پزار آدمیوں کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مدینہ منورہ میں جب تک دوسرا حکم نہ ملے داخل نہ ہونا تبھی کے پزار آدمیوں کو ان دنوں عبداللہ بن داؤد کی طرف سے حرث بن عاتلہ اپنی حرث میں مصر میں مدینہ منورہ کے گرد گھومتے ہوئے مدینہ منورہ میں آتا تھا۔ جب عبداللہ بن داؤد سے کچھ چھڑ پھاڑ نہ ہوئی تو وہ (مروہ) حسب حکم عبدالملک شام کو لوٹ گیا اور حرث بن عاتلہ مدینہ منورہ میں آئے تبھی عبداللہ بن داؤد نے سلیمان بن خالد وراقی کو کثیر و فزک پر مامور کر کے روانہ کیا اور عبدالملک

عبداللہ نے اس درخواست کو منظور کیا اور طارق کو حجاج کی کہ اور پر مامور کیا۔ طارق نے قلعہ کو فتح کر کے اس کو دارالبرکت مقرر کیا اور اسی دار (عبداللہ بن زبیر کے گورنر) کو نزل کر ایک شاہی شخص کو اس کی جگہ تعین کیا اور مقرر کیا۔ یہ چار بڑے آدمیوں کی صحبت سے کہ مشرق کی طرف روانہ ہوا۔

خاندان کعبہ پر سنگساری اس سے پیشتر حجاج بن یوسف حرام باندہ کر کہ میں داخل ہو گیا تھا اور ہر مہمان پر قیام پانچ برتنوں کو اس کے ساتھ دو دن میں شریک ہوا۔ نہ تو طرف پہلا نہ سہا و نہ دوسرے کے درمیان سی کی اور عبداللہ بن زبیر کو گرفتاری میں لایا گیا۔ اس سے روک دیا۔ مجبور ہو کر انہوں نے کسی میں قربانی کی حد لاکھ انہوں نے حجاج کو حلف اور کسی سے منع نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد حجاج نے کہہ دیا کہ جس پر تجھے صوبہ کرنا ہے اور ہر محترم پر پتھروں کو دینا۔ یہ سنا کہ اتفاق یہ کہ عبداللہ بن زبیر بھی حج کو آئے تھے حجاج بن یوسف سے کہلا گیا سنگساری موقوف کر دوا تہ تعالیٰ کے بعد اس کے محرم مکان کی زیارت کو آئے ہونے میں لکھ دی کی وجہ سے یہ صوفی کر سکتے اور وہ باقی ماندہ روہی کر سکتے ہیں حجاج نے نہ مانع اسے نہا کر تک سنگساری موقوف کر دی جو انی ایام حج ختم ہونے حجاج کے ملاوی نے چاروں طرف یہ ملاوی کرادی کہ تم لوگ پناہ اپنے قہر کو کہ وہاں جاؤ انہم ان زبیر پر پھر سنگساری کر دیا جائے ہیں میں کرنا چاہوں کہ تہ قلعہ اپنے اپنے شہر میں کی طرف روانہ ہو گئے اور حجاج بن یوسف کے لشکر میں نے شہر سے پھر برساتے شروع کر دیئے۔ خاندان کعبہ پر پھر کا بیچن تھا کہ آسمان سے ایک ترک کی آواز۔ بالی دی اور بالی دنی اور دیکھ یہی حالت قائم رہی کہ لوگ دیکھ لکھ شام کے اس خود ک آواز سے نہ کر رہے تھے کہان نے کہ تم لوگ نہ فرود نہ ملے یہاں تھا ہوں اور یہاں تک بچا ہوں ہیں تم لوگ خوش ہو کہ میری فتح یابی کا نشانہ آچکا اور ہر ساتہ اتفاق سے ایسا زبیر کے ہمراہیوں میں سے ایک خود انھوں پر چڑھ کر گئی اور اس مدد سے وہ لوگ مرنے والے تمام کہ اس سے بہت بڑی مسرت ہوئی۔ حجاج بن یوسف نے خوشی میں آ کر خود تعین سے پھر برساتے شروع کر دیئے۔ بلا سے پھر عبداللہ بن زبیر کے روبرو آ کر کہتے تھے اور یہ گھر سے گئے فہار پڑھا کرتے تھے۔

ملکہ معتزلہ کا محاصرہ ایک عرصہ ملازم یہ لائی ای انداز سے جاری رہی یہاں تک کہ طویل عرصہ سے اہل مکہ کا سرخس ہو گیا۔ ایام سے کوئی راستہ رسد کے لئے نہ تھا۔ لوگ شدت محو کے پریشان ہوئے تھے۔ عبداللہ بن زبیر نے اپنے غور سے کوئی کار کے کشت قیام کر دیا۔ اگر ان کا یہ عام ہو گیا کہ ایک مرنے کی درہم کو دھونے سے نہ ملتی تھی۔ عبداللہ بن زبیر کے حکامات نے اس کو مجبور کیا اور جت جڑ سے ہونے تھے یہ نگر انجام میں دیکھنے میں سے صرف اس قدر دریافت کرتے تھے جہز کہ لوگوں کے بچا۔ حیات کے لئے کافی سمجھ پاتا تھا۔ حجاج بن یوسف یہ دیکھ کر ہراساں ہوئی کہ اس نے لگا اور حوفاہ بن زبیر نے ہراساں کو ان کے ساتھ کر لیا۔ تقریباً دس ہزار آدمی ان سے ملے۔ یہاں کہان سے آئے تھے ان لوگوں کے جنہوں نے ان کو حاصل کرنے اپنے ذاتی مدد سے ملے کی اختیار کی تھی عبداللہ بن زبیر کے اہل کے حوہ و حبیب بھی تھے جنہوں ان کا تیسرا لاکھ ان کے ساتھ ہو کر براہ راست پہنچاں کیا۔ کہ اور مردانگی پاکر صبح صبح کو گئی کہ آ گیا اور بیان عبداللہ بن زبیر

کی طہارت کے بعد جان میں یوسف نے اپنے شکر پیاں جمع کر کے خیر دیا۔ "تم لوگ عبد اللہ بن زبیر کی قوت کا اندازہ لگا چکے ہو۔ ان کے صراخوں کو دیکھ لیا ہے وہ اس قدر کم ہیں کہ اگر تم ان ہر ایک ایک مٹی نگر پیاں بچھو تو وہ بکر مر جائیں گے یا اس مرد و بھگ کے پیات سے تم سے بڑے ہیں۔ اسے شام کے دواہر، دواہر صبح و شام، صبح کے میدان میں کھیل چاہو عبد اللہ بن زبیر بے وقوف نہ سمجھتا کہ یہاں ہے۔"

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اس نبی انصاری ہوئی تو وہ اپنی ماں اسامہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: "اے ماں! مجھے لوگوں نے دھوکا دے کر لال کیا یہاں تک کہ میرے لڑکوں نے مجھے دبا لیا کہ میں دغا کو چاہوں تو چاہیں مجھے دے دیجئے ہیں آپ کی اس بات کا بارے ہے؟" اسامہ نے جواب دیا: "تم اپنے معاملے کو مجھ سے زیادہ چھانچو۔ لیکن اگر تم حق پر ہو اور اس کی طرف لوگوں کو بلاتے رہو تو جو بے وقوف ہو گئے یا زحمت ہمارے ہمارے اس راہ میں مارے گئے تم اپنی گزشتہ زندگی میں رہنا کہ وہاں سے گئے تو عمر کے اس سے بھلیں اور اگر تم نے دغا کے معاملہ کرنے کا قصد کیا تھا تو تم بہت غلط افلاں انسان ہو تم نے اپنے گویاں چک کر اور ان لوگوں کو بھی جو چھانچتے اور دیکھتے ہو کہ میں حق پر تھا لیکن یہ ہے صراخوں نے مجھے دھوکا دیا اس سے میں گھڑ ہو گیا تو یہ نفس کیوں اور یہ خدا کی کائنات ہے۔" عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: "مجھے خوف اس امر ہے کہ قتل کے بعد مجھے وہ لوگ شاہ گزیر کے واسطے پرچہ عالمی گئے۔" اسامہ رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: "میرے بیٹے! بکری جب ذبح کر کے ادا ہو تو مال بچنے کی اس پر وہ بکری تم کو جو کر رہے ہو بصیرت کے ساتھ نہ چھوڑو اور خدا تعالیٰ سے وعدے کا خیال رکھو۔"

عبد اللہ بن زبیر نے اپنا دماغ کے سر کا لبر لے کر کہا: "میری بھی ایک ماں تھی جس وقت تک نہ مجھ دنیا کی خواہش ہوئی اور نہ حکومت کی تھانہ کو اس کام کے اختیار کرنے پر صرف اس امر نے مجھ پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کی پابندی نہیں کی جاتی تھی اور نہ ممنوعہات سے ٹوک پر چڑھ کر تھے اور میں جب تک میرے دم میں دم رہتا رہا نہ حق کے لئے لڑتا رہتا۔ لیکن میں نے یہ سب سمجھا کہ آپ سے بھی اس امر میں دماغ لے لوں مگر آپ نے میری بھیموت اور ذیادہ کر دی اور میرے میری اس آبی ضرور مارا پلاؤں کہ تم زیادہ مضبوط ہو اور مجھے اللہ تعالیٰ کے سیر دلدرد و تمہارے طے کے نے بھی فعلی تا جوتو کے کتاب کا قصد نہیں کیا اور نہ کسی امر میں سہم و کار کی طرف توجہ کی ہے جو میں نے وعدہ کی ہے نہ کہ پر علم کیا ہے اور نہ کسی ظلم کا معین وہ دیکھا اور نہ میں نے حق الامکان اللہ تعالیٰ کی سرش کے خلاف کوئی کام کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ اس امر کو اپنے نفس کی آفت کی غرض سے مجھے ظاہر کرتا ہوں بلکہ اپنی ماں کی تپائی غرض سے کہ میں نے اسامہ پر نہیں سمجھے اس پر ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا جزائیل مظاہرات کا تم اللہ تعالیٰ کا نام نے نہ نہیںوں پر عمل اور ہو اگر غیبیاب ہو گئے تو مجھے تمہاری حق سندی سے سب سے ہوئی۔" پھر سچ کر کہا: "اچھا میں بھی تمہارا انجام کا رہا کہنے کو چلتی ہوں۔" عبد اللہ بن زبیر نے کہا: "آپ تکلیف نہ کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی نہ کیجئے گا" اسامہ کی باتوں میں ان

باب : ۷

عبدالملک بن مروان ۳۷ تا ۸۶ھ

تاج کا اٹل مدینہ پر ظلم و ستم کا مایہ کیے بعد تاج کے مقرر میں دشمن ہو۔ مسجد کرامت میں اور چھوٹی سے بھائی
کر یا اور مال سے عبدالملک کی بیعت لے کر مدینہ منورہ چلا گیا اور وہیں وہیں تک پھیرا۔ اہل مدینہ کو اس پر کھائیں طلاق
کا یہ عمل کچھ کرتے تھے ان کی ذلت و رسوائی بھی واپس لے کر فرار کرنا نہ تھیں کیا۔ صحابہ کی ایک جماعت کے ہاتھوں پر سید
کرم ترانے میریں کراریں جیسا کہ دوسروں کے ساتھ کرنا تھا۔ غلطیوں لوگوں کے جائز ہیں عبداللہ بن عبداللہ و انس بن
عبداللہ و اہل بن سعد تھے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ سے پھر مکہ معظمہ کی طرف آئے۔ اب مدینہ دارالمنہدی کی بنائے گئی ہے۔
کے بہت سے اقوال و قصص کہے جاتے ہیں جس کے ذکر سے یہ ظاہر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ختم بخشنے والا ہے۔

خاصہ کہ عبدالملک کی تعمیر بیان کیا جاتا ہے کہ اسے جس عبدالملک نے خدائی کو مدینہ منورہ سے متزلزل کر کے توجہ کو ہاں کا حاکم
مقرر کیا تھا۔ اسی عبداللہ بن عبداللہ بن زبیر کے بنائے۔ "عبداللہ بن زبیر" کے جراحہ کو مدینہ منورہ سے ہرگز نہ لایا اور انہیں وہاں
اس کی تعمیر کرانی میں بنایا۔ یہ دونوں عبداللہ بن زبیر کے بنائے۔ اس کو طاعن آیا تھا عبدالملک اسے کہتا تھا کہ عبداللہ بن زبیر اس
روایت میں جس کو اس نے ام المومنین عائشہ سے روایت کی ہے صادق نہیں تھا۔ یہی جب عبدالملک کو اس روایت کی صحت کیا
تھا یہی ہو گئی تو یہ کہنے لگا کہ مجھے یہی پتہ آیا کہ میں ان ذریعہ کی بنیاد کہہ کر لوگ نہ مانیں۔

جنگباز اور قہر مند جب عبدالملک نے خاندان عبداللہ کو عربی سرے سے معزول کر کے اس کی جگہ اپنے بھائی
بشر بن مروان کو مامور کیا اور دونوں شاہوں کی حکومت اس کو دے دی تو یہ غم صادر کیا کہ مہلب کو جنگباز اور قہر مند مامور کیا
جائے۔ اس مہربہ میں سے جس جس کو چاہے وہ اپنے امراء سے لے کر اس کی راہگاہ کے بعد اہل کوفہ میں سے کسی کچھ نہ مانے۔
ہوشیار اور جنگ آزمودہ شخص کو بیک علیہ اللہ ان کے لشکر کے ساتھ مہلب کی تہ پر بھیجا جائے کہ کہ نہ اوج میں جن جن کو ہلاک کر
دینے ہائیں۔ چنانچہ مہلب نے جب ایچ میں مسجد میں قیام کے واسطے لوگوں کا انتخاب کیا اور ہند جنگباز و قہر مند ہوا۔ بشر
کو یہ آگاہ کر دیا کہ اس نے عبداللہ بن زبیر کو ہلاک کرنا "تم کو یہ غم صابر ہے کہ میں تمہاری کسی قدر عزت کرتا ہوں۔ میں نے
تمہیں اس غرض سے بلایا ہے کہ لشکر کو قہر مند و سرداری میں جنگباز اور قہر مند کروں تم میرے حق میں کے مطابق اس

کام کے لئے ہوزوں ہوؤ یکن خبردار مہلب کے قہر دوسا میں نہ آ جانا اور نہ اس کی رائے و مشورہ سے کوئی کام کرنا۔ عہدائیں میں نصف نے اس رائے سے اتفاق کیا اور لشکر کو نہ کھلے کر روانہ ہوا۔ دام ہر طرحی کھج مہلب کے خطرہ سے ایک میل کے فاصلہ پر اس طرح قوی ہوئے کہ وہاں لشکر ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے اور فرار ہوجا۔ سے خندق کھود کر لڑائی چھیڑ دی۔

دام ہر طرحی عبد اللہ بن عبد المطلب نے اس وقت دس راتیں گز چکی تھیں کہ بنو ہاشم بن مروان کے مرنے کی خبر پہنچی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ لاقت وکالت اس نے خاندان میں عبد اللہ کو میرے کی گورنری پر مقرر کیا ہے۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ کوفہ دوسرہ کی فوجیں متحرک ہو جتنے کہ اپنے شہر میں کی طرف لوٹ سکیں اور ہواؤ میں کھج کر فریاد کیا۔ خالد بن عبد اللہ بن خالد نے ان کو بہت دھمکا یا اور عبد الملک کی خدمت سے ڈرایا لیکن وہ لوگ مہلب کی طرف واپس نہ ہوئے۔ عمر بن جریج نے شہر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ اس نے بھی اجازت نہ دی تو رات کے وقت چھپ چھپ کر بلا اجازت شہر میں داخل ہو گئے۔

امیر بن عبد اللہ بحیثیت گورنر فرارسان: جس وقت کیر بن وشارح کو فرارسان کی گورنری دی گئی تھی اس زمانے میں قہار بن عبد اللہ بن خالد بن خالد نے اپنے والد پر اصرار کیا کہ اسے عیسیت پر رو دینا تک اذ ہے رہے۔ جہاں تک کہ وہی فرارسان کے پاس نیال سے کہ عباد ملک میں عبادت بھرت پھرت نظر اور فتنہ کی جو شہادت ہو جائے۔ عبد الملک کی خدمت میں مذکور ہوا۔ حالات کی قبیلہ رضداشت لکھ بھیجی اور یہ بھی لکھا کہ فرارسان کا انتظام بغیر کسی قریشی شخص کے درست نہیں ہوگا۔ عبد الملک نے اپنے صحابہ میں سے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ امیر بن عبد اللہ بن خالد بن امیہ نے عرض کیا "آپ اپنے خاندان میں سے کس کو فرارسان بھیج کر انتظام کیجئے۔" عبد الملک نے جواب دیا "اگر تو ایذا دیک سے سخت کھانا نہ بھانگا تو اہل و اس نام کے لئے عیب نہ ہو جاتا۔ امیر بن عبد اللہ نے اپنی ہمت دھانے کی سندرت نی اور حرم لکھا کہ "شکر میں نے کھج ہوا کیا تو جب کوئی لڑنے والا میرے پاس باقی نہ رہا تو میں مجھ رہا پھلوں کو ہموار لے کر یہ خوف پاکت بھاگ کھڑا ہوا اگر ایسا نہ کرتا تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جاتے۔ اس سے پیشتر خالد بن عبد اللہ نے بھی میری سندرت آپ کو لکھ بھیجی ہے اور اس واقعہ سے آگاہ ہیں۔" عبد الملک نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور فرارسان کی گورنری لکھ کر دے دی۔

کیر بن وشارح: کیر بن وشارح کو امیر بن وشارح کی گورنری دی گئی تھی اور اس کے پاس پیادہ بھیجا اور یہ اس وقت تک ہی کے قیدی ہو کر رہی تھی تا جیسا کہ آپ اوپر چاہئے ہیں پھر نے پہلے صلح کرنے سے انکار کیا لیکن بعض داستانوں کے کہنے اور قس کے خوف سے صلح کر لی تھی۔ کیر نے یہ اقرار لے کر کہ وہ اس سے نہ لڑے گا چالیس ہزار درہم مرمت کیے۔ مگر جس وقت امیر بن وشارح کے قریب پہنچا تو کیر اس سے ملے کو آپ فرارسان کے انتظامات اور اہل فرارسان کے صلح کرنے کے طریقے بتلائے۔ کیر کی یہ مہدی سے ڈرایا اور اس کے ساتھ ساتھ مروان آ یا۔ چونکہ امیر نے صلح سے انکار کیا تھا اس نے کیر سے کوئی عرض نہ کیا اور اس کے مطالب سے کیر کو کھج پولیس کی افسری دینا چاہی۔ کیر نے کہا "اگر ایک تو لگ بجھے امیر کیجئے تھے اور میرے پاس قلات حرب اگر نہیں کرتے تھے اور آج میں بے بد نہ کہ قلات حرب خج کرتا بھڑوں۔" پھر امیر نے اس کو فرارسان کے

انہوں نے ہر طرح کی مخالفت و نفار میں انہوں نے لوگوں کو جانچ کر نظر میں رکھ دیا۔

نصیم بن ابیہ بحقیقت امیر ہجرت تھے۔ انہوں نے ہجرت کی ہر بات میں اہل بیت سے ہمراہ رہا۔ انہوں نے ہجرت کی ہر بات میں اہل بیت سے ہمراہ رہا۔ انہوں نے ہجرت کی ہر بات میں اہل بیت سے ہمراہ رہا۔

حیروستہ خلف کی سرانجام دہی تھی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔

یہ شخص اپنے بھائیوں کے ساتھ رہا۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔

بشر بن مروان کا قتل جاننے والوں نے کہا کہ یہ شخص اپنے بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔

عصمت بن علی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے اپنے بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔ وہ اپنے تمام بھائیوں کو قتل کرنے کی ہمت نہ کی۔

جہان کی تہذیب و تمدن کا مطالعہ
 ۲۰۶
 علامہ اقبال کی شاعری کا مطالعہ

ابنِ اشرعیت کی اسیر کی ویرانی: خانقہ سے یخیز پڑ کر وہی اجتماعِ مجتہدین کی طرف جا رہا ہے۔ غارِ مینِ قیومی اور اپنے لئے کھنڈے کو برسرِ اطمینان ایک دستِ قریح اس سے قناتِ برامبوہ کی۔ مقامِ جوں میں پہنچ کر مقابلہ ہو گیا۔ عبدالمطلب نے سچ اپنے ہزاروں نے تھوڑی دیر میں کھڑکھڑا کر سونے سے ناہور کی طرف پھپھانے لگا۔ ہر گز نہ ہوا اور نہ کوئی کھنڈہ بچ رہا تھا۔ یہ ایک نکتہ خونِ دیہِ مقدس سے بھر گیا۔ وہی خیمہ کو کھٹکتا ہوئی۔ بائیں پر میرا الحسن نے رامبوہ کو تھپا آ یا کہہ کر سر زمین کا رخ کیا۔۔۔ مل کر وہیں نے نہایت خوشی سے اس کا استقبال کیا اور وہاں سے اس کا حال عزت و احترام سے پتھر لیا۔ چند دنوں کے بعد عبدالمطلب نے زرخیز کی طرف روانہ کیا۔ خالی زرخیز نے شہرِ بناہ کے دروازے پر پہنچ کر عبدالمطلب نے بھلا کر اس کا نام صرف کرنا۔ جب یہاں سے کہ ہشتا نظریہ و توڑ و ٹوٹ کا چھوڑ کر زرخیز کی طرف چلا۔ جہاں پر اس کی طرف سے عجیب غریب ہوا۔ اسے انتہائی سبکی شریانی ماسہ، قطارِ عیفر سے نہایت خفگی سے اسے ناخوش قسم کیا۔ دارالامارت میں پہنچا کر کثیر بادشاہ کی تلمیذی اسے اہل حق کے ہرے کی غصہ سے قید کر لیا، اس کے ساتھ قراشی کی زرخیز سے مل جائی ہے۔ کئے کے تھکے رہا۔

جوبلی یاد شاہ بینک عید الفطر کی آمد کی سب سے بڑی ترغیب بن گیا تھا۔ اس عید کی آمد پر لوگوں کی آمد و رفت کا حال معلوم ہوا تو اس نے عید کی آمد کو نہایت خوشگوار ہی سمجھا۔ اس نے عید الفطر کو یاد کر دیا۔ انہیں اس کو اپنے اصرار کے برعکس اپنے ملک چلا گیا۔

[illegible][illegible]

[illegible]

مضامین کی جان بخشی جب ان لوگوں کے فکر سے فارغ ہوا تو غمی کو در یافت کیا۔ پانچویں مسلم نے جواب دینا دوسرے سے چاہا کیا۔ جان بخشہ نے اپنے مافیہ کے لیے مسلمانوں کی گرفتاری کا حکم صادر کیا۔ پانچویں غمی نے اسے جان بخشہ کے پاس بھیج دیا کیا چونکہ ان مسلمان اس قوم سے تھیں انہی کو خدمت کرنے کی ہدایت کر دی گئی۔ انہی جب غمی دربار جان بخشہ میں حاضر ہوئے تو اس نے اسرا اور فوج جان کو سلام کیا اور بطور خدمت عرض کیا: "واللہ اللہ حق کے ساتھ کچھ نہ کہیں گے ہم نے ضرور کوشش کی ہے کہ تم کو بھی ملے اور نہ ہی ایک بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو ہم پر فتح عطا کیا اگر تم ہم کو سزا دے تو ہمارا ہی فطرتی وجہ سے اور اگر مخالف کرے تو اپنے ظہور کر کے دوسرے اور تم کو عذاب بخشے۔" جان نے کہا: "واللہ یہ شخص مجھے کسی سے زیادہ محبوب ہے جو کہتا ہے میں اس سرے میں نہ تھا اور نہ میں یہ شخص نیچا ہے مالا کہیں ان کو اور نہ از آخر ان پتہ ہے۔" اسی کے بعد قیام نے اس کو عذاب کر دیا اور دوسرے آیا۔

عمر کنانی اعلیٰ اعلیٰ کا قتل بعد لڑنے پانی کے بعد چان، بڑیت عبدالرحمن بن اصف اور ستر میں ہوئی انی اعلیٰ کے پاس چلے گئے۔ ہوا اس قدر میں دے ہر کا بنی ہو گیا تھا۔ جب یہ لوگ دے میں پہنچے تو ان کو یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ کے ساتھ کوئی سر کیا جائے جس سے جنگ میں جانی نقصان کا خطرہ نہ ہو سکے۔ یہی سب نے عمر کنانی اعلیٰ کے خلاف سے طعن حکومت ہاجرا لاسی نے اسی سے اٹھا کیا۔ یہ وہ لوگ اس کے باپ کے پاس تھے۔ اس نے اسی کو حضور فرمایا۔ چنانچہ جب قحطی سے ہر طرف آنا تو سب کے سب عمر کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے کو آئے لیکن پھر ان لوگوں کی بد سجدہ کی وجہ سے غرور و غفلت ہوئی اور ہر جانب کا گھر سوزن پھیل گیا۔ یہ عمر نے اس کو موت دے دیا تو قبر سے خبر آیا اور حالت غفلت میں اس پر حملہ کرنے کا قصد کیا۔ لیکن اس کے باپ نے اس شخص سے منع کیا۔ قحطی نے دے میں داخل ہو کر چننے کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ چان نے صبر کو کھنچا یہ کہ ہمارے یہ فیس کو تو گرفتار کر کے بیچ دو یا ان لوگوں کا ہر تار کر دو اور نہ چنانچہ اس نے یہی کیا۔

حریٹ میں قلعہ اس کے حوالے میں سے تھی، درخواست کی کہ مسجد نے زرقہ پر مصالحت کی اور اطمینان کے لئے ان کے لاکھوں کو زرقہ پر لایا ہونے تک نظر بند رکھا۔ حریٹ میں قلعہ (خزاعہ کے زائد نظام) کو زرقہ پر وصول کرنے اور ان کے خزانوں کو واپس دینے کی غرض سے بیوز کر شہر سے لے کر واپس لایا گیا۔ خزانے میں بیوز کر رہے تھے اس ضمن میں کہلا گیا کہ تم باوجود زرقہ پر وصول کرنے کے اس شخص کے لاکھوں کو باہر کرنا جب تک کہ خزانہ میں لایا نہیں گئے تھے، کیونکہ کھانہ کی یاد دہانی کا قلعہ ہے۔ حریٹ نے یہ اطلاع دینی کہ وہ کھانہ کر لیا، اگر تم باہر زرقہ پر دے دو تو تم کو دے دوں گا، اور کہو کہ وہاں کے مسالے سے کہہ کر کہہ دوں گا کہ تمہارا مال زرقہ پر وصول کرنے اور اہل شہر سے خزانوں کے واپس دینے کے بعد کو بیوز کرنا۔ مال کی پیش آنے جوٹ ہوتے زرقہ پر یہ مسجد کے لاکھوں کو دیکھنا لے لیا اور یہ لاکھوں کو واپس لایا۔

حریٹ بن قلعہ کا فراہ : ان کا راجہ میں جیسا کہ تمہوں نے بڑے کے ساتھ پاقا اس کے ساتھ بھی دی بڑا ڈکڑا۔ لڑائی ہوئی۔ جس سے ان کے بھرتے آؤ چلے گئے تو گرفتار کر لیا اور انہیں اپنے سے دور لے کر رہا کر دیا۔ جب یہ مہاسب کے پاس پہنچا تو اس نے انہوں کو تنگی کے لیے میں روئے گا۔ اس پر بڑے بن قلعہ نے مہاسب کے بار بار اٹنے کی قسم کھائی 'مہاسب' تو اس کی اطلاع ہو گئی تو اس نے اس کے بھائی ثابت بن قلعہ کے قہر سے حریٹ کو زخمی و ملاقات سے بلوایا۔ پھر حریٹ قلعہ میں بھر دیا جاتا ہے ان کا دیکر دیا اور اس نے اسے بھی مہاسب کے بار بار اٹنے کی قسم کھائی۔ ثابت بڑا تھا اگر تھوڑی سی کھائی دیکھتے تو وہ ہم سب کو مار دے گا۔ ان کے بھرتے ہو گا کہ ہم سب مر جائیں۔ محمد بن عبد اللہ بن حاتم کے پاس ہوا کہ ہمیں۔ حریٹ نے اس کو قہر دیکر دیا اور اپنے قہر میں حریٹ مر جائیں۔ محمد بن عبد اللہ بن حاتم کے پاس پہنچا۔

مطلب کی وفات ان واقعات کے حسب مزاج کیا۔ بدقت ہفت ایسے لڑکے جو یہ خصوصیت پر اپنی عکاسی دوسرے لڑکے کو سب کو کھڑا کر رہا ہو گیا۔ بیکر کل ایگور کا بیٹا کر کے مصطفیٰ و حسینؑ معاشرت کیا اور کہی "میں تم کو نصف تعقی سے ذرت رہے اور عزیمت کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اس نے عمر کی درازی اور مال کی زیادتی اور نفوس کی کثرت دینی ہے اور اسی کے مجبور نے سے میں تم کو کسب کرتا ہوں اسی وجہ سے کہ یہ دوزخ میں جائے گا باعث اور ذلت اور کی نفوس کا سبب ہے۔ تم پر ایسی اطلاع اور نصیحت مسلمانیت سے اتفاق کرنا فرض ہے۔ مزا سب یہ ہے کہ تمہارے افعال تمہارے افعال سے بہتر ہوں۔ جواب ملے دینے اور زبان کی لغزش سے احتراز کرنا اور کلمہ آدنی یا ذنی کی لغزش سے سنبھل کر رہنا ہے اور زبان کی لغزش سے بھاگنا جاتا ہے۔ مگر خاتم بیکار بیٹھے رہنے سے یہ بہتر ہے کہ جن کے حقوق تم پر ہوں ان کی حق شناسی کرنا۔ خوشنودیوں کی خوشامد میں نہ آجانا۔ بخشش اور کثرت کفیل پر فضیلت دینا۔ ٹکڑاؤں کو نہ دیکھنا اور جیسے بیکار کام کرنے کی کوشش کرنا۔ بڑائی میں ہوشیاری اور کر کا پاد و خیال رکھنا یہ شجاعت ہے زیادہ مفید ہے جس وقت کا مال ہو ۲۰ ہے اس وقت آسمان سے نفع نہ ملے دیتی ہے۔ پس اگر آدمی نے محنت باعہ اور ایسے شہادوں سے کام لیا تو تجویز یہ ہے کہ ۱۰۰۰ فارغ ہوا کسی چھ کی کو تکامد رہا۔ لیکن سب پر عمر انہی غائب ہے قرات قرآن و تعلیم نفس و دوا سب صحیحین اپنے پر فرشتہ فرمایا۔ انہی مجلسوں میں

نہ پاؤں چھو کر نے سے اصرار کر رہے تھے۔ "خوش مہلب کی قسم کی چند سیسٹیں کر کے مر گیا۔ یہ واقعہ ۱۹۳۷ء کا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت مہلب نے اتفاقاً باجماع کی وصیت کی تھی اس وقت ایک ترکش تیروں سے مجراہ اسٹوکیا اور لڑکوں سے کہا "کیا تم سب ان تیروں کو قتل کر دیتے ہو؟" لڑکوں نے جواب دیا "نہیں" پھر اس میں سے ایک خیر نکال کر کہا "اب اس کو قتل کیجئے؟" لڑکے نے "ہاں" مہلب نے کہا "نہیں۔ نہ جماعت کی ہے۔"

تجارج اور یحییٰ بن عمر مہلب کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا جبریل بن خراسان پر مشرف ہوا۔ تجارج نے سند گورنری لکھ کر بھیج دی۔ کچھ عرصے بعد غلہ جنگ چھ ماہوں مقرر ہوئے۔ جس وقت اس کو اہل قلعہ کے نکلنے کی خبر معلوم ہوئی تو اپنا لشکر غلہ کی طرف لے کر چلا گیا اور وہاں عمرو کے امی کو فتح کر لیا۔ بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا اور قلعہ نہایت مطبوعہ و محکمہ تھا۔ فتح پالی کے بعد تجارج نے پاسبان کی فوجیں خبری بھیجی اس کا کچھ عرصہ دینی طائفہ نے خبریں قلعہ کا مضمون یہ تھا:

"ہم نے دشمنوں سے مقابلہ کیا جس اٹھ کھالی نے ہم کو ان پر فتح پائی دی ایک کروہ کو کم سے کم مار ڈالا اور ایک مردہ لہجہ کر پڑا کی پھر نہ اور ستمناں پڑا ان کی طرف چلا گیا۔"

تجارج نے دریافت کیا بڑا کون کا ہے؟ جواب دیا گیا "یحییٰ بن عمر" تجارج نے اس کو مہلب کیا۔ جب وہ آیا تو اسٹوکیا "تیری یہ فوج کہاں کی ہے؟" عرض کیا "میں نے اپنے باپ کے کام سے اس کی تعلیم پائی وہ صبح تھا۔" پھر وہ وقت کیا "میں جس صبح گیا تھا۔" عرض کیا "ہاں اکثر" پھر کہا "کلیں شخص" جواب دیا "ہاں" اسی سلسلہ میں کہا "پھر میں" تجارج نے کہا "پھر تم کا دورا ہوا گاؤں؟" (ایک طرف کو بڑا گاؤں اور ایک کو گھٹا گاؤں) اور ہاتھ اٹھانے کے لئے دوران کے بجائے اٹھ کھڑا ہوا کہ "نہ کریم دیا کہ تیں دن کی تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اتر مرز میں عروقت میں تجھے پڑاؤں کا قتل کر دیا اور گا۔"

شیخ واسطی تجارج نے اپنے زمانہ حکومت میں لشکر شام کو اہل قلعہ کے مکانات میں ٹھہرایا تھا۔ ۱۹۳۷ء میں اہل قلعہ کو خراسان پر حملہ کرنے کی تیاری تمام ہو گئی۔ چنانچہ اہل قلعہ نے شہر کے اہر ایک میدان میں لشکر مرتب کیا ان کی لشکریوں میں یہ خبر پہنچی کہ انھیں جاسوسی کی فوج تیار کی گئی ہے۔ یہ ایک شخص اور ان کے کیڑے کیڑے کو قتل کرنے اور دوزخ میں ڈالنے کا منصوبہ تھا۔ بہت شور مچانے کے بعد دروازہ کھولا تو دیکھا کہ شامی لشکر کا ایک شخص اندر فراب سے چھوڑا ہوا ہے۔ یہ صورت نے اپنے شوہر سے شکایت کی کہ "دو زمانہ لیں ہی ہے کہ پریشان کیا کرتا ہے میں نے اس کی حکایت بار بار اس کے سردار سے بھیجی کی ہے۔" نو جوان نے کہا "تم مجھے اس کے قتل کی اجازت دے سکتی ہو؟" صورت ہوئی "اس میں سے جو ذلت دینی" تو جوان نے اٹھ کر اس کو قتل کر ڈالا اور چھوڑے۔ یہ خبر پہنچی کہ لشکر میں پھلا آیا کہ بیچ سے ہی اس کو شامیوں کے پاس بھیج دینا تاکہ وہ لوگ اپنے دوست کو لے جا کر قتل کر دیں۔

چنانچہ اس صورت نے ایسی ہی کیا کہ اس صورت کو تجارج کے پاس لے گیا اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ تجارج نے کہا "تو جی کہتی ہے۔" پھر شامیوں سے مخاطب ہو کر بولا "تم اپنے دوست کو دیکھو اس کو کھتہ کرنے حاصل تھی اور زمانہ کی صورت اس کی

ہوئے کی خبر پائی مگر اس نے اپنی حاکم سے حرکت نہ کی۔

شدائی مگر کسی شخص نے اس کے ہمراہیوں میں ایک ضعیف کا مقابلہ کیا۔ اتفاق پر کہ وہ دونوں اس کے ہاتھ سے مارا گیا، جس کی وجہ سے طرغون کے والی صحت سے وہی موقع میں کے ہمراہیوں کے اپنے شہر سے نکلنے لگا۔ وہ کسی بچے والی تھا اس کی مدد اہل بیت نے کیا اور فرخون سے اس کا انچائی ہوئی اس کے مقابلہ پر تھا اس وقت اس کے ہمراہ سات سووار تھے انچائی ہوئی صحت سے شرم تک جنگ کا بازو کر رہا۔ (سوی کے انچائی ہوئی ہوئے اس کے کسی ہمراہی نے طرغون سے مل کر یہ فریب مکر انجام دیا کہ سوی نے عربی زبان میں اس کو اکرم نے دیا تو منیجہ اس کا یہ ہو گیا کہ جو شخص شہر میں اس کے گاہو اس کے خون کا بدلہ تم سے طلب کرے گا طرغون نے کہا "یہ سب سہا نکین میں تھی اس کے بدلہ میں نہیں چھوڑنا چاہتا" اس شخص نے جواب دیا "اگر سوی کسی سے چلا دے" طرغون نے کہا "پاس یہ ہو سکتا ہے" طرغون نے لڑائی صورتوں کر دی اور سوی کسی سے روانہ ہو کر مدینہ پہنچا اور قلعہ کے پاس قیام کیا۔

سوی کا قلعہ ترخہ پر قبضہ۔ قلعہ سہر کے کنارے پر بنا تھا اہل بیت نے اس کو قلعہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ سوئی نے تجھے تعاقب سے نہ دیا، وہ ہم جو صالح (طیغور) سے نکلا رہا اس کے ہمراہ رہنے لگا۔ ایک روز وہی ترخہ نے سوئی کی دھوکہ کی سوی نے اپنے ایک ہمراہیوں سے شریف دھوکہ کھانا کھانے کے بعد وہی قلعہ نے سوئی سے دیکھی ہوئے کو کہا اس نے اپنے سے کھانے کے لئے کہا "اس قلعہ میں باقی ہیں وہی گا یہ میری قبر بنے گی" وہی قلعہ نے کسی کی لڑائی ہوئی سوئی نے اہل قلعہ سے بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا اور باقیہ ترخہ کو قلعہ پر قبضہ کر لیا اس کے بعد باقیہ ترک کے پاس گیا اور چاہی اس نے اہل قلعہ کیا۔ اندر رفتہ اس سے باپ (عبداللہ بن ہذیم) کے ہمراہی ہیں سے "میں تم سے اس کی قوم سے بدھ نہیں" کچھ اہل بیت سے نکلے تو مدینہ میں پر مشرف ہو جاتا تھا۔

احمد اور موسیٰ بن عبد اللہ۔ جب اسے گورنر ہارن خراسان آیا اور "کی بنی عبداللہ بن حاکم پر فوجی قتل کے قصہ سے رونا ہوا اور پھر نے مخالفت پر گمراہی تو وہ پھر فوجی تھاوت فرار کرنے کے لئے لڑا آپ وہ جیسا تھا آپ چھ بچے ہیں۔ پھر سیر سے مصالحت کرنے کے بعد ایک خراسانی سپہ سالار کے ساتھ موسیٰ بن خاندان مائی کرتے کھڑے تھے، وہ ان کیسے جنہوں نے وہی خاندان میں حاضر کیا اور ترخہ وہاں رہا پادشہ ترک کے پاس استو نہ وہ مستعد ہو گیا۔ وہاں سے ایک عظیم الشان لشکر لے کر آیا اور قلعہ نے ایک طرف سے چڑھ کر قائم کیا۔ سوئی اہل اہل وقت تو عریضوں سے لڑا تھا اور دوسرے وقت سے جن میں سے ایک اہل انداز سے لڑا ہو۔ کی اور حق۔ ایک ہزار شب کے وقت سوی نے ترکوں پر حملہ کر دیا اور بہت سے سپاہیوں کو مار ڈالا۔ لشکر کا مدینہ نہ ہوا اسباب و اس کا جو حرب جو کچھ قاتل کیا۔ وہی کے ہمراہیوں میں سے صرف سولہ آدمی کام لے گئے۔ سوئی کو خراسانی اور عرب کے لشکر نے ترکوں کو شکست خوردہ و ہمال دیکھ کر تاسف کیا اور نہ دیکھی۔ وہی کی ان چالوں سے افسوس۔

خراسانی کا قتل۔ اگلے دن عربین خاندان میں جس کا پانی نہ سوی کے دوستوں میں حق حاضر ہو کر کہا "چونکہ ہم لوگ عربین نے فریاد سے قتل کیا ہے اس وجہ سے مناسب ہے کہ ہم کو گورنر مقرر چھوڑ دے" سوئی نے اس کو پچھا کہ گورنر

گمراہے۔ عمر بن خالد اسے کفر قرار دے کر پاس آ کر پیر فرمایا۔" مجھے ابن حازم نے سہاری روٹی دیتے دیا جو اسے تم کیا ہے اور کوڑے لگوائے ہیں۔" خزاعی نے عمر بن خالد کو بلانے دی۔ چند دنوں تک یہ اس کے پاس ٹھہرا اور ایک روز عمر بن خالد فرامی کے پاس گیا۔ حقائق سے اس وقت وہ تباہ و تاراج تھا۔ عمر بن خالد سمجھا کہ اس کا "تم کو ایسے نازک وقت میں بغیر ہتھیار کے خالی ہاتھ نہ بلایا جائے۔" خزاعی نے فرس کا کارا اٹھایا تو اس کے پیچھے ہر ہتھیار بھی ہوئی تھی۔ عمر نے اٹھا کر وار کر دیا۔ خزاعی نے وہ جگہ نہ نیا فرامی خطا ہو گیا۔ عمر بن خالد بھاگ کر موسیٰ کے پاس آیا۔ خزاعی کا فکر حرق و مشعل ہو گیا۔ دیگر یہ بھی امان حاصل کر کے موسیٰ کے لشکر میں مل گئے اس کے بعد اس نے پھر کوئی لشکر موسیٰ کے زمرے کو نہ بھیجا۔ یہاں تک کہ وہ مہزول ہو گیا اور مہلب امیر خراسان ہو کر آیا اور اس نے موسیٰ سے کچھ بھی کفر عرض نہ کیا۔ بلکہ اپنے لڑکوں سے بھی کہا کہ تم لوگ موسیٰ سے احتراز کرتے رہنا کیونکہ اگر یہ مر گیا تو خراسان کی امارت پر کوئی شخص جسے نہیں کاٹے گا۔

یزید بن مہلب اور ثابت: جس کے زمانہ امارت میں حریت و ثابت پھر ابن خلف خزاعی جس کے ہمراہ تھے۔ موسیٰ کے پاس چلے آئے۔ مہلب کے مرنے کے بعد یزید بن مہلب امیر خراسان ہوا۔ تو اس نے حریت و ثابت کے مال و اسباب کو ضبط کر لیا۔ انکی لوٹ میں تو کھرمیں ڈال لیا اور انکے ہمدارانی کی حریت بن مسعود کو بھی کر ڈالا۔ جب یہ فریادی صورت قائم ہوئے فرخون کے پاس گیا اور یزید بن مہلب کے ظلم کی شکایت کی۔ چونکہ ترکوں کو ثابت سے ایک قسم کی محبت تھی اس لئے فرخون کو یزید بن مہلب کی زیادتیوں پر ہمسایہ نیز اہل بغداد اور رضا خان کو ثابت کی امداد پر متوجہ کر دیا۔ ثابت ان سب کو لئے ہوئے موسیٰ کے پاس آیا۔ جبکہ عبدالرحمن بن عباس کا گروہ جرات سے اور ایمان احمد کی جماعت عراق سے اور ان کا قتل سے آ کر اس کے پاس پہنچ گئی تھی۔ ان سب لوگوں کے جمع ہو جانے سے آٹھ ہزار کی تعداد پوری ہوئی۔ ثابت و حریت نے موسیٰ سے کہا: "اے ہم اور فرامی لشکر کو ہم جب کہ کے انکو" سے ہوں اور یزید کو خراسان سے نکال کر تم کو ہی کا پیر بنائیں۔"

حریت بن قطن کا قتل: موسیٰ نے اسی خیال سے کہ یہ دونوں خود خراسان پر متصرف ہو کر پھر کو مہلب کر دیں گے اور نیز بعض دوستوں کے بھانپنے سے ثابت و حریت سے کہا "یہ عرض محال اگر تم نے یزید کو خراسان سے نکال دیا پھر کیا تو عبدالملک کا دوسرا گروہ آ پیچھے کا قبضہ مناسب یہ ہے۔" یزید کے قتل کو مارا۔ انہو سے نکال کر اس پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان کو قتل دیا۔ فرخون اور ترک اپنے اپنے ملک کو لوٹ آئے اور اہل عرب کی حکومت کو زندہ میں گونا گونا گونا گواں ہو گیا۔ کچھ ماہ و اسباب بھی جمع ہو گیا۔ حریت و ثابت و دیگر ذیلی انتظام کرنے تھے اور موسیٰ ہمارے ہم ان کا ایسا بھائی اس وجہ سے موسیٰ کے مشیروں نے کہہ دیں کہ حریت و ثابت۔ کونسل پر اس کو باہر کیا اس اثنا میں انھوں نے ایک گروہ جس میں سیاحہ امیر اہل بیت و ترک تھے ملے اور وہاں موسیٰ اپنے ہمراہیوں کو بلے کر ان کے مقابلے پر آیا۔ بادشاہ ترک دس ہزار فوج لئے ہوئے ایک نیلے پرصف آ رہا تھا۔ حریت بن قطن نے اس پر حملہ کیا اور بادشاہ ترک کو ایک زبردست حملہ سے پسپا کر دیا جسی جنگ میں ایک تیر حریت کے چہرے پر آٹھ۔ زخم کا دی تھا اور ان کے بعد حریت مر گیا۔ موسیٰ بھی قتل ہوئی۔

کل، مٹی کو کچ کر رکھے۔ جس جی وقت فضل امیر خراسان ہو تو اس نے عثمان بن مسعود کو ہمارے مری ایک فخر موی بن عبد اللہ بن حازم پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اور وہ مکہ میں پہلے کو مٹی پر چڑھ کر اس نے چھوڑا ہوا دی جیت سے نہر بھری۔ دوسری طرف سے تھیل و طرخون بھی فضل کے تختے کے مطابق عثمان کی کمک پر آچکے سب نے چاروں طرف سے موی بن عبد اللہ بن حازم کا محاصرہ کر لیا اور مینے تک نہایت سختی سے حصار کئے رہے۔ عثمان نے شب بخون مارنے کے خوف سے اپنے فخر گاہ کے ارد گردہ مخلوق کھردائی تھی۔ موی نے محاصرے سے جگ ہو کر اپنے ہمارے اہل اس سے کہا "ہم سے اب ہر نہیں ہو سکا وہاں سے ساتھ فروغ کر اور وہ دفعہ زکوں پر جان و کل ہمارے یوں نے اس رائے سے اتفاق کیا اور اس کے ساتھ حملے کی غرض سے نکلے۔ غرض کے وقت نصر بن نعلیمان (اپنے بیٹے) کو شہر میں چھوڑ کر لایا یہ سمجھا ایا کر اگر میں مارا جاؤں تو اچھا شہر عثمان کے سپرد نہ کرے بلکہ وہ مکہ میں جنب کے حوالے کرے۔

موی بن عبد اللہ کا قتل موی نے اپنے ہمارے بن میں سے ایک تھائی آدمی کو عثمان کے مقابلے پر رکھا اور یہ ہم، پاکر جب تک وہ تم سے نہ لڑیں تم پیش دوش نہ کرنا اور ایسے آدمیوں کو ملے کر طرخون اور ان کے گلاب کی فوج پر حملہ کر دیا۔ موی اور اس کے ہمراہیوں نے ایسا پر زور اور توفیق ملے کیا کہ طرخون کو سہانے بھانسنے کے کچھ نہ بن چکا نہ مکہ و معینہ و دوش کو نہ کھنڈ اور موی کے مابین آکر مائل ہو گئے۔ شدت کے ساتھ لڑائی ہوئے لگی۔ ترکوں نے موی کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اس کے مولیٰ (آزاد غلام) نے گھوڑے پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔ جس وقت موی کا گھوڑا اگر فخر اور لوگ اس پر حملہ کر رہے تھے اسی وقت عثمان نے اس کو بیان کیا فخر اور اس پر حملہ کا قصد کیا لیکن اس سے پہلے ترکوں نے گھوڑے کو زخمی کر کے موی کو قتل کر ڈالا۔ قاتل ٹرب کا ایک گروہ، کثیر اس معرکہ میں کام آیا جس نے موی کی مردانہ جنگ کا حال کیا وہ اسلحہ جبری تھا۔ عثمان کے مہاندی نے سختی و عداوت سے اس کے اور لوگوں کے قتل کرنے کی سادگی کی۔ نصر بن نعلیمان نے ترخہ کو وہ مکہ میں پہلے کے سپرد کر دیا اور وہ مکہ نے عثمان کے حوالے کر دیا۔ فضل نے اس وقت موی کی بجاوت کو کچھ بھی نہیں دیا اس سے خوش نہ ہوا۔ چونکہ موی قبیلہ قیس سے تھا۔ یہ واقعہ ۱۸۷ھ کا ہے جب کہ چند ایسے ترک موی کو تصرف کرتے ہوئے گزر چکے تھے۔

ولید کی دلی عہد کی عبد الملک بن مروان ایک مدت سے اپنے بھائی عبد الوہاب بن مروان کو اپنی دلی عہد کی سے سوز دل کر کے ولید بن عبد الملک (اپنے لڑکے) کو ولی عہد بنانا چاہتا تھا۔ قصہ بنی ذویب اس رائے کا مخالف تھا اور اکثر یہ کہہ اٹھتا تھا "لا فعل للموت و بقیہ و تطلع لحداد عن عسک" "اقتل سے ایک روز شب کے وقت عبد الملک کے پاس روح بن زبابہ آگئے۔ (عبد الملک کے دربار میں اس کی بڑی عزت ہوتی تھی) عبد الملک اس وقت اپنی اویس بن میں بیٹا ہوا تھا۔ روح بن زبابہ نے عرض کیا "آگے آپ ولید کو اپنا ولی عہد بنانا چاہیں گے تو کوئی شخص بھی اس سے اختلاف نہ کرے گا۔" عبد الملک بولا "انشاء اللہ تعالیٰ مجھ سے اے ہم اس کام کو شروع کر دیں گے۔" باتوں باتوں میں رات نہ پڑو ہو گئی روح بن زبابہ اس روز وہیں سو رہا۔ فکر بارات کا نصف حصہ گزر گیا ہوگا کہ قصہ بنی ذویب آچھٹا اس وقت یہ دونوں سو رہے تھے۔ چنگی اس کے پاس عبد الملک کا سردار انجوئی رہتی تھی اس وجہ سے اطلاع کے بغیر چلے آئے کی اس کو اجازت تھی۔ قصہ نے دن دنوں کو بچا

کہ عبد العزیز نے اور عبد الملک کے مرنے کی خبر سنائی۔ روح میں ذبح فرما سرت سے بول اٹھا کہ غسان اللہ صاف رہا اور عبد الملک نے اس وقت صبر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عبد الملک کی گورنری میں شامل کر دیا۔

عبد العزیز بن مروان : بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداً اچانک نے عبد اللہ بن عبد الملک کو دی عبدی ولیہ کی بیعت لینے کی بابت ٹھیکھا اس پر عبد الملک نے عبد العزیز کو اس شخص کو کاٹا کھا کہ جس مناسب سمجھیں ہوں کہ اسے حکومت تھمارے بیٹے کے پر دی جائے۔ عبد العزیز نے جواباً فرمایا "میں بھی باوجود اس کی بابت وہی مناسب سمجھتا ہوں کہ جو ولیہ ہے اس کی میں جھوڑ کر تے ہوں" (۱) اس پر عبد الملک نے جواباً کہا کہ معزز و فاضل طلب کیا عبد العزیز نے ٹھیکھا "سے امیر اہل بیتین ہم اور تم اپنے آپ میں رہو کہ میں کہ ہمارے خاندان میں کوئی شخص اس میں کاٹھ ہے معلوم نہیں کسی کی سرت پہلے آئے ہند مناسب یہ ہے کہ میری بیعت میں ہکاؤ نہ چھو کر"۔ عبد الملک کا دل اس شخص کے پرستے سے ہوا یا اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

وفی عبدی کی بیعت : عبد الملک بن مروان کو جب عبد العزیز کی وفات کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے دو گوں کو اسے وید اسطیلا کی ولی عبدی کی بیعت کرنے کا حکم دیا اور اپنے تمام کھانک عروس میں ان دونوں کی بیعت لینے کا حکم فرمایا۔ کئی پہلے وہ یہ سوچ رہے تھے کہ وہیں ہشام بن ایشیق قوی تھا اس نے اہل بیت سے وید میں تسلیم کی بیعت کرنے کو کہا۔ سب نے قبول کر لیا لیکن سید بن جب نے انکار کیا۔ ہشام نے اس کو گرفتار کر کے دروں سے بٹولا اور ٹھیکہ کر کے قید کر دیا۔ عبد الملک کے کان تک یہ خبر پہنچی تو اس نے ہشام کو ملاسا کہ یہ کھانا جس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا "سید میں نہ جرات ہے نہ خفا اور نہ مخالفت"۔ اس سے پیشتر اس میں سب (یعنی سید) نے اہل بیت کی بیعت سے انکار کیا تھا جس کی پاداش میں ہار بن ہار نے جو اہل بیت کی طرف سے فتنہ سازانہ دے لگوائے تھے۔ اہل بیت نے ہار کو تخت ملامت کی تھی۔

عبد الملک کی وفات : بعض کا بیان ہے کہ ولید و سلیمان (پہر ان عبد الملک) کی بیعت ان عبدی میں بھی ہوئی تھی لیکن اولہا روایت صحیح ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عبد العزیز اپنے بھائی عبد الملک کے پاس مصر سے آیا تھا اور اہل بیت کے وقت عبد الملک نے ٹھیکھا کہا "ملا ویشیائی سے رہو" لیکن ہرم دل دینا چلتا ہوا کام کر دیا کہ قاضی الزمرہ کے بے کار اور حاسبہ دو کی بحال نہ فرما کر دیا۔ مناسب تو یہ ہے کہ وہ تمام بھرتین خاندان سے ہو کہیں کہ وہ تمام اساتذہ اور تھار دل زبان ہے کوئی شخص تھا۔ اسے روانہ سے پرانے کاٹھ پر گیا وہ تم کو اس کا چہرہ دکھائے گا کہ تم اس کو چاہتے دیا یا تو خود اور جب تم مجلس میں آؤ تو ہم ان میں سے ایسی باتیں کر دے تم سے ہاتھوں ہوں اور تمہاری محبت اس کے دونوں میں جانتیں سوار جب بھی کوئی

عبد العزیز بن مروان کی قبر پر اس نے ایک عمارت بنائی جس میں ایک کھانا تھا اور اس میں ہر روز ہر روز

۱۔ عبد العزیز بن مروان کی قبر پر

۲۔ عبد العزیز بن مروان کی قبر پر

جنتی کے ہر فرد کے لئے ایک خاص مقام ہے۔ اس وقت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے جو جنت کی نعمتیں تیار کی گئی ہیں، ان میں سے کئی ایک کو وہ بھی حاصل کر سکتے ہیں جو ان کے لئے مخصوص ہے۔

[illegible][illegible]

توں کی پستی، جو دوسرے طبقہ (نوشہ) (ازادہ) طبقہ (افوج) میں ان فوجیوں کو ملے، دراصل ہے؟

لے کر لے گئے تھے۔ تھیوہ وہ جیسے تک عامرہ لکھے رہا۔ یہاں تک کہ نیک کے پاس جو کچھ مبالغہ کرنے پر لے کر کاٹا ختم ہو گیا اور اس کے لشکر کی چٹک جی نکلا ہو گیا۔

سوم سر۔ بھی تیرپ آ گیا اور تھیوہ نے اپنے ایک نہ میں مصائب اور جس پر نیک کو بھی و عزا، حقانی کر کہا۔ "تیریز کے پاس باؤ اور اس کو بلا مان میں جیل سے نکلنے کے لیے سراہنا اور اگر وہیں سے کو کا کھانچا نہ ہو تو اسے دے دیا عرض میں صورت سے وہاں کو اپنے سراہا اور نہ میں تم کو وقت سزاؤں کا۔" یہ شخص تھیوہ کے پاس سے رخصت ہو کر نیک کے پاس گیا۔ نیک کو تھیوہ سے لے کر دے دی اور یہ ظاہر کر کے اس کا قصد پلٹ کر نہ کا ہے اور اس نے اپنی فوج کو یہ حکم دیا ہے کہ جس طرح ممکن ہو اگر وہ پھر نہ نیک سے ظہور کر لیا جائے تھیوہ۔ لے لے میں اپنی جان کا خوف ہے۔ اس شخص نے کہا "تم لوں کے اس پلے ہی چاہئے اور اس سے اصرار نہ ہوئے تیریز کی گھوڑا سوار ہوئی۔ نیک نے اس پر کچھ توجہ نہ دی اور انھیں رہا کر دیے۔ تاہم وہ تیریز کے تھیوہ اور اس نے سراہوں سے ملے میں نیک کرتا تھا تھا یہاں تک کہ اس شخص نے تھیوہ کو کرید لیا۔ انہیں تم کو، یہ وہی ہے۔ نیک کے تیریزوں نے ہو کر اس شخص کو کچھ یاد کرتے تھے اس کے کہنے پر تھیوہ کرنے کی روئے دے دی۔ چنانچہ نیک صحت مند بن کر باؤ اور سلطان کے پاس گئے۔ تیریز کر گیا تھا اس شخص کے ساتھ، تاہم وہاں سے اس وقت عثمانی سے نکل کر ایک کھلے میدان میں پہنچے تو اسلامی سواروں نے چاروں طرف سے تھیوہ کو قید کر لیا۔ جن کو تھیوہ تیریز سے چھوڑا تھا۔ تیریز نے کہا کہ اس سے پہلے کیا اور نیک کے قتل کی اہلیت ثابت کی۔ چالیس روز کے بعد نیک نے قتل کا حکم پڑھا۔ تھیوہ نے اس کو اور اس کے سولہ طرحوں نے نیک کے حضور ہر روز وہ نیک کے قتل کا حکم دے دیا۔ علاوہ ان کے ان روز سات سو آدمیوں کو اس کے سراہوں میں سے صلیب دے دی اور نیک کا سراہا تار کر جان کے پاس بڑھ کر تھیوہ نے ایدین شہنشاہ کی خدمت میں بھیج دیا اور جلائے کو باکرہ دیا۔

والی جو حال کی اطاعت اس واقعہ کے بعد تھیوہ مرو میں آگیا۔ بادشاہ جو جان بے نمان کی درخواست کی۔ تھیوہ نے بطور ضروری طور کہا۔ ہاتھ سے چند لوگ بہ طور ضمانت دیکھ اور اسے کے سپرد کر دینے۔ تھیوہ بادشاہ جو جان بے نمان کے خوف و غم حاضر ہوا کہ رخصت ہو کر اپنے ملک کو واپس ہوا۔ اور اس مقام، سلطان پر بھیج کر اسے پیش کر لیا۔

شومان کا محاصرہ۔ چونکہ رانی شومان نے تھیوہ کے ساتھ کو اپنے ملک سے نکال دیا تھا، اور اس کے قہر و ستم و خرابی بھول کر۔ رانی کا قاتل کر لیا تھا۔ اس وجہ سے تھیوہ نے بادشاہ جو جان سے مصالحت کرنے کے بعد شومان پر فوج کشی کی اور شومان کے قریب پہنچ کر اپنے بھائی صاحب کو رانی شومان کے پاس بھیجا۔ صاحب رانی شومان میں بہت بدگلی رکھتی تھی صاحب نے اس کو بہت کچھ سمجھا لیکن وہ انکار کر کے کہ الفاظ فرما دینا نہ ہاں نہ لایا۔ تھیوہ نے پہلے سے امید ہو کر شومان کا محاصرہ کر لیا اور تھیوہ میں سب کر کے سک وادی کا حکم دے دیا۔

شومان کی مہر کی۔ رانی شومان نے تھیوہ کے قہر میں اس قلعہ کو تیریز کے حملہ نہ چاہا۔ کچھ میں جو مال و اسباب جو بہت تھے۔ سب کو بیچ کر لے کر ایک نویر میں لے گیا اور اس کی مہر لیا۔ اس مہر میں تھیوہ اور اس کے کچھ بزرگ و اہل کھن کر لایا۔ تھیوہ

بن عبد اللہ کو بنگ پر حیدر اللہ بن ابی حیدر (مسلم کے شاہ آزار) کو سیدہ مال پر اسود کیا، علی خوارزم نے ایسا سے سرکشی شروع کی اور اس کی مخالفت پر مجمع کرنے گئے۔ چھپہ کو اس نے خیر لگی تو اس نے عبد اللہ بن مسلم کو سوزی دے کر روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ ایسا وہاں پہنچی کہ حیدر سے پناہ مانگے اور ان کے سروں کو منڈوا دیا۔ جس جب عبد اللہ مع صفیرہ بن عبد اللہ کے خوارزم کے قریب پہنچے اور ان کو اس کے آنے کی اطلاع ہوئی تو ان کا بادشاہ بنو زبیر جان بلا ذکر کی طرف بھاگ گیا۔ صفیرہ ایک معمولی بنگ کے بعد شہر میں داخل ہوا۔ جو لوگ اسے ان کو قید کر لیا اور باقی دور یہاں رہے انہوں نے بڑے دے کر مصلحت کر لی۔ چھپہ نے وہی وہاں کے بعد صفیرہ کو قید کر دیا اور قتل کیا۔

شاش کی فتح چھپہ میں قید رہنے والا، انھیں پر چڑھائی کی اور اہل بخارا کو شش و سب و خوارزم سے لے کر اپنی فوجیں طلب کیں۔ جس بزرگ شہر خوارزم کے مجمع ہو گیا۔ چھپہ نے ان سب کو شاش پر بھیج دیا اور خود دیکھ رہا تھا۔ لشکر بخارا بار بار اسے آئے اور مدد دینا چاہتا تھا۔ لیکن میدان میں ان مسلمانوں کے ہاتھ نہ ہوئے۔ وہ لشکر شاش کی طرف چلے گیا۔ چھپہ اس نے بھی شاش کو ہار دینا چاہا۔ یہاں سے اس کو اس وقت کٹھان شہر پر غارت کیا۔ انرا ہوا تھا اس کے بعد مراواہیں آیا۔ انھیں کچے چوں کر شش نے ایک لشکر فرات سے بھیج دیا۔ اس نے کٹھان اور شاش پر قبضہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ چھپہ اس حکم کے مطابق چھپہ شاش کی طرف گیا اور جب اس کو چھپہ کے سرکشی کی خبر معلوم ہوئی تو مراد میں آیا۔

یزید بن مہلب یزید بن مہلب نے یزید اور اس کے بھائیوں کو قید اور حبس میں مہلب کو کرمان سے سوزل کر دیا تھا۔ یہ لوگ قید میں رہے اس کے بعد چھپہ تک پہنچ گئے۔ ان کے قید کر لیا۔ چھپہ ان کی کوئی بھی فوج سے بھرے کے قریب لشکر عرب کرنے لگا اور بنو مہلب کو قید خانے سے نکال کر لشکر گاہ کے قریب ایک ٹپے میں علی شام کی راست میں بٹھرا۔ پھر ان لوگوں سے سانچہ کا کھنڈہ جو بنو مہلب کیا اور اذکار کرنے کی صورت میں ایڈوائس اور حکایت دینے کا حکم دیا۔ چھپہ کی ممکن ہو بہت سبب زور چھپہ اپنے بھائیوں کی تکفیر دیکھ کر اور بڑی چھپہ نے اطلاع دے دی۔ پھر وہ سچ کچھ کر بنو مہلب کی تکفیر دینی سے رک گیا لیکن یہ دستور سابق قید کی جس رکھ اور زور جانتا تھا خدا کرے۔

بنو مہلب کا فرار بنو مہلب نے موقع پا کر اپنے بھائی مراد بن کے پاس جو بھیرے میں تھا غیہ خود سے کہنا بھیج کر ادا سے لئے ملاں وقت ملاں روز کو فرار ہوا۔ چھپہ ایک روز شب کے وقت بڑے بنو مہلب نے بھائیوں کو قید خانے کے لئے اچھے اچھے کمانے لکھ دئے اور وہاں شیش شراب منگوئی۔ جب بھائیوں کو کمانے پینے میں مصروف دئے اور شراب پنی پنی کر بہت سے دئے تو بڑے مخلص احمد انکے قید خانے سے بھاگ بیٹھا۔ چھپہ بنو مہلب بھرے کی ملاں میں تھا وہ دستور چھپہ سے دین کا تھا۔

بنو مہلب کی شام کی روانگی چھپہ کوئی نو چھپہ انوں نے اس کی اطلاع نہج کو دی۔ چھپہ نے اس خیال سے کہ نہج اور مہلب فراسان پر قبضہ کر لیں۔ ایک سرچی الہیہ کا حد کو قید کے پاس بھیج دیا اور یہ لکھا چھپہ بنو مہلب کی چالوں سے خوش نہ رہا، لوگ نے بڑے سخت پر اور فریادی ہیں۔ چھپہ نہج اپنے بھائیوں سے نکل کر شیش میں اور ہوا چھپہ سے اس کے لئے مہیا

[illegible][illegible][illegible]

تیسری سید: عزیزہ حمزوی۔ تیسری سید: عزیزہ حمزوی۔ تیسری سید: عزیزہ حمزوی۔

جہاں کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بھی ایک عرضداشت بھیج دی جس میں لکھا ہوا تھا کہ "اکثر خیر پر اور شرور پرست مخالفین عراق سے جلا وطن ہو کر مدینہ منورہ کے مندرجہ مذکور جہاں میں جا کر تہمت زدے جیسا کہ عمر بن عبد العزیز ان کے گرفتار کرنے سے مانع ہے۔ اس امر سے حکومت و مملکت میں ایک قسم کا خوف پیدا ہو گا۔ مناسب ہے کہ یہ عداوت منسوخ کر دی جائے۔" چند چھوٹے ولیعہد نے شعبان ۱۷۱ھ میں عمر بن عبد العزیز کو حکومت حجاز سے معزول کر کے خالد بن عبداللہ اشجری کو مکہ منظر اور طائیف بن حواریہ کو مدینہ منورہ پر مامور کیا۔ خالد نے مکہ منظر میں پہنچ کر اہل عراق کو بخیر حال باہر کیا اور ان کو لوگوں کو جو عراقیوں کو بچتے تھے جوں میں بغیرا رہے تھے ان کو گرائے ہوئے مکان دے دیے تھے۔ حکمائے ذہن نے یہ حکم پایا۔

سعید بن جبیر کی گرفتاری: عمر بن عبد العزیز کے زمانہ حکومت میں اکثر اہل عراق حجاز کے ظلم و جور سے تنگ آ کر مکہ منظر میں پلے آئے تھے اور وہیں اس کے شر سے بچ جاتے تھے۔ انہیں جملہ سعید بن جبیر بھی تھے۔ یہ حجاز کے خوف سے بھاگ آئے تھے۔ ان کو حجاز نے اس خوف کے خلاف درمروہ دے کر پناہ دی تھی۔ جس کو عمر اشجری عبدالرحمن بن اصفہ جگہ پر بٹھایا تھا۔ پھر جب عبدالعزیز نے حجاز کی مخالفت پر کہ پانچویں تو سعید بن جبیر کے تھے تو ایک ہو گئے۔ عبدالرحمن شکست اٹھا کر دخیل کے ملک میں بھاگ گیا اور سعید اسٹھان پلے آئے۔ حجاز نے گورنر اسٹھان کو ان کے گرفتار کرنے کو کہا۔ گورنر اسٹھان نے سعید بن جبیر کو دروازہ حجاز کے کسم سے آگاہ کر دیا۔ سعید اسٹھان سے آ کر پناہ مانگا۔ پلے آئے۔ ایک مدت ظہر سے رہے پھر یہاں سے تھرا کر مکہ آ گئے۔ مکہ منظر میں ان کے چھ بہت سے آدمی حجاز کے خوف سے بھاگ آئے تھے۔ جن کا نام دشنام حجاز کے آدمیوں کو کوئی نہ مٹا سکتا تھا۔ خالد وارہ مکہ منظر پر ہوا تو ولید کا یہ حکم صادر ہوا کہ اہل عراق کے حواریوں کو گرفتار کر کے حجاز کے پاس بھیج دیا۔ سعید بن جبیر نے جواب دیا "میں اس کو گرفتار کر کے حجاز کے پاس روانہ کیا۔ ظلم نے تو دشنام راہ میں راہی اہل مکہ کو ایک کہا بانی رہے سعید و ولید کو فتنے حجاز کے دور وادیش کئے گئے۔"

سعید بن جبیر کی شہادت: حجاز نے سعید کو گالیاں دیں سخت دست کبہ کر بولا "میں جانتا تھا کہ تو کہ میں ہے اور نکالوں مکان میں ہے۔ کیا میں نے تجھے اپنے کام میں شریک نہیں کیا تھا؟ اور کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی تھی؟ سعید نے ان سب باتوں کو تسلیم کیا پھر بولا "اچھا پھر میں تجھ نے تجھے میری مخالفت پر ابھارا۔" جواب دیا "میں بھی ایک انسان ہوں اور انسان سے کبھی غلطی ہو جاتی ہے۔ حجاز یہ سن کر خوش ہو گیا تو راہی و بریک اور ادھر کی باتیں کر پڑا۔ اتفاقاً سعید کی زبان سے اٹھا "کام میں یہ غلطی آئی کہ میری گردن میں اس کی (عبدالرحمن) کی بیعت تھی۔ حجاز کا چہرہ طس سے سرخ ہو گیا۔ غضبناک ہو کر بولا "کیا میں نے تجھ سے کئے اسے انذار کے کئے کے بعد عبداللہ کی بیعت نہیں کی تھی؟ اور پھر اس کی تہذیب میں نے کون سے میں نہیں کی تھی؟ عرض میں نے تجھ سے دو بار بیعت لی۔" سعید نے اقرار ہی جواب دیا۔ حجاز نے کہا "تو نے امیر المومنین کو دو چھین توڑیں اور زہل امین زہل (عبدالرحمن) کی ایک بیعت کا قاتل اور کیا والد میں تجھے مار ڈالوں گا۔" بولے "یہ شک اب میں سعید ہوں جیسا کہ میری ماں نے میرا نام رکھا ہے (یعنی میں اسم پاک میں ہوں) حجاز نے ایک کو گرفتار اور راہی اور جوش سرت سے تین ہاتھوں کی کھلی مرتبہ نہایت ناصحت سے سارے دو بار بار جلا۔"

فروش کی طرف توجہ کر کے دریافت کرنا کہ یہ دھیرے کاروں کی کس قیمت کا ہے؟ جو کچھ وہ کہتا تھا اس سے وہ
 پتہ نہ لے سکا اس کو اتنی قیمت پر فروخت کرنا قرآن شریف کی عزت و تہنہ دہی میں اور رہنمائی میں روز میں غم نہ تھا۔
 اس نے اپنے بھائی سیدنا کو دلی بدی سے معذرت کرتے ہوئے اپنے لڑکے عبدالموہبی کو دست بیٹنے کا قصد کیا تاہم امان نے
 اس سے منع کیا۔ انہیں اپنے گورنر اس سے اس کی بابت خط و کتابت کی کسی نے اس کے جان و کشور اور بعض خاصہ
 امراء کے قول نہ کیا۔ پھر وید نے یہاں سے معذرت کرنے کی غرض سے باہر بھیجا اس نے آنے میں تاخیر کی۔ تب خود امید اس
 نے پاس جانے پر تیار ہو گیا۔ وہ تیرہویں گریہ تھا کہ بیام اجل ہوتا ہے۔

نہ کے جہان پر چڑھائی کی۔ جرجان ان دونوں محمود شہزادہ تھاکے پڑا اور دے گئے۔ وہاں کے اور دارے پر ایک شخص کھڑا ہو کر ہڈیوں کو اٹھاتے دیکھتا تھا۔ یہ وہی مہلب نے جرجان کی فتح و جہت سے شروع کیا اور سب سے پہلے وہی یہ کام کیا۔ تو اس مالک گردو، جو اس شخص کو حکم تھا وہ زمانے لڑنے والا اور کھٹک لکھا کہ وہاں چلا جا۔ ایک مہلب سے اسی طور سے شروع جاری رہی جو وہ جہاد ترک اس عمر کے میں ماہ سے گئے۔ بلا فرق وہاں جہت نے یہ وہی مہلب سے مصالحت کر لی۔ شہزادہ جو کچھ حال اسباب و خزانہ فقیر تھے سب کو بڑے مہلب کے خواہے نہ کیا اس لئے ماہ بہار فتح سلطان عبدالملک کی خدمت میں پہنچے۔ اس کے بعد جرجان کی طرف قدم بڑھا۔

جر جان کی فتح: اس سے پیشتر سعید بن العاص نے اہل جر جان سے ایک لاکھ سالانہ جزیہ پر منہ تحت کرنی تھی لیکن اہل جر جان نے سو ۳۰ بچے تھے اور کبھی دوسو اور کبھی تیس سو کا بچہ ملتا تھا کہ کوئی نہ دیتے تھے۔ پھر سر سے اہل باغیہ گئے اور خراج کے نام سے ایک سو گنا نہ دیتے تھے۔ چونکہ سعید بن العاص کے بعد کسی نے جر جان خوار نہ کیا نہ سبائی جہ سے انہوں نے خرمسان کا راستہ بند کر دیا۔ کوئی شخص اس راستے سے خراسان نہ جاسکتا تھا۔ سوائے اتروہ کے کہ وہ قادسیہ و سواسیہ جہز پر جاتا۔ بعد ازاں ہی محمد خراسانیہ کا گورنر ہوا کرتا یہی اپنے فوجیوں کو جر جان میں لے کر گیا تھا کہ جر جان تک کہ جر جان میں قلعہ کو خراسان کی امداد کی گئی۔ تب اہل جر جان نے نہ جہز دیں نہ اسے اس کا سخت کرنی۔

طبرستان کی صوم۔ ہم جرجان ولسطون سے باہر نکلتے ہیں۔ سامان و قوت میں عبداللہ بن مسلمہ، حکمران کو مقرر فرمایا۔ چار ہزار سواروں کے ساتھ نکلا اور خود پہ قلعہ طبرستان پر چڑھ کر اس کے راجے سے روانہ ہوا۔ اس میں بھیجا رہائش بن کر کوہ اہل اساج تک چار چار فرسخ کے فاصلے پر تھیں۔ اس کے بعد طبرستان میں داخل ہوا۔ اس وقت والی طبرستان نے صلح کا پیغام بھیجا جس کو چہرہ نے پیغامیہ کامیابی سے منکھور کر کے اپنے لشکر کو چاروں طرف اسی طرح۔ یہ بھیجا کہ ایک طرف تو اپنے بھائی ابو عینہ کو دوسری طرف اپنے لڑکے خالد کو (دوسری طرف ابو عینم بلی کو) اور ان کے ایک اور یہ وقت اتوار ابو عینہ کو امیر لشکر بنانے کا حکم دیا اور خود پیچہ لشکر لے کر اپنے متابعین پر رہا۔ اس وقت نے اہل جرجان و دہلم سے انصاروں کو لشکر طلب کیا جب دہلم و اہل اس کی تک پہنچ گئے تو ہمہ تن لڑکر حجاز کیا پہلی جنگ میں شریکین ہمارے کھڑے ہوئے۔ ہمارا اسلام نے پہاڑ کی تختی تک حجاب کیا شریکین حجاز و اہل چہرہ۔ ہمارے اسلام نے بھی چہرے کا قلعہ کیا۔ اس نے چہرہ کھلے۔ فوج ابو عینہ اس فوج کے جو اس کی راکب میں تھے چڑھ کر پہنچے۔ طبرستان و دہلم کے حصے سے نقصان کے ساتھ شکست و خوار ہو کر لوٹے اور شریکین نے کسی مصلحت سے ان کا پیچہ نہ کیا۔

مغربیوں کی بغاوت: اس کے بعد اس زمانہ نے اٹلی، جرمان اور روس کے سرورج زبان سے خط و کتابت کر کے سازش کر لی اور ان کو حکم دیا کہ کافی معاونہ بنے گا اور دیکھا۔ چنانچہ اٹلی، جرمان اور روس کے سرورج زبان نے اس سب کے اشارہ و تحریک سے ان کی مسلحوں کو جمع عبداللہ بن مسعود کے وقت، حالت غفلت کاٹ ڈالا جو اسی کے پاسی چر جاتا میں مقیم تھے اور اس سب کو کلمہ پڑھا کہ ”تم بھی مسلمانوں کو چاروں طرف سے اپنے محاصرے میں لے لو“۔ اس خبر نے پانچ اور اس کے سرکاروں کو یوںیشان کر

باب: ۷

عمر بن عبد العزیز ۹۹ھ تا ۱۱۱ھ

سلیمان کا چھٹا نامہ: عرض الموت میں اس نے اپنے لڑکے واؤد کو ولی عہد بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ رجاہ بن حواری نے عرض کیا: "امیر المؤمنین آپ کا لڑکا اس وقت موجود نہیں ہے بلکہ لختہ میں ہے جس کی حیات و موت کی کچھ خبر نہیں ہے۔" سلیمان نے شیعہ علی بن عبد العزیز کی طرف انگ بٹھایا اور رجاہ سے مطالبہ ہو کر کہنے لگا: "واللہ میں یہ جانتا ہوں کہ واؤد کی ولی عہدی میں جواز و خلاف و یا ہوا و نہ ہوا لوگ اس کو (عزیز عبد العزیز) کو اپنے امیر ضرور مانیں گے۔ مگر یہ کہ میں خود کسی کو اپنے لوگوں میں سے اس کے بعد ولی عہد بنانا چاہوں اور عہد الگ تو اس کو ولی عہد جانتے تھے۔" رجاہ یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ سلیمان نے کاغذ منگوا کر بحکم اللہ کے بعد یہ مکتوب ذیل تھا:

۱) (هذا كتاب من عند الله سليمان امير المؤمنين عمر بن عبد العزيز اتمى فقد ربيك المخلوق من بعدى ومن بعدك يزيد بن عبد الملك فاسمعوا له واطعوا ووالله لا محظون فطبع حكمي)

"یہ اللہ کے بندے سلیمان امیر المؤمنین کا فرمان ہے تاہم عمر بن عبد العزیز کے نہیں نے سب شک اپنے ہم نام کو اور عہد بن عبد العزیز کو قلعہ کا ولی عہد مقرر کیا۔ بھی تم لوگ اس کو سنو اور اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے اور لوگ اس میں اختلاف نہ کرو وگرنہ لوگ اس سے شیعہ ہونے کی امید نہ کریں۔"

اور سر پر کمر کر دینے کے بعد عہد بن عبد العزیز نے اپنے صاحب شرف (اسیر پانچویں) کو اپنے قاتلانہ رازوں کے قلعہ کرنے کا حکم دیا اور رجاہ بن حواری سے کہا: "اسی لئے کوئی طرف لوگوں کے دربار و پیش کر کے کہو کہ امیر المؤمنین نے اس میں جس کو اپنا ولی عہد بنانا ہے اس کی بیعت کرو۔" چنانچہ کل ہوا وہ اپنے بچے عہد و بکر سے بیعت کر کے منتظر ہو گئے۔ اس کے بعد علی بن عبد العزیز رجاہ کے پاس پہنچا اور اس کو اللہ تعالیٰ کی قسم دلا کر کہنے لگے: "مگر میں ولی عہد کی لئے نامزد کیا گیا ہوں تو تم مجھے نظر دس سناؤ۔" رجاہ نے کہا: "میں ابھی سے اس سے مستحق ہو جاؤں اور رجاہ نے غلطی سے اقرار کیا۔ عمر بن عبد العزیز اللہ کر چلے گئے۔ حشام بن عبد الملک پہنچا اور اپنے حقوق و وصیت دینے کا اعلان کر کے قصویٰ عہدہ یافتہ کیا۔ لیکن رجاہ نے نہ بتلایا۔ بشام اس خیال سے کہ عہد الملک سے خارج خلافت انگ جائے گی کذب انصاف مانتا اور انہیں آیا۔

بیعت خلافت: اس کے بعد سلیمان کا انتقال ہو گیا۔ رجم نے کاتبان سلطنت کو جمع کیا اور سلیمان بن عبد الملک کا عہد کوئی کر پڑھا تو اس میں عربین عبد العزیز کا تذکرہ تھا۔ بنی ہاشم بن عبد الملک نے جملہ کر کہا "ہم اس کی بیعت نہ کریں گے۔" رجم نے اذیت کر کہی "واضح میں تہذیب گردان اداؤں کا"۔ ہاشم بن عبد الملک ہجر و اکراہ کتب خصوصی لکھا ہوا عربین عبد العزیز کے پاس آیا۔ جس وقت کہ رجم نے ان کو شہر پر بٹھا دیا تھا اور وہ اپنی غلطی پر یادم تھے اور انانہ وانا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ رہے تھے۔ ہاشم بن عبد الملک کی بیعت کرنے کے بعد اور لوگوں نے بھی بیعت کی اور عربین عبد العزیز نے کر پڑ پڑا وہ پڑا کر مسلمان کو بلی کر دیا۔

عبد العزیز بن ولید کی اطاعت: چونکہ عبد العزیز بن ولید انتقال سلیمان کے وقت موجود تھا اور اس کو عربین عبد العزیز کی بیعت کا حال معلوم ہو تھا۔ اس وجہ سے اس نے ایک خط لکھ دیا اور وہی خط اس کے دشمن کی طرف آیا۔ ہجر ذی الحجہ ۱۱ء کے بعد:۔۔۔ لکھنے کا خیال معلوم ہوا تو عربین عبد العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر خط دیت کی "کہ مجھے سلیمان سے عہد نامہ لکھنے کی خبر نہیں چلنی تھی مجھے ہاشم و اسباب کے کتب ہو جا۔۔۔ نہ کا خیال دامن گیر تھا۔" عربین عبد العزیز نے "اگر تم زماہ حکومت کے بیٹے دستبرد دے تو اس لڑائی کے فریب نہ جانا اور اپنے گھر بھر دینا۔" عبد العزیز نے ولید کے عرض کیا "واضح میں آپ کے سوا اس کام کے لئے دوسرے شخص کو نہیں پسند کرتا۔" عربین عبد العزیز یہ سن کر خاموش ہو گئے اور عبد العزیز بن ولید نے قہر و حاکمیت کر لی۔

عربین عبد العزیز کا کردار: بخمیل موت کے بعد عربین عبد العزیز نے اپنی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک سے فرمایا کہ اسباب و مال و ہوز و زنا ہر اور قیمتی چیز سے جو تمہارے ہوں وہ سب بیعت ہلال میں بھیج دو۔ میں اور چہ (یعنی مسلمانوں کا مال) ایک مکان میں لٹکے۔ و سکا۔ فاطمہ بنت عبد الملک نے نہایت غمی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ لیکن جب ان کا مال ہی بچہ منہ خلافت پر حتمکن ہوا تو اس نے بیت اللہ سے اپنی بہن کا مال و اسباب جس کو عربین عبد العزیز نے جمع کر دیا تھا وہی کیا لیکن انہوں نے اپنے سے انکار کر کے کہا "جب کہ میں ان کی اطاعت حالت حیات میں کرتی تھی تو ان کے مرنے پر بھی اطاعت کروں گی۔" یہ دینے میں رو اپنے اہل و عیال کو دے دیا۔

از اسباب ایک مدت بعد سے امیر المومنین علی (کرم اللہ وجہہ) کی شان میں طاری کلمات نامناسب کہا کرتے تھے عربین عبد العزیز نے یہ خلافت پر قدم سمجھے ہی مخالفت کر دی اور صلہ کو جو کہ سر زمین دم پڑتا تھا اور نہ کو کھینچا۔

یزید بن مہلب کی گرفتاری: مسند خلافت پر حتمکن ہونے کے بعد عربین عبد العزیز نے نہ اچھے میں یزید بن مہلب لکھا "تم کسی کو اپنی گورزی پر ماسور کر کے چلے آؤ۔" یہ دینے میں مہلب نے اس حکم کے مطابق اپنے لڑکے لکھو کا پانا عیب باخراسان سے واسطہ آیا اور واسطہ سے کشتی پر ماسور ہو کر بحیرہ کی طرف روانہ ہوا۔ یزید بن عبد العزیز نے عدی بن اوطاة ارزاؤ کو کو نے پر عبد الحمید بن زید بن مہلب و اس کا لڑکا کو ماسور کیا تھا۔ جب عربین عبد العزیز کو یزید بن مہلب کی روانگی کی خبر پہنچی تو اس کو گرفتار کر کے دار الخلافہ بھیجے گا ایک فرمان بنام عدی بن مہلب اور خافہ بھیج دیا۔ عدی بن اوطاة نے اس

میراث کے پورے حصے کے برابر۔

حالت انتشار میں لوگوں نے محمد بن عبدالمعز سے گزارش کی کہ یزید بن عبدالمعز کو کچھ بطور وصیت کچھ چاہیے آپ نے فرمایا ”میں کیا وصیت کروں؟ وہ تو عبدالمعز کے نامہ ان سے ہے۔“ بعد ازاں کچھ سوچ کر فرمایا:

﴿ مَا سَعِدَ الْفَلَانُ بِأَرْبَعِ الْعَصْرِ حَتَّى حُدَّ الْعَصْرُ حَتَّى لَا تَقَالَ الْعَتَرَةُ وَلَا تَخْذَرُ عَمِّي الرَّجْعَةُ فَانْكَرَ

نَعْرَكَ مَا تَرَكْتَ نَعْنُ لَا يَحْمَدُكَ وَصَحِيرُ نَوَلِي مِنْ لَا يَعْلَمُكَ إِلَّا الْمَلَأُ ﴾

”اے یزید! تجھ میں جو کچھ گناہ ہے وہ نہ بھلا، نہ تو خود کا نام معافی ہوئی اور نہ تم لوگوں کی بااقتدار قوت و کھ

میں۔ میری طرح تجھ میں فحشیت ہے بلکہ یہ بڑا حد کا دور واد بھی ہے۔ ایسے شخص کے حق میں جو نہ قربانی

تفانی کرنے کا اور نہ سہارا۔ حق میں کوئی عزت پیش کرے گا۔“

جواب : A

يزيد بن عبد الملك ١٠٨٥ تا ١٠٩٥ هـ

[illegible]

یزید بن صلیب اور یزید بن عبد الملک نے دو گنا کر حرمین عبدالموجود بنے یزید بن صلیب کو جس جہان کے مدینے کی
جہ سے نیکر کر دیا تھا۔ اس وقت سے یہ واقعہ رہا۔ حتیٰ کہ حرمین عبدالموجود کا زمانہ وکالت قریب آ گیا۔ یزید بن صلیب
نے بخوف یزید بن عبد الملک بیل سے اچھا لکے کی گھڑی۔ چوہی عبد الملک کی جہی "تاجک کے بھائی کی ٹوٹی تھی" سینہ بننا
عبد الملک نے تاجک کے "حرد" کا رپ کو سر دین کی غرض سے یزید بن صلیب سے ہر دیکھا تھا اور یہاں کو بھاء سے قید کرنے
استح کی طرف لایا تھا۔ جس سے چاہے نہ عبد الملک کی کھانہ بھی تھی اور اس کو بھی جزا دی جاتی تھی۔ یزید بن صلیب ایسا ہی
کی "تاری" کرنے کو یزید بن صلیب کے "کان پر گیا" لیکن اس نے کچھ خیال نہ کیا وہ یزید بن عبد الملک "بڑکھا" "اچھا میں وہ
توان ہوئے اس پر مقرر کیا ہے اور "کرول" قائم اس کو "اندو"۔ یزید بن صلیب نے اس کو گھسیٹ نکھوڑ کیا تب یزید بن
عبد الملک نے کہا "اچھا اس وقت تم میرا کہنا نہیں مانتے جو میں جب غلیقہ لوں گا تو کچھ نہیں کا"۔ یزید بن صلیب نے جواب
دیا "اگر غلیقہ ہوا تو ایک لاکھ گھوڑیں جرے لئے میں بنام سے باہر کر دوں گا"۔ گو وہم و نامی لوگ بھونک کی جہ نہیں مگر
یہاں یزید بن صلیب نے ایک لاکھ چارہ دانے یزید بن عبد الملک کی بیوی کو باکر دیا۔

152

یزید بن معاویہ کا فرار نہیں جب کہ ابن عبدالمطلب کے مرض میں شدت پیدا ہوئی تو یزید نے اس سے متفقہ کیے۔
 خیال ہے کہ ان کے خلاف کھلم کھلا ایک جنگ نہ ہو سکی۔ وہ اپنے باپ کے جانی بوجھ کے طور پر اسے چھوڑ کر فرار ہو گیا۔
 خالد کے پاس بہت سے وفادار تھے جن میں سے ایک شخص نے یزید بن معاویہ سے درخواست کیا کہ وہ اپنے چچا کو اپنے پاس
 آیا ہو اور انہیں بصرہ بھیج کر مروان بن عبدالمطلب کو اطلاع دے کہ اگر آپ کو اپنے چچا کے ساتھ ملنا چاہیے تو اس کے لئے
 تو اسے بروہہ کے قید خانہ سے جاننا پڑے گا۔ یزید نے جواب دیا کہ آپ کے بعد چچا کے ساتھ ملنا چاہیے تو اس کے لئے
 کانٹا یہ مرضی اس وقت تک نہیں ہے کہ وہ ابن عبدالمطلب کو قید خانہ سے نکال دے۔ یزید نے کہا کہ اگر یزید بن معاویہ
 کو قید خانہ سے نکال دے گا تو اس کے لئے کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

رفتہ رفتہ بڑے دار و درمی میں تھپڑ کی بلا لگتی۔ بڑے بڑے کے ہمراہیوں نے ہڈی کے تھڑا خراہوں پر حملہ کر دیا۔ اتنا ہی۔ سمجھ ہی کی فوج میدان جنگ سے پسپہ ہو گئی۔ بڑے کی مہالیاں، کے بھانجور نے یہ سن کر قہر خانے کا دروازہ بند کر لیا اس خوف سے کہ مہاراجہ بڑے آئے سے پہلے عدلی بن لوگوں کو قتل نہ کر دے۔ اور ازہ بند کرنے کے بعد علی عبداللہ بن دینار ۹۷ھ کی کے دار و درمی میں آئے۔ کر اس کے قتل کی کوشش کی لیکن، کا گھر رہا۔ اس سے بچا گیا۔ کے ہمراہی آؤ پٹنہ۔ عبداللہ بن دینار بھاگ گیا۔ بڑے کے بھائی قندہ زہ کو پھانسی کر رکھا۔ آئے۔

[illegible]

شرعی لشکر کی کوفہ کو روانگی: ان واقعات کے بعد یزید بن عبد الملک نے اہل کوفہ کے لئے جائزہ و انصاف دے دیے۔ ان کی غیر خرابی کی تحریف کھینچی۔ ان کے دنیا تک ہونے کا وعدہ کیا۔ اپنے بھائی مسلم بن عبد الملک کو براہِ ذرا و قسماً اس بات پر اصرار کیا کہ اللہ کو کھڑا کر دینا، جگہ تو زمان و شہد و جزیرے کے ساتھ کھڑی کی جو جب روانہ کیا۔ ان لوگوں نے کوفہ میں حقیقہ کر لیا۔ میں قیام کر۔ ایک روز عباس بن ولید اور دیان غلی باقر باقر آئے۔ پس میں یزید سے

یہ بے بنیاد سہلے کی ناکامی: بڑے بین سہلے کو مسلمہ اور اہل شام کے آنے کی خبر پہنچی تو اس نے ان کو بل کوج کر کے منظر لایا۔ اہل شام کو جنگ پر ابھارنے پر مدد دی، دھم دھائی کے عواقب اسود سے ڈرایا اور اس امر کا ان کو یقین دلایا کہ ان میں واسطہ میرا ہے اور جو اسے یہ خیال دہلی بصرہ نے اس کے دل میں پیدا کیا تھا اس کے بعد یہ بے بنیاد سہلے نے اپنے بوائے کو ہواؤں فارسی اور کرمان کی طرف روانہ کیا۔ فراسان کی طرف ہر ایک بن سہلے کو بھیجا۔ فراسان کی گورنری پر عبدالرحمن بن حنیف تھا اس سے جو تھوہہ ڈالی فراسان کے دو کتے پر مار دیا، انہوں نے مدد کی آواز سن کر وہاں اتفاقاً پر ملاقات کی اور اس سے داہنہ جانے کو کہا، انہوں نے اجاب نام پر نظر رکھے اور اسے ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ہر ایک جہ نکل دیا اور فراسان سے لوٹ آیا۔ بعد ازاں یہ بے بنیاد سہلے نے لوگوں کو جوج کر کے خطبہ دیا، جس میں اس نے ان کو کتابہ رخصت پر نکل کر آنے کی دعوت دی اور یہود و نصاریٰ اور یہ کہ اہل شام پر جہاد کر، ترک دین و غم پر جہاد کرنے سے نفی ہے مسیحی اور نصرانی اُنس میں مالک نے اس سے مخالفت کی اور عوام اس نے نفی اس واقعہ سے اتفاق ہی نہیں کیا بلکہ پدید کا مدینہ اور شہادہ اور مسجد سے نفی آئے۔

اس کے بعد یہی ہی اہل کربلاؑ اس میں اس کا برائی کہ جو تھا۔ ان میں ایک سے بعد سطر نے یہ کہہ کر نالہ کیا، لیکن یہی سطر
نے کہہ دیا کہ یہ ملک کی قسمت میں وہ نہ جا۔ بعض روایت ہے کہ یہ تو جو علی بن ابی طالبؑ کی تربت میں اہل کربلاؑ کے نقل یا قضا
تشریف لے گئے۔ اس کے بعد کہانے کہہ کر اسی وجہ سے کسی غیر فاضل نے یہ کیا کہ وہ ہم پر یہ تھا۔

مفضل بن عیسیٰ کی واپسی مفضل بن عیسیٰ وہ کسی جو اہل کربلاؑ کا تھا۔ اس نے یہ کہہ کر اہل کربلاؑ کے قتل کا حال معلوم کیا، اس میں
کے سربراہوں کے ساتھ کہہ کر توفیق و برکت ہو کر اس وقت اس کے سر پر پاؤں پڑے۔ اس کے بعد کہہ کر اس کے ہاتھ سے کسی حشر کی
انت میں یہ ہو کر چلا کر گئے تھے یہاں تک کہ مفضل وہاں نہ ہو سکے۔ اس کے ہاتھ کی اطلاع نہ ہوئی کہ وہ کسے کی حشر کی
مستحق نہ ہو۔ مفضل اس کی جا پکڑا۔

امیر ابن عیسیٰ کی واپسی مفضل بن عیسیٰ وہ کسی جو اہل کربلاؑ کا تھا۔ اس نے یہ کہہ کر اہل کربلاؑ کے قتل کا حال معلوم کیا، اس میں
کے سربراہوں کے ساتھ کہہ کر توفیق و برکت ہو کر اس وقت اس کے سر پر پاؤں پڑے۔ اس کے بعد کہہ کر اس کے ہاتھ سے کسی حشر کی
انت میں یہ ہو کر چلا کر گئے تھے یہاں تک کہ مفضل وہاں نہ ہو سکے۔ اس کے ہاتھ کی اطلاع نہ ہوئی کہ وہ کسے کی حشر کی
مستحق نہ ہو۔ مفضل اس کی جا پکڑا۔

بنو مصعب کی رو بہ گئی قتل اہل کربلاؑ وہ وہاں سے چل کر گئے ان کے بعد سطر نے یہ کہہ کر اہل کربلاؑ کے قتل کا حال معلوم کیا، اس میں
کے سربراہوں کے ساتھ کہہ کر توفیق و برکت ہو کر اس وقت اس کے سر پر پاؤں پڑے۔ اس کے بعد کہہ کر اس کے ہاتھ سے کسی حشر کی
انت میں یہ ہو کر چلا کر گئے تھے یہاں تک کہ مفضل وہاں نہ ہو سکے۔ اس کے ہاتھ کی اطلاع نہ ہوئی کہ وہ کسے کی حشر کی
مستحق نہ ہو۔ مفضل اس کی جا پکڑا۔

اس پر جو بیچارہ لکھنؤ کے بعض حصہ داروں کو بھی ملے کرتے اور کتب خانوں سے بھی ملے تھے عساکر اسلام کو
اسی نے گڑھا ہوا چوڑا ترنمل پر لے کر مسلمانوں کو ملے ہوتی جاکر دہلی کے کار۔ پر پہنچے۔

لکھنؤ کے لوگوں نے کوئی کوشش نہ کی وہ مسلمانوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
آئے۔ شہر میں لکھنؤ کے لوگوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
یہاں کے لوگوں نے کوئی کوشش نہ کی وہ مسلمانوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
چوتھے دن کے طور پر ایک دوسرے پر گھر گھر پر تھوڑے تھوڑے ہوئے گئے۔

یہی کی یہاں کے لوگوں نے کوئی کوشش نہ کی وہ مسلمانوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
رنگیں تھیں اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے

جسے ان کی کئی کئی کوششیں تھیں اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
وہ جسے کئی کئی کوششیں تھیں اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
لوگوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
ان کی کوششیں تھیں اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
کے بعد چاروں طرف سے لکھنؤ کے لوگوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
تاکہ ان میں سے کوئی ایک نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
وہی جان کو اپنی کھلی ہوئی ہاتھوں سے چھوڑ دیا اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے

مسلموں کی طرف سے کوئی کوشش نہ ہوئی اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
نہیں کیا تھا اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
کئی دنوں سے وہاں کے لوگوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
وہی جان کو اپنی کھلی ہوئی ہاتھوں سے چھوڑ دیا اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
وہی جان کو اپنی کھلی ہوئی ہاتھوں سے چھوڑ دیا اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے

لکھنؤ کے لوگوں نے کوئی کوشش نہ کی وہ مسلمانوں کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے
اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے اور ان کے خلاف نہ ہوئے

ہی۔ نہر کو حیدر کے قصور میں پرچہ منظر اجودہ میر سے دو کوس کے فاصلے پر قلعہ بادشاہ فرغانہ کے چلچارہ دہائی نے حاضر ہوا کہ
 اس قلعہ کے حالی سے آگاہ کیا اور یہ بھی بتا دیا کہ لوگ ابھی اچھڑے ہیں اور اس وقت تک بادشاہ فرغانہ کے سامنے کسی
 بات نہیں ہوئی۔ حیدر خانی نے اس کو ساتھ عبدالرحمن قشیری کو ہمراہ لے کر ایک لشکر کے روانہ کیا اور اس کی رہائی کے بعد خود
 بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔ جب سلاوی لشکر قلعہ دہر پہنچا۔ اہل قلعہ مقابلے پر آئے لڑائی ہوئی۔ بلا آخر اہل قلعہ
 شکست کھانے پھاگے اور بعد ازاں "چو کندر چاہار و قشیر" غلطی سے اس راستہ کو اختیار کیا جس میں خدشہ کوہد کرکس اور نہ
 سے مسلمانوں کے گرنے کے لئے پات دیا تھا۔ انہیں شانہ نے ان کو لوگوں کو خدشہ میں گرا دیا تھا۔ باقی جو رہے ان کو
 لڑنے کے لئے اپنے حصار میں لے لیا۔ اہل قلعہ نے حیدر کو بادشاہ فرغانہ سے اعانہ طلب کی۔ بادشاہ فرغانہ نے صاف جواب
 دے دیا کہ "تمہاری اور بہاری یہ شرط قرار پائی تھی کہ قلعہ میں داخلہ نہ ہوگا اور وہیں گے اور چار سو روپیہ اہل قلعہ میں
 دے گا۔" انہوں نے مجبور ہو کر حیدر خانی سے ان شرطوں کے ساتھ صلح کی۔ درخواست کی۔ دیکھ یہ کہ جس قلعہ کو عرب بن کے قید
 میں ہیں ترمیٹھ کو واپس دے دیں گے۔ دوسرے یہ کہ اٹلیا فراراج اور کرویہ گئے۔ تیسرے یہ کہ کوئی شخص قلعہ میں قیام چاہے
 ہوگا۔ چوتھے یہ کہ کوئی امر بخلہ طاہرہ نہ کرے۔ کسی قسم کی چٹا نہ کرے کہ کوئی نہ جانے ہو جائے گا۔ حیدر خانی نے اس
 شرط کو منظور کر لیا۔

اہل قلعہ کا انجیم۔ اہل قلعہ قلعہ سے نکل کر لشکر گاہ واسم میں آئے اور ان کے آن کے چندے کے پہنچنے پر
 ہوئے۔ اس نے بعد ازاں حیدر خانی کو یہ خبر کی کہ اہل قلعہ میں سے اپنے شخص نے ایک قیدی عورت کو قتل کر دیا ہے۔ حیدر خانی نے
 تحقیق کے بعد قاتل کو سزا سنائی۔ وہی اس قیدی کو سزا سنائی۔ اہل قلعہ نے اہل قلعہ کے علم و طاقت پر کچھ نہ دیکھا۔ چنانچہ چاہوں نے اس
 کے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن قلعہ کے ساتھ پہنچا۔ اہل قلعہ نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ کچھ پاس تھے اور قلعہ میں
 تقریباً چار سو قیدی تھے۔ ان کو سزا سنائی کہ اس سے اختلاف پیدا ہوا۔ نہایت سختی سے ان کا حصار کر کے ان کے قاتل
 اہل قلعہ کے پاس آئے۔ حیدر نے خود دیکھا کہ وہ قیدیوں اور چھوٹی سے قلعہ پر دے گئے۔ قلعہ پر اہل قلعہ کے بارے میں
 مختلف روایات ہیں۔ لاکر میرا ان جنگ میں قتل ہوا اور پھر کے کے سامنے میں موت کی نیند سو۔ یہ خبر حیدر خانی نے ایک اطلاع
 دہی میں یہ کہ حیدر ملک کی خدمت میں پہنچی۔ درحقیقت حیدر کو اس سے مطلع کیا۔ یہی امر ایسا واقعہ ہوا کہ جس سے عرب میں
 حیدر خانی سے کچھ نہ ہو سکی۔

اہل قلعہ سے مصالحت۔ اہل قلعہ کے بعد حیدر خانی نے ایک چھوٹا سا لشکر بہرہ گیری میں ان بنی الی اسری قلعہ۔ قلعہ
 کی طرف روانہ کیا۔ جس میں خوارزم شاہ، بادشاہ اجودہ، دومان، وغیرہ بھی تھے۔ اس کے قلعہ پر انگش پر مستب اہل قلعہ
 رہا جس قلعہ اہل قلعہ کی آہ میں کرنے کو آئے اور پہلے ہی حملہ میں شکست کھ کر قلعہ میں جا چھپے۔ یہاں کے حصار و اہل
 وہ۔ اہل قلعہ نے حیدر کو صلح کی درخواست کی۔ شرط یہ قرار پائی کہ اہل قلعہ سے قلعہ میں نہ لیا جائے۔ اہل قلعہ نے اس کو
 لے لیا۔ یہاں کے اہل قلعہ سے مدد نہ لے لی اور حیدر کو اس سے مطلع کیا۔ حیدر خانی نے ایک شخص کو اس کام کی اطلاع دہی

پر مامور کیا۔ پس اہلِ مکہ حسبِ قرار و شرط غلام چھوڑ کر قتل ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد جو بیٹی نے کس پر پہنچ کر جنگ کا کیزہ بگڑا اہلِ کس نے اس پر ہتھیار ڈال دیوں پر مصالحت کر لی۔ حریفی نے اس کے وصول کرنے پر فخر میں سیار کو متعین کیا اور کس و نسف کے جنگ و مال کی طمعان میں اسیری کو افسردہ دی۔ اس کے باوجود افسردہ و امان دے کر غلام سے بنایا اور اپنے ہمراہ لے کر آئے مگر وہاں ہوا اٹا ہوا تھا اس سے بچ کر قتل کر ڈالا۔

مصر کہ مرجع تجارتی تھا: مزید وہ زمین سے اس مہاجر کے چلے جانے کے بعد نصیب بہرائی صبا کر اسلام کا امیر بن گیا۔ خزر (یعنی ترکمان) نے اس کے مقابلے کی غرض سے بہت بڑا لشکر جمع کیا۔ ثواب کے خلف اقوام کھل کھپاتے دغیر لے اپنے ہر نیوں کی لگ بھگ ہزار ہزار۔ ایک آدھوں کو بھیجا۔ تمام مرجع تجارتی صبا آسانی کی نوبت آئی۔ اخلاقی سے پہلے ہی حملہ بھی صبا کر اسلام کو شکست ہو گئی۔ انہوں نے مسلمانوں کے لشکر کا بھی گھس گھس کر جو پایا لوٹ لیا۔

جراح بحیثیت گورنر آرمینیا و جزیرہ مسلمانوں کا لشکر شکست: پاکر دمشق میں جزیہ بن عبد الملک کے پاس پہنچا۔ جزیہ بن عبد الملک نے آرمینیا و جزیرہ کی سب سے گورنری جراح بن عبد الملک کو دی اور ایک بہت بڑے لشکر کو ان کی امداد پر متعین کیا۔ چنانچہ جراح حسبِ حکم جزیہ بن عبد الملک سے روانہ ہوئے۔ خوارزم میں کر باب و ابواب کی طرف غارت کیا اور جراح نے ہزاروں میں تھوپی قیام کیا۔ تھوڑے سا آواز نہ گھٹنے کے بعد پھر ان کی طرف کوچ کیا۔ نہ کو کھوکھو کے چڑاؤ کہہ دینے کی خبر مشہور کر دی تاکہ ترکمن کے جاسوس و ایسے چلے جائیں۔ جن ہی رات ہوئی جراح نے "ملو ملو" "ملو ملو" کی ندا کرادی اور قیامتِ جزئی سے متحہ ہوتے یا شہر باب پہنچ کر جنگ کا نچہ گاڑ دیا۔ قرب بھی نہایت مراد گئی۔ ان کے مقابلے پر آئے اس لشکر کا مردان کا شمار تھا۔ نہ زمان نہ لڑائی ہوئی۔ ایک ہی جزیہ نے جزیہ کے بعد ترکمان کا لشکر صبا ان جنگ سے ہر گز کھرا ہوا۔ صبا کر اسلام نے ان کے لشکر کا کوٹ کر قلعہ صحن پر دھاوا کر دیا۔ اہلِ قلعہ نے جزیہ و سہ کرائی جان بچائی اور تارے ان لوگوں کو شکست سے بچا کر دوسرے شہر بچا دیا۔

شہر کی فتح: اس مہم سے فارغ ہونے کے بعد جراح نے شہرِ خوارزم کو فتح کی کی چھ روز تک ہر صبح کے شہر کے ارد گرد پھرتا ہوا۔ ساتویں روز اہلِ شہر نے ان کا صل کر کے شہر بھاگے اور دوازے کھول دیے۔ جراح نے انھیں ان کے بھی شہر خالی کر کے دوسرے مقام پہنچ دیا اور لشکر کو دوسرے طرف کر کے شہر پر جا پہنچا۔ ترکوں نے بڑی بے مہمتری سے متحمل کیا۔ جس میں صبا کر اسلام کی خدا حافظی تھوڑوں اور لوگوں دار میزوں نے شہر کے قلعہ کو ہزاروں ترکوں کا خون بہا کر شہر کو لیا۔ شہر کے لشکر نے جو کچھ قلعہ میں تھا لوٹ لیا۔ تقسیم کے وقت بھی قلعہ ہوا چار سو ہزاروں کے حصے میں آئے۔ جو قیمت میں تقریباً تین ہزار تھے۔ اس کے بعد جراح نے مالی لشکر کو اپنی طرف سے لشکر سپرد کر دیا اور اس کے اہلِ دھیان اور مالی و اسباب کو واپس وے دیا۔ اس خدمت کے صلے میں کہہ دیا کہ اس کی خدمات و خدمات سے مسلمانوں کو فخر وادار کرنا ہے گا۔ والی قلعہ شہر نے کمالی لشکر کے ساتھ اس خدمت کو منظور کیا اور جراح شہر سے کوچ کر کے قلعہ دیدہ پڑ جاتا رہا۔ جہاں کہہ کر کسی کے ایک ہزار خانہ ان

باب : ۹

ہشام بن عبد الملک ۱۰۵ھ تا ۱۲۵ھ

تخت نشینی: شہنشاہ وقت و قاتل پڑا، عہد الملک حمص میں قتل۔ موت کی خبر پا کر واپس ملک سے آیا اور تخت خلافت پر قدم رکھنے کا ارادہ کیا۔ یہی وہ حکمران تھا جو اہل کرب کے خلاف بنی ہاشم کی شہر کی گولہ گری اور جھڑپوں کا حال سن کر گریزاں ہوا تھا۔ اہل کرب کی طرف سے اس کی طرف سے روایات بھی ملتی ہیں۔

مسلم و افسطین کی جنگ: - اس جنگ میں سیدروائی خراسان، ہند، بنگ، ترک، سوزجور، کرے، کان کے علاوہ ہندوستان، دو آریہ، ایٹا، لڑائی، لڑائی، کوئی شہر فتح نہ ہوا اور وہ اپنے نسل و عوام وہاں ہی بول۔ ترکوں نے قاقق، کیا اور طبر کے قریب مسلم سے جا بڑے۔ مسلم نہایت جھڑی سے متا اپنے ہمارے جوں کے تیرے جوں کر کیا اور ترک خاک پاٹ کر اپنا سامنے لے کر رہ گئے۔ بھراہی منہ کے آٹری سے جسے جس نے ترکوں پر چڑھائی کی اور افسطین پر چاروں طرف سے کاٹ مار کر لیا۔ بھور ہو کر افسطین نے چھ ہزار آدمیوں پر مصالحت کر لی اور مصالحت کے بعد قلعہ بھی بھڑکھڑا دیا۔

[illegible]

ایمان دئی۔ چنانچہ اسد بن محمد کو کے مرجع میں آئیں۔ اپنی بی بی خدیجہ کی آمد کی خبر سن کر میں نے اسے شہر کے آگے
اور اسد کو کولہ اتر و مہارت سے سرفرد لے گیا۔ اسد نے سرفرد سے امارت شکر کی کی سند عبد الرحمن بن عیسیٰ کے نام ایک شخص
کی سرفردہ دان کی میں یہ عسا کہ اسلای کو لے ہوئے۔ مہر قد آیا۔ اس کے بعد اسد بائی بن بائی کو حکومت خراسان سے سزا دل
کے حسن بن ابی مرثدہ کندی کو مامور کیا۔ کچھ روز بعد مسلم بن سید بن عبد اللہ خراسان وادو ہوا۔ اسد اس کی بہت عزت کرتا
تھا۔ چنانچہ اس نے اسد کی طرف اسد کا گھر ہوا۔ اس وقت کہ وہ بھاگنے کا قصد کر رہا تھا کہ کچھ سوچ سمجھ کر اس نے اپنے کو اسد کے
حوالے کر دیا۔

خود پر غور و فکر۔ اس کے بعد اسد نے خود (یعنی جہاں ہر ات باج جہاں کیا۔ بلکہ ہر ات نے اپنے دل و اسباب کو چار
کی عہد میں رکھا۔ جس کا کوئی راستہ معلوم نہ تھا۔ اسد نے صندوق عوا کر آسمان کو اس میں بٹھایا اور خیر دلوں کے درجہ
سے اس کو کھڑے کیا۔ تک پہنچا۔ یہاں تک کہ اس نے ان کو ان کے مال و اسباب کو برآمد کیا۔ یہ واقعہ عجیب و غریب ہے
اور اس میں اسد نے کچھ نہ ہو سکی۔ خالق ہی یہ کہہ کر قابض پڑا۔ لیکن فریقین میں لڑائی نہیں ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسد
تقسیم سے شکت تھا کہ اس وقت اس کے بعد فریقوں کی طرف گیا اور ان سے صف آراء ہوا۔ تقریباً سارے مسلمین اس وقت
نے اس جنگ میں مامور کی بہت بڑا حصہ لیا۔ پھر فریقین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے جو کچھ ان کے لشکر گاہ میں
حالات کیا۔

اسد بن عبد اللہ کی معزولی۔ اسد بن عبد اللہ کے داماد میں ہر زمانہ گورنی خراسان تنظیم ہے جا کا نشانہ یا جہاں کیا تھا کہ
لوگ اس سے غلط ہوتے جاتے تھے اور اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ غرض میں نے رکھ دے گوارے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن
ابن خضر بن ابی ہاشم عامر بن مالک حافی و غیرہ کے ہم مذاکر اپنے بھائی کے پاس شہر بدختر کے بھیج دیا اور یہ اہرام گایا
کہ ان لوگوں نے جو پر حملہ کرنے کا قصد و مشورہ کیا تھا۔ خالد بن عبد اللہ نے اسد بن عبد اللہ کو بلا حائل نہ لکھا اور یہ بھی اس
میں تحریر کیا کہ ان لوگوں کا سر میرے پاس بھیجا تھا۔ تم نے ان کو قتل بھیجا۔ ایک روز اسد نے خطبہ پڑھتے ہوئے اہل خراسان پر
لمحہ لٹھ کیا۔ اتفاق سے یہ خطبہ اور اعلان و قس تک پہنچ گئی۔ چنانچہ میں عبد اللہ نے خالد بن عبد اللہ کو اسد بن عبد اللہ کے
محزول کرنے کا فرما بھیج دیا۔

امارت خراسان پر اشتر بن قاسم۔ ہمارے زمانہ و اس میں یہ محزول کر دیا گیا اور جو بڑے ہیں کے حکم میں حوائج ملکی کو
سامور کیا۔ چونکہ علم نے ہر زمانہ صیغہ کی طرف بعد جہاد و خون روائی نہ کیا اس وجہ سے ہشام بن عبد اللہ نے اشتر بن
عبد اللہ علی کو گورنی خراسان کی سند عہد کی اور اس کو یہ حکم دیا کہ تم ہر اہم امور میں خالد بن عبد اللہ کے ساتھ مشورہ لیجے
و ما۔ بھی اشتر بن کی نیک عزائی اور طاقت نے اہل خراسان کو آنے کے ساتھ ہی خوش کر دیا۔

اہلِ سحر قند کا قبولِ اسلام: سچے میں اشرس نے ابو بصیر، اہلِ صالح بن خریف (جو سحر کے قتل و غلام اور تہ تیغ ہیں) کو اپنا ہمراہ کر کے حرقہ و دارا، انہی کی طرف دعوتِ اسلام کی طرف سے روانہ کیا۔ جو شخص ان سے ملے، وہ قید و بند و غلام اسلام میں داخل ہوا اس کا جزیہ ساقی کر دیا جاتا۔ ان دنوں سحر قند وغیرہ کے سینہ جنگ دہلی پر حسن بن مرط کھڑے تھا جس پر ابوصیر اور غیرہ نے ابانی سحر قند کو اسلام کی دعوت دی اور بشرطِ اسلام جزیہ ساقی کر دینے کا وعدہ کیا۔ ابانی سحر قند جزیہ ساقی کر دے سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ خود کہنے اشرس کو تہ تیغ کیا اور وہ چلے جانے کی شکایت لکھی۔ اشرس نے ملحقین کو کہہ دیا کہ تم میرے ”بھٹے“ جو خیر چاہتی ہے کہ اہلِ صفہ وغیرہ نے بہرِ خدا و رحمتِ سلام قبول نہیں کیا بلکہ وہ جزیہ سے خوف سے مسلمان ہو گئے ہیں جس کی تم کو بیخوشی ہو جس نے شک کر لیا ہوا اور فرائض کو ادا کرنا اور قرآن کی کوئی سورہ بھی اچھی نہ پڑھا ہو اس کا تہ تیغ کر دے اور نہ وصول کر دے۔ اس کے بعد اشرس نے حسن بن مرط کو سینہ مال کے کام سے سنبھلا دیا اور اس کے اپنی افواج اپنی نوکریاں۔

[illegible]

صفہ و بخارا کی بغاوت: قبولے: یوں نے بعد اہل صفہ کے قاصوں میں شغب پھیلنے لگی۔ انہیں میں صحت پر مبنی اثر میں ایک ایسے آثر قرار کے کہ قید اور جبر و تشدد کی بنیاد پر اصل کرنے لگا۔ روسائیم اور دجلانوں کی ذلت کا کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا۔ ان کے کپڑے، جوار، نہ پٹائی کو مردوں میں پہنا دیا۔ مردوں پر کاتھن کے چار رخصوانے جو وہ اسلام قبول کرنے پہلے تھے ان سے بھی جڑی وصول کیا۔ صفہ اور بخارا میں اس سے بھرپور بدش چوہا نہ لگا اور یہ سب کے سب بغی ہو گئے۔ یہ لوگوں سے سازش کرنے کی نظر رہ گئی۔ ان میں اس طرح کی بے خبری کے فرو کرنے کے لئے روانہ کیا۔ آدھ میں پہنچ کر قیام کیا۔ صوفیوں کو شہر پر لپکا جھاڑ لیا۔ انہیں تھپہ بینہ سلم و نامہ نژاد کی بیعت سے آگے نہ بڑھایا۔ سید محمد کو کہتے ہیں کہ ان کو اور اہل صفہ و بخارا کو سامنا ہو گیا۔ ان لوگوں کے ساتھ حاکمان بھی آیا اور اہل صفہ و بخارا نے انھیں کے لشکر کا وہ پرکار صبر کر لیا اور

نہ صرف وہی کو پکڑ لیں پر اور مسلم بن عبدالرحمن یابی کو جہانگیر مامور کیا۔ اس نے دوشنبہ کی طرح میں غریبوں پر ہمدردی سے مسلم نے اس کو سوتے ہوئے لڑکا کر کے بلا چاہے محض قہقہے پہنچے۔ بے جذبہ کے پاس پہنچ کر دیکھا جیدہ کو سہمی یہ حرکت پہنچانے والی۔ پھر کوس حال ہی دیکھ کر دولا "مصر کے سردار کو سہم نے اپنی حالت سے روانہ کیا ہے۔" کسی نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ جیدہ نے مسلم کو شکست سے معذرت کرنے کی بجائے بی بی بیوی کو مامور کیا اور ایک ہفتہ ان فزوات کے حالات کی اطلاع دینے کے لئے ہشام بن عبدالملک کی خدمت میں روانہ کیا۔

مصر کے سربراہ ارشد پہنچے، ہم وہ پکڑ آئے ہیں کہ عراق میں بھی یہی ہو گیا، جہانگیر نے اس کی غرض سے داخل ہوا تھا اور اس نے ان کو شکست دی تھی اور یہ کمال تھی میں کوئیں سے پہنچے، آقا تھا اور تلخ پر ہمدردی حاصل کر کے پھر ان کے سابق خیر ان کو واپس آندے تھا اور ہشام بن عبدالملک نے اس کے بعد سے پراس کو بحال رکھا تھا۔ بعد ازاں امر میں یہی گورنری پر مامور کیا۔ پھر وہ اپنے میں نگاہیں کرنا جانب سے ہوا کہ ان پر جہانگیر کا ہوا۔ اس میں یہ ہوا کہ ان کے مشہور شہر شام کو فتح کر کے کامیابی کے ساتھ واپس آ پادشہ کو روک کر اس سے اشتعال پیدا ہوا۔ تو جس طرح کہ تے ان کی جانب سے سلطان شہزادہ کی طرح برہمے۔ جہانگیر نے بھی متنازعہ کی طرف سے مصر بھی نوہریہ کیساتھ مصر میں داخل ہوئے اور اس کی توجہ آئی تو یقین ہوئی ہے پکڑی سے لڑنے لگے۔ مسلمانوں کی اتحاد پر مقابلہ ان کے مخالفین کے بہت کچھ تھا۔ انشا و جنگ میں جہانگیر نے اپنے خیر ان کے غمید ہوئے اور اپنی شہادت سے پہلے اپنے بھائی جہانگیر بن عبدالملک کو پادشہ مقرر کر چکا تھا۔ غرض (یعنی ترکمان) کا دل میں سے، تو ان بڑے نکما۔ جوش کامیابی میں جہانگیر کے قریب تک پہنچے اور انھیں کہتے ہیں کہ جہانگیر تلخ میں رہا دیکھا۔

محاصرہ خلاط بہر ایک باب پر خبردار الحاکمات دمشق میں پہنچے تو ہشام بن عبدالملک نے مسجد حرمی کو بلایا اور یہ پہلے ہذا کر کہے گا۔ "دیکھا جہانگیر ترکمانوں سے شکست کھا کر بھاگ نکلا۔" مسجد حرمی نے عرض کی "امیر المؤمنین: یہ نہیں ہو سکتا جہانگیر کے دل میں اتنے خفا کا خوف محض کھا کر بھاگے سے، یاد ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ضرور غمید ہو گیا آپ مجھے چاہیں سو اور ان کے ساتھ وہ غمزدارے اور میرے بعد وراثت چاہیں آؤں میری تک پر جیتے رہے۔ امرائے مملکت کے ہر ایک جمعی فرمان بھیج دیجئے کہ وہ میری عزت و مہر و دست ہذا کریں۔" ہشام بن عبدالملک نے ان کی اس کو منظور کر لیا اور مسجد حرمی سامان مقرر دست کر کے روانہ ہو گیا جس شہر میں جاتا تھا قبل شہر کو فتح کر کے جہاد کی ترغیب دیتا تھا جس کے دل میں جہاد کا شوق ہوتا تھا اور میرا وہ جاتا تھا۔ رت رت شہر ازاد (ازدین) پہنچا۔ جہانگیر کے خیر ان میں سے ہندو امیروں سے ملاقات ہوئی۔ ہندو ملک کے ہندوستان سے تھے۔ مسجد حرمی نے ان کو بھی اپنے امرا لیا اور غلطی پر چلے کر کامیاب کر لیا۔ لڑائی ہوئی میدان مسلمانوں کے ہاتھ پر کامیابی کے بعد حرمی نے اس کے مال قیمت کو تقسیم کر کے شہروں اور قلعوں کو فتح کر کے ہمدردی سے مامور کیا اور ہندو میں پہنچ کر پکڑا کر دیا۔

مسلمان قیدیوں کی رہائی: ان کے خفا کا ان میں ہوا اور آدھ باغیان کو ہندو ہندو کر رہا تھا اور دھرم و دین پر محاصرہ رکھتے ہوئے

شیخ اسی خیال سے جعفر جو کہ ہم تک نہیں پہنچ سکا، اس کی ہدفی اس حد تک نہیں ہے جو یا کہ سرحد پر مشرکین نے قبضہ کر لیا ہے
میں سرحد پر حملہ کرنا چاہتا ہوں۔ قہقہے وہاں ہانے، اس قسم کی چوڑی پھاڑ کر دوڑنا کرتے تھے۔ آہ دوپکار ہو گئے تو یہ یاد
رکھو کہ میں تم کو ہرگز بڑا مان نہ دے گا، والی گھڑی عیام پاکر اسد سے آگاہ وراس کے جہز، سرحد چلا گیا، وہاں نو نوں کو
امان والا اور اسد سے ملا رہا۔ مجاہد سرحد سے اسد فتح میں، ابھی آئے اور جد علی کو مانا کہ ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ قلعہ تھان
کے پاس کھینے پر، حادہ کر کے، چھپا چلے، چرت کاں دہا، باب قلعہ وراس کے منہ اٹھ گئے۔ جد علی نے حادہ کو کے اسد پر
اور فتح فتح کیا۔ عام قیدیوں کو تو بازو درخشاں میں ناف و دست کردہ پا اور چٹک آسوں کو، وہاں اس میں بلور بنی اقبالی جوت سے
دوستوں میں تھا۔

جرم بین میمون کا انجام اس واقعے بعد بدھ سے ملا۔ وہ چارہ آؤنی جو اس کے خاص خاص حکم ازموں میں سے تھے۔ مانف ہوئے۔ اس کا بعد بدھ نے برہمن میں ان کو قسٹی قاتر ہے۔ "کھا" ان کو تم کو کھانے کے جدا ہوتا ہی چاہئے جو برہمن کے لئے کچھ سے بھر ہو وہ ان کے تو میری برہمن میں اسد۔ یہ ایمان طلب کر لو اور اگر میرے آؤنی تم ہونے کے بعد ایمان طلب کرنا ہے تو ایمان نہ ملے گی۔ یہ پراہ اس کے ابراہیموں نے آئی۔ یہ ایمان کیا اور جس کے چنے جانے کے بعد اسد سے ایمان طلب کی اسد نے ایمان دیا۔ بدھ کی کہانی کو پھر برہمنی جمعیت سے ان کے کام سے پرہیز کیا۔ یہاں تک کہ اس کے علم پر کچھ نہ ہو کر باہر آئے۔ بدھ نے ان میں سے چھان آؤنیوں کو جس میں کہ برہمن سکول ان کو قسٹی کی قس اسد کے پاس آؤ کر بدھ سے اسد نے ان میں کھانے کو۔ اور یہی وہی وہی کے قس کرنا لے کے علم بدھ کی کہانی سے پھر چھو گیا۔ اس کے بعد اس نے شیوا پر ایمان لکھو سے ایمان دیا۔ (دھرم کا) میں میں نکل کر آیا اس کے بعد قمار میں اسد میں میں بدھ پر چھو گیا بہت مان مال قیمت پر چھو گیا اور اس کو دینی کر لیا ہوئے۔

اسد بن عبداللہ اور ابن سائبیؓ کے درمیان جو معاملہ ہوا، اس میں جہاد کرنے ہوا، افسوس ہوا۔ مشعلہ، طاقت کو بد رو، فریق فرمایا، کھسکیوں کے ہاتھ مال غنیمت اور قیدیوں سے مال ہو گئے۔ ابن سائبیؓ والی بار خض نے اسد کے آٹے، انہیں شہریوں پر قبضہ کرنے کا سال خانہ زن کو لکھ بھیجا اور ملک حلب کی طاقتوں سے خود بخود اپنی کاظم کیا۔ ابن سائبیؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو اسد و طاقتوں سے اپنے کو ہٹا دیا اور مدینہ منورہ کے آٹے سے اپنے ملک کو واپس لے آیا۔ ابن سائبیؓ نے دوبارہ اپنا جہاد کیا کہ میں نے بنی قاضیوں کو اپنی اہوا سے اپنے ملک پر تیار ہے کیونکہ میرے ملک کو وہاں وہ جو کر رہے تھے۔ مجھے غم پیشہ ہے کہ تمہارے ہمارے ہمارے کے بعد عرب و حبشہ ایک ہی ہو جائے گی۔ پھر انہوں نے قبضہ و فتنہ کو چاہئے گی اور طاقتوں سے اپنے بیٹے اپنی فرخ سے لئے، یہاں پر اسے کہ، عرب کے خوف سے مجھے آخر اس کا ست گھر رہا ہو کہ اسد کو اس نے اپنے پوتے کو دیا۔

بھستہ ہفت و سب کو بار بار وہاں پر بار بار کہہ کہ انہیں ہماری طاقتوں سے خود بخود اپنا کر دیا اور اس کے بعد یہاں شیریں اسیر، غنائی بن کثیر، قرطبی اور فضیل بن حیان، ہمدانی و نجدہ کو بھی کرائی، انہوں نے خیال سے راکھی کا ٹھکانہ دیا اور پھر ابن سب کو ملک و اہل و عیال کو اپنے ملک سے ہٹا دیا۔ اس کے بعد خود ابن کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ جس کے بعد اس نے اپنی کڑی وقت

میں کہ: "قول ہو گیا۔" پس زید بن علی بن حسین اور حضرت کے بھائی عبداللہ بن حسن بن حسن میں منہ زبانت کا نام دینی۔ رقی زید بن علی غرض ہے یہ دونوں بزرگ انکس حال و پد خالہ میں عبداللہ بن حسن کے پاس پایا کرتے تھے۔

بشام اور زید بن علی ایک روز اتفاق سے قلعہ کی کس میں دونوں بھائی قسے باتوں باتوں میں طعن و تشنیع کی گوشت آ گئی اور ساتھ ان دونوں نے کوئی کلمہ نہ لکھی۔ سے متعلق کرنا جانتا تھا۔ زید کو اس کا یہ فعل ناگوار گزرا سخت دہلاؤ کلمت کہہ کر اٹھ گئے دوسرے دن دینے سے دشمن کی جانب رو نہ ہو گئے۔ ایک مدت تک بشام نے حاضری کی اجازت نہ دی۔ یہاں حوالہ کر کے فائدہ لیا۔ مگر غرض صدر روز کے بعد اہم وقت دینی اور تکمیل کے لئے رہے۔ شہادہ بشام نے کہا: "میں نے خطاب کو قریب بنی مخالفت کرتے رہا اور خلاف کے تعلیمی ہو ملا لاکہ تم اس کے اسی کیا ہو۔" مگر چوکو سوئی کر کہا: "اور اگر تمہارا یہ نیک کاغذ ہو گیا تو میرا فہم پر غور کرنا۔" آپ نے جواب دیا: "ہاں اسی ایسا شروع کر دیا کاغذ کو جو تیرے لئے ہے۔" ہامام یہ سن کر کیا موش ہو گیا وہ آپ دشمن سے کوئی کی جانب مائل نہ ہوئے۔

زید بن علی کا کوئی میرا قیام مجھ نے حضرت بن علی بن ابی طالب نے اندھنوں کا واسطہ دے کر کہا: "تم کو نہ باذان کے قولیں ہسم کا کہنا اعتبار نہیں ہے انہوں نے ہمارے جواب دے ہر مسجد کے ساتھ جو کچھ نیا ہے وہ اقامت سے پیشہ ہوا ہے۔" زید بن علی نے اس پر کچھ جواب نہ دی۔ جب وہ کوئی پچھو تو پشیدہ دوسرے قیام کیا۔ ایک مکان سے دوسرے مکان ٹھہرتے بھر رہے تھے اور حیدر بن علی انوں کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ روز روز دوسرا دے سے ایک کردہ نے بیت کر لی اور بھلا سہم بن کھیل نصر بن خزیمہ یعنی اور معاویہ بن ابی سفیان بن حارثہ رضی اللہ عنہ دی تھے۔ جب اہل کو نہ بیت کرنے کی غرض سے حاضر خدمت سے تھے تو آپ اپنی بیعت کا سہم حاکم فرماتے تھے: (الصاحبون عسی ذلک) "کیا تم اس پر بیعت کرتے ہو؟" کہتے ہیں ہاں اس وقت آپ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھتے اور فرماتے: (اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ) "اللہ! اس کے رسول پر ہے اور منقاد و دست و ذمہ بیعتی و قطعی مع عدوی و لصحن فی فی السور والعلانیہ" "اللہ! اس کے رسول پر ہے اور تیرے بھرا کا زور دار ہے کہ تم اپنی بیعت کو پورا کر لے اور میرے ساتھ ہا کر میرے دشمنوں سے لڑے اور ظہر و باطن میرے دوست بنے رہا کرتے۔" جب وہ کرنا گئی قراری جواب دیتے تو آپ اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ سے پھونکنا شروع کرتے (اللہم شہد) "یہ وہاں گئے۔" نے پائے تھے کہ پید و پیر اور بعض نتیجے ہیں کہ چھ لیس ہزار آدھ سائے بیعت کر لی۔ آپ نے ان دونوں کو جاری کی حکم دیا کہ وہ روزوں سے رہا ہوں اور ہر دن سے کاٹوں تک پہنچ گیا۔

زید بن علی کا کفر سے اخراج بغض کیے ہیں کہ زید بن علی نے دے لے میں حکم کا قیام فرما رہا تھا اور آپ نے ہمراہ دواہ بن علی بن عبداللہ بن عباس بھی تھے۔ جب کہ آپ خالہ سے تھک لیں گے تو آئے تھے۔ ہاں حیدر بن علی آپ کے پاس آئے جاٹ لگے اور بیعت کر لی روز روز اس کی خدمت میں عرض کی گئی اس نے ان کو اپنے شہر بدر کر دیا۔ شہر قادیان میں رہنے کو آئے۔ راہ میں ملنے ان کو ان کو ان کے ہمراہ لے کر کی طرف دایں پائے پوزید بن علی و بیعت کچھ سمجھا۔

محدث بن علی کا نام اجماعاً فیہ ہوا ہے "یہ خود اسے بتا چاہتے ہیں اس وجہ سے آپ کو کوئی شک نہ رہے روایت ہے: "یہ بن علی اس فریب میں آ کر کوئی راہب کے لئے اور داؤد بن علی کے لئے منورہ کو راہب کے لئے ہو گئے۔"

فریب بن علی کی وہ ایسی ذریعہ بن علی جو بنی ہوا اور وہ ہرے۔ مسلم بن کہیل نے حاضر ہو کر دیکھا آپ نے کچھ خیال نہ فرمایا تب مسلم بن کہیل نے عرض کیا "اہل کوفہ آپ کو دعا کی گئی اور ایسا وعدہ کریں گے آپ کے بارگاہ کے ہمراہ اس سے روچہ والی تھے۔ لیکن ان میں سے کسی نے بھی اپنا وعدہ ادا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ آپ سے زیادہ اللہ کی آنکھوں میں عزیز تھے۔" آپ نے جواب دیا "اہل کوفہ میری بہت کچھ کہتے ہیں اب اچھے وعدہ کریں پر انہیں پرورش ہو گئی۔" مسلم بن کہیل نے عرض کیا "اچھا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس شہر سے کسی دوسری جگہ چلا جاؤں مبادا کوئی مادی فحش آ جائے۔ میں اپنی جان کو بلا تکلیف نہیں کرنا چاہتا۔" آپ نے اجازت دے دی۔ چنانچہ مسلم بن کہیل کی طرف چلا گیا اس کے بعد عبد اللہ بن حسن بن حسن نے وہاں بن علی کی ایک عین بھیجا لکھا اور اس ادا سے وعدہ کیا لیکن بن علی نے کوئی جواب نہ دیا۔ ایک عورت سے ملنے میں ناکار کر لیا۔ عورت درود پڑھتی تھی اور بیت کرتے تھے قصہ سے بنی دونوں میں ایک حصول سعادت ہو گئی آپ نے تیاری کا حکم دیا۔

اہل کوفہ کی بد عہدی: یہاں کہ یہ خبر تھی تو اس نے آپ کو بلا کر کہا لیکن آپ نہ ملے آپ نے یوسف کے خوف سے غریب میں ٹھکانا لیا۔ یوسف ان دنوں مدینہ میں تھا تو نے میں حکم بن اہلسنت امارت کر رہا تھا اور پوپیس کا فخر عمر بن عبد الرحمن بن قاہرہ تھا۔ اس کے ساتھ یہ وفد بھی تھا جس کی سرچہ سروران اہل شام کے کوفے میں موجود تھا۔ حیدان بن علی نے یہ سن کر کہہ دیا "خوف آپ کو ہاشمی کر رہا ہے۔ حاضر ہو کر عرض کیا "آپ شیخین کی بات کیا فرماتے ہیں؟" جواب دیا "اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور ان دونوں کی مسرت کرے میں نے اپنے بزرگوں سے ان کی تعریف کے سوا کچھ نہیں سنا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کی نسبت امارت و خلافت کے ذریعہ اسحق بن عیسیٰ انہوں نے ہم سے چین لیا اور یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا۔ بلاشبہ ان لوگوں نے اپنے بعد منافقت میں انصاف ہے کام لیا اور کتب و سنت پر عمل کیا۔ حیدان بن علی نے یہ سب اہل بیت تھے تو ان لوگوں نے آپ پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ پھر آپ ہم کو انہیں سے لانے کی ترغیب دیتے ہیں آپ نے فرمایا "یہ لوگ ان کی خیر نہیں ہیں وہ تو گندہ اور تھوڑے اور ان لوگوں نے علی سلاطین پر ستم کیا ہے۔ میں ہم کو ان لوگوں کو کتاب و سنت کی دعوت دیتے ہیں اور اہل بیت اور اہل بیت کے طرف بلائے ہیں۔ اگر تم منکر کرو گے تو ہماری سعادت مندی ہے اور اگر انکار کرو گے تو میں تیرے محل کا زور اور میں ہوں۔" حیدان بن علی یہ سن کر گھبراہٹ ہو گئے۔ بیت کو ڈر دیا اور یہ کہنے لگے کہ گئے سبقت امام برحق (یعنی محمد باقر) لے گئے اور اب ان کے بعد جعفر ان کے لئے ہے۔ ہم ہیں اس کے بعد شیعوں نے وہ بنو علی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ آپ نے فرمایا "فہم فی" تم نے مجھے چھوڑ دیا۔ بنا نچاقی و کشت سے شیعہ ائمہ کے امامت موعوم ہوئے۔

زید بن مٹاؤں کا فروج: ان واقعات سے بعد علم بن اہمست نے جوہف کے حکم سے اہل کوثر و جامع مسجد میں جمع کیا۔ یہ
 بن مٹاؤں کو عادیہ بن اسحاق بن زید بن جہدہ کے مکان میں تلاش کر آیا۔ آپ زہد ہی کے وقت نکل کر آئے ہوئے چند شیعوں
 نے آپ کے پاس جمع ہو کر اُنہ روئیں کی اور انھیں صوفی غدا کی جی کتنے پر گئی۔ اتفاقاً حضرت بن ابی عیسیٰ کی کوثر بن مٹاؤں
 کے دو سر ایسی ملی گئے جو اپنے شہادت کی یاد رکھ رہے تھے۔ حضرت نے ان میں سے ایک کو مار کر دوسرے کو گرفتار کر لیا اور علم بن اہمست
 اہمست کے بعد واپس آیا۔ قسم نے اس کے قتل کا حکم دیا اور مسجد کے دروازے سے بڑھ کر آئے جوہف کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ یوسف
 خبر پاتے ہی کرنے کے قریب آ پہنچا اور یاف بن مسلمہ اور اسی کو خبر دہری اور ہزار سواروں و فوجیوں کے ساتھ اپنے
 طرف بڑھنے کو کہا۔ شیعہ یہ سن کر دبا دبا کر آئے۔ زید بن مٹاؤں نے دریافت کیا: "یہ سب لوگ کہاں گئے؟"
 جواب دیا: "جامع مسجد میں حضور ہیں۔" ماسن میں غار کے محلے تو دوسریں تھے۔ انہر پولیس اپنے سواروں کو متب کر کے
 قصبہ جگہ زید بن مٹاؤں کی طرف آ رہا تھا۔ شامہ میں خبر بن زید بھی سے حالات تو گئی۔ اتفاق سے یہ بھی زید بن مٹاؤں سے
 ملے کو آقا۔ خبر نے خبر پولیس پر مل کر کیا اور زید بن مٹاؤں نے اہل شام پر اہل شام کو شکست ہوئی۔ زید بن مٹاؤں نے جڑتے
 اہل میں ہزاروں کے مکان تک پہنچے جہاں پر ہوئے اس نے یمن بیت کی تھی۔ آپ نے آواز دی ہا ہر تا خود زہار ہوا تک
 زہار۔ زہار کو کما سے پہنچے اہل شام کا شکست تھا۔ آپ نے یمن پر بھی غلبہ کیا۔ اہل شام شکست کھا کر منتشر ہو گئے۔ آپ آگے
 بڑھے تو یاف بن مسلمہ نے ہزاروں کو جمع کر کے تعاقب کیا۔ کوثر کی گلیوں میں طر ساج واقعہ آ گئے۔ زید بن مٹاؤں نے
 اور پیچھے پیچھے یاف بن مسلمہ زید بن مٹاؤں کوثر کے پایا۔ بیعت سے ناامید ہو کر ٹھہر بن زید سے بولے: "انھوں نے کفر
 لوگوں سے میرے ساتھ بھی میرے اور شیعہ کا جھگڑا کر دیا۔" خبر نے عرض کیا: "لیکن میں نے اللہ کے ہمراہ سے ساتھ جان
 والی گا۔ جب میری آپ کے مسجد میں ہیں۔" ساتھ مسجد کی طرف پہلے شاید کچھ کام نکلا آئے۔

زید بن مٹاؤں کی شہادت: زید بن مٹاؤں اور ہر بن زید ہر کوں کو پکاوتے ہوئے مسجد کی طرف گئے۔ ایک شخص باہر نہ آیا۔
 طریقہ یہاں مسجد پرست ہر سارے مجاہد ہو کر زید بن مٹاؤں کے واپس ہوئے۔ شام ہوئی حتیٰ دار الزرقی میں رات بسر کی۔ صبح
 ہوتے ہی یوسف بن عمر نے کہا: "یہ مسجد مرنے کو ہر کوں ہی لشکر شام زید بن مٹاؤں کے مقابلے پر بھیجے۔ آپ کہاں مردانگی سے
 میرے ہیں۔ جنگ میں آئے۔ ہر بن زید اور عادیہ بن ابی عیسیٰ بن زید بن جہدہ دونوں ہا زہار ہوتے ہوئے آپ تک پہنچے۔ ایک
 حجت فوج و زہار کی کے بعد ہر مارے گئے۔ آپ نے اپنے ہر ایوں کو جمع کر کے جمعی قوت سے وہاں کے لشکر پر حملہ کیا۔
 ہر اس کا لشکر میرے ان جنگ سے ہر گز نہ آیا۔ حرا کی کام آئے۔ ہر کا وقت قریب آ گیا تھا۔ لائی سو فوج ہو گئی۔ ہر
 کے وقت یوسف بن عمر نے اپنے ہر ایوں کو ہر دوسرے پر کہہ دیا: "یہ بن مٹاؤں پر شب فوج مارے تو کچھ نہیں زید بن مٹاؤں کے
 جان نثاروں نے نہایت دلاوری سے ہر پا کر دیا۔ یوسف بن عمر نے یہ رنگ ایک کچھ دہرائے اور ان کو ہر داری کا حکم دیا۔ جنگ کا
 انداز بدل گیا۔ خالی نہایت سختی سے ہر داری ہو گئی۔ عادیہ بن ابی عیسیٰ مارے گئے۔ ہر دہرائے ایک حیرت آگے ہر ایوں ہر داری

خلافت عباسی کی قیادت کرنے کی ترغیب دینے کے لئے القاب کیا۔

محمد بن علی کو نان پلنے دیکھ کر بیت امیر کا ان لوگوں کو لکھ کر حرکت کیا کہ اسی کے مطابق ان لوگوں کو بھرت دینا۔
 اس کے بعد ایک سال تک یہی معمول رہا۔ بعد ازاں شیخ زید نے کوفی جمعہ کے عہد خلافت پر مدعی بن گیا۔ ملک
 میں بکسروں نے اپنے انجیروں کو عراق سے عربوں کی طرف روانہ کیا۔ اتفاق سے راولا پٹا پہنچا۔ عید گزرنے کے
 انجیروں کو کھانے کے لئے کھینچ کر اپنے گھوڑوں پر بٹھایا۔ یہ وہی کوفی جمعہ تھا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر راجا
 نے کہا کہ میں نے یہ کوفی جمعہ دیکھا ہے۔ اس زمانے میں ایک جادوگر جادو کر رہا تھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہونے لگی تھی۔ اس نے اس کو دیکھا۔ راجا نے اس کو بلایا۔ راجا نے اس کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہے۔ اس کی تہہ پر ایک کھڑک ہے۔ یہ کھڑک جو کھڑک ہے۔ اس وقت وہ اپنے سر پر کھڑک پہن رہا تھا۔

محمد بن علی کو یہ خبر ہوئی۔ اس نے اس کو بلایا۔ اس نے اس کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہے۔ اس کی تہہ پر ایک کھڑک ہے۔ یہ کھڑک جو کھڑک ہے۔ اس وقت وہ اپنے سر پر کھڑک پہن رہا تھا۔
 اس کے بعد ایک سال تک یہی معمول رہا۔ بعد ازاں شیخ زید نے کوفی جمعہ کے عہد خلافت پر مدعی بن گیا۔ ملک
 میں بکسروں نے اپنے انجیروں کو عراق سے عربوں کی طرف روانہ کیا۔ اتفاق سے راولا پٹا پہنچا۔ عید گزرنے کے
 انجیروں کو کھانے کے لئے کھینچ کر اپنے گھوڑوں پر بٹھایا۔ یہ وہی کوفی جمعہ تھا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر راجا
 نے کہا کہ میں نے یہ کوفی جمعہ دیکھا ہے۔ اس زمانے میں ایک جادوگر جادو کر رہا تھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہونے لگی تھی۔ اس نے اس کو دیکھا۔ راجا نے اس کو بلایا۔ راجا نے اس کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہے۔ اس کی تہہ پر ایک کھڑک ہے۔ یہ کھڑک جو کھڑک ہے۔ اس وقت وہ اپنے سر پر کھڑک پہن رہا تھا۔

و الحمد للہ الذی هدانا لهذا ہذا ہونے لگا۔

اس وقت تک کہ اس نے اپنے لئے ایک کھڑک بنوائی۔ اس کے بعد اس نے اپنے لئے ایک کھڑک بنوائی۔

جو محمد بن علی کا بیٹا ہے۔ اس کا بیٹا محمد بن علی کی چاہیہ ہے۔ وہ اپنے کو زیادہ دیکھتا ہے۔
 اس کے بعد ایک سال تک یہی معمول رہا۔ بعد ازاں شیخ زید نے کوفی جمعہ کے عہد خلافت پر مدعی بن گیا۔ ملک
 میں بکسروں نے اپنے انجیروں کو عراق سے عربوں کی طرف روانہ کیا۔ اتفاق سے راولا پٹا پہنچا۔ عید گزرنے کے
 انجیروں کو کھانے کے لئے کھینچ کر اپنے گھوڑوں پر بٹھایا۔ یہ وہی کوفی جمعہ تھا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر راجا
 نے کہا کہ میں نے یہ کوفی جمعہ دیکھا ہے۔ اس زمانے میں ایک جادوگر جادو کر رہا تھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہونے لگی تھی۔ اس نے اس کو دیکھا۔ راجا نے اس کو بلایا۔ راجا نے اس کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ پر ایک کھڑک
 ہے۔ اس کی تہہ پر ایک کھڑک ہے۔ یہ کھڑک جو کھڑک ہے۔ اس وقت وہ اپنے سر پر کھڑک پہن رہا تھا۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنے دو بارہ گورنری کے زمانے میں طبعان میں گھڑا، لہذا میں شہر میں تھیں۔
 بن کعب اور ابی بن قریہ کو گرفتار کر کے لے کر آئیں تو سوڑے لگا کر قید کر دیا لیکن حسن بن زید ازرق کی شہادت سنائی دینے سے
 رہا کر دیا۔ اس کے شرع سے کسی کیجہ میں عمار بن زید کو دواغریبان نے دھوکے کا مراد بنا کر خراسان کی جانب روانہ کیا۔
 مرد میں پہنچی تو اس نے کہا: پناہ فرماشیں تم سے سو سو دیکھو دیکھا۔ جب لوگ اس کے متوجہ ہوئے تو اس کی غم آویں گئے۔
 جو تو ان کو یہاں کر دیا سو دیکھو اور رنج کی تاویل کرتے کہنے لگے کہ ہم سے سختی یہ ہے کہ ان کو نام کا روزہ جو اور اس کا کام
 بھی بھولی کر بھی زبان پر نہ لائے اور صلوات کی سختی یہ ہیں کہ اس کے لئے دھوکہ دیا جائے کہ اس کی طرف تھوڑے۔ مالک بن
 شہر اور خلف بن سلمہ نے اس کی باتوں پر چسکا یا اللہ واطلاق ہوئی تو خروش و گورنری کے چاہی وے دلی محمد بن علی تک پہ
 خبر پہنچی تو انہوں نے فرامان سے قطع و سبک نہ کر دی اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے خروش کی تجدید کر لی تھی۔

طبعان میں کھینچ ۱۱۱۱ یہ ہے وہی خبر ہے۔ بنی غزوہ۔ بنی بنی میں کثیر حقائق سے عرض کرنے اور خصوصاً کمر کرنے کی طرف سے بخیر
 بنی بنی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ایک خط اہل خراسان کے نام لکھ کر اس کے حوالے کیا جس میں جوئے نام اللہ
 اور خیر افریقہ کے کچھ اور تھا۔ اہل خراسان یہ کچھ کر دیکھو نہ دے اور انہوں نے یہ لکھا کہ خراسان سے گزرتوں کی ہر دھات
 امام وقت ام سے ناراض ہو گئے ہیں۔ طبعان کی باتوں کے بعد کہ بن علی نے تیرہ دن باہر ایک خط لکھا ہے کہ وہ بنی۔ جس
 میں خراسان کی خدمت اور یہاں تھی۔ اہل خراسان نے باز نہ کیا کچھ مجھ پر غم نہ ہوئی کہ اس خط کا جواب آپ نے چھ
 خط مرتب فرمایا کہ وہ بارہ بھیجا۔ بعض پر لکھا اور بعض پر تاناؤ تھا۔ کچھ نے سب کو فتح کر کے ہر ایک کو مسدود کیا۔ ہوا خرابان
 دانت جو یہ وہاں سے نہیں ہو سکا۔ اپنے کے پر پشیمان ہوئے اور توبہ کی۔

ابراہیم بن محمد بن علی ۱۱۱۱۱۱ کاہوں کی دعا اور شریعہ کا محمد بن علی نے دانی اس کو لیکھ کہ۔ مرتے وقت اپنے لئے
 ابراہیم کو اپنا جانشین رکھئے اور خادگان کی غلامی کی وصیت کر گئے۔ اسی وجہ سے ہوا خرابان دولت عباسیہ ان کو امام نہا کرتے
 تھے۔ کچھ بنی ہاشم کی مہم کی طرف تھی۔ ابراہیم بن علی نے خراسان کی طرف روانہ ہوا۔ عمار میں پہنچ کر
 قیام کیا۔ عمار بن علی اور عمار کو جمع کر کے امام ابراہیم کی ہدایتیں سنیں سب نے امر و نہی قبول و منظور کیا اور جو تھانہ ان کو اس
 کے پاس زور فتنہ ہو تو یہ سب کا سب کچھ کے کالے کر دیا جس کو تیرہ نے ابراہیم کی خدمت میں لائے اور چلی کر دیا۔

ابراہیم بن عثمان ۱۱۱۱۱۱ ان واقعات کے بعد اسی ۱۱۱۱ میں ابو مسلم کو خراسان کی طرف بھیجا گیا۔ انہوں نے اس کے متوالی
 بننے اور ابراہیم ام ایسا بنے باپ کو بنی بنی سے ملنے کے سبب میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ تاریخ صحیح ہے
 اس سے تھا اصحابان شہید ابو ہریرہ۔ بنی بنی وہی السراہن اس کے باپ کی حیات کے مطابق جس وقت یہ مرے ہیں تھا
 کو قتل کیا۔ لیکن اس نے ان کو دنیا پائی رفتہ رفتہ ابراہیم بنی خدمت میں حاضر ہوا اور بابت فرمایا: "تیرہ ماہ تک کیا ہے؟"
 عرض کیا: "ابراہیم بن عثمان بنی بنی" ابراہیم امام نے کہا: "تیرہ ماہ ابراہیم بنی بنی ہے" کچھ عرصے بعد آپ نے اس کا

عقد اور محمد بن ابراہیم کی بیوی سے کر دیا (جو حیدر علی سے تھا) خراسان میں سرحدی اودا کی تھی اور ابو مسلم نے اپنی لڑکی کا نکاح محمد بن ابراہیم سے اور دوسری لڑکی اس کا بھائی محمد بن زید سے کر دیا۔ غرض کہ اس قوم میں جس کو بھی غریب کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے یقیناً اس کا صاحب اولاد ہوئی۔

ابراہیم بن ابراہیم اور ابو مسلم۔ بعض مؤرخین ابراہیم نام سے ابو مسلم کے لئے کا یہ سبب بیان کرتے ہیں۔ ابو مسلم مرقی سراف کے پاس رہ چکا اور اس سے زمین پر جاہ لانا سکھا تھا۔ اطر اسطہان میں اس پر زور اور موکل تبادت کی غرض سے زمین لے کر جا تھا۔ اسی زمانے میں یوسف بن مروان غلی نے ماسم بن یوسف غلی اور قیس بنی سمریہ نامہ راس کے دونوں بیویوں شہلی اور یسیر کوں مصلیٰ کو دیا جو وہاں کے ابرام بن خالد قسری نے اس سے ساتھ قید کر دیا اور ابو مسلم نے جانے کوں طریقہ بیان لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے قید خانے میں پہنچا تھا اور اس کی ترتیب سے سزیاں کا نوا خواہ سوچا اور بعض کہتے ہیں کہ یہ سبب اس لئے ہے کہ ابو مسلم نے حکام امام کے پاس نہیں پہنچا بلکہ یہ سزیاں کا اصل بیان یا سنی یا لای میں ملو گاہ سے تھا اور اس کے وسیع سے ابو مسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس کا ذکر ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم نام سے اس کو عبد الرحمن بن شہام سے موجود کیا۔ دو کیفیت ابو مسلم بنی۔

ابو مسلم کے متعلق مختلف آراء اور بعض یہ سبب ہیں کہ حیدر علی بن کثیر مالک بن ابراہیم کا بیٹا بن کر پڑا اور قحطی کے سبب خراسان سے ابراہیم نام کے پاس مکہ جا رہے تھے۔ ماسم بن یوسف اور سہلی اور یسیر پہر ان محلہ غلی کی طرف سے (جہاں یہ قید تھے) کوں لڑکے ابو مسلم کو دیکر بہت خوش ہوئے۔ ماسم و یسیر نے اس کو اچھلے۔ مگر پہنچا ابراہیم نام سے لے۔ آپ کو بھی ابو مسلم بہت پسند آیا۔ آپ نے بھی ابراہیم بن عبد اللہ سے جانے خدمت کرنے کوئے یا اس کے بعد محمد بن ابراہیم نام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ اپنی جانب سے کسی شخص کو فراموش نہ رکھا۔ یہ سبب ابو مسلم کو ان سے بھرا ہوا رہا۔ یسیر جب ابو مسلم کو فراموش کر رہے ہوئے ایک زمانہ نہ رہ گیا۔ اس کے قیام کو ایک دن اس کا حکام کوں گیا تو یہ دعویٰ کر دیا کہ میں سلیط بن عبد اللہ بن عباس کی اولاد سے ہوں۔

تعمیل اس انداز کی یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس کی ایک لڑکی کے بطن سے ایک لڑکا نکلا جو مسما سے پیدا ہوا۔ آپ نے لڑکی پر حد شرعی جاری کی اور اس کے بڑے کو سلیط کے نام سے موسوم کرنے اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ یسیر و سہلی کے ہیں اس سے اور وہ یسیر بن ابراہیم کے سرحدی و پورا ہوئے۔ اس سبب مرقی یا کر اس نے دعویٰ کر دیا کہ میں عبد اللہ بن عباس کا فرزند ہوں اور اس کی جانب میں شہادتیں پیش کیں تاہی اس نے دعویٰ کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد سلیط نے علی بن عبد اللہ بن عباس سے عبد اللہ کی خدمت میں عبد اللہ بن۔ چہ تھے اور اس نے وہ سہلی و یسیر کوں اس سے علی بن عبد اللہ بن عباس سے سلیط نے اپنی زبان سے کہا کہ اس نے قتل کا تھوڑا سا ملین علی بن عبد اللہ نے اس کو ایک دن اتفاق سے سلیط بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن ابراہیم کے ملے علی بن عبد اللہ کو سلیط اور عبد اللہ بن عباس کوں۔ توں میں بھٹکا اور

گیا۔ محمد الدین نے سلیطہ کو مار کر ایک ٹکڑے میں دفن کر دیا۔ وقت و وقت اس کی قبر پر ایک سنگ پٹی۔ اہل نسی بنی عبدالمطلب کو اب اس کے سلیطہ کا مال دینا وقت کیا۔ آپ نے لاطنی ظاہر کی اس پر ولید نے باغی کی زمین کو کھدوا کر ایک ٹکڑے سے منہا کی اشر براہ ہوئی۔ ولید جیسے اہل بنی عبدالمطلب کو دے گا، دے گا کہ محمد الدین کا بچہ قذافیہ عباد بن زید نے اسے خدش کرنے سے جان بچائی اور دمشق سے حمیرہ کی طرف بھاگ گیا۔ جب لیسان بن عبدالمطلب سے خلافت پر ممکن ہو تو پھر حمیرہ سے دمشق میں آیا۔

بعض کا یہ بیان ہے کہ ابو مسلم جلیوں کا کلام تھا اور کبیر بن جہان بہت سے کسی کو مذکر کا کاتب (منکر تری) تھا کسی خدمت سے وار کو نہ تھا، اس کی جرم میں دعاۃ خواہ اس نے ساتھ یہ بھی قید کر دیا گیا۔ اسی قید خانے میں چند نکل اور ابو مسلم جلی بنی اسٹیل اور یوسف بن ماسم بھی قید تھا۔ کبیر نے ان کو اس پر اپنے خیالات ظاہر کئے اس کو سامنے اس دے کی تائید کی اور خوشی خاطر اس کو منظور کر دیا۔ کبیر کی نظر ابو مسلم پر پڑی تو اس نے اس کو ایک کام دے دیا کہ یہ خیال کرے جسے بنی ماسم سے چاہا وہ ہم کے خوشی خیر لیا اور قید خانے سے نکال کر اسے کالی کرانہ بھیجا امام کی خدمت میں بھیج دیا۔ یہ وہی امام ہے اچھے مرید خاص اسی صواب ہے۔ پانچا بھیجا دیا۔ جس سے اس نے حدیث کی اساحت کی اور قرآن شریف مطالعہ کیا۔ ابو مسلم امام کے حضور لے کر فرمایا: آج تیرا تھا، بعض سوچ گئے تھے کہ اگر ابو مسلم بھی برا ہے تو کبیر نے اسے کلام تھا۔ جس سے ابو مسلم امام نے خیر فرمایا۔ ۹۹ برس تک آپ کی خدمت میں رہا اور آخر خلیفہ لے کر خراسان چلا گیا۔ بعد ازاں ابو مسلم امام نے اپنے مریدوں کا اصرار نظر کرنے سے خراسان کی طرف روانہ کیا اور ان لوگوں کو اس کی اطاعت کی ہدایت کی۔ ابو مسلم کھانا کو جو کھانے میں خلافت عبادیہ قرار دے کی محبت سے وہاں تھا تو بھیجا کہ میں نے ابو مسلم کو جہان خراسان کا میرا مقرر کیا ہے۔ تم اس کو نہایت احترام و عزت سے فرماؤ اور ان کو رو۔ چنانچہ ابو مسلم خراسان میں کثرت کے مکان پر چار تہجد ہوا۔ اسی کے بعد جو واقعات پیش آئے اسی وقت خدوہ آج کر رہے تھے۔

اس کے بعد جلیوں میں سلیطہ بنی کثیرا بنی قریظہ اور قلیہ کہ مختصر میں ابو مسلم امام سے ملے کو اے کہ میں بیارہ دینا دولا کہ درہم اور تھی، نے مختلف معاشی فتنے اسباب سے مذکور کئے۔ انھیں جو گوں کے مراد ابو مسلم میں آیا، افاقہ سلیطہ بنی کثیرا بنی قریظہ نے ابو مسلم کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ آپ کا نام ہے۔ اسی سے میں کبیر بن جہان نے قید بھیجا کہ میں بہتر موت پر چاہتا ہوں اور میں نے اپنے بعد ہر سہ ہفتوں میں سلیطہ، احوال کو جاننا چاہتا تھا۔ کیا ہے۔ وہ بھی اس امر پر رضی ہے۔ ابو مسلم امام نے ابو مسلم شخص بن سلیطہ کو دعوت خلافت کی یہ جاری رکھے وہ اپنے ہوا خود بنی واس کی اطاعت کرنے کو لگا۔ سلیطہ اہل خراسان نے ہر چہ ان حکم کی تعمیل اور جو کچھ ان کے پاس تھے وہ کو کچھ عہدہ کی جو میں تھیں ابو مسلم امام کے پاس بھیج دیا۔ ہر چہ اس کو جس آپ نے اپنے تہذیب ابو مسلم کو خراسان کی جانب روانہ کیا اور اپنے ہوا خود بنی واس کو اس کا خط لکھا۔ میں نے ابو مسلم کو ایک خاص کام پر بلا دیا ہے۔ اس کو چاہی ہوئی خود امام اس کی اطاعت کر دے اس نے اس کو خراسان پر ہر طرف ہوا اس پر امر مقرر کیا ہے۔ لیکن ہوا خود بنی خلافت عبادیہ نے ابو مسلم سے متعلق چند امور (مطلب) دیکھے اس کے کسی حکم کی تعمیل نہ تھی۔ اگلے سال ابو خود بنی ابو مسلم امام کے پاس ملکہ مختصر میں آئے۔ ابو مسلم بھی اسے تھامو آ یا تھا۔ ابو مسلم

نے ان لوگوں کی اطاعت قبول نہ کرنے کی شکایت کی اور اسی نام نے ان لوگوں سے خطاب کر کے کہا "جو نے انہیں کی بات ہے تو میں نے تم لوگوں سے اچھا کام کیا ہے۔ انہیں اس لئے کہہ دیا کہ ان لوگوں نے ان کے قبول کرنے سے انکار کیا (یہ یہاں کی کثیر اور اکثر بن مسعود کی طرف اشارہ تھا) اور میری رائے اور مسلم کی رائے سے متفق ہے دوہم میں سے اور دوسرے تادم ان سے ہے۔ ان کے کہنے پر ان کی رائے کی اطاعت میں سر جھکاؤ۔" پھر ابو مسلم نے خطاب کر کے فرمایا "یہ لوگوں میں جائز قیام کیا اور رابلی میں سے جو عزت و احترام میں آئے۔ کیونکہ انہیں لوگوں سے کام انجام پائے گا اور انہیں لوگوں سے عزت ہو جائے گی۔ یہ سحر یہ دہان جانی اور وہ مسکن ہیں انہیں سے کچھ مشغول و مشتعل بناؤ اور ان کو قتل نہ کرو۔ اللہ اور اگر ممکن ہو تو خراسان میں کسی عربی زبان نہ لگے۔" ان کو بڑی دلچسپی اور سب کوئی امر اس میں بھی آجائے تو یہاں تک کثرت سے سرور و محو کرنا اور ان کے تم و تواس میں اختلافات ہو تو میرے شک کی قیام پر استغفار کیا۔ اس تقریر کے ختم ہونے پر ابو مسلم اور دوسرے بن طلحہ برا بھلا کہاں سے وہاں سے حرا جان لو۔ واپس گئے۔

پس م بنی عبد الملک کی وقایع دیکھو اس کی تاریخ مگر جس وقت کہ تمام بنی عبد الملک مقام دوسرے میں تھے۔ یہاں اہل آسمان کے لئے جس نعمت کی اہل کے بعد ان (اس نے جوئی پڑی بن عبد الملک کا بولہ) اپنی خودی پڑی بنی عبد الملک آتے تھے۔

کے اپنے لوگوں عمرو عثمان کو فی حد مقرر کیا ہے۔ ان معاملات میں مزید ملنا دیکھ کر بہت زیادہ دلچسپی اور حواس اس کے کہنے کو نصرت کی تھیں۔ بعد دیکھتے تھے۔

اتحاد کی بنیاد ہے جس کے بعد نہ قسری کے قیدی نہ سے یہ نہ تو اس کے برابر نقلی پیدا ہوئی۔ ان لوگوں نے یہ نہیں شروع کیا کہ اس نے نہ نہ قسری کو اس سے فائدہ کیا ہے کہ اس نے اس کے لوگوں کی دلی عہد کی بیعت سے انکار کیا تھا۔ ان کی دیکھا، عیسائی اتحاد میں بھی بنیاد ہوئی۔ شہر شام میں اکثر قضاہ اور کئی ہی تھے۔ ولید کو اس سے سخت تشویش پیدا ہوئی اور جوہر کا پہلا بی بی کی طرف سے، خود بدعت کیا۔ لیکن نے مزید کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرنے کا قصد خارج کیا۔ مزید بن، اپنے بن عبد فلک نے عربین مزید مکی سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ عربین مزید نے دے دے دن کو تم اپنے بھائی عباس سے بیعت کرنے کو کہو آراس نے تمہاری بیعت کرنی تو کوئی شخص بھی مخالفت نہ کرے گا اور نہ یہ بجا کر دے گا کہ اس نے میری بیعت نہ کیا، یہ کہنا محرم الہی ہے، ہم بالخصوص اس کے متعلق چونکہ مزید نے کہا کہ، محمد و آلہ و اس کے دے دے نہ ہو، یہ وہاں نے ہمارے کسی کو نفرت کی لیکن اس نے منظرہ توجہ نہ کی۔ درپردہ تو کوئی سے بیعت ہوتا رہا ہے دہ تو اس امر میں جواب دہ اسلام کی طرف توجہ دانی وہاں وہاں سے بیعت کیا۔

یزید بن ولید، رفت رفتہ ان کی خبر مروان تک اور سینہ میں پہنچا، عہد بن عبد الملک کو یہ خبر پہنچی، اور عاقب اس وقت کہ وہ فطرات سے ڈرایا، عہد کو یہ امر شاق کر دیا، چونکہ عہد کے پاس مروان کا ہاتھ پہنچ دیا۔ عباس نے اپنے بھائی یزید کو بلا کر دھمکیاؤں پر مزید نے اپنے راز کو پہلایا عباس کو یقین ہو گیا۔ جب یزید نے اپنے نظامہ دست لڑ لیا تو عباس نے یزید کے ساتھ سارا اس کے ساتھ رفت رفتہ کا، کہ ان روایت کے وقت داخل وقت ہو، اکثر اہل سنت و اہل سرور سے غیر صورت بیعت بھی کر لی۔ ان لوگوں میں ولید بن عبد الملک بن محمد بن عباس، ابی جہل، ابی جہل بن عبد اللہ مکی تھا۔ عبد الملک عہد سے اپنے لڑکے محمد کو اپنے نائب بن کر دیکھنے سے قطعاً میں چھوڑ آیا تھا۔ اتفاقاً، سلام العان ملک یہ خبر پہنچی، ہزار کی افواہ کچھ کر اور نہ کہ۔ جس کے روز پہنے نے اپنے ہمراہیوں سے کہہ دیا کہ بعد مغرب جب الفروہ میں کے قریب چھپے، ہمارا نماز عشاء کے بعد حمد و گلو، چنانچہ اس کے ہوا خواہ و مصافحین ایک گونے میں بیٹھے۔ یہ نماز عشاء و صبحی الاذان سے ہی سہرہ میں داخل ہوئے۔ اذان نماز کے بعد مسجد کے ہی گھنٹے نے ان لوگوں کے ٹالے کھلیے کہ قعد کیا، سب کے سب اس پر پڑے۔

ابو العان کی گرفتاری، یزید بن عبد اللہ کو یزید بن ولید کے پاس آیا۔ ولید، یزید کے یزید و عباس سے آدمی کو کے کمرہ میں آ گیا اور باب اقصیٰ کو کھولا اور داریات میں داخل ہوا۔ ابو العان اس وقت شراب کے نشہ میں ڈوبا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا اور خزانوں اور بیت المال پر قبضہ کر کے کچھ بن عبد الملک بن محمد بن عباس کو بھی گرفتار کر لیا، جامع مسجد اور مساجد نے جس قدر قوراء لایا، وہاں سے سب پر کاٹ لیا گیا۔ سب کو قریب و جوار کے امراء و مساعی مراد کا سب اہل دار و اور بھی بن حبیب ثعلبی رئیس اہل و دود و جہاں میں بن حبیب لگی رہیں وہ حزن اور اہل جش و دھمکے و دھمکا اور بھی بن ہشام، عمارتی خرو و سلامان کی جماعت لئے ہوئے اور مقبوع بن محمد بن ابی نعیم و جہینہ بن اپنے ہا و افراد اس کے ساتھ

باب : ۱۱

یزید بن ولید

یزید کا خطبہ : ولید کے قتل ہونے کے بعد یزید نے لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیا۔ جس میں ولید کی برائیوں بیان کر کے کہا "اے نبی! جو تم سے یہ مارا گیا ہے اور میں تم کو اس لیے دلاؤں گا کہ آئندہ تمہارا یہ ساتھ ہو جو ملا کیا جائے گا۔ تمہارے دو مخالف تم کو بیکار دہشت پر دے جائیں گے اور جب تک حدود بلاد اسلام کو مضبوط اور امن و انصاف نہ ہو۔ اپنا چڑھا لگا کر نہ کہو گا اور نہ کروں گا کسی شخص کو بلا ضرورت جانگیر نہ دی جائے گی اور جب میں حایب (لاؤ تمہیں نہیں) کو کسی موقع کروں گا کہ میں ایمان کروں گا تو تم کو اختیار ہے کہ مجھ کو منہ خلافت سے اتر دو"۔

ولید محمدی کی بیعت : چونکہ اس نے منہ خلافت پر بیعت کے ساتھ ہی جس قدر مخالف ولید نے لوگوں کے زیادہ مقرر کئے تھے تم کو دینے سے اور ہشام کے بعد خلافت میں شریک یا نہ تھا وہی باور کیا تھا اس لیے اس کو یزید ملنا گھس بھی گیا کرتے تھے۔ ولید کے نہ جانے میں ہر قسم کی مخالفت نہایت کے در ذہن و سر پر ڈال دیے جاتے تھے۔ ان واقعات سے فارغ ہو کر یزید نے اپنے بھائی ابراہیم اور بعد ابراہیم عبدالمزین بن حجاج بن عبد الملک کی ولید محمدی کی بیعت لی۔ اس امر پر اس کے اصحاب قدوم پر آئے اور دیکھا تھا۔

بیعت و قتل : اس سر سے جواب کے کاموں میں خلل پیدا ہو گیا۔ آئے دن فتنہ و فساد برپا ہونے لگے۔ سلیمان بن ہشام قتل و غارت کی خبریں کر علان کے قتل خانے سے نکلے آئے۔ اب اس کے اصحاب فتنہ و بغاوت میں وہاں سب سے زیادہ قاب کا سب نے کہ وہ بیعت روا نہ ہو گیا۔ اس نے بعد ازاں اس کے کانوں تک یہ خبر اس طرح پہنچا کہ وہ یزید نے ولید کے بھائی یزید کو قتل کر دیا ہے۔ یہ سن کر ہشام ہو گئے۔ وہ اس کا مکان نہ خدا یا مال و اسباب ہت لیا اور گالیاں دیتے ہوئے ولید کے خون کا انتقام لینے کی غرض سے نکلے کھڑے ہوئے۔ عباسیہ خبر پڑا کہ اپنے بھائی یزید کے پاس چلائیے۔ اہل یمن نے ہشام کو سلام کیا اور ولید کے انتقام لینے کو کہا۔ و مروان بن عبد اللہ بن عبد الملک و معاویہ بن یزید بن حصین بن نمیر کو اپنا امیر مقرر کیا۔ ان لوگوں نے یزید سے اس معاملے میں غما و سختی کی یزید نے ان کے کام کو بار کر لیا اور ان کے بھائی مروان کی سرکردگی میں ایک لشکر جمع کر دیا۔ مولا ان بے فیہری کی روک تھام کے لئے روانہ کیا۔ مروان نے دمشق سے نکل کر حجاز میں چلاؤں دیا۔

خوابش در پناه تو

[illegible][illegible][illegible]

ہی دے اعلیٰ درجے کے استاد، علمائے دین، شام نے پانچ سو روپے کا ایک چمکی ہانپ سے بھر کر دیا۔

روایت کیا اور وہ جزیرے سے تیس بیس جزائر توجہ کے کر پرتسہ معاوضہ قنون المیہ پر پزید کی طرف پڑھا۔ پزید کہ یہ خبر پہنچی گنبراکر کہ
 بھگیا کہ ”تم میری بیست کرو لاکھ تم کو جزیرہ و موصول اور گناہ را بیخیاں کی حکومت دے دوں گا۔“ مردان نے بیست کر لی اور
 پزید نے سند حکومت بھیج دی۔ وہ فسخ کہ پنے کی نو بیست آئے مالی۔ مراستے سے مردان واپس آئے۔

وفات یزید و خلافت امیر اعظم ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۱ھ کو یزید بن ولید اپنی حکومت کے پانچویں مہینہ (مقام دمشق میں) دانی اہل کو بیٹیک کہہ کر ہاں ملک چڑھو گیا۔ یہاں کیا جانتے کہ یہ قدر تھا اس کے مرنے کے بعد لوگوں نے اس سے بھائی امیر شیم کے ہاتھ یہ بیعت کی لیکن اکثر آدمیوں نے اس سے انکار کیا اور بیعت ماننے والے پانی و شیمی یہ ظیفہ کے لقب سے قاطب کیا جاتا تھا اور کبھی امیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ غرض اسی جذبہ کی حالت میں قنبر یا تنیہ ماہ نذر گئے۔ بعد ازاں مروان بن عمر نے اس کو منہ خلافت سے اتار دیا۔ جو اسے آئندہ یہاں نہ کیا جائے گا اور ۱۲۱ھ میں مر گیا۔

[illegible][illegible]

دشمن پر قبضہ خاتمہ جنگ کے بعد مرغان نے دشمن کا رخ کیا اور یہی لوگوں سے حکم دشمن پر امن امید کی بجائے لے لی۔ یزید بن مضر بھی اس راہ پر ہی مضامین کو تیار کر دیا (جو بحال تھوڑے سے پہلے ان لوگوں کے لئے جوئیہ واد کے واقعے میں

شریک بنے، ایڑ پڑ بنی، خالہ قمری حسنہ میں سے ساتھ بھاگ کر دمشق چلیا۔ اندر جہم (علیہ السلام) میر (مشرق) بننے میں خالہ اور
 وید اس پر دین قیام و غیرہ مع کا کورٹم و خانہ ہر ان وید کے قریب ہی بہت مشہور کرنے لگے۔ اس خیالی سے یہ مہاراجہ و ان اس
 وکوں کو کچھ کر رہا نہ کر دے اور یہ لوگ اپنے باپ کے خون کا معاوضہ نہ طلب کرنے لگیں۔ ہلا فرج یہ بنی خالہ ان وہ تو اس
 امیر نادوں کے قریب یہ مہاراجہ کیا تھا۔ اس نے اپنے آراء انعام اور الاسد کو شمعیں کی جس نے ان وہ تو اس کی مذمت کی کا خاتمہ کر دیا۔
 ماحول ہی اس نے احمد یہ سب میں عموماً یہ خاندان سے نکال کر مار ڈالا۔ باقی رہا یہ محمد علیانی اس نے قید خانے میں تھما کر
 ایک مکان کا دروازہ دھندلے سے بند کر دیا۔ یہ چند کوشش کی تھی مگر نہ تھا اس اثناء میں مہاراجہ مروان کے آتے کی خبر مشہور
 ہوئی۔ امیرانہ اور اس کے کل دیوانہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ مہاراجہ بھی چلے جاتے تو کچھ بیت وانی میں تھا۔ دے کر
 بھاگ گیا۔

اپنے پاس ایک رکھ رکھا اور مقررہ روزہ کو چھوڑ دیا اور مردان سے یہ وعدہ کر لیا کہ اگر ایمان میں ولید ہو فتح پائی حاصل کر کے تو میں تیرے ہی بیٹے کی خدمت میں آؤں گا۔ چنانچہ مردان نے جس وقت ایمان پر فتح حاصل کر لی اس وقت میں عبد اللہ کھڑی نے کوفہ کے قریب جا کر مہمل (اور یہ طائفر کیا کہ مجھے اب ہم خلیفہ وقت نے لوگوں کے جمع کرنے کو بھیجا ہے) مگر عبد اللہ بن عمر نے ایک دینی اور مقابلے کے لئے نکل آئے۔ شخص نے اس خیل سے کہہ کر وہاں اٹھا کر راز کی وجہ سے اس کی طبیعت نہ ہوا اپنے عزیزوں کو سمجھایا کہ "مجھے خون ریزی سے بچو نہیں ہے اگر عبد اللہ بن عمر میرا کھانا نہیں کھاتا ہے نہ دے گا" اس واقعہ میں عبد اللہ بن عمر کی شکست کی خبر جلد سے ہی ابھری ہوئی اور اہل کوفہ میں خفا پیدا ہو گیا۔ اس وجہ سے کہ عبد اللہ بن عمر نے حضور پیچھے کے بعض آدمیوں کو انعامات دیئے اور وہاں تک مقررہ کئے تھے اور بعض کو کوڑا بھی دیا تھا۔ جنی لوگوں کے وہاں تک نہیں مقررہ کئے گئے تھے ان لوگوں نے آپس میں سرگوشیاں مقررہ کر لیں۔ عبد اللہ بن عمر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی عاصم کو جب کہ وہ ایک دہرہ بند میں تھے مدعت کرنے اور سمجھانے کو بھیجے۔ بس کہ وہ لوگ اس جا پہ جاؤں وہاں پر وہم ہو کر وہاں آئے۔ تمام ہوئی تو عبد اللہ بن عمر نے ایک لاکھ دھرم عمر بن خطاب بن عمر بن قحطری کے پاس بھیج دیاسی نے اپنی قوم پر تقسیم کر دیا۔

جاہلیت کوفہ سر عبد اللہ بن معاویہ کا قبضہ: اس سے قبل کہ غلامی میں شورش پیدا ہوئی اور انہوں نے جمع ہو کر عبد اللہ بن معاویہ کی بیعت کر لی تھو کوفہ میں لے گئے۔ اور تہ کی گرمی پر بٹھا یا اور عاصم کو نکال دیا۔ عاصم حال پریشانی اپنے بھائی عبد اللہ بن عمر کے پاس حیرا دیا آیا۔ کوئیوں نے علی الاطلاق عبد اللہ بن معاویہ کی بیعت کی ان اہل انصاریہ سمیت عبد اللہ بن عمر کے ساتھ اور عمر بن حوا و خیر و تھے۔ اس کے بعد انہی مدائن کی جانب سے پندرہ لوگوں نے حاضر ہو کر بیعت کی رزق و روزہ ایک لشکر جمع ہوا۔ عبد اللہ بن معاویہ نے سب کو حرمہ دیا کہ عبد اللہ بن عمر کی طرف جو حرمہ میں تھا خروج کر دے۔ عبد اللہ بن عمر نے اپنے ایک آزاد کو تمام مقررہ مقررہ لکھوائے کہ بڑے کا حکم دیا اور یہ سمجھا دیا کہ فلاں مقام پر میرے آنے تک خیر سے رہنا اور اس کے بعد خود بھی یہ قصد جنگ لکھ لئے ہوئے نکلا۔

عبد اللہ بن معاویہ کی پسپائی جب عبد اللہ بن عمر تمام مدعو ہو پہنچ گئے تو دونوں نے مجموعی قوت سے حملہ کیا۔ اذہ جب میں منصور بن مسعود اسٹیل برادر خالد قسری اور عمر بن عطاء جنگ کا نقشہ لکھ کر ہوا کہ کتنا دھمکائی ہو گئے۔ عبد اللہ بن عمر نے ان کو راستہ دے دیا وہ حیرہ چلے گئے اور عبد اللہ بن معاویہ شکست کھا کر کوفہ چلے آئے۔ باقی رہا عمر بن خطاب ان کو عبد اللہ بن عمر کے حیرہ سے لکھ کر لکھا۔ اس نے اپنے ہر ایسے کو ایک پریشانی تقریر سے ابھار کر انہی کو قتل کیا کہ عبد اللہ بن عمر کا بہت بھورا پیچھے ہٹا اور عمر بن خطاب ان سے اپنے ہر ایسے کے کوفہ وائیں آؤ۔ چہ روز تک عبد اللہ بن معاویہ کے ساتھ خیر وادار میں ٹھہرا۔ یہ وجہ دیا کہ یہ ملک کے دروازوں پر کمال مردانگی سے عبد اللہ بن عمر کا مقابلہ کر رہے تھے۔ بلکہ طرہ معاملت کی ٹھکانہ ہونے لگی۔ یہ سب سب اپنے اور عبد اللہ بن معاویہ اور زید کے لئے قابل حاضری کر لی۔ چنانچہ عبد اللہ بن معاویہ ان لوگوں کے ہمراہ وائیں چلے گئے۔ کوفہ کے ایک گروہ نے ان کی اجازت کی اور ساکن پہنچ کر جب ان کی حالت اطمینان بخش ہو گئی وہ انہوں نے طوائف جنہی ہر ان اصحاب اور یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر۔ جیسا کہ آئندہ ان کی حالت اصلاح ہو کر

سے ہوئی تھیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے اور ایک غلام کو جو جنگ کے بعد حضرت بنی مہدیہ کو شکست دی، چار سو ہزار اسی سن کے جنگ میں کامیاب ہوئے۔ حضرت بنی مہدیہ کے بعد حضرت مالک بن عمر بنی کو امیر مقرر کر کے بجایا۔ محمد بن قیس ثمالی مرزائی سے مقابلے پر آیا۔ پہلی ہی جنگ میں مالک کو شکست ہوئی۔ سات سو آدمی اس کے ہمراہ چلے گئے۔ تارک مانی کے ہاں غلاموں میں سے نہیں ہوا کی حسرت کا زور میں مارے گئے۔

ابو مسلم کی شکست علمی: چونکہ ابو مسلم فرار بنی ہاشمی سے تعلق رکھتا تھا، واقعات ہالہ سے اس دور کا یقین کر کے قرعین ایک دوسرے سے سرگرم کیا کرتا رہے ہیں اور ان لوگوں کا وہی حال ہی رہا۔ دیکھ نہیں ہے۔ شیعائی غلامی سے غلامی ثابت کرنے کا ایسی ہی نہی کی خدمت کرتا تھا۔ کئی ضربوں کی اور قاصد کو جو مصر میں کی خدمت کا کھیلے کر ہاتھ بٹایا یہ سمجھ دیا تھا کہ یہاں کو دیکھتے ہو یا دیکھتے ہیں کی خدمت دہانے قاصد کو بدانت کر دیا تھا کہ مصر میں بنی نصر سے یہ کھیل کر دیا۔ غرض اس عمل کی غایت یہ تھی کہ قرعین کو شیطان سے خوف نہ ہو جائے۔ سب ان میں سے کوئی ایک کو نہ کامیابی ہوئی تو حضرت بنی ہاشمی اور تارک مانی کو اس شخص کا خدا کھسکا۔ جیسے امام نے اس وقت کی بنو نصر میں مالک کی رہے کو تیار رہے۔ حق میں مقرر کیا تھا۔ یہ وہ زمانہ اسد بن عبد اللہ خزاعی کو تھا۔ اسے اور حجاج بن حکیم بن غزوہ کو دیا تھا۔ سب سے پہلے انہیں دو آدمیوں نے ابو مسلم کی دعوت پر دیا کہ اسے پنے سے اور باجھ یا نصہ کی دعا کی تھی ان کے بعد مکی امیر و سر اور ذرا اور مرد کے اطراف ابی ابراہیم کے نصہا میں نے اس کی دعوت قبول کی اور یہ سب سننے والے گئے تھے۔

نصر و تارک مانی کی لڑائی: ابیہ مسلم ان سب کو طالب کر کے کہانی اور نصر کے دور چوں نے وہاں آٹھ ہزار قرعین کو اس سے خط و پید کیا۔ انہوں نے ان کی زبان سے کچھ نہ لکھ لیا تھا کہ ابو مسلم نے تارک مانی کے اس بلا بھجوا دیا تھا کہ اسے ساتھ ہوں۔ تارک مانی نے منکر کو ابیہ ابو مسلم اس سے جاملے نصر نے پیر منجھ و منجھ کر تارک مانی کو ایک خط لکھا جس میں اس نے تارک مانی کو ابو مسلم کے خلاف رہے ابراہیم قحار و مصاحبت کی غرض سے مرد میں چلے جانے کی رائے دی تھی۔ چونکہ تارک مانی مرا چلا گیا اور ابو مسلم لشکر کا وہی سربراہ رہا۔ کچھ دن صبح کے وقت اتنا مسلح کی غرض سے تارک مانی دو سو سو آدمیوں کو لے کر مرد سے باہر آیا۔ نصر نے جس سپہ سالار کو بھیجا دیا جنہوں نے اس کو لکھا کہ تارک مانی کا لفظی ابو مسلم کے پاس بھاگ کر چلا آ یا اور اس کے مراد ہو کر نصر بن ہاشمی کے محلہ اور ہوں یہاں تک کہ وہ مجھ کو ملاقات سے فتن کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آدمی کے مکان میں جا چھا۔ موسم مظفر منصور ورم میں۔ ان میں سے ابیہ تارک مانی نے باجھ بڑھا کر بدست کی ابو مسلم نے نصر کو یا تو تم جس حالت پر ہو بالکل یا نصر بنی ہاشمی کے حضور جاؤ۔

نصر بن ہاشمی کا سر و ان کے نام خطا نصر بن ہاشمی نے اسی زمانے میں مراد بن محمد بن عبد اللہ میں ایک غرض داشت مکی تھی جنہوں نے ابو مسلم اس کے اور تارک مانی کے دور چوں کے مابین آ کر قیام پذیر ہوا تھا اور اس کی قوت و حوصلے کو اندازہ سے باہر ترقی پذیر دیکھتا تھا وہ ہوتا تھا۔

کو مع ان کے مرہبوں کے قہر کو۔ مگر کچھ عرصہ بعد ان کے بھائیوں حسن و زید کی ہر ہائی اور ان کے قتل کا حکم بھیج دیا۔ چنانچہ مالک بن نعم خراسانی والی ہرات نے اس کی تعمیل کر دی۔

علی بن کرمانی کی صہ عقی جس وقت نصر ابن کرمانی اور ہاکل رہبر یمن اور مصر نے ابو مسلم سے جنگ کر لے کر متعلق ہو کر کمریں باندھ لیں۔ ابو مسلم اور ان کے مرہبوں کو اس سے خطرہ پیدا ہوا اپنا کل ترغ و ترغ کر کے شمشیر بھگ ہو گیا۔ سلطان بن کثیر نے ان کو یہ فقرہ دیا کہ "کل تو نصر نے کہہ دیا ہے باپ کو قتل کیا چاہو اور انی تم اس کے مرہب ہو کر ابو مسلم سے جنگ کرنے کو آئے ہو۔" ان کرمانی اس غرض میں آ کر نصر سے عہدہ ہو گیا اور نصر نے صہ عقی کے بعد ابو مسلم سے مصر میں کی موافقت کرنے کو کہا لیکن احمد ابن کرمانی کے مرہبوں نے بھی سمجھا کہ ابو مسلم نے فریقین کے درمیان انتخاب کرنے کی غرض سے طلب کیا۔ فیصلوں نے خود کے آنے سے پہلے ابو مسلم سے کہہ کر کھانا کھا کر مصر روانہ کے بعد وہ انوار اور اس کے محال میں اور انہیں نوٹوں میں لکھا کہ یہ کے قاتلین بھی ہیں۔ پس جب ابو مسلم کی خدمت میں خود کو لے کر توفیق بن یمن کثیر و زید بن شیف ملے انے اس کی قسم کی باتیں کہیں اور یہ بھی بیان کیا کہ نصر بن سوار مروان کو حال ہے اور اس کو امیر المومنین کے لقب سے یاد کرتا ہے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے اور ان کے امرا کی روانہ جہالت پر ہرگز نہیں ہیں۔ من سب یہ ہے کہ علی بن کرمانی اور اس کے مرہبوں کو اختیار کیجئے۔" سلطان و زید کی ہر ہر قسم سے جوئے سرخیوں نے ان کی تائید کی نصر کے وقت جب وہ ناصر اور ابن کرمانی کے ہاتھ بیٹھے، اس کے بعد ابو مسلم ابن سے ہزاران لوٹ آیا اور شہید کو کمانہ بنائے گا یہ کہہ کر نصر یا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے سے ہم کو مستغنی کر دیا ہے اب عرب کے قتلے کا بہنو خوف ہائی نہیں رہا۔

ابو مسلم کا سرور قبضہ اس واقعہ کے بعد علی بن کرمانی نے ابو مسلم کو یہ پیام دیا کہ تم مرو میں ایک جانب سے داخل ہو اور میں دینی قوم کی محبت کے ساتھ دوسری طرف سے داخل ہوں گا۔ ابو مسلم اس پر مطمئن نہ ہوا کہ انہیں کچھ پہلے تم نصر سے فرار کی شروع کر دینے میں تیرائی اور نصر میں جنگ چھڑ گئی اور کرمانی کو تا بہرہ مرو میں ایک طرف سے ٹھس چڑا۔ ابو مسلم نے بعض نصیبوں کو ملی بن کرمانی کے مرہبوں کو اپنا ہاتھ اس کے ساتھ ساتھ مرو میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد خود ابو مسلم نے مرو کا رخ کیا۔ اس کے مقدمہ کی لکھن پر مسدین عبد اللہ خراسانی قہار مہند پر مالک بن نعم اور مصر پر امام بن کثیر غرض ابو مسلم مرو میں داخل ہوا۔ جس وقت کہ فریقین صرف جہاں وقال تھے۔ سیدہ دارالامان کی طرف آئے کہ یہ چلو وحشی المسلمینہ علی حسین عقیقہ من علیہا لوجہ لہا۔ جلیق یقتلن ہذا من شیعہ و ہذا من علویہ۔ چنانچہ اچلا گیا اور فریقین کو جنگ موقوف کر دیے اور وہاں پہلے جاتے کا حکم دے دیا۔ فریقین اپنے اپنے لشکر گاہ میں لوٹ آئے اور مرو پر ابو مسلم نے قبضہ کر کے لشکر یوں سے صحت لینے کا حکم صادر کیا۔ چنانچہ ابو منصور مرو میں روئی لے کر ایک طرف سے صحت لینے لگا۔ چنانچہ ان قہیروں کے قہار بن کثیر بن یمن نے شیعوں سے اتفاق کر کے ان کو ابو مسلم کی طرف روانہ کیا تھا۔

عماسی نصیبوں کے نام یہ بظاہر تعداد میں بارہ نظر آتے۔ خزاہ سے سلیمان بن کثیر مالک بن نعم زید بن صالح طلحہ بن

قلعہ پور جان سے قادیان اور پورہ دین ذرا دور تھیں۔ ابو مسلم کی دعوت قبول کر چنے پر نامہ پورہ ہاتھ لگنے آگے بڑھنا مستحبات
ان کے لیے ضروری تھی۔ قادیان سے چلا کر پورہ ہاتھ لگنے کے لیے سب سے پہلے قادیان کے قریب پہنچا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر
نے لڑا۔ اس کی کچھ باتیں ایسی زیادتی کے ساتھ کہ وہ اپنی ہمت پر کھم بکھم ہو گئے۔ سب کے لیے اس کی باتیں اور قادیان کے قریب پہنچنے کے
لڑنے کے لیے اس کے پاس چلا گیا۔ حبیب بن علی نے یہ سب سنا اور اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر
سفر میں داخل ہوا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
وہ یہ کہی صرف قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
وہ یہ کہی صرف قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔

اصبہ کی اطاعت۔ اس کے بعد ابو مسلم نے اصبہ کے لیے قادیان کو طاعت قبول کرنے اور قادیان دینے کو کہا۔ اصبہ نے
منظور کر کے بعد از اس سے اصبہ کی اطاعت قبول کر لی۔ وہ اس کی اطاعت کرنے لگا۔ اس نے قادیان دینے کو کہا۔ اس نے قادیان دینے کو کہا۔
نے یہی کہی کہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
کو یہی کہی کہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
نے یہی کہی کہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
کو یہی کہی کہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
نے یہی کہی کہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔

نہاوند کا قیام صرف جس وقت قادیان کا قیام ہوا کہ اس کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
بعد از اس قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
لڑا۔ اس کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
برائے قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
وقت ابھی صبح کے پاس تھی۔ اس نے قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
جہاں کی طرف کوئی نہ گیا۔ اس کا نام اصبہ ہے۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
یہ وہی وقت تھا کہ اصبہ نے قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
یک پہ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
خلافت سے اس پر غلبہ ہو گیا۔ اس نے قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
پہلے سے اس کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔
خاتمہ جنگ پر اپنا کام رکھ کر اس نے قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔

اس پورہ جان کی سرکوبی قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔ قادیان کے قریب پہنچ کر اس کی ہمت پر کھم بکھم ہو گیا۔

نہیں کیا۔ لیکن شہنشاہ اس سب سے نفرت بر محل کر کے انتہاں چلا آیا۔ شہنشاہ نے اپنے کئے حسن کے پاس لہاؤر چلا آیا اور جس نے راجہ شریف کو مدد دیا وہ سب سے مل کر رہے تھے۔ اسی سال ۱۱۳۱ھ میں شہنشاہ نے اتر فرانس میں جو کہ وہاں کے حکمرانوں کے قتل کی خبر سنی تھی وہاں چلا گیا۔ وہاں کے حکمرانوں نے شہنشاہ کو مدد دی۔ جب شہنشاہ نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا تو وہاں کے حکمرانوں نے شہنشاہ کو مدد دی۔ شہنشاہ نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا تو وہاں کے حکمرانوں نے شہنشاہ کو مدد دی۔ شہنشاہ نے اپنی کامیابی کا اعلان کیا تو وہاں کے حکمرانوں نے شہنشاہ کو مدد دی۔

طہران پر قبضہ: اسی وقت کے شاہ جس نے شہنشاہ نے اپنے لئے من و مطلق ملکوں میں بھیجا تھا۔ اسے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے۔ شہنشاہ نے اپنے لئے من و مطلق ملکوں میں بھیجا تھا۔ اسے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے۔ شہنشاہ نے اپنے لئے من و مطلق ملکوں میں بھیجا تھا۔ اسے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے۔

قحط اور امن: میرے کی لڑائی: اسی وقت کے شاہ جس نے شہنشاہ نے اپنے لئے من و مطلق ملکوں میں بھیجا تھا۔ اسے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے۔ شہنشاہ نے اپنے لئے من و مطلق ملکوں میں بھیجا تھا۔ اسے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے جو ان کے بعد بھی مراد کی تمام چیزیں کاغذ اور کتب ہو کر باقی بچیں چھوڑے۔

اسی وجہ سے اس واقعہ نے انتہا کر کے اعلان کیا کہ اس نے مدت اچھوتی پر موقوفہ ہو کر رہا۔

دونوں ترقی میں ایک دوسرے سے گہرا رشتہ بناتے ہیں۔ ان کے درمیان ہر لمحہ کوفہ و غم نہ ہو۔ قلب ایک مقام پر پہنچ کر کہنے لگا: ”مجھ سے امام نے فرمایا ہے کہ اس مقام پر لڑائی ہو گئی اور فتح نصیب ہو جائے گی۔“ تو دوسرے فرات نے ایک پایاب مقام کا پتہ بتایا جس سے اس نے چھوڑ کر ایک اور غم میں جا پہنچا۔

قلعہ کا خاتمہ: اس کو اسی میں کو اسی شام کو کھلتی: دلی لیکن یہاں کو اسی دولت بنی علیہ: یہ قلعہ کو فتح کرنے کے بعد اس کے
 شہر دلی کے قلعہ نے اپنے بعد اپنے نرے حسن کو برافری حد کرنی وصیت کی ہے۔ نظر یوں نے روست حسن کے جانی
 میردین قلعہ کی بہت کرنی اور حسن وجہ کران دلی اپنے باپ قلعہ کے علم سے آپ سر یہ میں گئے: "اتحاد طلب کر کے" اخیر نظر
 بنالو اس کے بعد قلعہ کی جستجو شروع ہوئی دھوڑنے کے بعد لے ایک گڑھے میں اس کو لے اور اس میں سالم بن اخواری لاشیں
 پائی گئیں۔ "خس کا یہ بیان ہے کہ اس وقت قلعہ بعد موجود فرات: صرف جداں وقت: "واعتنی بن زمانہ" نے ایک ایسے دار کیا
 "نہ قلعہ کو گڑھے کے زمین پر دیا۔ وصیت کی تھی کہ گوئیہ مر حاضری تو میری لاشوں پر غلاف لیا رہا۔ کہ اس کے بعد محمد بن علی
 اور علی تمام بھاگ کر گڑھے سے اور قلعہ: مر گیا اور وقت: وہ کوئی کس شیعوں کی اہانت کی وجہ سے تین اسی طرح علی دوزیر
 آلی گڑھ کر گیا: "انما ہندو دوزیر وقت: کے بعد اس میں: کے پائے جا چکے۔ "اس میں میر والی کی شامت سے پریشان خاطر ہو کر
 "یاد کی طرف بھاگا۔" اس میں اس قلعہ نے ہو کر کو اس کے لشکر کو علی قتل کر۔

[illegible]

حسن بن قحطیبہ کی کوہنہ: بالکل صحیح ہے اس واقعہ کی اطلاع حسن کو دی گئی کہ اس کو قحطیبہ سے برائے کی خبر نہیں پہنچی تھی۔ حسن نے امر، نظر، کھدیر اس ملک کو چھڑ کر کوئی جانب دیکھی کر دیا اور دو گئی کی طرف توجہ دینا چاہتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ حسن بن قحطیبہ اس سیر کی فائدہ کے بعد کوہنہ: بالکل صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن حنظلہ دیکھا کہ وہ پریشاں خوف غالب ہو کر اس کے پیچھے سے چلے گیا۔ کھدیر اس کو صحیح غلطہ۔ نہ مانی میدان کی پرکھارہ آدھوں سے فروغ کیا۔ اس شہر سے بہت ہی اس عرصے میں حسن بن قحطیبہ پہنچ گیا۔ سب کے سب جمع ہو کر ابو طلحہ سے پاس آئے اور جو طلحہ فروغ کرنے کی درخواست کی۔ ابو طلحہ راض ہو گیا۔ خلیفہ اس آواز فکر و توجہ کی اور وہاں سے کوچ کر کے تمام امین میں آ کر اس عرصہ میں حسن بن قحطیبہ کو

خبر ملی جنگ۔ ابن ہیمرو دہلی کی طرف روانہ کر دیا۔ وہ دہلی کی طرف سے حلیہ بن علیخان کا مقابلہ کرنے والی فوج کے لوگوں سے
جیت لی اور محمد بن خالد قلی نے اسے پرباؤ پر لایا۔ دہلی کو اس نے بہر کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ابوالحسن
سید محمد کا قتل پر متحسم ہوا۔

مسلم بن قلیچہ اور معاویہ بن سفیان کی لڑائی۔ اس نے بعد ازاں دہلی کے عہد بن علیخان سے دہلی کی طرف سے
طرف صیب بن زبیر کا قتل کر کے، کراچی کی جانب شراکت کو میں اختر ویدہم بن ابوالحسن سے ہام کو ابوہریرہ کی جانب
روانہ کیا۔ ابوالحسن عہد الحسن بن مرزبان ہیمرو اور امیر قلیخان سے اور ہام۔ سے لڑائی ہوئی۔ عہد الحسن کی شکست کھا کر ہیمرو کی
طرف چلا گیا۔ ہیمرو کی لڑائی کی طرف۔ سے مسند بن علیخان کی طرف سے عہد الحسن کی شکست کے بعد سفیان
ابن معاویہ بن زبیر بن محمد کو دہلی پر حملہ کر کے دہلی کی طرف سے مسلمانوں کو پناہ کر کے ہیمرو اور ہام کو دہلی کی طرف سے
جیت لیا۔ یہاں پہلے پہلے دہلی کی طرف سے دہلی کی طرف سے مسلمانوں نے ہیمرو اور ہام کو دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
اسے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں نے سفیان بن مرزبان کو دہلی پر حملہ کر کے دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
نئے اور دہلی کی جیت مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ہام کو دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
نے اسے چھوڑنے کی بات کی۔ اسے دہلی کی طرف سے جیت لیا۔

سفیان بن معاویہ بن قلیچہ۔ ہیمرو اور ہام کے بعد سے دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
ابن ہیمرو کے قتل کی خبر پہنچی۔ دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
کی شکست کے بعد مسلمانوں نے دہلی پر حملہ کر کے دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
کی جانب سے وارو ہیمرو اور ہام کو دہلی کی طرف سے جیت لیا۔
دہلی کی۔

محلِ امن کے تقاضات کو پہلے ہی سمجھ چکے تھے انکار کیا۔ حب و دیوانہ بنی معاویہ بن مروان نے (جو مروان آفری خلیفہ بنو امیہ کا داماد تھا) حملہ کر دیا اور ابنِ یزید پر ہو کر اپنی رگاب کی فوج لے کر بڑے مقابلے پر آیا۔ لڑائی ہوئی، میدان جنگ، ولیہ بن معاویہ کے ہاتھ اور ایوانِ کسب تھا کہ عبداللہ بن عقیل کے پاس چلا آیا۔ عبداللہ بن عقیل نے جنگ کا نقشہ تجویز کیا اور کہہ کر اپنے لشکر کو پیادہ پایہ کر گزرنے کا حکم دیا اور خود پیادہ چلا (بعض روایات غیر اہم یا معتمد یا منصور) کہہ اور اور والد کے لشکر پر حملہ آور ہوا۔ مروان نے بھی اپنے لشکر کے ہر حصے کو پیادہ پایہ کر حملہ کرنے کو کہا۔ کسی نے بھی اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ یہاں تک کہ اس کے افسر پائیس نے بھی انکار کیا۔ جب مروان پر لشکریوں کی یہ غما بازی دکھائی گئی تو اس نے عقد و جہش جو اس وقت موجود تھا میدان میں بھیجا کہ یہ حکم دیا کہ وہ اس عقد و جہش کو لے کر لشکر ایک قدم جنگ سے دست کش ہو کر عقد و جہش کے پلے پر مائل ہو سکے۔

مروان کی پسپائی: مروان نے جھکا کر اس طرف اپنی بے خبری کے رد کیے پر اپنے لڑکے عبداللہ کو مامور کیا اور دیکھا کہ وہ سب کے سب بھاگ کر بھاگے ہوئے۔ دونوں لشکر وہاں میں ٹکرائے۔ کچھ روپے یا شوریہ پر ہو گیا۔ مجبوراً مروان بھی میدان جنگ سے ہٹ چکا۔ ہر جہاں فوجی حلقہ کے ایک دست فوج نے بلی کو لڑ دیا جس سے ہزار ہا آدمی جن کی تعداد متعین نہیں سے کھینچ لیا اور جو انہوں نے غلبہ اور دباؤ سے۔ جملہ بنی لوگوں کے جو فوجی ہو گئے تھے انہیں انہیں میں ڈیڑھ سو روپے خلیفہ بھی تھا (بھینسے کہتے ہیں کہ اس کو عبداللہ بن عقیل نے شام میں قتل کیا ہے) اسی سفر کے میں بنی بن معاویہ بن هشام بھی مارا گیا۔ یہ واقعہ (یوم شہدہ گیارہ) جمادی الثانی ۶۰۱ء کا ہے۔ فتح یابی کے بعد سات روز تک عبداللہ بن علی میدان جنگ میں نہیں آیا اور مروان کے لشکر کا دل اسباب فتح کا اتار اڑا۔ آخر یہ حربہ تھا کہ جہش ادا کرے سے بہت زیادہ تھکا۔ فتح کی خوشخبری کا خط ابو العباس سحران کی خدمت میں روانہ کیا۔

مروان کا فرار: مروان بن مروان کسٹ اٹھا کر موصل پہنچا۔ هشام بن عمر غفل اور جہش بن مزینہ اموی والی موصل تھا۔ ان لوگوں نے بلی کو لڑ دیا اور مروان کو مجبور کر کے موصل میں آنے سے روکا۔ ہر ایوان نے پکار کر کہا ((حلفا امیر المؤمنین)) یعنی امیر المؤمنین ہیں موصل میں داخل ہونے سے مانع نہ ہوا۔ ان لوگوں نے جمال فارغانہ سے جواب دیا "امیر المؤمنین جنگ سے نہیں بھاگتے ہیں" یہ کہہ کر سخت دستہ اتفاقا کہنے لگے۔ مروان ان لوگوں کی کج ادائیگی پر عین ہو کر حراں چلا آیا۔ جہاں پر ان کا پہنچنا ان میں جہش بن مزینہ تھا۔ تقریباً بیس روز تک انہیں ہر باجہر جب عبداللہ بن علی کی آمد کی خبر مشہور ہوئی تو اس نے محض کی طرف کوچ کیا۔

اہلِ حمص کی عہد شکنی: اس کے جانے کے بعد ہی عبداللہ بن علی حران کے قریب ٹھکے۔ انہیں میں جہش بن مزینہ سے پہلے اور سہارہم چم لے ہوئے لے کر آیا۔ ابو العباس سحران کی خلافت کی بیعت کی۔ عبداللہ بن علی نے ان کو دکان دی۔ بعد ازاں اہل حران نے بھی حاضر ہو کر حطبہ نہ طریقت کر لی اور مروان نے محض ہتھی کر خیمہ دن جام کیا۔ اہل حمص پہنچے تو مطیع نہ ہوئے۔ خوشی غمی نہیں آیا۔ لیکن پیچھے سے مروان کی بیعت کی نکتہ و کی سے ذمہ اٹھانے کی خوشی کی۔ اس کے اہل و اسباب کو نظر پر چھایا۔ مروان نے ان کی نظریں پچھان کر کوچ کر دیا۔ ایک میل راستے میں کیا ہو گا کہ اہل حمص شہر داخل چاہتے

طالع بنی مظلوم دیا۔ یہ واقعہ قری ۳۸۸ھ و المجر ۳۳۱ھ کا ہے۔

آل مروان کا انجام۔ قندروان کے بعد اس کے لڑکے عبداللہ و حیدر اللہ مرزبن حبشہ کی طرف بھاگے صحیحوں نے بھی ان کو مان دیا۔ حبشہ کی فوج آگئی حیدر اللہ، اکر اور عبداللہ مع اپنے چند مہر ایوں کے قتل کیا جا زمان خلافت مہدی تک باقی رہا جس کا ماضی قسین نے گرفتار کر کے مہدی کے در و خلافت میں بھیج دیا اور مہدی نے قید کر دیا۔ ابولون کے طبعہ (چرواہی) پر حاضر بنی اسٹینس جارتی، سورجھ۔ اس نے کلیدہ یوسر کا قصد کیا جہاں پر مروان کی عورتیں اور لڑکیاں تھیں کی غرض سے انھیں بند کر دی گئی تھیں سب کو قید کر کے صانغ بن علی کے پاس بھیج دیا عورتوں نے اپنی راہنہ کی درخواست پیش کی۔ صانغ نے سوائے کے ساتھ ہر جنگ کرنے پر ان کو راستہ کی دہر چکر مروج کر دیا تھیں کہ ان بھیج دیا۔

مروان بن مکر کورہ ان الحمار بھی کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ موقع جنگ پر نہایت برداشت و تحمل اور دلیرانہ سے کام لیتا تھا اور اس سے قتل نہیں ہو سکتا تھا۔ مہدی کے شب سے قتل کیا کرتے تھے کیونکہ اس نے مہدی بن ہارم سے عذوب کی تعلیم پائی تھی اور یہ ظفر زراں کا قاتل تھا۔ مہدی کی طرف اس کا قتل کیا۔ اس کو خالد قسری نے ہجام سے تحفہ سے قتل کیا تھا۔

سلیمان بن ہشام کا قتل۔ ابو جاس نے کاسریلی ماضی کو کے بنو اسید کے قتل پر کمر بستہ رہا۔ بچے بچے کو دھوڑا زحمت کر گئے۔ ایک اور مہدی بن یحییٰ کو زحمت اس ماضی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے اس وقت سلیمان بن ہشام بن مہدی الحاکم بھی موجود تھا جس کو اس کے باپ نے مہدی بن یحییٰ سے سلیمان کو دیکھ کر بل بھیج دیا۔ ابو جاس سے خطاب کر کے ذلیل کے شکار بن گئے۔

أدبک الولد من عبد

بہدین یومعون للمطبا

ابوب طیبہ یافعا عن طاعة بل

المترقب لا یخترک ماضی من وصال

ان من المصلوع داہو یا المصلع

انک و رفیع طوط حتی لا یمنی ارق طعرا

”تمہارے پاس تو مہدی بنی (اس) کے بھائی آتے ہیں۔ چار ہو کر اپنی سواروں کو تحفہ دیتے ہوئے اسے تحفہ دے دھوکے سے آتے ہیں طاعت کی وجہ سے نکال آئے بلکہ گوارے خوف سے۔ تم ان لوگوں کو دیکھ کر کہہ دینا کہ وہ جانا ان کے دھوکے میں تمہاری طرف سے قتل پائی جبراً ہوا ہے۔ بل ان سب کو گوارے نہ ملے۔ ان کو روئے قائم نہ کی کاغذی مجوزہ دیا جہاں تک کہ ان سواروں کی پشت پر کوئی ہوا نہ نہ سہا کرے۔“

سینا ان اس کے قتل کے حکام کو کچھ نہ بولنا ”کیا کیا آج تم نے قتل کیا؟“ سو فی جواب دینے پایا تھا کہ صبح نے اشارہ کر دیا۔ تو راضی بنی بن ہشام کی مروان ۵۰۰ فی لگی۔

بنو اسیہ کا قتل عام۔ اسی واقعہ کے چند دن بعد عہدہ بنی علی میں اسی یا نوے نفوس کی آسپے کے تہراپی فطرس کے کنارے ایک دستہ قوان پر بیٹھا ہوا لکھا لکھا ہوا تھا۔ اتفاقاً قتل بنی عبداللہ (بنو ہاشم کا آزاد غلام) آسپے۔ بنو اسیہ کو اس عزت و احترام سے دیکھ کر فی الحال یہاں شہادہ دینے پہنچے۔

اصبح الملک فی لیل الاماس

یا لیل الیس من بنی العباس

طلبو لیس من بنی العباس

بسمہ سمی من السمان و یاس

لا تقبل عدو من عترة الفطین کل و قلا و عراس

لیسنا اظہر النور و یاس

و یاس لکم کجرا و التوسی

فلقد طاعتی و طاعتی و یاس

تسیر بنی من بنی العباس

انزلو لیس من بنی العباس

بذلک لیس من بنی العباس

و الذکر و التوسی و یاس

و یاس لیس من بنی العباس

و یاس لیس من بنی العباس

لیس من بنی العباس

”نہایت احتمال و استحکام سے تم ہادشا ہو گئے۔ جو انروان بن عباس کی وجہ سے۔ ان لوگوں نے بنی عباس کا بدلہ طلب کیا۔ بنی عباس کو چھوٹے ایک زمانہ گزارنے اور خوف کے بعد۔ تم پر تیرا بنو ہاشم (آسپے) کے انتظام لینے سے نہ روک کر نہ ان کے جبر و جبروت اور پادشاهانہ کوکبہ کے ذوالا۔ ہم وہاں بنی عباسوں سے حکم کھا دیتی ہے اور انہیں کے قتل کی وجہ سے تیرا امر منہ و قیاس ہے۔ یہ جنگ اللہ جیسے اور میرے سوا اور تو قتل کو کبھی فسر پیرا ہوا ہے۔ خبر دو کر بیوں سے بنو اسیہ کے قریب ہونے سے تم دیکھو چپ رکھو جہاں یہ کافانہ خالی نے ان کو بدعتی کے مکان اور محل اور میں رکھا ہے۔ یاد کرو میں دوزخ کے قتل ہونے کا کہ اس کے قتل کو یاد کرو جو میرا میں میں یاد رہے اور متولی کیا و نہ جو میں میں قتل ہوا تھا۔ جس کی لاش پر پر اس طرح آئے تھے جیسا کہ اپنے موصوفے کو دہاتے ہیں“۔

آب عباس کی سفاکی۔ ان اشعار کے سننے ہی عبداللہ بن علی کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ دوسروں کو حکم دیا کہ ”ان جان بدعتیوں کو مار مار کر فرشتہ کر دو“۔ غلاموں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ اسب کے سب بدعتیوں کو کر زمین پر لیے لیے لیت گئے تو ان کے اوپر تھرا بن چکا کر دو ہار دیا و خروار پر گرتے پڑا گیا۔ عبداللہ بن علی نے اپنے اور میرا میں کے کھانا کھانے لگے اور

ہو گا یہی نہ سہی کی۔ اسی میں جب وہ بھلائے نے بھی فوج لگائی تھی اور میرے جنگ سے بھگت اٹھ کر بھاگ بھاگ رہا تھا۔
 قبا، جہاں وہ پہلے رہا تھا وہی فوج کے لڑ رہے ہیں اب تک کہ باغیہ اور وہاں پہلے میں سرکاری کی بہ نسبت زمین دوم
 میں داخل ہوئی۔

صحابہ کے ساتھ میری نے ساتھ چلا کر، عمار بن قریظ سے پہلے آیا اور عبد اللہ بن ابی طالب پر یہ نصیر اور
 اسی کو شکست دے کر گرفتار کر لی۔ اسی میں سلیمان بن بشام نے بھی میرا انگریز ساتھ بھی جہاں شروں آیا اور قیصر یہ تک
 پہنچ کر گرفتار اور اسی میں میں میرا ملک نے ناکان کو شکست دے کر بہ انباب پر قبضہ کر لیا۔ قبا میں ملاوہ میں
 شام نے ساتھ کے ساتھ اور عمار بن قریظ نے ساتھ میری کے ساتھ اور شہید بن بشام نے ساتھ میری
 کے ساتھ جہاں کی طرف سے جوڑنا اور میری وہ میں جو اور میرا وہاں کے دورانی میں میں وہاں میں فوج کو اور میری
 (میں فوجی یہ باغی اور میری قبا اور میری پہنچ کر کے کو۔ میری کہ جس میں لوگوں نے مرز شہزاد کو قبا کر لیا۔ شام میں
 میری بن بشام سلیمان بن بشام اور عمار بن قریظ نے امین سے حصہ جو فوجی لگائی اور میں طرف سے مرز
 اور قیصر (اور میں) میں کھس گئے۔ اور میں جو کہ ترخیز کے بعد میں چاہیہا۔ عمار نے فوج کو قبا کا حصہ کر لیا۔
 میری میں حصہ کر کے تک باغی شروں کو دی۔ ایک۔ وہاں کے کسی حصہ میں نے ترخیز کے مرز وہاں کے باغی بھیج دیا
 مرز نے نہ ہر۔ وہ نصیر کر کے قبا کے وہ طرف میرا میں نصیر کہ جو کہ کم میں وہ وہاں کو دیا۔ مرز نے
 جنگ اور کوئی کر کے باغی اور میں کو قبا کر لیا۔ آغا قبا میں مرز وہاں میں محمد نے نصیر۔ یہ میری شروں کو قبا اور
 ان جہاں اور وہاں جو وہاں کو دے کر کے ناکان کے اور انصاف نہ کیج لیا۔ ناکان اپنے کو مقابلے سے فوج مجھ کر
 بھاگ کر۔

صحابہ میں سلیمان بن بشام نے ساتھ کے ساتھ چلا کر اور سند کو قبا کر کے وہاں آیا۔ اسی میں اس کی میں
 میری نے قبا اور فوج لگائی۔ اسی کے اور قبا میں فوج کر کے اس کے جو کہ وہاں کر لیا اور شام میں مرز وہاں میں محمد
 نے قبا میں میری میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں
 حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں
 مرز وہاں میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں
 اور میں میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں
 کر کے اور میں نے ایک قبا کا ایک میں کمال حصہ دے کر وہاں تک کہ اس کے حصہ نے مصالحت کر لی۔ بعد میں اس مرز میں
 اور وہاں میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں
 بشام اور میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں حصہ کر کے اور قبا میں

اس کے بعد اس میں میرا انگریز میں سلیمان بن قریظ نے بھلائے نے میرا اور مرز چلا لیا۔ اسی نے اور مرز

کہاں سے وراثت جہاد کیجئے۔ مسلم بن بشام نے اس کو دیکھ کر سواروں کی ہجرت سے بلاوہ دوم پر جہاد کرنے کو اس کو کہا تھا۔ چنانچہ بلاوہ دوم پر براہِ جہاد کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس نے شہید ہو گیا۔ ۱۲۳ھ میں سلیمان بن بشام نے اپنے باپ کے زمانے میں بہر اہلِ خاکہ جہاد کیا۔ اس نے بادشاہِ دوم سے مقابلے کی نوبت پائی۔ سلیمان نے اس کو شکست دے کر اس کو بہت مایوس و اسبابِ موت کیا۔

۱۲۹ھ میں رومیوں نے قلعہ؟؟؟ فروغ کیا جس کو سبب بن مسلمہ لہری نے فتح کیا تھا اور ایک غیر متحکم قلعہ تعمیر کیا جو زمانہِ مروان میں رومیوں کو دیا گیا۔ پھر اس کو غلطہ رشید نے دو بار تعمیر کرایا اور پھر رومیوں نے ماسون کے زمانے میں اس کو منہدم کر دیا۔ پھر ماسون نے اس کو نہایت استحکام سے بنوایا اور چاروں طرف قبریں اور نقشیں کھدوائیں۔ زمانہِ متھم میں رومیوں نے پھر اس کو زمینوں کو دیا۔ یہ واقعہ مشہور و معروف ہے۔ اسی ۱۲۹ھ میں ولید بن یزید نے اپنے بھائی اضر کو صاف لے کر اضر پر مامور کیا اور اس کو بابل، حمات، کوبہ، عسکر، دیک، لکھ، کے برادر، یا قیو، بنی حریف، روہ کیا، تار، اہل، قبریں کو رومیوں کی دست برد سے بچائیں۔ چنانچہ اہلِ قبریں و دفن جی تو ایک شاہیوں کے کلِ طاقت میں آ گئے اور دوسرے رومیوں کے مرہون کے زمانہ حکومت میں ۱۳۰ھ میں بہر اہلِ خاکہ ولید بن بشام نے قصدِ جہاد فروغ کیا اور محسن پر چار لڑائی کا نیزہ گاڑا اور قلعہ عسکر کو تعمیر کرایا۔

باب : ۱۱
بنو امیہ کے عمال

نوافل امیر کے عثمان معاویہ بن ابی سفیان نے اپنے شروع ازادہ خلافت میں صحابہ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کو کوہ کا دلی مقرونیہ اور کچھ عرصے بعد مزل کر دیا تھا۔ صبر و ہمت شعبہ کو غازیہ جانتے پر اور بیچ و خزانہ پر ماسور کیا تھا اور نوٹے میں لٹھا۔ کاسرہ نہ شرح تھا۔ چونکہ زبیر مصحف حسن و معاذ یہ تین محرمین میں اہل ان نے بھرہ پر وقتہ جبکہ کر لیا تھا۔ اسی وجہ سے معاویہ نے جبرین ارادہ کا میر بھرہ مقرر کر کے روانہ کیا اور زبیر کی روانگی کے بعد اھا و لی فوٹن جی روانہ کیں۔ اس سحر کے میں زیادہ میں پرمعاویہ کی اولاد واری تھی کہ علی بن ابی طالب کی طرف سے قیاس کا گہر تھا۔ لیکن یہ نکم زمانے میں ولادہ بھرہ ۳۵ ہجریہ میں کہ اس سے بہتر ہم نے اس کے حالات کی زیادہ سے جی میں بیان کئے ہیں۔

عبداللہ بن جاحظ: اس کے بعد پھر اس کی اہانت پر محمد اللہ بن جاحظ نے جلیب بن عبد شمس کو دی اور فرمایا: وہ
 جو اس کی تکبر سے بھی (اس کے ساتھ شامل کرے)۔ اس کے بعد پھر اس کا انصراف جلیب بن جاحظ اور جلیب بن جاحظ نے
 بن ہریرہ بن جاحظ کے حالات فرمایا کہ اس کے خاندان کے خاندان میں اس کے خاندان میں۔

عقربہ بن نافع: عمرو بن العاص جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے "مسلم" کے گورنر تھے۔ انہوں نے اپنی طرف سے مسیحیوں اور عہدِ عقربہ بن نافع میں عربیوں کو مامور کیا (یہ عمرو بن العاص کے خالہ زاد بھائی تھے) انہیں عقربہ بن نافع و حجاز تک پہنچ کر مامور چلا گیا۔ پہلے تو قبل از عقربہ نے اطاعت قبول کر لی، لیکن بعد چھ روز کے انہی کو مکے خضر نے ان پر جہاد کر دیا اور ان جماعت کے ایک گروہ، تیس کو قتل کر دیا۔ بعد ازاں ۳۲ھ میں شاہِ کسریہ اور ۳۳ھ میں بلخ و انار پر یزید و قباصلہ حاصل کر لیا۔

مروان بن الحکم اور حبیب بن مسلمہ: یہ دونوں معاویہ سے دینی سچو گزری مردان بن ولیم کو ای دور قضا کا عہدہ
 دیا تھا جن میں غزلی کے سپرد کیا اور کئی سالوں میں خلافت بن العاص بن ہشام کو مللی بنایا۔ انکے ان دونوں حبیب بن مسلمہ غزلی
 اور یزید بن کوزری تھا۔ معاویہ بنی امیہ کے اس عہد کے پڑوسی کو اس کا دور کیا تھا۔ حبیب اسمعیل بن یزید کا تو بھائی اس کے ۹۔

ابن عامر اور حرث بن عبد اللہ: اسی سن میں انی عامر نے حدود نجد پر عبد اللہ بن سوار عہدی کو امیر بنایا۔ کہا جاتا

ہے کہ معاویہ نے اس کو بھی مامور کیا تھا۔ اسی سند میں اہل عامر نے قیس بن عیلم کو فرامان کی حکومت سے معزولی کر کے حرث بن عبد اللہ بن عازم کو مامور کیا تھا۔ بعد ازاں معاویہؓ میں معاویہ نے عبد اللہ بن عامر کو حکومت بصرہ سے معزولی کر کے حرث بن عبد اللہ بن عازم کو مامور کیا۔ پھر پاد میں بعد اس کو ۳۲ھ میں معزولی کر کے امیر ہاشم کے بھائی زیاد کو اور فرامان پر عیلم بن عمر خدری کو متعین کیا اور حاکم مال اسلم بن زید کو کالی کے سپرد کیا۔ ۳۳ھ میں عیلم بن عمر خدری کے مر۔ نے پ خلیفہ بن عبد اللہ خلیفہ کو اور اس کے بعد معاویہؓ میں غالب بن نضال لیس کو مامور کیا۔

عمر و بن العاص اور زید مصر کی گورنری پر ۳۴ھ تک عمرو بن عبد اللہ ہی رہے۔ بعد ازاں معاویہؓ میں العاص کو مامور کیا گیا اور عبد اللہ بن حرث کو بعد ازاں معاویہؓ میں معاویہ نے بصرہ کے اہل بیت میں عبد الرحمن کو قاضی بنایا معاویہؓ میں معاویہ نے بصرہ کی وفات کے بعد کوفے کو بھی اپنے بھائی زیاد کی حکومت میں شامل کر دیا۔ عیلم بن زید نے بصرہ کی نیت بصرہ میں جناب کو مرحت کیا اور خود پھر بصرہ سے عیلم بن زید کو اور چھ ماہ کو فتنہ۔

معاویہؓ میں بن فتنہ اور ابو الہیاء جزایہ معاویہؓ میں امیر معاویہ نے معاویہ بن عذیب کو جو مصر میں خازن تھا فتنہ میں جاگیر دی اور عقیدہ بن علی فتنہ کو جس بڑا ہوتی جمعیت سے انھارے انویسٹ میں اسلحہ پر چم اڑانے کا حکم دیا اور اس فتنہ کے ساتھ ان دو کس کو بھی شامل کر دیا جو بصرہ میں اڑانے کا حکم دیا۔ معاویہؓ میں معاویہ نے بصرہ کو فتنہ کے بعد کو فتنہ چلنے کو دیا اور فتنہ میں ایک بہت بڑا فتنہ کا کہ معاویہؓ میں معاویہ کو اس میں متعین کیا۔ بعد ازاں معاویہؓ میں معاویہ نے بصرہ کو فتنہ کی گورنری اپنے آزد قدام ابو الہیاء برکوی۔ ابو الہیاء نے عقیدہ کی معزولی کو بہت اذیت کا طریقہ سے ظاہر کیا۔ عقیدہ بصرہ پر بیٹان دارا گھرانہ شام سے آیا اور معاویہؓ سے کئی حالات بیان کئے۔ امیر معاویہؓ نے عقیدہ کی گورنری فتنہ پر بحال کرنے کا وعدہ کیا۔ تحقیق اس کے بعد فتنہ کو بہت بڑی راہی ملک ہوا۔ معاویہؓ میں جب بڑا فتنہ فتنہ ہوا تو اس نے اپنے زمانہ حکومت میں اس کو واپس مقرر کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ معاویہؓ میں عقیدہ کو گورنر کر دیا۔ پھر بڑا فتنہ کے حکم سے رہا کیا گیا۔ عقیدہ سے واپس آئے فتنہ کو بڑا فتنہ کے پاس آیا۔ اس نے عیلم بن زید پر بھائی کر دیا۔ عیلم بن زید نے عیلم بن زید کو فتنہ کر دیا اور عقیدہ جہاں خروج کر کے سب کو مار ڈالا۔ عیلم بن زید کے حالات میں بیان کیا ہے کہ۔

خلیفہ بن عبد اللہ خلیفہ اور عیلم بن قیس معاویہؓ میں عیلم بن زید بن زید بن زید کو بھائی عقیدہ بن عبد اللہ خلیفہ کے متعین کیا اور معاویہؓ میں خود راہی کا بل کو لپیٹ کر عالم آفرین کا راستہ اختیار کیا اور بصرہ سے بصرہ میں امیر ہاشم جناب کو مار کر دیا عیلم بن عبد اللہ بن خالد بن امیر کو اپنی نیت میں چھوڑ دیا۔ اس کے بعد معاویہؓ میں عیلم بن قیس، امیر مقرر کیا گیا۔ اسی سند میں عیلم بن زیاد مال فرامان میں وفات زیاد مر گیا اور اپنے لڑکے عبد اللہ کو اپنا نائب بنایا عیلم بن زید بیٹے جہاں بخت کر گیا اور عیلم بن زید کو فتنہ بصرہ کا بیٹا عیلم بن زید اور معاویہؓ میں عیلم بن زید، امیر معاویہؓ مامور تھا۔ جس کا انتقال ۳۵ھ میں ہوا۔

ولید بن عقبہ اور عبد اللہ بن عمر معاویہؓ میں امیر معاویہ نے عیلم بن زید کی گورنری سے عیلم بن زید کو مامور کیا اور عیلم بن زید کے

روان بن القم کو مامور کیا۔ بعد ازاں یحییٰ کو حیدر کریم نے قید کر کے قید خانہ میں رکھا اور خراسان کی حکومت جیسے اقدار زیادہ کر دی۔ بعد ازاں یحییٰ نے اپنے کنبہ کے ساتھ قندھار کی حکومت سے بھی دست بردار کیا۔

سعید بن عثمان اور ابن ام حاتم نے سعید بن عثمان بن عفان کو خراسان کی گورنری کی نامزدگی کی اور قندھار میں امیر مقرر کیا۔ حکومت قندھار سے عثمان بن قیس کو بطور حاکم مقرر کیا۔ ابن ام حاتم نے تمام امور سنبھال لیے۔ ابن قیس نے قندھار میں امن و امان قائم کیا۔ قندھار کے حکمرانوں نے اس کو نکال دیا۔ جب امیر مملوک نے سرپرستی کو مامور کیا۔ مگر طایفہ نے اس سے نفرت کی۔

عثمان بن یحییٰ اور عبد الرحمن بن زبیر نے قندھار کی گورنری عثمان بن یحییٰ کو خراسان کی گورنری میں نامزد کی۔ قندھار کے حکمرانوں نے اس سے نفرت کر لی۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔

قندھار کے حکمرانوں نے قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔

قندھار کے حکمرانوں نے قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔

عمر بن یحییٰ اور عبد اللہ بن عبد المنکب عبد الرحمن بن امام قری (ابن عبد العزیز بن امام) امیر مملوک مامور کیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔

سہاب بن ابی نصر اور عبد الرحمن بن حازم ابن فرسان نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔ ابن ام حاتم نے قندھار کے حکمرانوں کو قندھار سے نکال دیا۔

وہی کردیا ان وقت مہلب بن ابی صفر کو نواسان کا گورنر کی گئی۔ بعد ازاں اسم نے عبدالرحمن بن حازم کو، ابی بن و ایک نے تک غسان میں، تنویر حیات مقتضی۔ انیس یام میں اہل کوفہ نے عمر بن ربیعہ ابن زیاد کے نائب کو کھالی کر اس کی بیعت کی، قحی اور ان کی طرف سے بخاری بن علی عید پچا ہوا بعد ازاں کھالی پچا ہوا کوفہ کو کوفہ ہوا تھا اور بنی اس زمانہ وہی میں مہلب و تنویر کے طرہ سے تھے۔

مہلب بن زبیر عبداللہ بن زبیر نے یہ مشورہ دیا کہ میں بجائے اپنے بھائی عبداللہ کے اپنے دورے بھائی صاحب کو پیش کیا اور جو کچھ فرامان میں عبداللہ بن حازم بطونان کے قیزی کی طرح منڈا آئے۔ چنانچہ پھر بنی دشنام زمانہ میں ہوا، بخاری و کوفہ میں اپنے پیش کو بنی زبیر ۱۶۷ میں تصرف و غائب ہو گیا۔

عبداللہ بن زبیر عبداللہ بن زبیر بن اسود اور خالد بن عبداللہ ۱۶۷ میں مروان سرگیا تو عبداللہ بن زبیر بن زبیر نے اپنے بھائی صاحب کو پھر سے پرانہ دورے مشورہ میں جوئے سے اس کے بارے میں اسود بنی و کوفہ نے ہر ایک کو خبر دیا۔ پھر اس میں عبداللہ بن زبیر بن زبیر نے اس کے ہمسایہ کی حکومت خالد بن عبداللہ بن اسود کو کوفہ کی ولایت دے دینے بھائی بشر بن زبیر کو دی۔

نکیر بن وشارح وشمی ان دنوں شامان میں عبداللہ بن حازم بن زبیر کی طرف سے ابن کی حکومت قائم کرنے کی دعوت دے رہا تھا۔ نکیر بن وشارح نکیر نے اس کی مخالفت پر کمر بند کر دیا اور عبداللہ کی حکومت کی جانب لوگوں کو اکلی کر کے تھکوا دیا۔ عبداللہ بن حازم نے زبیر بن زبیر سے دیکھا عبداللہ نے اس کی خدمت کے صاحب نکیر کو نواسان کی گورنری دے دی۔

خاری بن زبیر بن زبیر بن اسود نے بعد عبداللہ بن زبیر کی طرف سے شمر بن ذی النضر کی طرف دعوت دے دیا تھا۔ عبداللہ نے خاری بن زبیر (حاکم کے زوال کا نام) کو مدینہ کی طرف روانہ کیا۔ طاعتی بن ہرہہ نے اس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ اس نے جو کچھ میں میرا تہ بن زبیر شمر بن ذی النضر اور خلافت حکومت کا عبداللہ بن زبیر است خیر۔ مالک کہہ دیا۔

محمد ابشر پسران مروان عبداللہ نے باحتیال خلافت پانے کے بعد مدینہ واد بیت پر اپنے بھائی محمد کو خبر دیا اور خالد بن عبداللہ کو حکومت مدینہ سے دے کر گئے۔ چنانچہ بخاری کے پورے دیے۔ چنانچہ بخاری نے ایک عربین مرے کو پاننا تب بخاری و چل گیا۔

جبار بن زبیر بن زبیر بن اسود نے حکومت کھالی بن جو صلی کوئی اور ای کو کوئے سے ابن زبیر سے جنگ کرنے کو روانہ کیا تھا اور بنی شامان میں خاری کو حکومت دے دی۔ خود سے مزل کر دیا تھا۔ محمد ابشر کو کھالی بن زبیر نے دیا تھا۔ بخاری بن زبیر نے اپنے بھائی بشر بن مروان کو مہلب بن زبیر کے ساتھ لشکر کے ساتھ بخاری اور نواسان کی گورنری سے بخاری بن

خلافت محمدیہ اور اہل بیت علیہم السلام

۱۹۳۵ء میں جب کہ میں میرا منحصر ہو سکتا تھا۔۔۔ سسرال میں کر دینے کے لئے اور تیار نہ تھیں۔ کے خاندان میں محبوبہ اللہ کی

ایک بکر بن محمد اور محمد بن یزید نے نہایت عجب وقت ہائی تھی۔

[illegible]

بنیادی بنی مصلحت اور عدلی میں اور فاضل حضرت من و جرجان بعد حکومت بلقان میں کبد الملک اور عیسیٰ بن زید بن مصلحت کے ساتھ ساتھ شہر اقلیہ میں عمر بن عبد العزیز سے ہمارے پڑھنے میں اور اقلیہ فزاری اور عیسیٰ بن زید بن مصلحت کے دل و دین کی بدلتی کی جس نے عدلیہ ہمارے وقت میں ابو اسحق بن عمری کو اس کے بعد ایام میں معاویہ کو کامیاب کیا اور عیسیٰ بن زید بن مصلحت پر عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن مصلحت کو اور یہ منور یہ عبد العزیز بن اقلیہ کو اور اس کی بنیاد عبد اللہ بن عمر بن زید بن مصلحت کے مقرر کیا۔

الرحمن بن نعیم اور عمر بن محمد بن زید بن مصلحت

الرحمن بن فہیم اور عمر بن ابی حمزہؓ کے بعد ان کے مناصب میں سے معزول کر دیا گیا اور عبدالرحمن بن فہیم قریشی مہاجر کیا۔
 ناکور عمر بن فہیم وہ ایک تھا اور فہیم کا مشعل بن عبداللہ (جو قحط کا آواز نکالا) اور ان کے کچھ بیٹے آگے آئے۔
 قاصد بن حکم بن ابی حمزہؓ سے مشعل بن عبداللہ معزول کیا گیا۔ یہاں سے اس کے بیٹے بن ابی اسلم (جانب کا
 خاصہ اس کے کہ جسے غالب کہہ کر آیا ہوگا۔) (تہذیب)

جو مسند بن عبد الرحمن غزویٰ بعد از وہ بن مسعود کے سامنے بولیں مقرر کیا گئی۔ جس کا تذکرہ آئندہ حالات اندلس میں آئے گا۔ اسی
سنہ میں مروان نے چنانچہ عبد الوہابؓ کو اور عراق کی چوبیس ہزار ہجرت امیر کو سندھ کا، نری مرحمت کی۔

ابو مسلم خراسانیؓ: اس شخص میں ابو مسلم نے پورے خراسان پر بلا مزاحمت خیرے جیت کر لیا اور نصر بن سیارؓ کا پورا بستر
سمیت کر بھارت گئے اور اس شخص میں ابو مسلم نے خراسان میں سر کیا۔ اسی سنہ میں سیار پر جم و لے بھی وارد خراسان ہوئے جن کا
مردار لکھ تھا۔ ان دنوں ابن امیر مروان عراق تھا۔ فریقین سے لڑائی ہوئی۔ بلاخرین امیر دو گشت الھان چڑی اور اعلیٰ
خراسان نے ابو لھاس صلاح اول علیہ ہو عباس کی بیعت کر لیا۔ اس کے بعد عباسوں نے شام و مصر کو مروانؓ کا خری خیرہ جو
امیر تھے چھین کر اس کو بھی مارا الہ اور اس کے مارے جانے سے ہو عباس کی شرف شام و مصر و عرب سے منقرض ہو گئی اور
حکومت و خلافت کا زمام ہو عباس سے ہاتھ میں لوٹ آئی۔

((والمسلک للہ یوکد من ہشامن مچہ))

یہ روایت ہو امیر کے ابو جعفر طبریؓ کی کتاب سے تمام کر کے لکھے گئے ہیں۔ اب ہم نے جیسا کہ اپنی کتاب کا نظام
قائم کیا ہے اور اس سے پیشتر وہہ کر آئے ہیں خوارزم سے سامت و اخبار لکھتے ہیں۔

((واللہ اعلم لا وہب غیر))

باب : ۱۵

خوارج

خوارج اور حضرت علیؑ: اس سے مختصر ہم جنگ سطین میں تقرر حکم اور خوارج کے مجھ و ہونے اور امیر المومنین علیؑ سے یہ تقرر جس میں حد ۱۴ نے کہ ۱۱۰ بیان کر آئے ہیں اور یہ کہ جنگ انجم الیہ۔ نے خوارج کے انہیں دینے میں نہایت نرمی و ملاحظت سے کام لیا اور بغرض کہ وہ حق پر کمال و انکار نہ ہو ان سے معاشرہ بھی کیا لیکن خوارج نے ایک بھی نہ مانا جنگ پر آمادہ ہوئے اور اپنا شمار و شمار لا حکم الا للہ پر مقرر کر کے عید الفتح میں دہلی کے ساتھ پر بیعت کی۔ میر المومنین علیؑ تمام سرداروں پر ہر جنگ آئے ایک خون ریز جنگ کے بعد آپ نے سب کو چٹائی کر ڈالا۔ الا ما ہاء اللہ

یہ لڑائی خوارج کے جتنے السیف میں سے ایک گروہ انبار کی طرف چل گیا۔ امیر المومنین علیؑ نے اون کی پامان کے لئے لشکر بھیج دیا۔ جس نے ان کو بھی مٹا سستی سے ملا۔ ان کے دادہ ایک چھوڑا سا گروہ بال شہابیہ کے ساتھ میدان جنگ سے پان چلا کر جنگ کیا۔ ان کے استیصال پر آپ نے مہل میں قیس نو۔ مقرر فرمایا چنانچہ انہوں نے پالی کے کال میں رہیں کو قتل کر ڈالا۔ میرے گروہ کے ساتھ بھی۔ یہی ہوتا تھا کیا گیا۔ چھوٹے کے ساتھ دھن میں جنگ ہوئی۔ چنانچہ ان کے ساتھ شہر زور میں۔ غرض کہ بعد مگر تہاں جہاں پر گئے ان کا وہیں پر جو بکا کر ڈیا گیا۔ بعد : سے چند دن میں مذراہم تمام باقی تھا ان کا شرح میں اپنی نے خاتمہ کر دیا۔ ضعیف جن کا کھار و لگیوں پر جو سکا تھا جو پچاس غرتے ڈال دئے تھے۔ انہوں نے دامن حاصل کر لی۔ ان سے اس سے خوارج کے گروہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا۔

عبدالرحمن بن عوفؓ: اس کے بعد ان میں سے وہ تین اشخاص ایک جگہ پر جمع ہوئے جنہوں نے مل جل کر معاویہ و عمرو بن العاص کے کئی کامیاب کام کیے۔ ان تینوں اشخاص میں سے عبدالرحمن بن عوفؓ اپنے اردے میں کامیاب ہو گیا۔ یعنی ان نے امیر المومنین علیؑ کو شہرہ کے اپنے گھر میں لایا گیا۔ وہی اس کے رہا رہی ان کے ہاتھوں سے معاویہ و عمرو بن العاص بھی سلامت بچ رہے۔ سبھ میں جماعت مسلمین نے خشن ہو کر امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جس سے امیر معاویہ مستقل طور پر خلافت و مقام کے خوش غما ہوئے۔ آراستہ و زیبہ ہو گئے۔

فروہ بن نوفلؓ: انہیں دینوں فروہ بن نوفلؓ نے مل جل کر حسن (رضی اللہ عنہ) سے ملے جی اختیار کر لی تھی اور پانچ سو

حیات بن ضعیفان اور معاذ خالی: اسی زمانے میں مستورو کے ہمراہوں میں سے حیان بن ضعیفان اور معاذ خالی تھے۔ انکی علم نبیات بلکہ کیا تھا جن کی سرکوبی پر دو لوگ متعین کیے گئے جو ان سے قتل کا پامٹ ہوئے اور بعض کا یہ بیان ہے کہ خواہ مخواہ ان کی طلب کر لی گئی اور ان کا قتل کرنے کے بعد مشرق و مغرب ہوئے تھے۔

خوارج اور امین زیاد: خویجہ میں تمام ہمسروہ میں خوارج کے سزا دہیوں نے عبد القیس کے قبیلے سے فروغ کیا اور طوائف کے ہاتھ پر انہیں زیاد کے ہاتھ کی بیست کی۔ یہ وہی تھا جن زیاد نے فروغ کے ایک کرد کو دھڑے سے قید کر دیا تھا۔ از انکے طرف سے بھی رہائی نہ ہوئی اور ان کو اس قتل سے ندامت ہوئی۔ مثنوی کے ورچہ کے پاس گئے معافی چاہی اور بیت پیش کی۔ ورنہ مثنوی نے بیٹے سے انکار کیا۔ تب بعض خوارج نے ان لوگوں کو بدلہ قتل لانے کا وعدہ کر دیا۔

چند ایسے لوگ ملے۔ یہ ہمارے بعد ماہی و اسلم جملہ اور عسرا اور ربک من بعدہا انظرو۔

اور سید

جہاد کا لفظ زیادہ پس ان سب نے فتح ہو کر فروغ کر دیا۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا امین زیاد کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے چند توکھوں کو ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ مثنوی نے کوئی دھڑا کر طوائف کی طرف پتے پگڑے نظر آئے۔ مثنوی نے انہیں جھلا کر پھینک دیے اور سب کو بڑے کھمبہ دیں۔ فروغ نے پھیلنے کو شکست دی۔ جہاد ان جب مثنوی کی صحبت بڑھ گئی تو سب کے سب لڑکے مر گئے۔ اس واقعہ کے بعد ان زیاد نے فروغ پر پختہ فروغ کی اور ان میں سے ایک فرد کو قتل کر ڈالا۔

از انکے عروہ بن ادہر اور مردانہ دو اور چھوڑے ہوئے تھے۔

جریر بن تمیم کا قتل: جریر بن تمیم نے ایک روز امین زیاد کو جھوٹ کر کے کہا کہ اسوں میں ایک دفعہ ہفتوں پر امین زیاد کو اس سے یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہیں فوراً گرفتار کر کے کوئی بیوی آزاد دی۔ ساتھ ہی اس نے دونوں لڑکوں کو بھی قتل کر دیا۔ اس کا بھائی مرداس نامور و ماہور مشہور عابد و سادہ حاضرین جملہ نیران میں سے تھا۔ مرداس نے جہاد میں شریک ہوئے کہ حرام کھنہ تھا اور نہ لڑنے والوں۔ بڑے کو کشتیاں چاند تھا۔ اس کی بی بی دایرہ جہاد کی عورت تھی اور اس نے زمانے کی وہ بات سے تھی۔ ان زیاد نے اس کو بھی گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور خواہ مخواہ کی جھوٹ و کرتوتی و قتل میں بہت برائی کوشش کی لیکن مرداس کو بچا ہوا اور عبادت رہا کر دیا۔

مرداس بن تمیم کا قاتل: مرداس خود جہاد سے اہم و بڑی طرف چلا گیا جس طرف اس کا جہاد رہتا تھا مسلمانوں کا مال و مہتابہ جہاد میں رہنے ہمارے ہوا گواہ۔ اور جہاد جی رہا تھا وہاں مسجد بنائی گواہ کیا کہ جہاد ان زیاد نے اس کی ایک قاتل کرنے کو اسلم بن زید کا بی کو دیا اور جہاد کی صحبت سے روک دیا۔ اسلم نے ان کو ان کو بڑے شریک سے ندامت ہونے کو بلایا۔ خواہ مخواہ نے انکار کیا کرنا ہوئی۔ اتفاق یہ کہ اسلم اور اس کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی۔ جب امین زیاد نے جہاد بن حلقہ زنی کر دیا تو اس نے فروغ میں پہنچ کر قتل کر دیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اس کے قتل کر ڈالا۔ کسی نے اپنی ماتحت تک نہ بدلی کی۔ جہاد بن حلقہ زنی جہاد کا مر لے ہوئے ہمارے گواہ۔

ہر کہ طائف کوٹ آیا۔ اٹھا، رواہ میں عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ لڑکی سے ملاقات ہو گئی۔ خواہ مخواہ اسے غریب لڑکی کو بچھو کر نبھو، کے پاس پہنچا دیا اور بچہ پر نظر ڈھانچا۔ وہ اس لڑکی کے فریاد کرتے کہ اس کو ہراساں کیا۔ خود نے کہا کہ میں نے اس کو آزاد کیا۔ اس پر فراریج نے جواب دیا "تم ان سے عقیدہ کرو"۔ مولانا اپنے نفس کی حقارت سے اور میں تو اس سے عقیدہ کرنا پسند نہیں کرتا۔" راتوں راتوں ذہن کے قریب پہنچا تو وہ ہمیں عروہ بن مسعودؓ نے حاضر بنا کر اپنی قوم کی طرف سے بیعت کی۔ خود نے اس کی قوم پر خوارق کو اور اطراف و اجانب پر ان پر مدد طلب کیا اور مقرر کر کے عمر بن کی طرف مراجعت کی اور زمین میں تلہ جھڑ کے آئے خود روک دیا۔

نجدہ اور ابن عباس ابن عباسؓ نے تحریر کیا کہ جب شامہ بن اثاک داڑھ اسلام میں داخل ہوا تھا اور اس نے مکہ میں دس دن تک قہار روک دیا تھی۔ اور انہی دنوں میں مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر خرمایا تھا کہ اہل مکہ اس اللہ ہیں ان کی مدد کرتے۔ ایک پتا چھپا ہوا ہے اس کی قہقہہ سے اس نے کہا کہ تم نے بھی دس دن تک روک دیا ہے حالانکہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔" نجدہ اس خط کو پڑھ کر مجھ پر ہلکا اور سہلہ کی مخالفت نہ کر دی۔ اس واقعہ کے بعد نجدہ کے ہمراہیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس وجہ سے کہ اہل سانہ بنی ذوال نے اس کو یہ واقعہ دیکھا کہ جو شخص براہِ حق شہداء مطیع ہوں گے، جو سے اپنا جماعت کو صاف اپنی کر لے۔ نجدہ نے مجھ کو کہا "ہم تو اس واقعہ میں کوئی کام نہ کر رہے ہیں۔"

نجدہ اور عطلہ میں اختلاف نجدہ یہاں پہنچے تو نے پایا تھا کہ عطلہ اور اس سے اس بات چھڑ گئی کہ وہ یہ شک کیا کہ وہ یہاں سے نکلتے ہیں۔ نجدہ نے یہ بھی کہا کہ اس سے سخت برائی پیدا ہوئی ہے۔ عطلہ اپنے غصے کو نبھانے کے بعد وہاں سے ایک شخص پر شراب بھٹی جاری کرنے کی درخواست کی۔ نجدہ نے مدد کرنے سے انکار کیا۔

عبد الملک اور نجدہ اس واقعہ میں عبد الملک نے اس سے لفظ نہایت شرار کی کہ "تم میری وفاعت قبول کر لو میں تم کو بیمار کی حکمت سے اول کا اور اس وقت تک جس قدر خون دہانی ہو چکا ہے اس سے مدد کرو کہ اس کا" خوارق کو اس خط کو کتاب کا کیا اور بعد سے چند ملک بنی اور اس سے اور اس قسم کی اور چند حکامات سے متہم کر کے عطلہ نے خان میں نجدہ سے سے نجدہ کی اختیار کر لے۔

نجدہ کا قتل کچھ عرصے خوارق نے اس سے بھی خوف ہو کر ابوہدیفہ عبد اللہ بن ثور (میں میں نجدہ کے ایک شخص کو) اپنا ہمراہ لیا۔ نجدہ خوارق سے عطلہ سے ہر کہ حجر کے گاؤں میں سے ایک جگہ میں چھپ رہا۔ ابوہدیفہ نے ہر چند تلاش کی و سیلاب نہ ہوا۔ نجدہ یہ خبر پا کر خوف جان اپنے ماموں کے پاس قہیلہ قہیم میں چلا گیا اور وہاں سے مدینہ منورہ کے عبد الملک کی طرف روانہ ہو گیا۔ اتفاق یہ کہ ابوہدیفہ کو اس کی خبر مل گئی تو فوراً ایک دستہ فوج بھیج دیا جس نے نجدہ سے ہر راجع کو چھک کر لے پال لیا اور ابوہدیفہ کے دوستوں میں سے چند لوگوں نے نہایت بے ادبی سے نجدہ کو کھجی باز

میرا ہی ارہستہ اور ہوا خواہ ہیں کے پاس جمع ہو گئے۔

عجیب اللہ کن طرح کا خروج: عیہ اللہ نے اسی وقت مائیک کا قتل کر دیا۔ مسئلہ حسین پر پہنچ کر ان کے اور ان کے مرادوں کے لئے دعا و نصرت کی۔ پھر جب چیر مر گیا اور چاروں طرف سے فتنہ و فساد نے سر اٹھایا تو اس نے اپنے دوستوں کو جمع کر کے اطراف و انہی میں خروج کر دیا۔ وہ اپنے جان و مال سے حاضر نہ ہوتا تھا البتہ شافعی الہ و اسباب سے جب کبھی متوجہ مل جاتا تھا۔ جہر اپنے اور اپنے ہمراہیوں کے لئے روزینہ لے لیتا تھا۔ باقی جہر جاتا تھا اس کو صاحب مال کو لوٹا جاتا تھا۔ ہمارے اپنی احادیث میں کہ حکومت میں اس کی بی بی کو مارنے سے قید کر دیا تھا جب یہ خبر اس کو ملی تو کہنے میں آیا۔ قیہ خانے سے اپنی بی بی اور ان لوگوں کا بھی نکال لیا جو اس وقت قید کی سمیت میں جیل تھے۔

سید اللہ جانِ حر کی امیر کی دور بائی: مختار نے اس پر ہلکار کر، تاجہ قصہ کیا۔ ابراہیم بن اثرب نے اس واقعے کے خلاف کثرت کر لی۔ اس کو اس زیادہ سے جنگ کرنے کے لئے موصول بھیج دیا۔ لیکن اس پر اس وقت کے حکمران نہ کیا بھیج دیا۔ یہ دیکھ کر مصعب نے باطلہ اعلان کے براہ ہو کر جنگ فتح و مس شریف ہوا، وہ اس کو کسی نے قتل بھی کیا۔ اس کے بعد مصعب نے اس کو شہید و شہکار کیا کہ کہ قید کر دیا۔ مگر ذبح کے پھر روسا کی سفارش سے رہا کر دیا۔ لوگ اس کے پاس بیٹھتے وہ بہاد کیا، بے خوف تھے۔ چنانچہ اس کو قتل کر دیا۔ اب مستحقِ خلافت نہیں ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی رحمت کا طریق جاری کر دیں جس کو قتل کیا جائے۔ ان کو پھر کسی قسم کی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ جس سے یہ لوگ مستحقِ خلافت سمجھے جائیں۔ یہ سب کے سب خلع کا راجا صوبہ دینا پرست اور ضعیف و عاجز ہیں اور سر مردانِ جنگ ہیں جو قریب سے خبردار آئے ہونے سے ہتھ پرانے کسی کی بات سے کہ یہ لوگ جاری فضیلت اور جہاد حق نہیں پہنچاتے۔ خبر اب تو سب کھلی گمان کی ہے کہ اسے بر کر ہا نہ محتاجی ہے۔ یہ کہہ کر یہ قصہ جنگ کھڑا ہوا اور خبر بد جاری کے قصہ پر رنڈا کر دیا۔

معصوب اور انہیں حرم۔ معصوب نے سیف بن ابی سراہ کی زبان پر پیام دیا کہ ”تم میری اغاحت قبول کرلو میں تم کو بلاؤ۔“ قاریں میں جاگمیر دے دوں گا۔“ عید اللہ نے انکار ہی نہ آپ دیا۔ معصوب نے ابرو کوں مردہ ربات کو بر افسری فروغ اس سے جنگ کرنے پر مامور کیا۔ عید اللہ نے پہلے ہی حملے میں ابرو کو ہلاک کیا۔ یہاں تک کہ عید اللہ نے قاریں میں یہ خبر پہنچائی کہ میں نے تم کو ہلاک کیا۔ عید اللہ نے شکست خیز ہوئی اور راجہ بھکت میں مارا بھی گیا۔ معصوب نے سچا کر قباغ میں حادثہ بھی اور مسلم بن عمر نورانہ کیا۔ نہر سرسبز، آرائی کی تہ گائی۔ عید اللہ نے ان کو بھی نہ بھلائے۔ معصوب نے جب اپنی کامیابی کی صورت نہ دیکھی تو بیکار ہو گیا۔ ”میں تم کو امان بھی دیا ہوں اور نکو صحت بھی۔“ لیکن عید اللہ کی ناکامی غیرت نے اس کو ظہور کیا۔ فرس کی طرف چلا آیا۔ وہاں فرس سے مل دیا۔ اسباب فرس چھوڑ کر ہماگ لگا۔ عید اللہ نے میں اکثر تکر قضاہ کیا۔ میں اکثر بھگت ان دنوں بسلامت بنی۔ عید اللہ نے فرس سے لڑنے کو حکم دیا۔ اتفاقاً وقت سے قریب جہاں حارہ بھی آ پہنچا۔ دونوں نے مل کر عید اللہ پر حملہ کیا۔ عید اللہ نے دونوں کو پکڑا کر وہاں فرس کے پاس جو کچھ مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور حکمت سے آٹھ ظہر خارج وصول کر دیا۔

بلنگہ اذواق پر پہنچ رہا اور جن کو امنی بصرہ میں سے مہلب پہنچ کر ان کو اس کے ہمراہ مکرہ اور لڑائی میں اس کو اس کی رائے پر مجبور دو۔ ہاں البتہ کہنے سے بھی ایک عظیم الشان لشکر اس کی کمک پر ہمارا قری ایسے شخص کے روانہ کرنا جس کو لڑائی کا حقیقہ و فائدہ جوتی مہلب ہم مہلب نے مخالف فوج کے لئے جدلی میں سجدہ میں مجاہد کو اسودہ بنہ نے اس لشکر کی قیادت کی۔ لیکن یہ لشکر شان کر رہا اس خیال سے کہ مہلب کی قیادت میں عبد اللہ کی جانب سے ہوتی اور اس سے اس کے دوسرے مہلب۔ لشکر کو فوج عبد الرحمن میں جھگڑا مقرر نہ کر دیا اور اس کو خیر یہ عداوت نہ دینی کہ مہلب میں مہلب سے مشورہ نہ لیا اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ٹکرائی نہ کرنا۔ مہلب ان باتوں سے پہلے فراموش ہو کر چلا۔ غار میں گیا اور دوسری طرف سے آئے۔ اور عبد الرحمن میں مہلب نے اس لشکر کو فوج کرنا کہ جس سے نہ ملے یہ خیر نصب کرنا کہ مہلب سے دونوں لشکر دکھائی دیتے تھے۔ اس کے بعد یہ خبر آئی کہ یمن میں ہوا ان نے نہ لہ میں عبد اللہ بن خالد کو ہر۔ مہلب اور کو فوج میں یمن عربیت کو اپنا بہ قیاد مقرر کیا ہے۔ خارجی یہ خبر مہلب کو آئی کہ وہ کثیرا مہلب اور فوج مہلب سے پیدا ہو کر اپنا چلا آئے۔ خالد بن عبد اللہ نے ہر جہت پر ایک اس کو مہلب کا بیان کی نے مہلب کو پہنچا۔

اسی کو فوج کوئی طرف چھوڑے۔ مہلب نے بہت نصیحت کی۔ مہلب کے پاس اسے ہاتھ دے دیا اور کو فوج میں داخل ہونے کی ممانعت کر لی مگر ایک بھی پیش نہ تھی۔ ان کو کو فوج میں نہ گئے۔ رات ۳۰ سے مہلب کے سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر ٹھہرے۔

حجاج بن یوسف کا خطبہ۔ جب ویرجہ سے جہاں امیر عراقین ہو کر آئے تو اس نے ول کو فوج میں کر کے کو فوج میں اپنے خطبہ دیا۔ ویرجہ سے جس نے بعض فوجوں کا یہ نصیب تھا کہ ان کے حکم دیا کہ وہ کو فوج میں نہ گئے۔ رات ۳۰ سے مہلب کے سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر ٹھہرے۔

فوج نے یہ خبر نہ کہ وہ انت کا دوسرے ویرجہ کو فوج میں دیا کہ وہ کو فوج میں نہ گئے۔ رات ۳۰ سے مہلب کے سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر ٹھہرے۔

عمر بن خطاب کا قتل۔ عمر بن خطاب کی ایک شخص نے اس قہر کی قیادت کی کہ وہ کو فوج میں نہ گئے۔ رات ۳۰ سے مہلب کے سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر ٹھہرے۔

عبد الرحمن بن حنفیہ کا قتل۔ بعد ازاں مہلب نے مہلب کو فوج میں نہ گئے۔ رات ۳۰ سے مہلب کے سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر ٹھہرے۔

صالح بن سرسج کا قتل۔ مدی اسی وقت نمازِ چاشت پڑھ رہا تھا۔ جوں توں نماز پوری کر کے بلا قصد جنگ اپنے

گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اس کے گلاب کی فوج کی طرح بھی کے ساتھ میدان میں آ گئی۔ خوارج کے سامنے پر فیصہ قرار

مصرہ پر سوچے بن سکیم۔ خوارج نے حملہ کیا عدل کو شکست ہوئی۔ خوارج نے مدی کے لشکر کا کلوٹ لیا اور اسے جنگِ خاقب کرتے

چلا آئے۔ محمد بن مروان نے یہ خبر پا کر خالد بن ولید اور حوث بن حوث عاصی کو کسرِ لشکر دیا۔ وہ پڑھ پڑا فوج کے دو

مختلف راستوں سے میدان کیا اور یہ جدیت کر دی کہ تم میں سے جو شخص میدان جنگ میں کامیاب ہو گیا وہی اپنے دوسرے

بھائی کا امیر اور سردار ہو گا۔ صالح بن سرسج کی اطلاع ہوئی تو اس نے عیب کو حوث کی طرف راہ کیا اور غزوہِ جملہ

پر حملہ آور ہوا۔ میدان کا راز اور نہایت چستی سے کرم ہو گیا۔ محمد بن مروان کے لشکر نے پہلے سے خدائی کھودی تھی اور سوار چ کاظم کر

رکھا تھا خواجہ کو خواجہ کو پہچاننا پڑا۔ سرزمینِ جبرہ و موصل کو اسکرانک ملے کر گئے۔ حجاج نے اس شکست سے آگاہ ہو کر

حوث بن عمرو بن زکیہ و لعلہ کو بھی جبرہ فوج کو فوجی جیسے۔ جبرہ و ان کر دیا۔ بائیں موصل و مصر کے فداکات ہو گئی۔ خوارج

کے ہر اہل اسی وقت صرف نو آ دی تھے۔ سوچے بن سکیم کو شکست ہوئی۔ صالح بن سرسج مارا گیا۔ عیب زمین پر گر جا پھر

سکھنے کر تھا اور صالح کی اشیائے بکری۔ ہر کر۔ چہ ہر اہل کو پکھلے لگ۔ حوث و اسی کے قریب جمع ہو گئے۔

حشیش کا فرائض۔ حشیش مع ان لوگوں کے ایک لشکر میں جوں مقام پر تھا جا کر پناہ گزیں ہو گیا۔ حوث نے کھد کا مصرہ کر

کے روز وہ کو جلا دیا اور اس قصد سے کھنگا ہونے کی راہی بھیج دی جائے گی۔ اپنے لشکر کا وہ بھی لوٹ آیا۔ حشیش نے اپنے

ہر اہل سے کہا۔ تم اپنے دوستوں میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو ہیئت کر لو اور اہل سے ہر اہل خوارج کر دو۔ خوارج نے اس

کی چست کی اور آگ کو مشتعل کرنے کے خیالی سے بجھا کھدات بھی کے وقت خوارج کر دیا۔ حوث اسی اچانک حملے سے گھبرا

کر ہوا اور اپنے ہر اہل کو تیار کر کاظم سے دیا۔ جوڑوہ و لعلہ ہونے چاہتے تھے کہ لشکر کا ایک حصہ بچا کر کر دہائی کی جانب

بھاگا اور حشیش ان کے دل و اسباب لوقا ہو سرزمین موصل کی جانب چلا گیا۔

حشیش اور سلامہ بن مسلمان۔ حشیش نے مالک موصل میں فتحی کر سلامہ بن مسلمان حشیش کی سلامہ بن مسلمان کا

نظارہ نامی ایک چاقی اکابر خوارج سے تھا۔ صالح کے خراج سے بیشتر انصارہ آ دیوں کی جمیعت سے خوارج کر کے ماہِ نبی غزوہ

پڑ پڑے ڈالے گا۔ حوث نے موصل پا کر ان سب کو قتل کیا اور سب کا سر اتار کر مروانی کے خیالی سے خدائے مالک کے

پاس لے گئے تھے۔ حشیش نے جب سلامہ کو خوارج کرنے پر ابھارا تو اس نے پشور لکائی کہ تمیں ہر اہل کو منتخب کر کے مجھ سے

مراہہ ہو کر وہ حملہ آور ہو اور ان سے میرے بھائی کے خون کا بدلہ کر۔ حشیش نے یہ شرط منظور کر لی جو غزوہ پڑ چکا تھا اور نہایت

حتی دے رہی تھی۔ کچھ بعد دیکر اسے اکثر خوفہ کو قتل کیا۔ بعد ازاں ستر آدمیوں کے ساتھ ویران پہنچا۔ بنو حشیش کا ایک گروہ

جو تعداد میں تین ہزار کا تھا بھاگ کر لعلہ اور ایک ویران میں مقام محفوظ کچھ قیام کیا۔ ایک روز حشیش کسی ضرورت سے

اپنے بھائی حضار بن پرید کو اپنا نائب بنا کر گھس چلا گیا۔ حضار نے ان کے تیسرے لشکر کو قتل کر ڈالا جس میں جوڑوہ بھی ابھی تھا

مجبور ہو کر بنو حشیش نے اسی شخص سے امان طلب کی کہ حاضر ہو کر ان کی موت کو نہیں۔ حضار نے اس کو شکوہ کر لیا اور آنے کی

نہر انگریزوں پر افواج کے ساتھ روانہ کیا یہ واقعہ ہے۔

عقاب حسنہ و قواء کی جنگ۔ اس کے بعد بھانجے نے عقاب میں دو قادیانی کو صلب کے پاس سے طلب کر لیا (ان دونوں میں جہانگیر بھی تھا) اور ایک سے نوایں ہو گئی تھی، جب عقاب آگیا تو لشکر کی سرمدانی پر مقرر کیا۔ دہرہ بن جوہ نے بھانجے کی اس رائے کی ستائش کی اور شکر پادشاہ کے کہا "اب تم نے ان لوگوں کو اسی سرمد کے سپرد کیا ہے۔ واللہ تم لوگ تیار رہے پاس واپس نہ آئیں گے یہاں تک کہ فتح پاب ہوں یا مارے جاؤں گے"۔ بھانجے نے لشکر شام کو لہلا بھیجا کہ نہایت احتیاط و درویشی سے مقام میں انٹرپرائز کرے۔ میں بہت جلد لشکر کو فوج تیار سے پاس بھیجتا ہوں۔ چنانچہ حسبِ حکم بھانجے عقاب میں دو قواء نے تمام اسلحہ پہنچ کر لشکر آراہی کی۔

شعبہ اور مطرف۔ شعبہ نے دہلہ کو دہان کی جانب سے مہور کیا۔ مطرف نے کھلا بھیجا کہ تم اپنے کردہ مجھ سے کسی سربراہ کو اور لشکر کو لانا۔ پانی بھرتا کہ تم تیار ہوئے لات اور تیار ہوئی وقت پر تم خود کریں گے۔ شعبہ نے اس امید سے کہ شامہ مطرف، شریک جماعت ہو جائے نہایت سوچ کو ایک بھولتی سی جماعت کے ساتھ مطرف کے پاس بھیج دیا۔ چاروں دن تک مطرف نے وہی طرح طرف اور مشتعل کرائے نہ ہوئے اس اجنبی میں عقاب نے شعبہ کے قریب پہنچ کر سرمد میں دہرے ڈال دیے اور مطرف اس خیال سے کہ سہارا ان باتوں کی خبر جو شعبہ کے ساتھ ہوئی ہیں بھانجے تک نہ پہنچ جائے دہان سے لشکر کر جبال کی طرف بلا لیا۔ شعبہ نے خبر پائی کہ بھائی مطرف کو دہان کی جانب روانہ کیا اس نے کشمیر کو جمع کر کے ملیا بدھوایا اور عقاب نے سرمد سے کوچ کر کے دہرہ حکم میں آ کر مہر پے قائم کئے۔ اس وقت اسکے ساتھ جیسا بڑا فوج تھی۔

شعبہ اور عقاب کی جنگ۔ شعبہ اس کی خبریں کر کے بڑا رنج و حسرت سے سہاڑ میں آ گیا۔ فراز خیرا دار کی بعد از اس اپنے لشکر کو مرتب کر کے مطرف کے وقت عقاب کے لشکر گاہ کے قریب آ پہنچا۔ چار سو آدمی اس کے سپہ سالاروں میں۔ اس میں مطرف اس سے بھروسہ نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے چار سو کے ساتھ غلام مطرف بڑھ کر لشکر مرتب کیا۔ دو سو آدمی اس کی حمایت سے سوچے ہوئے حکم کو سرمد میں دھکا دے دیا۔ فوج کو یہ سن کر میں غلغلہ میں داخل کی مانتی میں تھیں کیا اور خود دو سو کی حمایت سے عقاب میں دھکا دیا۔ عقاب کے سینہ پر عہد الرضیٰ بن سعید قادیانی پڑ گیا۔ چاروں کی فوج پر غلغلہ بن کر حث یہ ہوئی (عقاب کا چاروں دہان کا غلام اور اسی فوج کو تھیں مہمیں شکر مستحضر کیا۔ ایک صف میں پہنچی ہوئی تھیں اور دوسری صف میں دہرہ بڑھ آ رہا تھا۔ تین جن کو فوج دہان کی میں کمال خواہد تیسری صف میں کافی فرائی میرا انداز تھے جن کا نشانہ بھی نہ لگایا تھا۔

عقاب میں۔ اٹھ کا کچا تھمے۔ توجیب لشکر کے بعد بہت دیر تک لشکر میں کو رنگ کی تربیت دیا جا رہا۔ اس کے بعد قلب میں آ کر جمنا۔ اس کے ساتھ دہرہ میں سرمد اور اسی فوج میں تھیں اور ان کو کریم علی بن علی نے دھکا دیا تھا۔ ناز شاہ کے بعد جب وقت اجتناب کی اور دشمن سے عالم کی جہاز کی دفع ہوئی شعبہ نے عقاب کے سپرد پر غلغلہ کیا۔ سرمد، سپہ سالار اور اعلیٰ سپردہ عدت فوج کے مجھ کے مگر اسباب ریاات لہجہ میں والی حیدر بن عظیم اور عظیم بن عظیم اپنے اپنے ریاات پر غصہ سے ہوئے اختلاف سے لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ سب کے سب مارے گئے اس کے بعد شعبہ نے عقاب میں دو قواء کو دھکا دیا۔ میں عظیم

تذکره شاعران و نویسندگان آذربایجان ————— ۳۹ ————— تذکره شاعران و نویسندگان آذربایجان

فصل دواں کن ہو کوئی پر مامور نہ رہا۔ عہد ولیعہد نے جو وہب اس فرمان کے تحت جہاز پر تین عداوتہ نئی کو مقرر فرمایا وہ بڑے فوج
نے شاذب کے لوہان پہ تیزی کے ساتھ شام کو روانہ کیا وہ چار ہفتہ کی روٹی کو وہب تک پہنچا، ان دنوں کی کامی کامیابی نہ ہو
بھیر جہاز نہ کر۔ پتا چھوٹی جہاز پر شاذب کے ساتھ پہنچ کر کیا تحریک اور منتقلی ہوئے وال دے۔

عمر بن عبدالعزیز اور خواجہ عمر بن عبدالعزیز نے اسی زمانہ میں شاہ بگ کے نام بھی ایک خط ان مضمون پر لکھا۔ یہ خط
 ”مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی کے خلاف فرمایا ہے۔ حالانکہ تم اس
 کے متفق نہ تھے۔ آؤ تم کو یاد دلاؤ کہ میں نے تم کو اس میں داخل کیا ہے۔ یہ جس میں کئی ایسے داخل ہیں اور انہ
 حق پر اور تم کو برائی ثابت ہو کر رہیں گے۔“ نظام نے خط چاہ کر کہ مصر بھی (جو شیزان کے آؤ اور حکام) اور بطریق کے
 ایک شخص کو عمر بن عبدالعزیز کے پاس منظر کی غرض سے روانہ کیا۔ مقام متاثرہ میں یہ دونوں شخص عمر بن عبدالعزیز کی
 خدمت میں پہنچے۔ آپ نے یہ گفت کیا: ”تم لوگوں کو بھی نصرت اور انتقام پر مجبور کیا ہے۔“

۴۔ قسم : ”میرا ہوتا ہے کہ میرے کسی قسم کا اشتہار یا مثال انتقام نہیں دیکھ سکتا۔ تم بے شک عدلی و احسان سے کام لیتے ہو۔“
 ۵۔ کیا قربت ہے : ”کہہ کر ہی کھانے پر تم میں طرح سے کھانے کے لیے تم کو اس کے شہر سے اور دھانسی کے لیے پورے وطن سے“
 ۶۔ عربی عہد و حکومت : ”خدا میرے اس لیے ہے کہ تم کو اس کے اور سے لے کر اور وطن اس کو حاصل کیا ہے۔ وہ خدا ایک نفس نے
 نہ ہی اس عہد کی ان کو اس سے بڑھ کر ہے۔ اس بنا پر میں نے نہ وہ خلافت اپنے ہاتھ میں لی اور کسی نے اس سے انکار کیا
 انہوں نے کہا اور تمام وہ سب بھی بھی ہے نہ اس کے ان میں اس کے جو کہ اس کے رخصت مندی سے اس پر طایا جائے اور عادل اور اور اگر
 میں حق کا مخالف اور تو میری اس حق تم پر غرض نہیں ہے۔“

مہتمم اور عہدہ کے نمبر ہائیں "منشیوں کی یہ بات روکھی اور وہ یہ کہ تم نے اپنے ٹوٹا ہوا لٹاؤ لوگوں کے افعال و حرکات سے حفاظت کی ہے، اس کا کوئی علم تم نے جس سے مجھ تک کرتے ہو، میں اگر تجوید بات پر ہوا، روئے حلاوت دے، آجیہ پر دے، میں تو ان سے بڑی بڑی کارگر وادارہ کا برائت بھیجی۔"

حضرت عبدالعزیزؒ انہم تہدکتے ہیں کہ قبولوں کے پر قصہ عزت و فرخ تیا ہے۔ مگر افسوس ہے ان کا راستہ بھول گئے۔
 پروردگار ہلکا نہ ہے۔ نہ کسی پران کرنا شروع نہیں کیا، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے جوتے لٹا دیے۔ اور انہیں نہیں دلتا
 (ماہنامہ السلام) نے کہا: جو سب حساسی خفاک غفور الوہیب ہے۔ اور یہ شخص میرا کمانہا ہے۔ تو بے شک از غفور الرحیم ہے۔
 اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَوَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ حُدُودُ اللَّهِ فَبِعِزَّتِهِمُ اللَّهُ حَذْرًا أَنْ يَقُولُوا إِنَّ خُزْأَنًا مِنْ آلِ مَرْيَمَ انبَغَتْ عَلَيْهِمُ أَنْ تُقَالُوا كُفَّاءٌ لِرَبِّ آلِ مَرْيَمَ الْكَافَّةُ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عِزَّ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ الَّذِي تِلْكَ آيَاتُ الْكَافِرِينَ
 پس ہمیں کسی دہشوں کی چیز ہی نہ کہ جس نے ان کے اول کو جو مقام سے توجہ نہ کیا، نہیں اس قدر۔ اس کی ندامت کافی ہے اور۔
 فارغ نہ ہوں۔ میں پریشان ہو گیا۔ یہ تو ہے کہ تم پر یہاں اب ہے نہ فرعون نے کھن کیا تھا۔ حالانکہ تم اس پر افسوس نہیں کرتے اور وہ
 بدترین خدائی تھا۔ جس میں آپ نے خدا ان پر کھن کر دیا۔ جب کہ وہ نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ یہ تو کلمہ
 نرنے سے دور کا فریاد ہو جتے کہ بیکرد رسولی علیہ السلام نے قبولوں کو ان میں اثر بہت کی طرف دیا۔ یہاں سے اس میں عمل

کرتے گا اس سے وہ قتل کیا جائے گا اور جو شخص کسی امر کو اہمیت کرنے کا اس پر حد بندی کی جائے گی۔

خاتم اور اس کے ہمراہی "روسان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کو حید اور فراق یا نازناں یا بی بی کی قدرت دی ہے۔ عمر بن عبد العزیزؒ "ان لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس کا اٹکا کر کے ۱۱۰ بار یہ کہے جو کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہ کروں گا۔ اسلئے یہ کہ ان لوگوں نے جان پر جو کچھ کہے کہ وہ کھاتے میں ڈال دیے ہیں۔"

• مسلم "تو تم ان سے بچ کر رہو، اور ان سے بھاگ کر دو۔"

عمر بن عبد العزیزؒ "جو کچھ کہتے ہو کہ ابو بکرؓ نے اس دور میں جو کچھ کی قیامی ان کی خون ریزی بھی کی تھی ان کی عورتوں سے کیا کوئی اور عام بھی نہ لیا تھا اور عمرؓ نے ان کو یہ کہ ساتھ دیکھ کر دیکھا اور اپنے بڑے بیٹے کو بھی خبر کی تھی اور تم لوگ بھی ان دونوں سے کسی ایک سے بیزاری ظاہر نہیں کرتے ہو۔ اچھا ابھی عمرؓ کی کنیت کیا ابواب دوں؟ تم جانتے ہو کہ اہل کوئی ان کو کس کے گرد سے بچنے لگے اور پھر وہ بڑے اور خدا سے بھرتی ہو گئے۔"

جدا ہونے کے بعد عمرؓ نے فرمایا تھا تو ان کو جو میں نے عہد کیا تھا اب اس کی پوری کوہ ڈالنا تھا جو عام فہم انسان گراہوں میں سے ہیں۔ انھوں نے قتل کیے اور عمرؓ نے بیزاری ظاہر کی اور عمرؓ نے ان سے کہی کہ میں نے بیزاری ظاہر کرتے ہو۔ تم تو کون کو یہ امر کہ کون کس سے کہ تم بہتے ہو کہ ان کے افسانوں اختلاف تھا اور تم مجھے میرے خدا ان انھوں سے بیزاری ظاہر کرنے پر مجبور کرتے ہو حالانکہ جب وہ ایسا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اور وہ دو کھینچیں اور قبول و مردود نہ کر دے۔ یہ نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو ایمان دی ہے جس نے شہادت اسلام حق (۶۶ھ) ۱۱۰ھ الف محمد رسول اللہ کی دی براہ اس کا خداوندی اور فرمایا ہے۔ اور وہ کہہ کہ ان کو کس کرتے ہو اور باقی جب دلوں کو ایمان دیتے ہو اور ان کے کسی دشمن کو مارنا چاہتے ہو۔

• مسلم کا امر اس "اس شخص کی بابت کیا ہے۔ جو ایک قوم کے ہاں و مال کا سختی بیان کیا اور اس میں اس نے بدلہ انصاف سے کام لیا مگر بعد اپنے کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جو فہم و اسوئے ہو کہ اس شخص نے اس فرض کو ادا کیا اور اس پر پنجاب فتح کر لیا تھا۔ مگر تم کیوں مخالفت کو اپنے بعد کر دے۔ کہ بعد کرتے ہو یا جو اس میں کہ کہ چڑھ کر افسانہ ہے کہ کہ نہ ہو گا۔"

عمر بن عبد العزیزؒ "جو یہ کہ میں نے ولی عہد نہیں بنایا بلکہ میرے حوالہ دے نے اس کو ہتھی لیا ہے اور مسلمانوں کو میرے بعد اس کا حق حاصل ہو گا۔"

خاتم کا ہمراہی "تو یہ جس نے جو کوئی عہد کیا۔ یہ حق ہے کہ"

عمر بن عبد العزیزؒ یہ کہ نہ پڑے اور میں ان ملک ان دونوں کے قیام کرنے کو کہہ دے۔ مسلم اور اس کا شریک ہر حق عمر بن عبد العزیزؒ کے ہر بار مخالفت سے انھوں کو اپنی نرا دیکھ دیا۔ اس کے بعد عامہ میری عبد العزیزؒ کی خدمت میں آجس تھا اور خواہش کے مقام سے تو یہ کہی۔ بھڑکی نے یہ سمجھنے کہا کہ اس میں نے کہا ہے کہ اس کو ان لوگوں کے رد پر روٹی نہ کر داور ان

کی جست و خیز پر خود گرد۔ امام نے کچھ جواب نہ دیا۔ بنگوری سے ملکہ ہو کر عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں نیا مہم پر ہو گیا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کا وکیل مقرر کر دیا اور چند دنوں بعد انتقال کر گئے اور عمر بن جریر اپنے قاصد کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

محمد بن جریر کی پسپائی عمر بن عبدالعزیز کے انتقال کے بعد عبداللہ بن عبدالرحمن (امیر کوفہ) نے محمد بن جریر کے پاس شواب سے جنگ بھیج دیے کا حکم بھیج دیا۔ لیکن اس کے کوشش کو عمر بن عبدالعزیز کے انتقال کا حال معلوم ہوتا یا اس کے پیچھے ہوئے آدنی جو عمر بن عبدالعزیز کے پاس مہار کو گئے تھے واپس آئے۔ عادیوں نے عمر بن جریر کو مستعد جنگ دیکھ کر یہ رائے قائم کر لی کہ بالآخر وہ مرصاع (عمر بن عبدالعزیز کا انتقال کر گیا ہے۔ اسی وجہ سے ان لوگوں نے وعدہ غلامی کی ہے۔ اس مرض لڑائی ہوئی چند لوگ خوارج کے اور اکثر آدنی بھگت کوفہ کے کام آئے۔ محمد بن جریر شکست کھا کر بھاگا۔ خوارج کو نوبت تعاقب کر کے بغیر اپنے مورچے پر مت آئے۔ انی اثنا عشر دو سو دوی آدنی جو عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر رہ کر نے گئے تھے واپس آئے اور عمر بن عبدالعزیز کے انتقال کے واقعہ سے آگاہ کرنا۔

شواب کا قتل اس کے بعد چھ مہینوں تک نے خیمہ زن شواب کو ہزار ہائیوں کے کوشش کے متعلقے پر وہاں کی۔ شواب نے اس کو بھیج کر اس کے ہمراہیوں کے شکست دے دی۔ جب بنو عمر عبدالملک نے شہزادہ کی وادع کو وہ شہزاد کی حمایت سے جنگ شواب پر مامور کیا۔ شواب نے اس کو قتل کر کے اس کے ہمراہیوں کو بھی شکست فاش دے دی۔ مگر اس جنگ میں شواب کا چچا زید بن ابیہ مارا گیا۔ خوارج اس وقت تک اپنے ہی مورچے پر قائم رہے اور اپنے ہی لشکر گاہ میں ٹھہرے ہوئے گئے انہی نیا مہم میں عبدالملک اور کوفہ ہو۔ سید بن عمر شیبانی کو جو ایک مہم سہ سالہ اور بھارت توجہ کاہر جنگ آور تھا۔ جنگ شواب پر بھیج دیا۔ خوارج نے پہلے باہر مرنے اور مارنے کا مہم بیان کیا۔ بعد ازاں محمودی قوت سے اندازہ لگاتے ہوئے دیکر وہ مہم کو سید کو شکست دی۔ بالآخر سید نے لشکر کشم کو لنگار کر اپنا پرزور حملہ کیا کہ خوارج کو آگے کی طرف سے بھی ڈالا۔ شواب اور اس کے کئی ہمراہی قتل کر ڈالے گئے۔ ایک شخص بھی اس واقعہ سے جان بڑھا۔

بطلول بن بشر بن شیبان اس واقعہ کے بعد خوارج نے مدت مدید تک دہلیش مارا۔ یہاں تک کہ مہم حکومت ہشام بن عبدالملک سے اس میں بطلول بن بشر بن شیبان المصقب پر متارہ نے فروج کیا۔ سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بطلول ج کے گئے کو کیا تھا کہ میں اپنے ہم خیال اور ہم آہنگ لوگوں سے مل جل کر خوارج کی رائے کا منہ کی اور اس مقصد کے حاصل کرنے کو ہم مل کے ایک قریب میں ایک وقت ضرورہ پر ملے گا ہم وعدہ وافر کرنا۔ چنانچہ وقت ضرورہ پر سب کے سب جمع ہوئے بن کی ضرورہ چالیس نفر سے زیادہ تھی اور ان لوگوں نے قتل المارے ہو کر بطلول کو اپنا سردار بنایا اور اپنے آپ کو چپا کر یہ ظاہر کرنے لگے کہ ہم لوگ ہشام کے پاس سے آتے ہیں۔ وقت رفتہ اس گاؤں سے گزر دے جہاں بطلول نے سرک خرچ کیا تھا اور

چنانچہ قتل میں تعاقب کر کے واقعہ سے خبردار ہو کر عمر بن عبدالعزیز نے وقت پائی تھی۔ خواص سے اس خوف سے کہ مہم ہمارا مال و سہا ب نہ لوٹ نہ لے اس پر ہمارے پاس سے عزال نہ کر۔ ہم نے عمر بن عبدالعزیز کو زبردستی پانچ کمال لایا جو مہم ہمارا سہرا

میدان جنگ میں سرفہرہ لڑائی ہو گئی۔ قریب دو سو مردان شہید ہوئے۔ خوارج نے اس کے بغیر شکست کھائی کر خلیفہ کی طرف سے دس ہزار سپاہ بھیج دی۔ اس کے لشکر پر چڑھ کر۔ اس کے لشکر کے دونوں بازو ہتھکڑی ہو گئے۔ مردان کے سینے پر عید اللہ بن مروان کا تھام دیا۔ یہ مسلمان بنی۔ لشکر مروان نے خوارج کی بیعت کی مگر اس کا احساس کرنے کے بعد مروان نے خیر گاہ میں ان کا سامرو کر لیا۔ لشکر میں کے تمام اہل خدمت انہوں کی چوبیس لے کر گت گئے اور یہ گت بات کی بات میں لڑائی کر دیا۔ انہیں لوگوں میں خیر کی بھی تھا۔ باقی مرد یہ وہاں تک کھڑے نہ ہوئے۔ مروان اس خوشخبری کو سن کر غرض پانچ میل سے اپنے خزانہ کو لے کر آیا۔

شیطان خروڑی خوارج نے بھی لوٹ کر شیطان خروڑی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ یہ شیطان عبداللہ بن زبیر کی کا بیٹا تھا۔ اور اللہ اس کی نسبت تھی۔ مروان نے ان واقعات کے بعد منہ آرائی چھوڑ دی تھی۔ دس سو تین سو تین لے کر بعد ان کے ایک کی طرف سے۔ یہ شیطان بھی بھیج دیا تھا۔ ایک مدت تک اسی صورت میں لڑائی جاری رہی۔ یہ خوارج شیطان کی ہر ایک سے عید ہو کر پانچ سو تیسویں میل آگئے۔ پھر خوارج بائیں اہلیان بن ہشام شہسوار سے مجبور ہو کر موصل پہنچے۔ وہاں کے دربار کے شرابی حاکم لشکر عرب بنی۔ متعدد اہل دیوانے۔ مروان نے شہسوار کو خود کال لڑائی ہوتی رہی۔ فریقین میں حاکم سے ایک جہت سے کہتا ہوا سامنے میں کام آئی۔ شیطان بن ہشام کا بیٹا اسے بن معاویہ گرفتار ہو گیا۔ مروان کے دربار میں کیا گیا مگر تو اس نے اس کے پہلے ہاتھ پاؤں کو اتارے بعد اس کو گروہ مار دیا۔

خوارج کی شکست انہیں دونوں مروان نے ایک فریق مشرور دایا عراق عام پر یہ بن مروان بن ہشام ہر قریہ۔ میں بھیج دیا اور سامنے ہی اس کے گورنری عراق کی سند بھیج دی۔ کہنے میں اس وقت قیام قرطب سے تھے بن مروان عاجز خوارج کا حاکم تھا۔ بعد میں ان میں ہشام بن مروان کی ملاقات ہوئی۔ غلی بن ہشام ایک دوسرے سے کھینچنے لگے۔ ان میں ہشام کے ہاتھ رہا۔ خوارج کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد کوفے کے باہر خلیفہ میں خوارج نے دور چھٹا کر لیا۔ ان میں ہشام دے دی جب ہشام نے اس کو چھوڑ دیا۔ شیطان نے عید بن مروان کو ایک حکیم ابن ابراہیم کے واسطے لے کر سامنے خوارج کی کٹھ پڑوانہ کیا مگر پھر بھی ان میں ہشام کے ہاتھ سے شکست کھا گئی۔ عید بن مروان سر کر جنگ میں کام آئے مگر ان میں ہشام نے اس کے لشکر کا دیکھ کر شکست کھائی۔ اس نے خوارج کے لئے پہاڑ کر دیا۔ اس نے خوارج کے ہاتھ میں خوارج کی بہت پست ہو گئی۔

عبداللہ بن عمر کی گرفتاری۔ منصور بن ہشام خوارج سے ہوا تھا۔ جب پھر پانچ شکست ہوئی تھی تو یہ بھی شکست کھا کر بھاگے۔ ان میں ہشام بن مروان کی طرف سے بھیج دیا۔ کہ واسطہ چاہیے۔ عبداللہ بن عمر بن عبداللہ بن زبیر کو گرفتار کر کے بھیج دیا۔ اس میں عمر کی ہت پست ہوا کہ کامل سلیمان بن حبیب تھا۔ لیکن ہشام نے اس کی طرف ہاتھ میں خلیفہ کو روانہ کیا اور سلیمان نے یہ فرمایا۔ ان کے مقابلے پر کو ان میں ہشام کو روانہ کیا۔ (تمام مردان) کھارہ وچہ پر صرف آرائی کی تو یہ آئی۔ (لکھنؤ کنگست) ہوئی اور شاہداد گور میں مار ڈالا گیا۔

جون ابن کلاب کا قتل۔ اس واقعہ کے بعد مروان کے قہقہے کے مطابق ان میں ہشام نے دوسرے میں ہاتھ پڑائی کر کے ہزار کی

ان لوگوں کا مجمع رہا تھا۔ حسان نے خط و کتابت شروع کی۔ ان سے ملنے کی درخواست پیش کی۔ اہل عمان نے انکار کر دیا۔ حسان مجبور ہو کر حوصلہ کی طرف ہوا۔ "میں حسن بن صالح بن حسان بھائی اور بھائی قیس ایک لشکر جو ار کے ساتھ حسان سے جنگ کرنے کو آئے لڑائی ہوئی پکا فرسفر بھاگ گیا۔ حسن بن صالح اور مال قید کر لئے گئے۔ حسان نے یلال کو ارڈالا اور حسن کو زندہ رہنے دیا تاکہ یہ بھائی تھا اس پر حسان کے بعض عہدہ داروں نے چاہ داری کا احترام کیا کر علیحدگی اختیار کر لی۔

المصروع اور اہل موصل حسان نے قوراج کے خلاف اپنے ماموں حفص بن اشم سے شکست کھائی۔ حفص بن اشم نے قوراج سے قحہ المصروع کو اس کے خروج کی خبر پچنی تو اس نے تعجب سے کہا "ہم ان سے خارجی" حاضرین نے عرض کیا "یہ حفص بن اشم کا بھائی ہے۔" المصروع "یلا" تب ہی۔ المصروع کو تعجب ہوا تھا کہ بھائی عام طور سے حسان علی میں داخل تھے۔ المصروع اس واقعہ سے اہل موصل کی سرکوبی کو ایک عظیم الشان لشکر روانہ کرنے کا حکم صادر کیا۔ کیونکہ بن لوگوں نے اس سے خوشتر قرار دیا تھا کہ اگر وہ لوگ بھی بغاوت کریں یا خلاف خلافت عباسیہ کے خروج کریں تو ان کا خاک و مال و اسباب لوٹ لیا جائے اور خون مباح گردیا جائے۔ فتویٰ لینے کی غرض سے ملائے وقت ابو حنیفہ ابن ابی لیلیٰ اہل شہر مدینہ و یام خلافت میں ملائے مجھے۔ مسئلہ پیش کیا۔ اہل موصل نے فوراً اس شہر سے فری و طاقت اور درگزر کرنے کی رائے دی۔ ابو حنیفہ نے ان لوگوں سے اختلاف کر کے کولار ایسا سوا مالا بدلا لیکن کھانا اور اساتذہ امر اقرباء و غیرہ شری (ان لوگوں نے اس چیز کو مباح کیا جس کے وہ خود مالک نہ تھے جیسا کہ کوئی عورت اپنی شرمگاہ کو کسی کے لئے بغیر حقہ شری کے مباح کر دے) المصروع یہ سن کر ہنس پڑا اور اہل موصل کی خون ریزی سے رک گیا۔

یوسف بن ایبرہیم کا خروج ۱۶۱ھ ائمہ کی عہد حکومت میں یوسف بن ایبرہیم المعروف بہ برم نے قرمان میں شروع کیا۔ ایک شہرہ کثیر اس کے پاس تھا جو کتبہ مہدی نے یزید بن مزینہ بن یحییٰ بن اور زہدہ حسن بن زائدہ کو اس کی سرکوبی کی غرض سے روانہ کیا۔ ایک بڑی خون ریز جنگ کے بعد یزید نے یوسف کو فتح اس کے چند عہدہ داروں کے گرفتار کر کے پانچ مہدی کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ خروان پہنچا تو بکری کی نظر سے یوسف کو قوت پر دم کی جانب متحرک کر کے سوار کرانے ہی صورت سے یوسف نے اپنے عہدہ داروں کے مصافحہ میں داخل کیا گیا۔ غلیظ مہدی کے حکم سے پہلے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کے بعد وہ اس صلیب پر چڑھا دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بھی ضروری تھا اور اس نے پوچھا اور مال و طاقت اور جوہر جان پر قبضہ کر لیا تھا۔ ان دنوں صلیب پر زینتی جھڑ جبرین حسین پوچھا کہ امیر قاضی یوسف کے خوف سے پوچھا چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔ یوسف کے بھلا عہدہ داروں کے معاذ کار یا اب بھی تھا جس کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا۔

حمزہ بن مالک کا خروج ۱۶۱ھ میں غلیظ مہدی کی عہد حکومت میں حمزہ بن مالک خراسانی نے جریر سے میں علم بغاوت بلند کیا۔ جس کے فرد کرنے پر منصور بن زیاد صاحب الفراج (امیر حکم مال شہر کیا گیا۔ لیکن حمزہ پہلے ہی لڑائی میں شکست کھا کر بھاگ نکلا اس سے حمزہ کی قوت بہت بڑھ گئی۔ اطراف و اجواب پر ہاتھ مارنے کا قصد کیا۔ جو اس کی نوبت نہ آنے پائی تھی کہ حمزہ کے بعض عہدہ داروں نے سازش کر کے اس کی پرموصلہ زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible]

تَقَاتِبُ نَوْمًا مَحَبَّةً فِي مَجَالِيهِ الْغُرَبَاءِ

أَعْلَمُ بِأَنَّ

١٧٩ - لایم، فاسد، فاسد، فاسد

۱۔ درانت خاں نے کچھ تھیں اپنے قریب رہا جو کہ جتنی دیر کے لئے اسے چاہیے رہا۔
۲۔ خاں نے کچھ تھیں اپنے قریب رہا جو کہ جتنی دیر کے لئے اسے چاہیے رہا۔
۳۔ خاں نے کچھ تھیں اپنے قریب رہا جو کہ جتنی دیر کے لئے اسے چاہیے رہا۔

